ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ

ہمدردِ جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردانِ جامعہ)

جلد ۔ | جنوری سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۸ ہجری | نمبر ۔

فہرست مضامین

چندہ سالانہ ۔ عمر ۔ فی پرچہ ۔

حالات جامعہ

[illegible] جامعہ برد جامعہ سینئر کیمبرج امتحانات جو اکتوبر [illegible]
[illegible] کا نتیجہ شائع ہو گیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

جامعہ جو نیر [illegible]
[illegible] عبد الناصر عبد الحق صاحب۔ کامیاب
[illegible] عطا محمد
[illegible] محمد حسین [illegible] میں دوبارہ امتحان دینا ہوگا
[illegible]
[illegible] عبد اللطیف [illegible] ۔ کامیاب
[illegible]

[illegible] اسعد الدین صاحب انصاری، استاد [illegible] تعلیم و مطالعہ کے لئے مصر تشریف لے گئے تھے [illegible] تین سال کے بعد پچھلے مہینے آپ کامیابی [illegible] کے واپس تشریف لائے۔ اسٹیشن پر اساتذہ اور [illegible] نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ جامعہ میں دو ایک [illegible] قیام فرما کر اپنے وطن تشریف لے گئے۔

[illegible]

نواب مہدی یار جنگ بہادر وزیر تعلیم و وائس چانسلر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد تشریف لائے تھے ۲۰ دسمبر کو آپ نے جامعہ نگر اوکھلا ملاحظہ فرمایا۔ طلبائے مدرسہ ابتدائی اور استادوں کے مدرسہ کی بنائی ہوئی چیزوں اور حلقۂ تعلیم و ترقی کے پوسٹر اور بالغوں کے لئے اس کی تیار کردہ کتابوں کو خصوصیت کے ساتھ بہت پسند فرمایا۔ جامعہ کے طرز تعلیم اور طریق تربیت سے بھی اطمینان ظاہر کیا۔

چھٹیوں کی وجہ سے بیشتر طلبہ گھر چلے گئے ہیں لیکن جو بچے کسی وجہ سے نہیں جا سکے ہیں انھوں نے آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس کا موصوف نے مناسب جواب دیا۔

محترمہ لیڈی مسعود صاحبہ جناب سجاد مرزا صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج حیدر آباد دکن اور ڈاکٹر بابر مرزا صاحب پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، کل ہند اردو کانفرنس کی شرکت کے لئے دہلی تشریف لائے تھے ان لوگوں نے جامعہ کو اپنے قیام سے نوازا دوران قیام میں جامعہ کے تمام شعبوں کو بہ تفصیل ملاحظہ فرمایا اور بہت اطمینان ظاہر کیا۔

جامعہ [illegible] سال کی [illegible] تعلیم [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] اطمینان [illegible]
[illegible]

اردو، ذریعہ تعلیم ہونے کی حیثیت سے

ازسید وقار عظیم صاحب استاد مدرسہ ثانوی جامعہ ملیہ

پچھلی صدی بھر تعلیمی حلقوں میں یہ جنگ کسی نہ کسی عنوان سے چھڑی رہی کہ بچوں کی تعلیم میں انگریزی [illegible]
کیا حیثیت حاصل ہونی چاہیئے لیکن لفظی جنگ زیادہ طویل عرصہ تک قائم نہ رہ سکی اور آخر میں ان لوگوں [illegible]
رہی جن کے ہاتھوں میں ہر طرح کے سیاسی اور سماجی اسلحے تھے مدرسوں سے مادری زبان کا اثر گھٹتا گیا اور [illegible]
ہر مضمون انگریزی زبان میں پڑھایا جانے لگا بچوں نے رفتہ رفتہ اپنی مادری زبان بھولنی شروع کر دی [illegible]
گوں کو اس بات کا احساس پیدا ہوا کہ انگریزی کو ذریعۂ تعلیم بنانے سے قوم کے بچوں کو کوئی فائدہ ہونے کے بجائے [illegible]
بچے ہیں اور اب رفتہ رفتہ وہ اس قابل بھی نہیں رہے کہ زبان یا قلم سے اپنے خیالات صفائی اور روانی کے ساتھ [illegible]

انگریزی کے حامیوں نے جب یہ دیکھا کہ پرانے جادو کا اثر بالکل ختم ہو گیا تو انھوں نے اور نئے نئے منتر پڑھنے شروع [illegible]
یے. کہا کہ بے شک انگریزی پڑھنے سے لوگوں کو طرح طرح کے نقصان پہنچے ہیں لیکن ہماری موجودہ ضروریات اور [illegible]
بدیلیاں اس بات کی متقاضی ہیں کہ بچوں کو جو کچھ سکھایا جائے وہ انگریزی زبان میں سکھایا جائے۔ اگر مختصر طور پر [illegible]
لائل کو بیان کیا جائے تو ان کا اندازہ کچھ ایسا ہوگا۔

(۱) ہندوستان میں لوگ بیسیوں طرح کی مختلف زبانیں بولتے ہیں ایک ہی صوبے میں بعض اوقات [illegible]
ی مختلف زبانیں بولتے ہیں اور ایک زبان بولنے والا دوسرے کی زبان نہیں سمجھ سکتا اس لئے اس وقت [illegible]
یے ہمیں انگریزی زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانا چاہیئے انگریزی ہندوستان کی LINGUA FRANCA [illegible]
ولنے والے بھی آپس میں ایک دوسرے سے بولنے اور گفتگو کرنے میں استعمال کر سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک خاص دلیل یہ بھی ہے کہ اگر زبان کے اختلاف کی ان دقتوں کو دور کرنے کی کوشش [illegible]
اخراجات میں مختلف طرح اضافہ ہو جائے گا. مختلف زبانیں جاننے والے معلم رکھنے پڑیں گے کتابوں [illegible]
بڑھ جائیں گے. ٹائم ٹیبل کے بنانے میں دقت ہوگی مدرسوں میں مختلف درجوں کے پڑھنے کے لئے [illegible]
ہوگی اور ان سب دقتوں کو آسانی سے صرف اسی طرح دور کیا جا سکتا ہے کہ انگریزی کو ذریعۂ تعلیم [illegible]
سکتا [illegible] دلیل یہ ہے کہ ہمارا [illegible]
اس لئے [illegible] میں آئے دن نئی اصطلاحات کا [illegible]

[illegible] انگریزی اصطلاحیں ہونی چاہیئے۔ مگر ایسا نہ ہوا تو ان لوگوں کے لئے جو آگے چل کر اعلیٰ تعلیم [illegible] بڑی دقت کی بات ہو کہ وہ اپنے مدرسوں میں ان اصطلاحوں کے ترجمے پڑھیں اور [illegible] جا کر [illegible] سے انگریزی کی اصطلاحیں پڑھنی پڑیں۔

[illegible] تیسری دلیل کا لب لباب یہ ہو کہ انگریزی زبان کو موجودہ زمانہ میں بے حد اہمیت حاصل ہو۔ دنیا کے تمام [illegible] سیاسی، معاشی اور تجارتی کاروبار اسی زبان میں ہو رہے ہیں اور اگر کوئی شخص صرف انگریزی زبان سے ہی واقف [illegible] ہو تو دنیا کے ہر حصے میں بلا کسی دقت کے سفر کر سکتا ہو اس لئے بچوں کو بچپن سے ہر چیز اسی زبان میں پڑھانی چاہیئے

بظاہر یہ سب دلائل بے حد معقول معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کے پس پردہ کچھ ایسی [illegible] ہوئی ہیں جو نظرِ تحقیق کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتیں۔ ہم ان دلائل کی تردید کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ ہمارا [illegible] یہ بتانا ہو کہ بچوں کی تعلیم حقیقی طور پر صرف اسی طرح مفید ہو سکتی ہے کہ انہیں ہر چیز ان کی مادری زبان کے ذریعہ [illegible] اور اس سلسلہ میں یہ بتانے کی کوشش کریں گے کہ انگریزی کے حامی اپنے دلائل پیش کرتے وقت دقت نظر سے کام [illegible] انھوں نے ان دلائل کی بنیاد جن واقعات پر رکھی ہو وہ اُن کے غلط مشاہدے کا نتیجہ ہیں۔

[illegible] اس میں شبہ نہیں کہ ہندوستان میں بہت سی زبانیں ہیں اور بعض صوبے ایسے ہیں جن میں ایک سے زیادہ زبانیں [illegible] بولی جاتی ہیں۔ اس لئے اس بات کا احتمال ہو کہ اگر کسی مدرسے میں ذریعۂ تعلیم صرف ایک ملکی زبان ہوئی تو دوسری زبان بولنے [illegible] طلبا کو کسی طرح کی دقتیں ہوں گی لیکن عموماً ایسا نہیں، اس لئے کہ بڑے بڑے تمام شہروں میں تو ہر فرقے والوں کے اپنے اپنے مدرسے [illegible] ہیں اور اس لئے ان میں آسانی سے اس زبان کو طریقۂ تعلیم بنایا جا سکتا ہو جو اس خاص فرقے میں بولی جاتی ہو۔ چھوٹے شہروں [illegible] اس طرح کی دقت کا احتمال ہو جہاں مختلف فرقوں کے مختلف اسکول نہیں ہو سکتے لیکن یہ دقت بھی صرف دو ایک صوبوں [illegible] محسوس ہو سکتی ہو۔ خصوصاً ان صوبوں میں جہاں ہندی اور اردو بولنے والے لوگ برابر تعداد میں ہیں لیکن یہاں [illegible] پڑھانے کا تعلق ہو اس اعتراض کو آسانی کے ساتھ یہ کہہ کر رد کیا جا سکتا ہو کہ اردو کے معنی فارسی اور عربی الفاظ [illegible] اردو نہیں بلکہ اردو اس زبان کا نام ہو جو ہندوستان کے ایک بہت بڑے حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہو اگر صرف [illegible] کا استعمال شروع کر دیں تو صرف ممالک متحدہ ہی میں کیا ہندوستان کے قریب قریب ہر صوبہ میں بالکل [illegible] اس کی مدد سے بچوں کو ہر مضمون پڑھایا جا سکتا ہو۔

[illegible] اصطلاحات کا تعلق ہو اس اعتراض کے جواب کے دو حصے کئے جا سکتے ہیں، پہلا جواب تو یہ ہے کہ اگر [illegible] ترجمے کر کے بچوں کو مدرسے میں پڑھایا گیا تو اس سے ان کی اعلیٰ تعلیم کی دقتوں میں کوئی اضافہ [illegible] میں وہ جتنی اصطلاحیں سیکھتے ہیں ان کی تعداد اس قدر کم ہو کہ آئندہ کی تعلیم پر ان کے سیکھنے نہ سیکھنے

جواب کا دوسرا جزو، جس کا تعلق خاص طور پر اردو سے ہو، یہ ہے کہ ہندوستان کی کوئی زبان [illegible] کو شیر و شکر کر لینے کی اتنی خاصیت ہو جتنی اردو میں۔ اردو نے ترکی، فارسی، عربی، پرتگالی، انگریزی اور دوسری [illegible] ہزاروں لفظ لئے اور انھیں اس طرح اپنا بنا لیا کہ کسی کو ان کے غیر ہونے کا شبہ تک نہیں ہو سکتا۔ [illegible] ہی ہیں کہ زیادہ اصطلاحوں کے ترجمے کئے جائیں جو انگریزی اصطلاحیں اب اتنی عام ہو گئی ہیں کہ ان کا مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ کا محتاج ہونے کی ضرورت نہیں، انھیں اردو میں ہو بہو اختیار کیا جاسکتا ہے اور اس طرح جو تھوڑا بہت اعتراض [illegible] بھی نہیں رہتا۔

انگریزی کے حامیوں کی تیسری دلیل بے شک اہم ہے۔ انگریزی کو موجودہ تہذیب میں جو اہمیت حاصل ہو اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ہر بچے کے لئے ضروری ہے کہ وہ انگریزی کی تعلیم حاصل کرے۔ ہمارے مدرسوں کے بچے سات آٹھ برس تک انگریزی پڑھنے کے بعد بھی اس زبان میں اپنے خیالات کا اظہار روانی کے ساتھ نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ عموماً یہی سمجھی جاتی ہے کہ ذریعۂ تعلیم اردو ہے۔ حقیقت یہ نہیں بلکہ اور ہی کچھ ہے۔ بچے صرف انگریزی ہی میں نہیں بلکہ اپنی مادری زبان میں بھی آزادی اور روانی کے ساتھ اظہار خیال نہیں کر سکتے۔ انگریزی کی کمزوری کی وجہ تو یہ ہے کہ سوائے انگریزی پڑھانے والوں کے دوسرے مضمون پڑھانے والے استاد بچوں کی زبان کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دیتے اور دوسرے یہ کہ خود مادری زبان کی تعلیم کو کافی اہمیت نہیں دی جاتی۔ اگر بچوں کی مادری زبان کی تعلیم باقاعدہ طریقے سے ہو، انھیں آزادی کے ساتھ ہر موقع پر ہر مضمون میں اظہار خیال کا موقع دیا جائے تو رفتہ رفتہ ان کے خیالات میں بھی وسعت پیدا ہو اور زبان پر بھی قدرت حاصل ہوتی جائے۔ ایک چیز کی ترقی سے دوسری چیز خود بخود ترقی کرے۔ بچے فطری طور پر جس زبان میں اپنی زندگی کے بالکل ابتدائی زمانے سے مختلف طرح کے تجربات حاصل کرتے رہتے ہیں اگر انھیں اسی زبان میں برابر خیالات کے اظہار کا موقع دیا جائے تو سوچنے، سمجھنے، لکھنے اور پڑھنے میں انھیں رفتہ رفتہ قدرت حاصل ہوتی جائے۔ جب وہ اپنی زبان میں خیالات کے ادا کرنے پر قدرت حاصل کر لیں گے تو ان کے لئے دوسری زبان کا سیکھنا اور اس میں ترقی کرنا زیادہ آسان ہو جائے گا۔

اس لئے اردو کو صرف تاریخ، جغرافیہ اور ریاضی کے لئے ہی نہیں بلکہ انگریزی کے لئے بھی ذریعۂ تعلیم بنانا چاہیے۔ انگریزی قواعد اور اردو قواعد میں اتنی زیادہ یکسانیت ہے کہ اردو قواعد کی اچھی تعلیم کے بعد اس کی مدد سے انگریزی قواعد بھی آسانی سے سکھائی جاسکتی ہے۔ زبان کے اصول قریب قریب سب زبانوں کے لئے ایک سے ہیں۔ اگر کسی شخص کو ایک زبان پر قدرت حاصل ہو تو تھوڑی سی محنت کے بعد دوسری زبان میں قدرت حاصل کرنا بھی کچھ زیادہ دشوار نہیں [illegible] اب چونکہ ہر بچے کے لئے مادری زبان کا سیکھنا سب سے زیادہ آسان اور فطری ہے اس لئے کسی دوسری زبان سکھانے سے پہلے ضروری ہے کہ بچوں کو مادری زبان میں زیادہ ماہر بنا دیا جائے۔ کسی چیز میں ماہر [illegible] اس لئے بچوں کو مادری زبان میں زیادہ سے زیادہ مشق کا موقع ملنا چاہیے اور یہ چیز اسی [illegible]

... ہو جائے۔ تو مدا ور زبان کے بعد اگر ہم ادب کے نقطۂ نظر سے بھی دیکھیں تو ہمیں مادری زبان ... کا اندازہ ہو جائے۔ مختلف ادیبوں اور شاعروں کی نزاکتیں اور لطافتیں شعوری سے بہت فرق کے ساتھ ... اس لئے بچوں کو انگریزی ادب کی لطیف خصوصیات سے واقف کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں خود اپنے ادب کی لطافتوں سے اچھی طرح واقفیت ہو اور اس کے ضروری ہے کہ مادری زبان کو بچوں کی تعلیم میں زیادہ سے زیادہ اہمیت حاصل ہو۔ ان کے مدرسے کی تعلیم کا زیادہ حصہ اسی زبان میں ہو، وہ جو کچھ سیکھیں، پڑھیں لکھیں سب مادری زبان میں مختصر یہ کہ جس وقت تک بچوں کی تعلیم ان کی مادری زبان میں نہیں ہوگی ان کے لئے دوسرے مضامین یا کسی دوسری غیر ملکی زبان میں ترقی ممکن نہیں۔ ان نقلی دلائل کو چھوڑ کر بھی اگر ہم عملی طور پر دیکھیں تو ہمیں خود اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ مادری زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانا کتنا ضروری ہے دوسرے ملکوں کے بچے کیوں اس قدر آسانی کے ساتھ اپنے خیالات ادا کر سکتے ہیں محض اس لئے کہ انہیں اپنی مادری زبان میں آزادی سے بولنے کا موقع دیا جاتا ہے ان کے مدرسے کی فضا میں ہر طرف مادری زبان کے نغمے گونجتے ہیں، وہ تاریخ، جغرافیہ، ریاضی جو کچھ پڑھتے ہیں سب مادری زبان میں۔ اس لئے انہیں اس پر قدرت حاصل ہے۔ ہندوستانی بچے کس لئے اس حیثیت سے بالکل ناکارہ ہیں اس کا اندازہ اب ہر ماہر تعلیم کرتا ہے اور اس لئے ہر طرف سے مادری زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانے کی حمایت میں پرزور رائیں دی جارہی ہیں سنہ ۱۹۲۹ء میں تعلیمی رپورٹ اور اس کے بعد ایبٹ وڈ کی رپورٹ میں برابر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بچوں کی تعلیم میں مادری زبان کو بہت اہمیت حاصل ہونی چاہیئے اور انہیں ہر مضمون اسی کے ذریعہ سے پڑھانا چاہیئے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۸)

اور امید ہے کہ دس بیس سال یا شاید اس سے کم مدت میں ہماری اردو کتابوں کا ذخیرہ خاصا مکمل ہو جائے گا اور اردو کی کتابیں ڈھونڈنے والے شائقین کو ہر قسم کی کتابیں جامعہ کے کتب خانہ میں مل سکیں۔ یہ جامعہ کی امتیازی خصوصیت ہوگی اس کے علاوہ جامعہ پبلک کتب خانہ میں اجتماعی علوم اور دیگر تمام علوم فنون پر بھی کتابوں کا نہایت معقول ذخیرہ ہوگا۔

یہ نصب العین ہے جو کتب خانہ کے سامنے فی الحال رکھا گیا ہے کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔

کتب خانہ جامعہ کی سالانہ رپورٹ

اس سال کتب خانہ جامعہ سے دس ہزار نو سو سترہ آدمیوں نے فائدہ اٹھایا۔ چار ہزار سات سو ... کتابیں ممبروں کے نام جاری کی گئیں اور چھ ہزار چار سو پچیس کتابیں کتب خانہ میں بیٹھ کر پڑھی گئیں اور کتب خانہ کے ارکین کی تعداد ...

اس سال کتب خانہ میں کل ۱۳۲ اخبار و رسائل آتے رہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

غیر ملکی اخبار و رسائل:-

۷ سہ ماہی اور ۸ ماہوار رسالے اور تین ہفت روزہ اخبار

ہندوستان کے انگریزی اخبار و رسائل:-

چار ماہوار رسالے ۷ ہفتہ وار اخبار اور تین روزانہ اخبار

اردو کے اخبار و رسائل:-

۵ سہ ماہی اور ۴۴ ماہوار رسالے ۲۹ ہفتہ وار ۳ سہ روزہ اور ۹ روزانہ اخبار

ہندی کے اخبار و رسائل:-

تین ماہوار رسالے اور ایک ہفتہ وار اخبار

گجراتی اور فارسی کے:-

تین تین ہفتہ وار اخبار

اس سال ۲۶۸ کتابیں کتب خانہ میں داخل کی گئیں جن میں ۴۷ کتابیں تاریخ و سوانح کی ۱۳۳ ادب کی فنون لطیفہ کی ۱۰۷ فنون مفیدہ کی ۵۵ سائنس کی ۵۰ لسانیات کی ۱۱۷ اجتماعیات کی ۱۰۲ مذہب کی ۰ فلسفہ و اخلاقیات کی اور ۲۱۴ عام اور حوالہ کی کتابیں تھیں

اس سال ہم نے ۷۵۴ کتابوں کی جلدیں بنوائیں۔

کتب خانہ میں اخبارات و رسائل پڑھنے والے اصحاب کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل نئے انتظامات کئے گئے پہلے روزانہ اخبار برآمدے میں اسٹینڈ پر لگا دئے جاتے ہیں اور لوگ انہیں کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے اس سال ... بینچیں بنوا دی گئی ہیں تاکہ آرام سے بیٹھ کر لوگ اخبار پڑھ سکیں اور برآمدے کی دھوپ اور بارش سے بچانے ... ڈلوا دی گئی ہیں۔ کتب خانہ کے دسرے کمرے کو صرف رسالوں کے پڑھنے والوں کے لئے ...

...ب خانہ میں ہی پڑھنا چاہتے ان کی سہولت کے لئے ایک علٰحدہ کمرہ کا انتظام کیا گیا ہے اور آٹھ ...ائے گئے ہیں تاکہ وہ سکون اور اطمینان کے ساتھ آنے اور جانے والے لوگوں کے ہنگامہ سے ...کتابوں کا مطالعہ کرسکیں۔

کتب خانہ کی کتابوں کا پتہ چلانے اور انھیں سہولت کے ساتھ نکلوانے کے لئے کارڈ انڈکس لسٹ کی تیاری کا کام جو گذشتہ سال شروع کیا تھا اب بڑی حد تک مکمل ہوگیا ہے اس کارڈ لسٹ کو شلف میں لگا دیا گیا ہے اور جہاں تک انگریزی کتابوں کا تعلق ہے کارڈ لسٹ سے ان کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔

پچھلے سال کی طرح اس سال بھی اول درجے کے غیر ملکی رسالوں کا فراہم کرنا ہمارے کتب خانہ کی امتیازی خصوصیت رہی۔ جس کی وجہ سے بین الاقوامی معاملات اور مسائل پر ہمارے یہاں بہت معلومات کا ایک نہایت اچھا مواد موجود رہا اس سال بھی ہم نے حسب دستور ان رسالوں کی جلدیں بنواکر انھیں اپنے ذخیرۂ کتب میں شامل کرلیا۔ اردو کے رسائل اور اخبار بھی ہمارے یہاں جس کثرت سے موجود رہے ایسے غالباً دہلی کے کسی دوسرے کتب خانہ میں نہیں ہوں گے۔

پچھلے سال کی رپورٹ میں بیان کیا گیا تھا کہ کتب خانہ میں جس قدر تیزی سے کتابوں کا اضافہ ہو رہا ہے اس کے لئے موجودہ گنجائش کافی نہیں ہے چنانچہ اس سال گنجائش بڑھانے کے لئے ایک اور کمرہ حاصل کیا گیا ہے آٹھ نئی الماریاں بھی بنوائی گئی ہیں۔ ان الماریوں کے بن جانے سے گنجائش کی کمی کی شکایت ایک حد تک رفع ہوگئی ہے۔

گذشتہ سال کی رپورٹ میں اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ ہمارے لئے اپنے موجودہ مالی وسائل کو نظر کے سامنے رکھتے ہوئے اس بات کا حوصلہ کرنا تو ممکن نہیں ہے کہ ہم اپنے کتب خانہ کو جدید علوم و فنون کا ایک اول درجہ کا کتب خانہ بنا سکیں گے البتہ ہم یہ کرسکتے ہیں کہ ضروری کتابیں ہر علم و فن کی فراہم کرنے کی کوشش کریں خصوصیت کے ساتھ توجہ اجتماعی علوم کی کتابوں کی فراہمی کی طرف کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے کتب خانہ میں ایک امتیازی وصف پیدا کرنے کے لئے اردو کی کتابوں کے ذخیرہ کو جہاں تک ہوسکے مکمل کریں چنانچہ اس سال اسی خیال کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی۔ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی کئی کتب حوالہ حاصل کی گئیں اور دوسرے علوم و فنون کی کتابوں کا بھی اضافہ کیا گیا۔ جن میں اجتماعی علوم کی کتابوں کا حصہ خاصا وسیع رہا اردو کے ذخیرہ کو مکمل کرنے کے لئے وقار عظیم صاحب ایم اے بی ٹی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کتب خانہ کے رجسٹروں کو دیکھ کر کتب خانہ میں اردو کتابوں کا جو ذخیرہ موجود ہے اس کا جائزہ لیں اور ان کا مقابلہ اردو کتابوں کی جدید ترین فہرستوں سے کرکے یہ معلوم کریں کہ کتب خانہ میں کون کون سی کتابوں کی کمی ہے صاحب موصوف نے اس درخواست کو منظور کرلیا ہے اور ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب نے بھی اس سلسلہ میں ان کی امداد کرنے کا وعدہ فرمالیا ہے ... کی رپورٹ تیار ہو جانے کے بعد کتب خانہ کے کارکن آہستہ آہستہ ان کتابوں کو اپنے وسائل کو دیکھ کر فراہم کرتے رہیں گے

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ نومبر میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی صاحب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۲۰۶	سید عرفان علی صاحب فیروزآباد	۶	۲۱۱	بشیر الدین احمد صاحب گلبرگہ	۱۱	۲۱۶	حاجی محمد اکرم صاحب
۲	۲۰۷	محمد ابوسعید صاحب "	۷	۲۱۲	میر تمنا راللہ صاحب "	۱۲	۲۱۷	حافظ محمد سلیم صاحب
۳	۲۰۸	مشتاق علی خاں صاحب "	۸	۲۱۳	حافظ عبدالحکیم صاحب سارن	۱۳	۲۱۸	شوکت بیگم صاحبہ
۴	۲۰۹	شہاب الدین خاں صاحب "	۹	۲۱۴	صفات احمد صاحب "	۱۴	۲۱۹	محمد حمید الدین صاحب "
۵	۲۱۰	عبدالرحمٰن بیگ صاحب "	۱۰	۲۱۵	محمد زین العابدین صاحب "			

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو ماہ نومبر میں ہمیں اپنے مہتمم اور سفرا کی معرفت وصول ہوئیں درج کی جاتی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض اوقات کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے۔ اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو اگلی اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

(مرتب)

نومبر ۱۹۲۹ء

دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۹۷	سید شاہد علی صاحب دہلی	صہ/	۲۱	۱۲۲ دہلی	محمد ابراہیم صاحب دہلی	۲/	۴۱	۱۵۵ دہلی	نسیر مرزا صاحب دہلی	عہ/
۲	۹۸	قاضی مظفر الدین صاحب "	۸/	۲۲	۱۳۴ "	ثناء الحق صاحب "	۸/	۴۲	۱۵۶ "	آغا عبدالحمید صاحب "	عہ/
۳	۹۳	سید ابوالحیات صاحب نئی دہلی	۶/	۲۳	۱۳۵ "	تعلیم الحق صاحب "	للعہ/	۴۳	۱۵۷ "	حاجی محمد ادریس محمد ابراہیم صاحبان	صہ/
۴	۹۴	عبدالمجید خانصاحب "	ے/	۲۴	۱۳۶ "	محمد صدیق محمد عمر صاحبان	عہ/	۴۴	۱۵۸ "	رحیم بخش صاحب "	صہ/
۵	۱۰۸	محمد ذاکر صاحب دہلی	صہ	۲۵	۱۳۰ "	حافظ احسان احمد صاحب	ے/	۴۵	۱۵۹ "	حاجی محمد شفیع صاحب "	عہ/
۶	۱۱۸ دہلی	حکیم عبدالمجید خان صاحب "	صہ/	۲۶	۳۹ "	عبدالرحیم صاحب "	۸/	۴۶	۱۲ "	مسٹر ڈاکٹر الہدیٰ محمود صاحب "	۶/
۷	۱۱۹ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ	۲۷	۱۳۹ "	محبوب الٰہی محمد امین صاحبان	صہ/	۴۷	۱۶۱ "	عبدالخالق صاحب "	۶/
۸	۱۲۰ "	محمد اقبال حسین صاحب "	عہ/	۲۸	[illegible]	محمد تقی محمد حمد صاحبان "	ے/	۴۸	۱۶۲ "	الٰہی مولا بخش صاحب "	عہ/
۹	۱۲۱ "	سید عبداللطیف شاہ صاحب "	۸/	۲۹	۱۴۱ "	حاجی محمد خان صاحب "	عہ/	۴۹	۱۶۳ "	محمد احسن صاحب "	۸/
۱۰	۱۲۲ "	حاجی عطاء اللہ خانصاحب "	۶	۳۰	۱۴۲ "	شیخ برکت اللہ صاحب "	عہ/	۵	۱۶۵ "	رفیق احمد صاحب "	عہ/
۱۱	۱۲۳ "	حفیظ احمد صاحب "	۴/	۳۱	۱۴۳ "	خواجہ نصیر الدین صاحب	عہ/	۵۱	۱۶۶ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴/
۱۲	۱۲۴ "	رحمت اللہ خانصاحب "	۴/	۳۲	۱۴۴ "	حافظ ولی محمد صاحب "	ے/	۵۲	۱۶۷ "	آصف علی صاحب "	عہ/
۱۳	۱۲۵ "	سید شمس الدین صاحب "	للعہ/	۳۳	۱۴۵ "	آفتاب الدین صاحب	عہ/	۵۳	۱۶۸ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲/
۱۴	۱۲۶ "	سید حفیظ الدین صاحب "	للعہ/	۳۴	۱۴۶ "	محمد عثمان صاحب "	صہ/	۵۴	۱۶۹ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴/
۱۵	۱۲۷ "	غلام نبی صاحب "	عہ/	۳۵	۱۴۷ "	احمد اسلام خانصاحب	عہ/	۵۵	۱۷ "	سعید الرحمن صاحب "	۴/
۱۶	[illegible]	سید غلام حسین صاحب "	۶/	۳۶	۴۹	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۵۶	۱۷۱ "	حکیم شریف الدین صاحب "	۴/
[illegible]	۱۲۹ "	زاہد حسین صاحب "	صہ/	۳۷	۱۵ "	میاں غلام علی صاحب "	۴/	۵۷	۱۷۲ "	محمد زبیر صاحب "	[illegible]
[illegible]	۱۳۰ "	مولانا عبدالرحمن صاحب "	۸/	۳۸	۱۵۱ "	ملک آفتاب احمد صاحب "	۴/	۵۸	۱۷۳ "	میر محمد حسین صاحب "	عہ/
[illegible]	۱۳۱ "	محمد علی صاحب "	۸/	۳۹	۱۵۳ "	محمد حسین صاحب دہلی "	[illegible]	۵۹	۱۷۴ "	خواجہ علاء الدین صاحب "	۶/
[illegible]	[illegible]	آغا محمد امین صاحب "	عہ/	۴۰	۱۵۴ "	قمر الدین احمد صاحب "	عہ/	۶۰	۱۷۵ "	ایچ فضل الرحمن صاحب "	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۱	۱۷۶ ڈاک	ناظر حسین صاحب دہلی	عہ/	۸۵	۹۰۶ ڈاک	سراج الدین صاحب دہلی	۴/	۱۰۹	۹۳۰ ڈاک	[illegible] صاحب	[illegible]
۶۲	۱۷۷	زرین خاں صاحب "	لعہ/	۸۶	۹۰۷	محمود علی صاحب علوی "	لعہ/	۱۱۰	۹۳۱	[illegible]	[illegible]
۶۳	۱۷۸	حافظ شہاب الدین صاحب "	۲/	۸۷	۹۰۸	عبداللطیف صاحب "	عہ/	۱۱۱	۹۳۲	[illegible]	[illegible]
۶۴	۱۷۹	ایم ذکاء اللہ صاحب "	صہ/	۸۸	۹۰۹	محمد سعید صاحب "	۸/	۱۱۲	۹۳۳	قاضی احمد زاہد بیگ [illegible]	[illegible]
۶۵	۱۸۰	انوار الحق صاحب بی ایس ایم عرفان صاحب "	عہ/	۸۹	۹۱۰	حاجی عبدالحمید صاحب "	۴/	۱۱۳	۹۳۴	حاجی شبیر احمد صاحب "	[illegible]
۶۶	۱۸۱	محمد شفیع صاحب "	۸/	۹۰	۹۱۱	حاجی منورالدین صاحب "	صہ/	۱۱۴	۹۳۵	حافظ سراج احمد صاحب	[illegible]
۶۷	۱۸۲	محمد شفیع محمد جلیل صاحبان "	عہ/	۹۱	۹۱۲	مرغوب احمد صاحب توفیق "	لعہ/	۱۱۵	۹۳۶	محمد ادریس صاحب [illegible]	[illegible]
۶۸	۱۸۳	حافظ عبدالجلیل صاحب "	۲/	۹۲	۹۱۳	سید جیاد علی صاحب "	عہ/	۱۱۶	۹۳۷	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	[illegible]
۶۹	۱۸۴	خواجہ سید عالم صاحب "	لعہ	۹۳	۹۱۴	عبدالخالق صاحب "	عصہ/	۱۱۷	۹۳۸	مرزا محمد سلیمان صاحب "	عہ/
۷۰	۱۸۵	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان "	للعہ	۹۴	۹۱۵	ارشاد حسین صاحب عائی "	۴/	۱۱۸	۹۳۹	محمد محفوظ الٰہی صاحب "	۲/
۷۱	۱۸۶	ایس اے خالق صاحب "	عہ/	۹۵	۹۱۶	عبدالحکیم خاں صاحب "	عہ/	۱۱۹	۹۴۰	حاجی رشید احمد صاحب "	[illegible]
۷۲	۱۸۷	ایچ ایس محمد صدیق صاحب "	عہ/	۹۶	۹۱۷	حاجی عبدالغنی صاحب "	لعہ/	۱۲۰	۹۴۱	حاجی اخلاق احمد صاحب "	[illegible]
۷۳	۱۸۸	حاجی شیخ محمد عبدالرزاق صاحب "	عہ/	۹۷	۹۱۸	محمد یحییٰ صاحب "	۴/	۱۲۱	۹۴۲	محمد احمد صاحب "	[illegible]
۷۴	۱۸۹	عبوض خاں صاحب	صہ/	۹۸	۹۱۹	ربیع اللہ خاں صاحب "	۸/	۱۲۲	۲۸۹	غالب علی شاہ صاحب نئی دہلی	[illegible]
۷۵	۱۹۰	دریا خاں صاحب "	عصہ/	۹۹	۹۲۰	حاجی کالے خاں صاحب "	۸/	۱۲۳	۲۹۰	محمد مختار صاحب "	[illegible]
۷۶	۱۹۱	ذاکر اسحاق احمد صاحب "	عہ/	۱۰۰	۹۲۱	شیخ جمیل الرحمن صاحب "	صہ/	۱۲۴	۲۹۱	مفتی محمد عبداللطیف صاحب "	[illegible]
۷۷	۱۹۲	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان "	۴/	۱۰۱	۹۲۲	عبدالحق صاحب "	صہ/	۱۲۵	۲۹۲	محمد اسلام صاحب "	[illegible]
۷۸	۱۹۳	حاجی نورالدین صاحب "	۸/	۱۰۲	۹۲۳	حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب "	۴/	۱۲۶	۲۹۳	غلام احمد صاحب [illegible]	[illegible]
۷۹	۱۹۴	علاؤالدین صاحب	۸/	۱۰۳	۹۲۴	ایس مولا بخش صاحب "	عہ/	۱۲۷	۲۹۴	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب	[illegible]
۸۰	۱۹۵	مرزا الیاس بیگ صاحب "	۴/	۱۰۴	۹۲۵	ایم انعام الحق صاحب "	۴/	۱۲۸	۲۹۵	شیخ عبداللہ خان صاحب	[illegible]
۸۱	۱۹۶	محمد یوسف صاحب "	عہ/	۱۰۵	۹۲۶	ممتاز الدین صاحب "	عہ/	۱۲۹	۲۹۶	[illegible]	[illegible]
۸۲	۱۹۷	محمد عبداللہ صاحب "	صہ/	۱۰۶	۹۲۷	محمد عارف صاحب "	عہ/	۱۳۰	۲۹۷	مولوی عبدالرب صاحب	[illegible]
۸۳	۱۹۸	میاں محمد رفیق صاحب	صہ/	۱۰۷	۹۲۸	شمس العارفین صاحب "	عہ/	۱۳۱	۲۹۸	حافظ عبدالحکیم [illegible]	[illegible]
۸۴	۱۹۹	حاجی عبدالرحمن صاحب "	عہ/	۱۰۸	۹۲۹	شیخ مسعود احمد صاحب "	۴/	۱۳۲	۲۹۹	[illegible]	[illegible]

۱ / / ۱۱۱۲

نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
[illegible]	[illegible]	[illegible] نئی دہلی	عمر	۱۵۷	۱۰۹۱	خواجہ محمد صاحب ... نئی دہلی	۸ر	۱۹	۷۲۱	حاجی محمد اکرام صاحب فاروقی	؎
[illegible]	[illegible]	[illegible] "	۱۲ر	۱۵۸	۱۰۹۲	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب "	۸ر	۲۰	۷۲۲	حافظ عبدالحکیم صاحب "	سے
[illegible]	[illegible]	[illegible] "	عمر	۱۵۹	۱۰۹۳	شیخ عبداللہ جان صاحب "	۸ر	۲۱	۷۲۴	شیخ محمد شفیع صاحب "	؎
[illegible]	[illegible]	[illegible] مرحوم "	عمر			میزان کل امانت ۱۹۱؎	عہ	۲۲	۷۲۵	شیو پرساد گپت صاحب "	؎
[illegible]	[illegible]	[illegible] صاحب "	۸ر					۲۳	۷۲۶	حاجی شمس الحق صاحب "	سے
[illegible]	[illegible]	[illegible] بخش صاحب "	عمر			یو پی		۲۴	۷۲۷	مجتبیٰ اشرف صاحب "	؎
[illegible]	[illegible]	[illegible] الحق صاحب "	۸ر	۱	۷۵	بیگم مصلح الاسلام صاحب کانپور	عہ	۲۵	۷۲۸	صفات احمد صاحب "	عمر
[illegible]	[illegible]	عبدالرحمٰن صاحب "	۴ر	۲	۲۹	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	ھ	۲۶	۷۲۹	حاجی عبدالرحمٰن صاحب "	؎
۱۴۱	۱۰۵۸	معصوم علی صاحب "	۴ر	۳	۱۰۱ دہلی	مرزا احسان احمد صاحب اعظم گڑھ	للعہ	۲۷	۷۳	حاجی عبدالغفار صاحب "	عہ
۱۴۲	۱۰۵۹	میاں محمد صاحب "	عہ	۴	۷۰۲	بشیر احمد صاحب "	عمر	۲۸	۷۳۱	مولانا عبدالمجید صاحب "	ھ
۱۴۳	۱۰۷۷	محمد اسمٰعیل صاحب "	؎	۵	۷۰۳	سید سلیمان صاحب ندوی "	للعہ	۲۹	۷۳۲	زین العابدین صاحب "	سے
۱۴۴	۱۰۷۸	تاج الدین صاحب "	عمر	۶	۷۰۴	مولانا عبدالسلام صاحب "	للعہ	۳۰	۷۳۳	حاجی [illegible] صاحب "	؎
۱۴۵	۱۰۷۹	ملک غلام حیدر صاحب "	عمر	۷	۷۰۶	میاں احمد صاحب	عہ	۳۱	۸۵۱	حبیب اللہ خاں صاحب علیگڑھ	عہ
۱۴۶	۱۰۸۰	محمد غیور صاحب "	عمر	۸	۷۰۷	مرزا مرتضیٰ بیگ صاحب "	۷ر	۳۲	۸۵۲	آل احمد صاحب سرور "	؎
۱۴۷	۱۰۸۱	منشی کریم بخش صاحب "	عمر	۹	۷۰۸	سید محمد فرید صاحب "	سے	۳۳	۸۵۳	بیگم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	ھ
۱۴۸	۱۰۸۲	صوفی غلام قادر صاحب "	عمر	۱۰	۷۰۹	شیخ محمد عارف صاحب "	؎	۳۴	۸۵۴	ڈاکٹر بابر مرزا صاحب "	؎
۱۴۹	۱۰۸۳	سید منیر الحسن صاحب برنی "	عمر	۱۱	۷۱۲	محمد طہور صاحب "	سے	۳۵	۸۵۵	چودھری محمد ربیع صاحب "	عمر
۱۵۰	۱۰۸۴	آغا علی مصطفےٰ صاحب "	۸ر	۱۲	۷۱۳	محمد صادق حسین صاحب "	؎	۳۶	۸۵۶	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب "	عمر
۱۵۱	۱۰۸۵	سید محمد ذاکر صاحب "	۸ر	۱۳	۷۱۴	صدرالدین صاحب بھول پور	عہ	۳۷	۸۵۷	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	عہ
۱۵۲	۱۰۸۶	منشی حبیب الرحمٰن صاحب "	۸ر	۱۴	۷۱۶	محمد علی خاں صاحب "	عہ	۳۸	۸۵۸	اطہر قدوائی صاحب "	عمر
۱۵۳	۱۰۸۷	غالب علی شاہ صاحب "	؎	۱۵	۷۱۷	محمد احمد صاحب "	؎	۳۹	۸۵۹	اظہر حسین صاحب "	عمر
۱۵۴	۱۰۸۸	محمد مختار صاحب "	عمر	۱۶	۷۱۸	مولانا مسعود علی صاحب "	عمر	۴۰	[illegible]	بشیر احمد خاں صاحب "	عمر
۱۵۵	۱۰۸۹	منشی عبداللطیف صاحب "	۸ر	۱۷	۷۱۹	مسعود اویس صاحب "	عمر	۴۱	۸۶۱	رشید احمد صاحب صدیقی "	؎
۱۵۶	۱۰۹۰	محمد اسلام صاحب "	۸ر	۱۸	۷۲۰	شیخ عبدالغنی صاحب بانگرمؤ	عمر	۴۲	۸۶۲	میاں محمد شریف صاحب "	؎

نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	تعداد چندہ	نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	تعداد چندہ	نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	تعداد چندہ
۴۳	۸۹۳	حکیم عبداللہ صاحب نصر علی گڑھ	عہ			بنگال		۲۳	۲۰۰	[illegible]	[illegible]
۴۴	۸۹۴	حکیم عبداللطیف صاحب	عہ					۲۴	۲۰۰	عبداللہ صاحب	عہ
۴۵	۸۹۵	مولوی اکرام اللہ خاں صاحب	عہ	۱	۱۳	مسز رحیون بخش محمد جان کلکتہ	۳/	۲۵	۲۰۱	مصلح الدین محمد صاحب	عہ
۴۶	۹۰۱	سید عرفان علی صاحب بیرونتا	صر	۲	۶۷۵۲	حافظ عبدالعلیم صاحب	صہ	۲۶	۲۰۲	عقیل حسین صاحب سابکی	عہ
۴۷	۹۰۲	مشتاق علی خاں صاحب	صر	۳	۶۷۵۳	عبدالکریم صاحب	۶/	۲۷	۲۰۳	عبدالستار خاں صاحب	عہ
۴۸	۹۰۳	حاجی سعد اللہ شہاب الدین صاحبان	عہ	۴	۶۷۵۴	محمد عثمان اجمیری صاحب	۴/	۲۸	۲۰۴	مولوی ولی اللہ صاحب	عہ
۴۹	۹۰۴	شہاب الدین خاں صاحب	۷/	۵	۶۷۵۵	علی محمد عثمان اجمیری صاحب	۸/	۲۹	۲۰۵	وصی احمد صاحب	۷/
۵۰	۹۰۵	مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب	صر	۶	۶۷۵۶	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب	۸/	۳۰	۲۰۶	محمد عیسیٰ صاحب	عہ
۵۱	۹۰۶	حاجی ابو سعید صاحب	۶/	۷	۶۷۵۷	اے ایم میرادی صاحب	۸/	۳۱	۲۰۸	ڈاکٹر کریم اللہ صاحب کلکتہ	عہ
۵۲	۹۵۱	میاں معین الدین صاحب آگو	عہ	۸	۶۷۵۸	عبدالوہاب صاحب	۴/	۳۲	۲۰۹	محمد سلیم عبدالوہاب صاحب	۸/
۵۳	۹۵۲	حافظ انوار الحق صاحب	عہ	۹	۶۷۵۹	قاسم داد صاحب	۴/	۳۳	۲۱۰	حاجی محمد سعید صاحب کلکتہ	عہ
۵۴	۹۵۵	حاجی ارشاد علی صاحب	عہ	۱۰	۶۷۶۰	ایم ایوب ولی محمد صاحب	۸/	۳۴	۲۱۱	قیاس الدین اینڈ کو	۴/
۵۵	۹۵۶	بدر ستو اسٹور	صر	۱۱	۶۷۶۱	ایف اے خاں صاحب	۸/	۳۵	۲۱۲	اللہ بخش دوست محمد صاحبان	۸/
۵۶	۹۵۷	احسان الٰہی صاحب	۶/	۱۲	۶۷۶۲	مس آر ایس خاں صاحب	۴/	۳۶	۲۱۳	حاجی شمس الحق ممتاز الدین صاحبان	عہ
۵۷	۹۵۸	سیٹھ صدیق بھائی صاحب	۶/	۱۳	۶۷۶۳	مس کے کے خاں صاحب	۴/	۳۷	۲۱۴	عبدالغنی زین العابدین صاحبان	صر
۵۸	۹۵۹	خان بہادر اختر عادل صاحب	عہ	۱۴	۶۷۶۴	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان	عہ	۳۸	۲۱۵	بیگم نور الرحمن صاحب	عہ
۵۹	۹۶۰	سکا مرینڈ شو کمپنی	صر	۱۵	۶۷۶۵	شیخ محمد ربیع صاحب	۷/	۳۹	۲۱۶	قاضی محمد بشیر صاحب	عہ
۶۰	۹۶۱	مولوی عبدالغنی صاحب	للعہ	۱۶	۶۷۶۶	شیخ محمد تقی صاحب	۴/	۴۰	۲۱۷	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب	عہ
۶۱	۹۶۲	برکت بوٹ ہاؤس	۷/	۱۷	۶۷۶۷	شبر علی اصغر علی صاحبان	۸/	۴۱	۲۱۸	شیخ محمد صدیق صاحب	عہ
۶۲	۹۶۳	مولوی عظمت اللہ صاحب	عہ	۱۸	۶۷۶۸	عبدالعزیز صاحب انصاری	صر	۴۲	۲۱۹	شیخ نور الٰہی صاحب	[illegible]
۶۳	۹۶۴	مولوی سعید احمد صاحب	۷/	۱۹	۶۷۶۹	نصیر الدین صاحب	۲/	۴۳	۲۲۰	اسرار حسین صاحب	عہ
۶۴	۹۶۵	مولوی مہدی حسن صاحب	۷/	۲۰	۶۷۷۰	سید آغا آفندی صاحب	عہ	۴۴	۲۲۱	حاجی محمد شفیع صاحب	[illegible]
		۲۵۰ میزان کل [illegible]		۲۱	۶۷۷۱	سید کشور حسین صاحب زیدی	۸/	۴۵	۲۲۲	خواجہ محمد شریف صاحب	[illegible]
				۲۲	۶۷۷۲	ابوبکر محمد صاحب	۴/	۴۶	۲۲۳	محمد قاسم [illegible]	[illegible]

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
[illegible]	[illegible]	...ابراہیم یاسین صاحب کٹک	صہ			میزان کل		۲۲	۲۶۱	عبدالکریم صاحب بمبئی	۴ر
۴۸	۲۲۵	سیٹھ عبدالرحیم عثمان صاحب	صہ			**بمبئی**		۲۳	۲۶۲	ابوبکر صاحب جھوٹانی	عہ
۴۹	۲۲۶	بشیر احمد دانش صاحب	طعہ					۲۴	۲۶۳	نادعلی ولد عاشق علی صاحب	۸ر
۵۰	۲۲۷	میاں محمد یوسف صاحب سیگل	[illegible]	۱	۲۳۹	معین الدین حارث صاحب بمبئی	عہ	۲۵	۲۶۴	خواجہ غلام جیلانی صاحب	۴ر
۵۱	۲۲۹	حاجی محمد رفیق صاحب	صہ	۲	۲۴۰	بیگم " "	عہ	۲۶	۲۶۵	ابراہیم عبادی صاحب	۴ر
۵۲	۲۳۰	داصل علی صاحب	عہ	۳	۲۴۱	عثمان حسین خان صاحب	عہ	۲۷	۲۶۶	قمر میرٹھی صاحب	۴ر
۵۳	۲۳۱	حاجی عبدالکریم صاحب	صہ	۴	۲۴۲	ایم اے اسلم صاحب	عہ	۲۸	۲۶۷	چودھری صاحب معرفت وائر برادرز	عہ
۵۴	۲۳۲	محمود قاسم صاحب	عہ	۵	۲۴۳	محمد ابراہیم علی صاحب	عا	۲۹	۲۶۸	حسن میاں ... سلطان صاحب	عہ
۵۵	۲۳۳	اے بی صادق برادرس صاحب	[illegible]	۶	۲۴۴	عبدالحمید مطوی صاحب	عہ	۳۰	۲۶۹	احمد حبیب صاحب	[illegible]
۵۶	۲۳۴	حاجی مقبول احمد صاحب	ے	۷	۲۴۵	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب	عہ	۳۱	۲۷۰	شیخ احمد صاحب	۴ر
۵۷	۲۳۵	حاجی فقیر محمد حاجی دریر محمد صاحب	[illegible]	۸	۲۴۶	جے ایل پارس صاحب	۲ر	۳۲	۲۷۳	حافظ محمد زکریا صاحب	۴ر
۵۸	۲۳۶	کے آئی شریف صاحب	۶ر	۹	۲۴۷	سید حسین صاحب	۴ر	۳۳	۲۷۴	کریم داد خان صاحب	۸ر
۵۹	۲۳۷	سیف الدین صاحب کاتیری	عہ	۱۰	۲۴۸	حبیب رحیم یار ریا صاحب	عہ	۳۴	۲۷۵	امیر حسن صاحب	۴
۶۰	۲۳۸	حاجی اللہ بخش عبد یوسف صاحب	صہ	۱۱	۲۴۹	میر اصغر علی صاحب	عہ	۳۵	۲۷۶	فضل شرف الدین صاحب	۴ر
۶۱	۲۴۰	عبدالاحد عثمانی صاحب	عہ	۱۲	۲۵۱	سید فضل شاہ صاحب	۶ر	۳۶	۲۷۷	قاضی عبدالرحمٰن صاحب	۴
۶۲	۲۴۲	محمد صالحین صاحب	عا	۱۳	۲۵۲	محمد امین خان بشیر صاحب	عہ	۳۷	۲۷۸	خلیل الرحمٰن صاحب	[illegible]
۶۳	۲۴۳	محمد احمد صاحب	عہ	۱۴	۲۵۳	حکیم عبدالرحمٰن صاحب	۲ر			میزان کل	[illegible]
۶۴	۲۴۴	شیخ محمد فاروق صاحب	عہ	۱۵	۲۵۴	رحیم اللہ صاحب	۸ر			**برما**	
۶۵	۲۴۵	محمد نقی صاحب	۸ر	۱۶	۲۵۵	شیخ احمد صاحب سگے	۸ر				
۶۶	۲۴۶	ایس خلیل الرحمٰن برادرس صاحبان	عہ	۱۷	۲۵۶	سید حاجی عبداللہ صاحب	۴ر	۱	۵	ڈاکٹر برکت علی صاحب میاں	[illegible]
۶۷	۲۴۷	بیگم سعیدہ خاتون صاحبہ	عہ	۱۸	۲۵۰	قاضی ایوب صاحب	۴ر			میزان کل	[illegible]
۶۸	[illegible]	... سرور صاحب کلکتہ	ے	۱۹	۲۵۸	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب	عا			**سندھ**	
[illegible]	۲۵۰	... صاحب	۸ر	۲۰	۲۵۹	ڈی زوراج صاحب	عہ				
[illegible]	[illegible]	... اسمٰعیل ... صاحبان	عہ	۲۱	۲۶۱	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب	عا	۱	۱۳۲	میر غلام علی صاحب لیور حیدرآباد سندھ	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	قیمت موصول	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	قیمت موصول	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	قیمت موصول
۲	۱۳۲	فیروز الدین صاحب حیدرآباد	صہ/	۲	۱۰۰۶	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	۴/	۱۲	۱۰۷۰	... صاحب ...	۳/
		میزان کل عہ/		۳	۱۰۹۱	نصیر حسن صاحب 〃	۴/	۱۳	۱۰۷۱	وی ناتھ راؤ صاحب 〃	۳/
دیگر				۴	۱۰۶۲	صادق علی صاحب عباسی 〃	۴/	۱۴	۱۰۷۲	بھگوان راؤ صاحب 〃	۳/
				۵	۱۰۶۳	سید محمود سروری صاحب 〃	۴/	۱۵	۱۰۷۳	وشوناتھ راؤ صاحب ... 〃	۳/
۱	۹۳	عالیجناب نیر الملک قاضی علی حیدر صاحب		۶	۱۰۶۴	محمد ساجد صاحب 〃	۴/	۱۶	۱۰۷۴	رام لال صاحب 〃	۳/
		عباسی بھوپال	عہ/	۷	۱۰۶۵	علیم اللہ صاحب 〃	۴/	۱۷	۱۰۷۵	سدھو لنگپا صاحب 〃	۳/
		میزان کل عہ/		۸	۱۰۶۶	حیات اللہ صاحب 〃	۴/	۱۸	۱۰۷۶	چندر سیکھر صاحب 〃	۴/
حیدرآباد دکن				۹	۱۰۶۷	نصیر الدین صاحب 〃	۴/				
				۱۰	۱۰۶۸	امین خاں صاحب 〃	۴/			میزان کل عہ/	
۱	۱۱۳	اے کے مشتاق صاحب سکندرآباد	عہ/	۱۱	۱۰۶۹	سید محی الدین صاحب 〃	۳/				

عطیات

سرشمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	سرشمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	سرشمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۶۴	محمد اصطفا صاحب لکھنؤ	ھ	۹	۷۷	حاجی عبد السبحان خاں صاحب سیہور	عہ/	۱۷	۹۰	رضا حسین صاحب اجمیر	صہ/
۲	۶۶	محمد سعد اللہ صاحب لکھنؤ	عہ/	۱۰	۷۸	محمد ابراہیم عارف صاحب رنگون	عہ/	۱۸	۹۱	خان بہادر سید احمد حسین صاحب لکھنؤ	صہ
۳	۶۹	کے عبد العزیز صاحب آمبور	ے/	۱۱	۷۹	اے سعید خاں صاحب سہارنپور	صہ/	۱۹	۹۲	رحمت علی صاحب جالندھر	[illegible]
۴	۷۰	عزت صاحب رامپور	عہ/	۱۲	۸۰	یوسف حاجی احمد صاحب رنگون	عہ/	۲۰	۹۷	عبد الباقی صاحب گورکھپور	[illegible]
۵	۷۱	شیخ پیر بخش غلام رسول صاحب گوجرانوالہ	صہ/	۱۳	۸۳	مرزا عبد الغنی صاحب کوم کال	صہ/	۲۱	۹۸	مصطفےٰ خاں صاحب ...	صہ
۶	۷۲	ایس محمود علی صاحب قنوج	لعہ/	۱۴	۸۷	سید عباس علی صاحب اجمیر	عہ/	۲۲	۹۹	[illegible]	[illegible]
۷	۷۳	سید منصور علی صاحب لاہور	عہ/	۱۵	۸۸	منشی اسد اللہ خاں صاحب 〃	عہ/	۲۳	۱۰۰	سید ... علی ... صاحب	[illegible]
۸	۷۶	عبد اللطیف حاجی محمد صاحبان رنگون	عہ/	۱۶	۸۹	میر غلام الدین صاحب 〃	عہ/	۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
[illegible]	[illegible]	[illegible] صاحبان جیبوتی	صہ/	۳۹	۱۲۳	شیخ حبیب اللہ صاحب دہرہ دون	صہ/	۵۳	ڈھاکہ ۱۵	عبدالرؤف صاحب [illegible]	ع/
[illegible]	۱۰۳	حاجی یوسف محمد صاحب رنگون	۱/صہ	۴۰	۱۲۴	عبدالشکور صاحب "	ع/	۵۴	" ۲۳	عبدالعزیز عبدالغنی صاحبان بنارس	عـہ/
[illegible]	۱۰۴	ایک بہی خواہ جامعہ کراچی	صہ/	۴۱	۱۲۵	شیخ خلیل احمد صاحب "	ع/	۵۵	" ۹۵۳	محمد اسحٰق محمد فرید الدین صاحبان [illegible]	ع
[illegible]	۱۰۶	ڈاکٹر برکت علی خاں صاحب سیوان	ے/	۴۲	۱۲۶	محمد امین صاحب "	ع/	۵۶	" ۹۵۴	محمد فضل مختار الدین صاحب "	ع
۲۹	۱۰۷	مظہر جمیل صاحب دہلی	صہ/	۴۳	۱۲۷	عبدالقیوم صاحب دہلی	ع/	۵۷	" ۹۶۶	اسحاق حسین صاحب "	ع/
۳۰	۱۰۹	ابوسعید مرزا صاحب سیف آباد	۱/	۴۴	۱۳۵	دوست محمد صاحب تیونگ	عہ/	۵۸	" ۲۳۹	ایس خلیل الرحمٰن صاحب کلکتہ	۷/
۳۱	۱۱۰	حاجی ربیع الدین فضل الدین صاحبان دہلی	صہ/	۴۵	۱۳۶	سید محمد حفیظ الدین صاحب سورت	عہ/	۵۹	" ۲۴۱	عبدالاحد عثمانی صاحب "	۱۲/
۳۲	۱۱۳	سیٹھ اے یوسف والا صاحب رادھیر	صہ/	۴۶	دہلی ۱۴۸	احمد اسلام خاں صاحب دہلی	عہ/	۶۰	" ۲۶	اسد اللہ خاں صاحب جمشید پور	ع/
۳۳	۱۱۵	جوناگڑھ عبداللطیف صاحب احمد آباد	عہ/	۴۷	" ۱۵۲	محمد الیاس صاحب "	صہ/	۶۱	" ۲۵۱	ایک مسلمان بمبئی	صہ/
۳۴	۱۱۶	محمد عبدالمجید صاحب رسولپور	عہ/	۴۸	" ۱۶۴	محمد رشید خاں صاحب "	صہ/	۶۲	" ۴۷۱	محمد عمر صاحب "	۱ـہ/
۳۵	۱۱۶	حمید الحق صاحب الہ آباد	۱۴/	۴۹	" ۷۵	وکیل احمد صاحب اعظم گڑھ	عـہ/				
۳۶	۱۱۸	محمد سرور خاں صاحب [illegible]	۱/	۵۰	" ۷۱	علی حماد صاحب "	ع/				
۳۷	۱۲۱	سیٹھ مظہر الحسن صاحب باور	عـہ/	۵۱	" ۷۱۱	شکر اللہ صاحب "	عـہ/				
۳۸	۱۲۲	خالدہ ادیب خانم صاحبہ علی گڑھ	صہ/	۵۲	" ۷۱۴	صدر الدین صاحب "	عـہ/				

میزان کل ۱۲۷ الـ عـہ ۱۴/

R. L. No. 4407

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

طابع و ناشر شفیق الرحمن قدوائی نے دفتر ہمدرداں جامعہ قرول باغ
نئی دہلی سے شائع کیا

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظم

حلقۂ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

مکتبہ جامعہ

رسائل سلسلۂ تعلیم و ترقی جامعہ

اس وقت خاص بالغوں کے لئے اردو درسیات کا کوئی سلسلہ موجود نہیں ہے بچوں کی کتابیں بڑی عمر کے لوگوں کے لئے نہ دلچسپ ہوتی ہیں نہ موزوں اس لئے ادارۂ تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی۔ بالغ مبتدیوں کے لئے رسائل کا یہ سلسلہ ترتیب دے رہا ہے اور تقریباً دو سو رسائل کا خاکہ تیار کیا گیا ہے جو بالغوں کے پورے نصاب تعلیم پر حاوی ہوگا رسائل تعلیم و ترقی کی کتابت اور مضامین میں مدارج کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔

ان رسائل کا اصل منشاء یہ ہے کہ اردو پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو جائے۔ اور کتب بینی کا شوق پیدا ہو۔ تاکہ آئندہ کتب خانہ تعلیم و ترقی کے ذریعے بالغوں کی تعلیم کا سلسلہ خود بخود جاری رہے اور پڑھنا لکھنا سیکھنے کے بعد آدمی پھر اَن پڑھ نہ بن جائے۔

حسب ذیل رسائل اس سلسلے کے شائع ہو چکے ہیں یا زیر طبع ہیں ان کا سائز ۱۷×۲۷/۸ ہے ہر رسالہ کم و بیش سولہ [۱۶] صفحات کا ہے۔

۱۔ نماز	قیمت ۱ر	۷۔ صدیق اکبر	قیمت ۱ر
۲-۳۔ حکایتیں مکمل	" ۲ر	۸۔ خط و کتابت	" ۱ر
۴۔ حبیب خدا	" ۱ر	۹۔ قومی گیت	" ۱ر
۵۔ نظمیں	" ۱ر	۱۰۔ ہمارا ہندوستان	" ۱ر
۶۔ میونسپلٹی	" ۱ر		

زیر طبع کتابیں

ضلع کا انتظام ۱ر — غزلیں ۱ر — عمر فاروق ۱ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ)

جلد ۵	فروری ۱۹۴۰ء مطابق محرم الحرام ۱۳۵۹ ہجری	نمبر ۴

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ ر — قیمت فی پرچہ ۲ ر

تعلیم بالغان

اس وقت دو طبقوں کے لئے تعلیم بالغان کی خاص طور پر ضرورت ہے ایک تو وہ لوگ جو دوسری تیسری جماعت تک پڑھنے کے بعد اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور دوسرے وہ لوگ جو بالکل ان پڑھ ہیں اول الذکر کی تعلیم کا انتظام اس لئے ضروری ہے کہ اگر زیادہ مدت تک ان کو تعلیم سے بے بہرہ رہنے دیا گیا تو یقین ہے کہ حرف شناسی کی قابلیت بھی ان میں باقی نہ رہے گی۔ یہ لوگ کام دھندوں کی وجہ سے مدرسہ کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے سے معذور ہیں اور اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ خانگی طور پر کسی سے تعلیم حاصل کریں اس لئے ان لوگوں کی تعلیم کے لئے حسب ذیل طریقے اختیار کرنا چاہئے

۱۔ کتب خانہ، جن میں خاص بالغ مبتدیوں کے لئے آسان کتابیں جمع کی جائیں اور پڑھنے کے لئے تقسیم کی جائیں۔

۲۔ اخبارات اور رسائل پڑھنے کا شوق پیدا کیا جائے یہاں تک کہ اخبار بینی عادت میں داخل ہو جائے۔

۳۔ معاشی سیاسی، مذہبی اور معاشرتی امور اور مسائل میں رہنمائی کی جائے تعلیمی جلسے منعقد کئے جائیں جن میں مفید مطلب باتیں بتلائی جائیں۔

۴۔ تعلیمی کتابچے اور دیواری اخبار شائع کئے جائیں اور مفید اور مختصر مطبوعات پڑھنے کے لئے تقسیم کی جائیں

۵۔ مختلف مضامین کی تعلیم کے لئے تعلیمی حلقے قائم کئے جائیں لیکن تعلیمی حلقوں کے لئے نصاب چھوٹے چھوٹے مقرر کئے جائیں جو تھوڑی مدت کے اندر پورے کئے جا سکیں

دوسرا طبقہ ان پڑھ لوگوں کا ہے جن کی تعلیم کا کام خاص اہمیت رکھتا ہے لیکن یہ کام زیادہ دشوار، دقت طلب اور صبر آزما ہے اس لئے اس کو شروع کرنے سے قبل پہلے آبادی کے کسی ایک حصہ کو اس کام کے لئے مخصوص کر لیا جائے جہاں پوری توجہ اور وسائل مرکوز کئے جائیں۔ پھر اس حصہ کا ایک جائزہ لیا جائے کہ ہر گھر میں کتنے خواندہ ہیں اور کتنے ان پڑھ اس کے بعد ان پڑھ لوگوں کی تعلیم کے لئے حسب ذیل طریقے اختیار کرنا چاہئے۔

۱۔ تعلیم یافتہ لوگوں سے خدمت کا عہد لیا جائے

۲۔ ان پڑھ لوگوں سے پڑھنے کا وعدہ لیا جائے۔

۳۔ چھوٹے چھوٹے تعلیمی حلقے صرف پڑھنا لکھنا سکھلانے کے لئے بھی قائم کئے جائیں لیکن اس سلسلہ میں حسب ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ

۱۔ ایک تعلیمی حلقہ میں طلبہ کی تعداد پانچ یا زیادہ سے زیادہ دس تک ہو۔

(ب) تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ پڑھنا لکھنا سکھلانے کے لئے ایک ایک گھنٹہ کے سو سبق کافی ہوتے ہیں اس لحاظ سے تعلیمی حلقے کے نصاب کی مدت سو اسباق مقرر کی جائے۔

(ج) جس علاقہ میں طلبہ رہتے ہیں وہیں کسی جگہ تعلیم کا انتظام کیا جائے تعلیم کے اوقات طلبہ کی مرضی اور مشورہ سے مقرر کئے جائیں۔ ان حلقوں کا انتظام بالکل نجی انداز پر ہو۔

(د) تعلیمی حلقوں کے کارکن وہی لوگ مقرر کئے جائیں جو مقررہ مدت تک پابندی سے خدمت کے لئے آمادہ ہوں ورنہ اعزازی کارکنوں کی بجائے تنخواہ دار کارکن اس کام کے لئے مقرر کئے جائیں۔

۴۔ باقی عام تعلیم کے لئے وہی تدابیر حالات کے اعتبار سے اختیار کی جائیں جو پڑھے لکھے لوگوں کے لئے نمبر ۲ تا نمبر ۵ میں تجویز کی گئی ہیں۔

تعلیم بالغان کے لئے یہ جملہ خدمات مرکز تعلیم و ترقی کے ذریعہ انجام دی جائیں اور یہ مرکز محلہ محلہ اور بستی بستی قائم کئے جائیں ہر مرکز کا ایک ناظم ہوگا اور ایک خادم۔ ناظم کا کام یہ ہوگا کہ مرکز کی ضروریات کا انتظام کرے اور مرکز کی سرپرستی ہدایت اور نگرانی کرے۔

مرکز کا خادم ایسا شخص مقرر کیا جائے جو تعلیمی کام کرنے کی صلاحیت اور استعداد رکھتا ہو اور بستی کی خدمت کا شوق اور جذبہ رکھنے کے علاوہ مرکز کے کاموں کے لئے پورا وقت بھی دے سکتا ہو۔

ان مرکزوں کا الحاق اگر مرکزی حلقہ تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے کر لیا جائے تو مرکزی حلقہ تعلیمی امور میں مرکزوں کی رہنمائی اور خدمت کے لئے تیار رہے

شفیق الرحمٰن قدوائی
ناظم مرکزی حلقہ تعلیم و ترقی
جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

مدرسہ اور سماج

سید وقار عظیم صاحب ایم اے استاد جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

مدرسے اور گھر میں کتنا گہرا تعلق ہے، بچے کی تعلیم کا گہوارہ گھر ہے مدرسہ اسے اس گہوارے سے اٹھا کر اپنی گود میں لیتا ہے اس کا فرض ہے کہ بچے کو اس نئی فضا میں کوئی اجنبیت محسوس نہ ہو۔ اس کی گھر اور مدرسے کی تعلیم ایک ہی زنجیر کی دو کڑیاں ہوں جنہیں ایک دوسرے سے الگ نہ کیا جا سکے گھر کی فضا مدرسے پر اپنا اثر کرتی رہتی ہو اور بچہ دونوں کو ایک ہی زندگی کے دو کسی قدر مختلف اور کسی قدر مشابہ حصے سمجھتا ہو۔

مدرسے اور سماج میں اتنا ہی گہرا تعلق ہے بلکہ زندگی جوں جوں زیادہ پیچیدہ اور زیادہ کشمکشوں کی آماجگاہ ہوتی جاتی ہے مدرسے اور سماج کا تعلق زیادہ گہرا زیادہ مضبوط اور زیادہ مسلسل ہوتا جاتا ہے۔ زندگی صرف پیٹ بھرنے کا نام نہیں۔ سانس کی چلتی ہوئی غیر محسوس دھونکنی سے لے کر پیچیدہ سے پیچیدہ دماغی اور روحانی کشمکشوں تک ہر چیز زندگی میں شامل ہے انسان کے خیالات، اس کے احساس اور عمل، اس کی خاموشیاں اس کے نعمے اس کے رسم و رواج، اس کی سیاسی اور معاشرتی انجمنیں، اس کی خوشیاں، اس کے غم، اس کی صلاحی، اس کی بدی، اس کی کامیابی، اس کی ناکامی غرض ہر چیز کا نام زندگی ہے یہ زندگی ابتدا میں سہل و سادہ تھی۔ انسان کا ماحول اس سے زیادہ تحریکات کا طالب نہ تھا کھانے اور رہنے کی فکروں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ رفتہ رفتہ انسان کو دقتوں سے دوچار ہونا پڑا وہ ان پر فتح حاصل کرتا اور زندگی کو زیادہ پیچیدار بناتا چلا۔ قدرت نے جب اس کے سامنے کوئی نئی چیز پیش کی اس نے اسے جاننے کی کوشش کی اور اسی نتیجے سے اپنی زندگی کو زیادہ پیچیدار اور رنگین بنایا ہر نئے تجربے نے زندگی کو زیادہ مالدار اور بامعنی بنایا۔ اس میں قدرت نے تجربوں سے سبق حاصل کرنے کی بے پناہ صلاحیت پیدا کی تھی اس لئے زندگی کے ہر سانس کے ساتھ اس نے تجربے حاصل کئے اور زندگی کو نئی شکل دی۔

انسان کی دوسری فطرت جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اسی کے حصے میں آئی ہے یہ ہے کہ وہ اپنے تجربے آنے والی نسلوں تک منتقل کرتا رہتا ہے اور ان تجربات کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کر سکنے کی فطری صلاحیت کی بنا پر زندگی ہر لمحہ بڑھتی، ترقی کرتی اور زیادہ بوقلموں ہوتی جاتی ہے۔ تجربات شروع میں کم تھے اور سادہ تھے اس لئے ان کا دوسری نسل تک منتقل کرنا بھی آسان تھا پتھروں پر بنائے ہوئے نقش و نگار، رنگے ہوئے گارے، تصویروں کی شکل میں لکھی ہوئی تحریریں یہ اور اسی قسم کے ذرائع تھے جن سے یہ سماجی ورثہ ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتا رہا لیکن جوں جوں یہ ورثہ بڑھتا رہا اس کا منتقل کرنا مشکل ہوتا گیا اس لئے ضرورت ہوئی کہ اسے آنے والی نسلوں تک پہنچانے کے لئے ایسے وسائل اختیار کئے جائیں

کہ یہ ورثہ ایک مستقل صورت اختیار کرسکے یہی احساس تعلیم کی ابتدا تھا بڑوں کو یہ خیال کہ وہ اپنی اس دولت کو اپنے چھوٹوں تک پہنچا سکیں اور چھوٹوں کو یہ خیال کہ وہ اس دولت کو لازوال بنا سکیں اس لئے ہر شخص کو ایسے وسیلے کی تلاش تھی جس کی مدد سے یہ خزانہ برابر منتقل ہوتا رہے اور اس کو زوال ہونے کے بجائے زیادہ سے زیادہ ترقی ہو سکے۔ یہ کام تعلیم نے انجام دیا۔ سماجی زندگی کا قیام اور اس کی تہذیب و تمدن کے سرمایے کی ترتیب تعلیم کے ہاتھوں میں ہوئی۔

اس سرمایے کی اہمیت اور پیچیدگی کا اندازہ فطرت کے ایک اور اصول سے بھی ہوتا ہے قدرت نے انسان کے بچے کو جتنا بے بس بنایا ہے اتنا زیادہ کسی اور جاندار کے بچے کو نہیں بنایا۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اپنے بچپن میں وہ تمدن، تہذیب، تاریخ اور زندگی کے اس بیش بہا سرمایے سے واقفیت حاصل کرے جو اسے گذری ہوئی نسلوں سے ملا ہے اور جو اسے آنے والی نسلوں تک پہنچانا ہے۔ جن جانداروں کی زندگیاں پیچیدہ نہیں ہیں، جنھیں زندگی کے متعلق کچھ نہیں سیکھنا ہے، جن کے آبا و اجداد نے ان کے لئے تجربوں کی دولت نہیں چھوڑی ہے، وہ پیدا ہوتے ہی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ان کے آباؤ اجداد فطرت سے سبق حاصل کرتے چلے آئے ہیں، وہ بھی کرتے ہیں نہ انھوں نے زندگی کو پیچیدہ محسوس کیا اور نہ اُن کے لئے اس کی ضرورت ہی اس لئے قدرت نے انھیں انسان کے بچے کی طرح مجبور نہیں کیا۔

یہیں کا زمانہ تعلیم کا زمانہ ہے اور اس طرح کی تعلیم کے لئے، جو انسان کو اب تک ورثے میں ملی ہے یہی وجہ ہے کہ جوں جوں انسانی تہذیب زیادہ ترقی کرتی جاتی ہے۔ سائنس اپنے اصول پر زیادہ سے زیادہ فتح حاصل کرتی جاتی ہے اس کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے کہ تعلیم کا زمانہ بڑھتا رہے۔ چونکہ بچوں کو زیادہ باتیں سیکھنی ہیں اس لئے انھیں زیادہ عمر تک مدرسے میں رہنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ وجہ ہے کہ اب علم و فلسفے کی ہر شاخ میں لوگوں نے تخصیص حاصل کرنی شروع کر دی چونکہ ہر بچے کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اس سرمایے پر پورا عبور حاصل کر سکے اس لئے اس میں سے کچھ چیزیں جن کو اسے سکھا دی جاتی ہیں اور اس کے بعد انھیں مختلف چیزوں میں تخصیص حاصل کرنے کے لئے الگ کر دیا جاتا ہے۔ کوئی ڈاکٹر بنتا ہے کوئی انجینیر کوئی سائنس داں اور کوئی فلسفی۔ امریکہ جرمنی اور انگلستان میں اسی لئے اب اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ بچوں کو مدرسے میں رکھنے کی عمر بڑھا دی جائے۔

ان سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان ہر نئے تجربے سے اپنی زندگی کو زیادہ رنگین، زیادہ مالدار، زیادہ پیچیدہ اور زیادہ بامعنی بناتا رہا اور علم کی مدد سے زندگی کی ان رنگینیوں، دولتوں اور پیچیدگیوں کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرتا رہا اور اس طرح زندگی کا تسلسل اور علم دونوں چیزوں میں ایک دائمی رشتہ قائم ہو گیا زندگی۔ علم کی بدولت زندگی بنی اور زندگی کے تجربات کے خزانوں نے علم کو علم بنایا اور اس طرح دونوں چیزیں ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہو گئیں علم یا دوسرے الفاظ میں شعر و ادب، تاریخ و فلسفہ، سیاسیات و معاشیات، مذہب و الٰہیات کے جتنے خزانے کتابی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں وہ کسی نہ کسی طرح زندگی کا عکس ہیں جس ادب کو زندگی سے تعلق نہیں وہ ادب نہیں اور جو زندگی ادب کی مرہون منت ہو کر نہیں رہنا چاہتی اس کی بقا بھی محدود ہے۔

علم اور زندگی کے اس فطری اور نفسیاتی تعلق کے ظاہر ہونے کے بعد ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ ہم ہر علم کو سماجی رنگ سے دیکھیں۔ سماج اور آس پاس کا ماحول بچے کی فطرت پر بہت گہرا اثر ڈالتا ہے اور اسی لئے دو مختلف سوسائٹیوں میں پلنے والے بچے ہر چیز کو مختلف نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کی رہن سہن، ان کا طرز گفتگو، ان کی چال ڈھال، ان کا ذوق جمال، ان کی پسند و ناپسندیدگی، ان کا اخلاق، ہر چیز ایک دوسرے سے مختلف ہے اس لئے کہ دونوں پر دو مختلف سماجوں کے مخصوص اثرات ہیں۔ اس لئے بھی ضروری ہے کہ تعلیم سماج کے اس اثر کو نظر میں رکھے بغیر کچھ نہ کرے۔

بچے کو چونکہ سب سے زیادہ دلچسپی اپنے گرد و پیش سے ہوتی ہے اس لئے اگر مدرسہ کی فضا اس کی سماجی زندگی سے بہت زیادہ قریب ہوگی تو وہ اس میں دلچسپی لے گا ورنہ نہیں۔ مدرسے کی فضا کو سماجی زندگی اور بچے کی دلچسپیوں سے قریب لانے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ مدرسے کو بجائے ایک گھڑی ہوئی فضا بنانے کے ایک آزاد فضا بنا دینا چاہیئے جس میں بچے کو پڑھنے سے زیادہ رہنے کا موقع ملے، وہ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ مل کر ایک دلچسپ قسم کی زندگی گذارے، وہ کھیلے اور ایسے کام کرے جو اس کے خیال میں مفید ہوں، وہ دوسروں سے مدد لے اور دوسروں کو مدد دینے کا عادی ہے۔ جب مدرسے میں اس قسم کی فضا پیدا ہو جائے گی تو تو اسے سماج کی زندگی سے زیادہ سے زیادہ قریب بنانے میں بہت آسانیاں ہوں گی اسے سماج کے لئے بھی مفید بنایا جاسکے گا اور بچوں کے لئے بھی۔ بچے وہاں رہ کر جو سیکھیں گے اس سے ان کی انفرادی اور شخصی صلاحیتوں کو بھی ترقی ہوگی اور ان میں خدمت انسانی کا جذبہ بھی پیدا ہوگا۔ وہ ہر کام کے فائدے اور نقصان کو صرف اپنے نہیں بلکہ سماج کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہو جائیں گے وہ اپنی ترقی کو سماج اور قوم و ملک کی ترقی کا زینہ سمجھنے لگیں گے۔

لیکن اب سوال یہ ہے کہ کن کن طریقوں سے مدرسے کو سماجی زندگی سے قریب بنایا جاسکتا ہے۔ کیا طریقے اختیار کئے جاسکتے ہیں کہ مدرسہ اور سماج ایک دوسرے پر اچھا اثر ڈالتے رہیں، مدرسے کو سماج کی ضرورتوں کا احساس ہو اور سماج مدرسے کے قیام کو زندگی کا ایک ضروری جزو سمجھے۔ اس سلسلے میں مختلف ملکوں میں مختلف طرح کے تجربات کئے گئے ہیں اور ان میں سے اکثر مفید بھی ثابت ہوئے ہیں۔ ہم بھی کوشش کرتے ہیں کہ اس قسم کی چند تجویزیں پیش کریں جن کی مدد سے مدرسہ اور سماج ایک زندگی کی دو کڑیاں بن جائیں۔

۱۔ مدرسے کے قیام کے وقت یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ مدرسہ جس سماج، سوسائٹی یا زندگی کے مرکز کے قریب کھولا جارہا ہے اس کی ضروریات کیا ہیں وہاں کے لوگ عام طور پر کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں، وہ زیادہ تر کسان ہیں، مزدور پیشہ ہیں، کاروباری ہیں تاجر ہیں یا ملازم فرض کرو کہ مدرسہ کسی ایسی جگہ ہے جہاں زیادہ لوگ کسان ہیں تو مدرسے کو کسانوں کی ضروریات زندگی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ بچوں کو ادب، تاریخ جغرافیہ حساب کی تعلیم دیتے وقت اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ان میں سے ہر مضمون کا تعلق کسی نہ کسی طرح ان کی زراعتی زندگی سے پیدا کیا جائے اس سلسلے میں زراعت کے پیشے کی اہمیت انسانی زندگی اور اس کی ترقی میں اس کا حصہ، حیات انسانی میں اس کی عظمت و ضرورت اور اس طرح کی چیزیں بتانے کی ضرورت ہے کہ بچے اس پیشے کو عزت اور محبت

کی نظروں سے دیکھیں، انھیں کساں ہوئے پر فخر ہو۔ جغرافیہ، حساب وغیرہ کو بھی کسی نہ کسی طرح ان کی زراعتی زندگی کے سلسلے میں پڑھانا چاہیئے مثلاً جغرافیے کے سلسلے میں موسم، ان کا اثر، علاقے کی پیداوار، اس کا ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانا اور اس سلسلے میں دو ملکوں کے تجارتی تعلقات کا ذکر ہو سکتا ہے لیکن ان مضامین کے علاوہ بچوں کو عملی طور پر زراعت کا کام کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے وہ اپنے مدرسے میں خود زمین کھودیں، کھاد ڈالیں، پودے بوئیں اور اسے کاٹیں اس سے ان کے دلوں میں کام کی عظمت اور اس کی صحیح محبت پیدا ہوگی اور اس طرح جب وہ مدرسے سے نکلیں گے تو اخلاقی اور مادی دونوں نقطۂ نظر سے وہ سماج کے زیادہ قابل فخر اور مفید رکن ہوں گے۔ سماج بھی ایسے مدرسے سے محبت کرے گی جس نے ایسے کام کرنے والے آسے دئے۔

۲۔ مدرسے کو سماج کی زندگی سے قریب بنانے اور اس کے بچوں میں مفید اخلاقی فضائل پیدا کرنے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ مدرسے میں اس طرح کی جماعتیں بنائی جائیں جو اپنے آس پاس کی زندگی کو غور سے دیکھیں۔ سڑکیں بری ہیں۔ کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ کسی خاص جگہ گندگی رہا کرتی ہے، لوگوں کی تفریح گاہیں نہیں ہیں۔ یہ اور اس طرح کی چیزوں پر غور کرنے کے بعد یہ مختصر جماعتیں ایسی رپورٹیں میونسپل کمیٹیوں کو دیں اور اس میں اپنے مشورے بھی لکھیں جہاں ممکن ہو خود ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں غور کرنے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس قسم کے کام کا بچوں کی زندگی اور مدرسے اور سماج کے تعلقات پر کتنا اچھا اور مفید اثر پڑے گا۔

۳ اس قسم کی جماعتوں کے علاوہ مدرسے میں رضاکاروں کے جتھے بنائے جاسکتے ہیں جن کا کام یہ ہو کہ وہ کسی خاص ضرورت کے موقع پر سماج کو مدد دینے کے لئے تیار رہیں۔ کوئی میلہ ہو، قحط پڑے، دریا میں سیلاب آئے، کوئی بیماری پھیلے، ایسے موقعوں پر زیادہ سے زیادہ کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مدرسے کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ اس طرح کے جتھے تیار رکھے اور ان سے اس قسم کے مفید کام لے۔

۴۔ مدرسہ ایک چوتھا کام بھی انجام دے سکتے ہیں اور خاص طور پر دیہات کے قریب کے مدرسوں میں یہ کام بہت مفید ثابت ہوگا اور وہ یہ کہ جو لے پڑھے لکھے جوان اور بوڑھے آدمیوں کو رات کے وقت پڑھائیں اس طرح سماج کی حالت بھی درست ہوگی اور مدرسے اور سماج میں اچھے تعلقات پیدا ہوں گے۔

اس تفصیل سے ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ تعلیم کا مقصد شخصی نہیں بلکہ سماجی ہونا چاہیئے ہمیں کوشش کرنا چاہیئے کہ مدرسہ اور سماج ایک ہی زنجیر کی دو کڑیاں بن جائیں اور دونوں پر ایک دوسرے کا عکس اور اثر نظر آئے۔ مدرسہ صرف بچوں کو روزی کمانے کا ایک آلہ نہ بنا دے بلکہ ان میں سماج، قوم اور ملک کی خدمت کا صحیح جذبہ پیدا کرکے انھیں سماج کا زیادہ قابل فخر اور مفید ممبر بنائے۔

پروجیکٹ طریقۂ تعلیم

پروجیکٹ میتھڈ یا مقصدی طریقۂ تعلیم بہت مفید اور کارآمد سمجھا جاتا ہے جدید قسم کے اسکولوں میں عام طور پر یہی طریقۂ تعلیم رائج ہے اور اس کو عام رواج دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جامعہ کے ابتدائی مدارس میں بھی اسی کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ اس لئے اس جدید طریقۂ تعلیم پر ایک مفید مضمون ہم شائع کر رہے ہیں، جس سے ہمدردانِ جامعہ کو اس میتھڈ کے سمجھنے میں آسانی ہوگی اور جامعہ کی تعلیمی خبروں میں جب کبھی اس کا تذکرہ آئیگا تو اس کے مفہوم کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہوگی۔

پروجیکٹ میتھڈ کی تعریف پروجیکٹ کسی ایسے شغلے یا مقصد یا منصوبے کا نام ہے جو ارادتاً اور دلچسپی کے ساتھ منتخب کیا جائے اور جسے قدرتی حالات کے ماتحت سرانجام دیا جائے۔ پس ایسا طریقۂ تعلیم جس میں بچوں کو اس وسیلے کے ذریعہ تعلیم دی جائے پروجیکٹ میتھڈ کہلاتا ہے۔ ہماری زندگی ایسے ہی نتیجہ خیز منصوبوں سے پُر ہے بلکہ ہماری زندگی ایسے ہی نتیجہ خیز اور مفید مشاغل اور مقاصد کا دوسرا نام ہے۔ ہم اپنی زندگی میں جو کام بھی سرانجام دیتے ہیں اور جس کے ذریعے ہم اپنی تزئین اور نشو و نما کرتے ہیں وہ سب کے سب ہی پروجیکٹ میتھڈ کے اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں آپ اپنی زندگی کی کسی نتیجہ خیز سرگرمی یا مشغلے کو لے لیں یا کسی ایسی بات پر غور کریں جس کو آپ کرنا چاہتے ہیں تو آپ معلوم کریں گے کہ آپ کو مندرجہ ذیل مرحلے طے کرنے پڑتے ہیں۔

۱۔ اس ایک شغلے کے متعلق آپ کے دل میں خواہش یا ضرورت پیدا ہوتی ہے جس کے پورا کرنے کے لئے آپ کے دل میں جذبہ ہوتا ہے۔

۲۔ اس جذبے کے ماتحت آپ مضبوط ارادہ کرتے ہیں۔

۳۔ اس ارادہ یا مقصد کے سرانجام دینے کے لئے آپ تجاویز سوچتے ہیں۔

۴۔ پھر ان تجاویز کو بہتر سے بہتر طریقے پر آپ عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۵۔ اس مشغلہ کی تکمیل میں آپ کو کئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اپنی استعداد کے مطابق آپ ان پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۶۔ جب آپ یہ کام مکمل کر لیتے ہیں اور آپ کو اس کام میں کامیابی ہوتی ہے یا کسی وجہ سے ناکامیابی ہوتی ہے تو آپ جملہ گذشتہ باتوں پر نظرِ ثانی کرتے ہیں اور حاصل کردہ نتائج کا موازنہ کرتے ہیں۔

پروجیکٹ میتھڈ کا زندگی سے تعلق یہ ایک پروجیکٹ ہے جو ہماری اصلی زندگی کے کاموں میں واقع ہوتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پروجیکٹ طریقہ اور زندگی بسر کرنے کا طریقہ دونوں ایک ہی ہیں ہماری تمام زندگی پروجیکٹس پر مبنی ہے۔ انسان کا زندگی میں علم حاصل کرنا بھی ایک پروجیکٹ ہے پس علم کو بھی اس طریقۂ تعلیم یعنی پروجیکٹ طریقہ تعلیم سے ہی حاصل کرنا چاہئیے۔ موجودہ طریقۂ تعلیم میں ہم اپنے بچوں کے اندر علم حاصل کرنے کی خواہش پیدا نہیں کرتے بلکہ اکثر اوقات ان کے دماغوں میں ان کی مرضی کے خلاف علم ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کو وہ سب کچھ پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں جو سرکار نے نصاب مقرر کر دیا ہے لیکن اگر اسکولوں میں پروجیکٹ طریقۂ تعلیم جاری کر دیا جائے تو تعلیم میں طلباء اپنے مقاصد کو سر انجام دینے کی کوشش کریں گے اور تعلیم کو بڑی رغبت اور خواہش سے حاصل کریں گے۔ اس طرح طلباء اپنے تجربات سے بہت کچھ حاصل کریں گے اور اس طرح حاصل کیا ہوا علم بچوں کو بہت عرصہ تک یاد رہے گا۔

ایک پروجیکٹ کا بیان پروجیکٹ میتھڈ کو سمجھنے کے لئے فرض کیجئے کہ ایک جماعت ایک دن سیر کو گئی۔ اس دن اتفاقاً بہت سی لاریاں اور موٹریں گزر رہی تھیں۔ طلباء آگے بڑھے تو ریل گاڑی بھی آ گئی اور طلباء کو چاہئے تک پر کھڑے ہو نا پڑا۔ اسی دوران میں دو ہوائی جہاز بھی شور کرتے ہوئے اوپر سے گزرے۔ لڑکے موٹریں، کاریں، ریل گاڑی اور ہوائی جہاز دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپس میں اُن ہی کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ سیر سے واپس آئے تو مدرس نے طلباء کی توجہ کمرے میں دیواروں پر لگی ہوئی تصاویر کی طرف مبذول کرائی طلباء کی دلچسپی ہوائی جہاز اور موٹر کاروں کی تصاویر دیکھنے میں بہت بڑھ گئی۔ جب پروجیکٹ کے چنے جانے کے متعلق کلاس میں گفتگو شروع ہوئی تو لڑکوں نے کئی ایک پروجیکٹ بلیک بورڈ کے اوپر لکھوائے اور پروجیکٹ کے چنے جانے کے متعلق کئی دن گفتگو اور بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ چونکہ طلباء کی دلچسپی موٹر کاروں، ریل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں میں زیادہ تھی اس لئے "آمد و رفت کے مختلف ذریعے" کا پروجیکٹ منتخب ہوا۔ لڑکے اس پروجیکٹ کو چن کر بہت خوش خوش نظر آتے تھے۔

پروجیکٹ کے چنے جانے کے بعد اب طلباء کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ اس کو کس طرح چلایا جائے اور کس طرح اس کا آغاز کیا جائے۔ چنانچہ جماعتوں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا اور ہر ایک گروپ کے ذمے پروجیکٹ کے متعلق ایک ایک کام لگایا گیا چنانچہ ایک گروپ کا کام یہ تھا کہ وہ ہوائی جہاز ریل گاڑی اور موٹر کار وغیرہ کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے اسکول کے مختلف اساتذہ سے گفتگو کرے۔ دوسرے گروپ کا یہ کام تھا کہ وہ تصاویر اکٹھی کرے تیسرے گروپ کا یہ کام تھا کہ وہ لائبریری میں جا کر کتابوں کا مطالعہ کرے اور ان چیزوں کے متعلق واقفیت حاصل کرے۔ غرضکہ ہر گروپ کے سپرد کوئی نہ کوئی کام کیا گیا کلاس ہر روز اپنے کام کی تجویز بناتی۔ کام اس کے مطابق جاری رہتا۔ اس طرح کلاس کئی مہینوں سے کام میں لگاتار مشغول رہی کلاس نے ریل گاڑی موٹر کار، ہوائی جہاز کی تصاویر بنائیں اور بہت سی تصاویر اکٹھی کیں ہر طالب علم اپنی اپنی پروجیکٹ کی کتاب تیار کر رہا ہے اور اپنی حاصل کردہ واقفیت کو اس میں درج کرتا جا رہا ہے طلباء اسکول کے اکثر مضامین مثلاً لکھنا پڑھنا حساب، جغرافیہ

ڈرائنگ وغیرہ کو اس پروجیکٹ سے وابستہ کر کے اس کو سیکھ رہے ہیں۔ واقفیت حاصل کرنے کے لئے وہ کئی ایک کتابوں کے مطالعے میں بھی مصروف ہیں اور اس پروجیکٹ کے تحت میں حساب وغیرہ سیکھ رہے ہیں۔ اس پروجیکٹ کے ذریعہ طلباء سال کے آخیر تک بہت سی واقفیت سرکاری نصاب کے علاوہ بھی حاصل کر لیں گے اور نصاب تو وہ خاطر خواہ پورا کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

اس پروجیکٹ کے ذریعے طلباء اپنے اندر چند ایک اچھی اور مفید عادات بھی پیدا کریں گے مثلاً اپنے کاموں کے متعلق تجاویز سوچنا اور ان کو عملی جامہ پہنانا اپنے کام کو دوسروں کی شرکت سے سرانجام دینا اپنے کام میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا تصاویر سے اپنے کمروں کو سجانا اپنے کمرے کے عجائب گھر کے لئے اشیاء کا اکٹھا کرنا اور فراہم کرنا۔ اپنے کام کو صحت و صفائی سے کرنا اپنے اخراجات کا حساب رکھنا۔

پروجیکٹ طریقۂ تعلیم اور بچوں کی تربیت پروجیکٹ طریقۂ تعلیم بہت سائنٹفک اور نفسیاتی ہے اور تعلیم جدید کے تمام اصولوں کا حامل ہے اس طریقہ تعلیم سے بچوں کی سیرت کی تربیت بھی ہوتی ہے اس میں یہ طریقہ اچھی عادات بھی پیدا کرتا ہے اور ان کو مطالعہ کا شوق بھی دلاتا ہے اس طریقے سے تعلیم حاصل کرتے ہوئے طلبا علمی اور دستی کام میں دلچسپی لیتے ہیں طلبا اشتراکِ عمل اور تعاون سے کام کرنا سیکھتے ہیں اور وہ ذمہ داری، دیانت اور سنجیدگی سے کام کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ وہ اس طریقے سے تعلیم حاصل کر کے اپنی ذمہ داریوں کو خود اٹھانا سیکھ جاتے ہیں اور اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی مسئلہ پر غور و خوض کر کے اس کے اونچ نیچ کو سمجھ سکیں اس کے متعلق کوئی اپنے آپ صحیح فیصلہ کر سکیں اور خود مختارانہ طور پر اس مسئلہ کے متعلق عملی قدم اٹھا سکیں گویا پروجیکٹ طریقہ بچوں کو حقیقی معنوں میں ایسا انسان بناتا ہے جو ملک و قوم کے لئے قابلِ فخر اور سوسائٹی کے مفید و کارآمد ہوں۔

پروجیکٹ طریقۂ تعلیم اور ہندوستان کے دوسرے اسکولوں میں اس کے تجربات پروجیکٹ طریقۂ تعلیم میں طلبا کام کرنے کے ذریعے علم سیکھتے ہیں۔ اس طریقے تعلیم دینے کے متعلق ہندوستان کی کئی ایک اعلیٰ درس گاہوں میں کامیاب تجربات ہو چکے ہیں اس کو استعمال میں لا کر ہندوستانی حالات کے مطابق ڈھال لیا گیا ہے اور اب یہ ملک کے اکثر پرائمری اسکولوں اور عمل اشیاء والے مڈل اسکولوں میں زور کا میابی سے چل رہا ہے

اس طریقہ تعلیم میں طلبا اپنے منتخب کردہ مشغلہ کے علاوہ اور اپنے اسکول کے نصاب کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں جو اس مشغلہ سے متعلق ہوں سیکھتے ہیں کیونکہ اسکول پروجیکٹ اور اسکول سرگرمیوں کا تعلق ہماری عادات اخلاق چال چلن طرزِ عمل اور پہلوے علم کے ساتھ بڑا گہرا ہوتا ہے۔ پروجیکٹ تجربات کے ذریعے یہ بات پایۂ تکمیل تک پہنچ چکی ہے کہ طلبا پروجیکٹ اور اسکول سرگرمیوں کے ذریعے مندرجہ ذیل عادات اپنے اندر پختہ طور پر قائم کر لیتے ہیں۔

(۱) ... واقفیت اور علم حاصل کرنے کے لئے مطالعہ کی عادت، (۲) اسکول کے کام کو شوق، دلجمعی اور مستعدی سے

حلقۂ تعلیم و ترقی جامعہ

گذشتہ سال اکتوبر ۳۸ء میں ادارہ تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی قائم ہوا تھا اس ادارہ کی تنظیم میرے سپرد ہوئی تھی اور ادارہ کی مجلس منتظمہ یعنی مجلس تعلیم و ترقی کے صدر شیخ الجامعہ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب ناظم ادارہ مجلس کا معتمد اور پروفیسر محمد مجیب صاحب مولوی ارشاد الحق صاحب اور حامد علی خاں صاحب مجلس کے اراکین مقرر ہوئے تھے ابتدائی انتظامات کے بعد جنوری ۳۹ء میں بالغوں کی تعلیم کے لئے چند تجاویز مرتب کرکے ادارہ کا ایک دستور العمل شائع کیا گیا۔ یہ تجاویز عام طور پر پسند کی گئیں جس کا اندازہ ان خطوط سے ہوا جو دستور العمل کی اشاعت کے بعد ادارہ کے نام آئے اس کے علاوہ ملک کے متعدد اخبارات نے بھی ادارہ کے دستور العمل کو نمایاں طور پر شائع کیا اور اس کی تائید میں چھوٹے بڑے مقالے لکھے۔

ادارہ تعلیم و ترقی نے سب سے پہلے اس طرف توجہ کی کہ بالغ مبتدیوں کی دلچسپی، مذاق اور استعداد کو ملحوظ رکھ کر ایک ایسا سہل اور تدریجی نصاب تیار کیا جائے جس سے خواندگی کی مشق اور کتب بینی کا شوق پیدا ہو اور ساتھ ہی ساتھ معلومات میں کچھ اضافہ ہو تاکہ ایک ان پڑھ آدمی پڑھنا لکھنا سیکھنے کے بعد کسی استاد کی مدد کے بغیر کتب خانہ تعلیم و ترقی کے ذریعہ اپنی تعلیم کو آپ جاری رکھ سکے ورنہ ظاہر ہے کہ پڑھنے لکھنے کی مشق جاری نہ رہنے سے لوگ پڑھ لکھ کر سب بھول جاتے ہیں اور اس طرح پڑھنے والے اور پڑھانے والے دونوں کی محنت ضائع جاتی ہے۔

اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کر ادارہ نے سلسلہ تعلیم و ترقی کے رسائل کا ایک خاکہ تیار کیا تھا جس میں سے ایک قاعدہ کے علاوہ جو خاص بالغوں کے لئے تیار کیا گیا ہے حسب ذیل رسالے مکتبہ جامعہ شائع کرچکا ہے ۱۔ نماز ۲۔ حکایتیں حصہ اول ۳۔ حکایتیں حصہ دوم ۴۔ حبیب خدا ۵۔ لطیفے ۶۔ میونسپلٹی ۷۔ صدیق اکبر ۸۔ خط و کتابت ۹۔ ضلع کا انتظام ۱۰۔ قومی گیت ۱۱۔ غزلیں ۱۲۔ ہمارا ہندوستان ۱۳۔ امی پڑھنے لگے ۱۴۔ عمر فاروق کوشش یہ ہے کہ بالغ مبتدیوں کے لئے جلد سے جلد دو سو رسالوں کا ایک کتب خانہ تیار ہو جائے جو ان کی ضرورت کے لحاظ سے کل مضامین پر حاوی ہو۔ مکتبہ جامعہ چونکہ اس کام میں پوری طرح تعاون کر رہا ہے اس لئے امید ہے کہ رسائل کی تیاری کے بعد ان کی طباعت اور اشاعت میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔

رسائل کا یہ سلسلہ بالغ مبتدیوں کی دشواریوں اور ان کی ضروریات کو سامنے رکھ کر تیار کیا جا رہا ہے چنانچہ مضامین، زبان، کتابت اور طباعت میں اس کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے اور رسالوں کی قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ وہ طبقہ جس کے لئے یہ کتابیں تیار کی جا رہی ہیں آسانی کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

ادارہ کی دوسری تجویز یہ تھی کہ عام تعلیم کے لئے ادارہ کی طرف سے تعلیمی کتبات شائع کئے جائیں ان کتبات کا جو خاکہ

تیار کیا گیا تھا اس میں عبارتی اور تصویری دونوں قسم کے کتابچے تھے لیکن تصویری کتابچوں کی تیاری زیادہ سرمایہ کی محتاج تھی اس لئے ابتدا عبارتی کتبات سے ہوئی اور سب سے پہلے قرآن مجید اور احادیث کے کتبے سچی تعلیم اور اچھی تعلیم کے عنوان سے شائع کئے گئے اب تک کل سولہ کتبے شائع ہوئے ہیں جن میں چار اچھی تعلیم اور بارہ سچی تعلیم کے ان کتبات کو تھوڑی تعداد میں چھپوایا گیا تھا اس لئے ان کی عام اشاعت کے لئے ہنوز کوئی خاص کوشش نہیں کی گئی ہے پھر بھی تقریباً ڈھائی ہزار کتبے مفت یا قیمتاً اب تک تقسیم ہو چکے ہیں لیکن ارادہ ہے کہ اس سال اس ضمن میں خصوصیت کے ساتھ کوشش کی جائے اور شہر دہلی میں اور بیرون دہلی زیادہ سے زیادہ مساجد سچی تعلیم کے کتبات سے آراستہ ہو جائیں اس وقت ہم ان کتبات کو مجلد صورت میں شائع کرتے ہیں اس طرح چوبیس کتبات کا ایک سٹ پورے سال کے لئے بس ہے اس پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے رکھی گئی ہے یقین ہے کہ ایسے اصحاب کثرت سے ملیں گے جو کار خیر میں حصہ لیں اور مختلف مساجد میں قرآنی تعلیم کا یہ خاموش مگر موثر سبق اپنی طرف سے جاری کرا دیں۔

سینما اور میجک لالٹین کو بالغوں کی تعلیم کے لئے بہت زیادہ کارآمد پایا گیا ہے اس لئے ہم بھی ان سے کام لینا چاہتے ہیں لیکن بحالات موجودہ چونکہ اس کا انتظام ہمارے ملک میں مشکل نظر آتا ہے اس لئے اس کے بدل کے طور پر تصویری کتابوں کا سلسلہ تجویز کیا گیا ہے جو بہت کم قیمت پر فراہم کئے جائیں اور ان کے ذریعہ سے تعلیم بالغان کا کام موثر طریقے پر انجام دیا جائے ادارہ نے اس کے لئے چند نمونے کے کتابچے تندرستی، حفظان صحت، جغرافیہ اور مدنیات پر تیار کئے ہیں ان کی طباعت اور اشاعت کا ابھی تک کوئی انتظام نہیں ہوا ہے لیکن امید ہے کہ یہ سلسلہ بھی جلد اشاعت پذیر ہو جائے گا۔

ادارہ نے اپنے مطبوعہ دستور العمل میں اس بات پر خاص زور دیا تھا کہ بالغوں کی تعلیم کے لئے دار المطالعے اور کتب خانے قائم کئے جائیں لیکن جیسا کہ عرض کیا گیا ہے ابھی تک خاص طور پر بالغوں کے لئے اردو زبان میں بہت کم کتابیں اور رسائل شائع ہوئے ہیں چنانچہ کتب خانہ تعلیم و ترقی کے لئے مناسب کتابوں کے انتخاب میں بڑی دقت پیش آئی پھر بھی دو ڈھائی سو کتابوں کی ایک فہرست تیار کی گئی اور اس کے مطابق مقامی حلقہ تعلیم و ترقی کے گشتی کتب خانے کے لئے کتابیں فراہم کی گئیں گذشتہ چھ سات ماہ کے اندر کتابوں کے گشت اور اجرا کے اعداد و شمار جمع کرنے سے ایک حد تک بالغ مبتدیوں کی پسند اور ان کے ذوق کا کچھ اندازہ ہو گیا ہے اور اب ایک فہرست کتب اسی تجربہ کی بنا پر مرتب ہو رہی ہے جو عنقریب شائع کر دی جائیگی۔

ادارہ کے پاس حوالے اور مطالعے کے لئے اب تک ایسا کوئی کتب خانہ موجود نہیں تھا لیکن ایک مخلص دوست مولوی محمود حسین صاحب بی اے جامعی (حیدرآباد) نے تقریباً سوا سو روپے کی کتابیں عطا فرمائی ہیں جس سے ادارہ کے کتب خانہ کی ابتدا ہو گئی ہے اور اس میں کتابوں کا اضافہ انشاء اللہ آئندہ ہوتا رہے گا۔

ادارہ کی ایک تجویز یہ بھی تھی کہ عمومی حیثیت سے تعلیم بالغان کی تحریک پر مواد جمع کیا جائے اور ان تجربات کا مطالعہ کیا جائے جو ہندوستان میں یا بیرون ہند بالغوں کی تعلیم و ترقی کے سلسلہ میں اس وقت ہو رہے ہیں اور پھر اس کو شائع بھی

کر دیا جائے تاکہ دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں مجھے افسوس ہے کہ اس تجویز کو بروئے کار لانے کے لئے اس سال کچھ نہ ہو سکا لیکن آئندہ ایک سلسلہ مطبوعات شائع کرنے کا خیال ہے، خدا اس ارادے کو پورا کرے۔

ادارہ کی آخری اور سب سے اہم تجویز یہ تھی کہ بالغوں کی تعلیم و ترقی کے علمی کام اور تجربہ کے لئے ایک حلقۂ تعلیم و ترقی قرول باغ میں قائم کیا جائے اس حلقہ کے مہتمم مولوی عبدالملک صاحب جامعی مقرر ہوئے ہیں بستی کی تعلیم و ترقی کے لئے حسب ذیل پروگرام ابتداءً تجویز کیا گیا تھا۔

(۱) بستی کے تعلیم یافتہ لوگوں سے خدمت کا عہد لیا جائے

(۲) ان پڑھ لوگوں سے پڑھنے کا وعدہ لیا جائے۔

(۳) معمولی خواندہ لوگوں کے لئے ایک کتب خانہ قائم کیا جائے۔

(۴) بالغ تعلیم کے لئے تعلیمی حلقے منعقد کئے جائیں

(۵) بستی کے لئے ایک دیواری اخبار نکالا جائے۔

(۶) خواندگی کی تعلیم کے لئے تعلیمی مراکز عندالضرورت قائم کئے جائیں۔

(۷) ادارہ کے تعلیمی کتبات بستی کی جملہ مساجد اور خاص خاص مقامات پر آویزاں کئے جائیں۔

اس پروگرام کے مطابق وسط نومبر ۳۹ء سے کام شروع کیا گیا۔ خدمت کے عہد اور وعدے کے فارم طبع کرائے گئے اور تھوڑی کوشش سے سوا سو خادم حلقہ میں داخل ہو گئے خدمت کے عہد کی تحریک سے مقصد یہ تھا کہ (۱) بستی کی تعلیم و ترقی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شریک کیا جائے (۲) اعزازی کارکنوں کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے (۳) بستی کے تعلیم یافتہ لوگوں کو ان پڑھ طبقہ کی خدمت کی طرف متوجہ کیا جائے ہمیں اس کی تو خوشی ہے کہ خدام نے عندالضرورت اور عبدالملک صاحب حلقہ کی مدد کی لیکن اس کا افسوس ہے کہ خود حلقہ کی طرف سے ان کی خدمات سے پورا پورا فائدہ نہیں اٹھایا گیا خدام میں سے بیس بائیس خدام نے اب تک اپنے عہد نامے کے خصوصی وعدہ کو بھی پورا کر دیا ہے۔ باقی خدام سے ہماری توقعات وابستہ ہیں کہ سال ختم ہونے تک وہ بھی اپنے وعدہ کو پورا کریں گے اور کم از کم ایک ان پڑھ کو ضرور حرف شناس بنا دیں گے

جن ان پڑھ لوگوں سے وعدے لئے گئے تھے ان کی تعداد بھی تقریباً سو ہے ان میں سے پچاس سے زائد طلبہ تعلیمی حلقوں میں شریک ہو کر باقاعدہ طور پر کم از کم حرف شناس ضرور بن گئے باقی لوگوں میں سے جو لوگ اب بھی بستی میں موجود ہیں ان سے توقع ہے کہ اگر ان کے علاقے میں کوئی تعلیمی حلقہ قائم ہوا تو وہ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

خواندگی کی تعلیم کے لئے کل سات تعلیمی حلقے قائم ہوئے ان میں سے ایک حلقہ محمد ابراہیم صاحب متعلم جامعہ کی نگرانی میں قائم ہوا دوسرے حلقے کے ذمہ دار نجم حسنین صاحب متعلم جامعہ تھے تیسرے کی خدمت صدیق حسن صاحب نے کی۔

پہلا حلقہ جنس سہوار کے لئے ایک کارکن محمد رفیق صاحب کا تھا پانچواں حلقہ ابو محمد حسین صاحب نے بڑی محنت اور مستعدی سے چلایا اور دو حلقے مولوی عبدالملک صاحب نے اپنی ذاتی نگرانی میں چلائے ان سب کی مدت تعلیم قریب قریب برابر رہی یعنی دو دو مہینے طلبہ کی حاضری کا اوسط ۵ سے ۲ تک رہا۔ ایک حلقہ آج کل بھی جاری ہے اور اس کی اوسط حاضری دس بارہ رہتی ہے۔

ہمارے پروگرام کی چوتھی شق ان لوگوں کی تعلیم تھی جنھوں نے اپنے بچپن میں کچھ پڑھا تھا لیکن انھیں اپنی خواندگی کو تازہ کرنے کا موقع نہیں ملا یہ طبقہ جسے ہم اپنی اصطلاح میں خواندہ کہتے ہیں علم کا لذت چشیدہ ہے اس لئے وہ ہمارے اور اپنے درمیان زیادہ مغائرت نہیں پاتا ہمارا یقین ہے کہ تعلیم و ترقی کے سلسلہ میں یہ طبقہ سب سے زیادہ مفید ہو سکتا ہے ممکن ہے یہ کہا جائے کہ تمہارا کام تو بے پڑھوں کو پڑھانا ہے تمہیں خواندوں سے کیا مطلب لیکن یقین فرمایئے کہ ناخواندوں کی تعلیم کا کام نامکمل رہ جائے گا اگر اس طبقے کی تعلیم کا بھی ساتھ ساتھ انتظام نہ کیا جائے بلکہ یہ خواندہ طبقہ تعلیم بالغاں کی کنجی ہے یہ تنہا واسطہ ہے تعلیم یافتہ اور جاہل کے درمیان یہی واحد ذریعہ ہے علم کو جاہل کے در تک لے جانے اور جاہل کو مدرسے تک لانے کا یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنے پروگرام میں گشتی کتب خانہ کو خاص اہمیت دی ہے

حلقہ کا گشتی کتب خانہ مارچ میں قائم ہوا تھا اس کے افادے اور اس کی ضرورت کا اندازہ آپ اس سے فرما سکتے ہیں کہ مارچ میں مستعیروں کی تعداد ۳۲۱ تھی اپریل میں ۵۵۰ ہو گئی جون میں ۸۹۲ تک جا پہنچی اور اگست میں چودہ سو سے بھی آگے نکل گئی نئی کتابوں کا شوق اور تقاضہ بڑھتا جا رہا ہے کتب خانہ ایک سو کتابوں سے شروع ہوا تھا اور اب اس میں ڈھائی سو کتابیں موجود ہیں یہ بھی اگرچہ کم ہیں لیکن اس سال اس سے زیادہ کتابوں کی فراہمی پر ہم قادر نہ تھے۔

کتب خانہ کی مقبولیت نے ہمارے اس یقین کو واثق کر دیا ہے کہ خواندہ طبقے کی خدمت خاص اہمیت رکھتی ہے یہی طبقہ ہے جو علم کو ناخواندوں تک پہنچائے گا اور یہی طبقہ ہے جو ناخواندوں میں علم کا شوق پیدا کرے گا اور پھر یہ بات بھی ہے کہ ہم نے سیکڑوں آدمیوں کو جن کی خواندگی ترقی معکوس کر رہی تھی اگر زیادہ نہیں تو ان کے اس تعلیمی تنزل کو روک لیا اور جو لوگ خواندہ سے ناخواندہ ہوئے چلے جا رہے تھے انھیں تعلیم کی طرف پھر واپس لا رہے ہیں۔

ادارہ کی طرف سے ادارہ ادارہ کے تعلیمی کتبات کے لئے بستی کی عام مسجدوں میں اور خاص خاص مقامات پر تختۂ تعلیم (ٹرنی) لگا دیئے گئے ہیں اور تعلیمی کتبات کے ذریعہ بھی تعلیم کے درس کا سلسلہ جاری ہے ایک مصور دیواری اخبار جس کا نام "ہمارا اخبار" ہے ہر دسویں دن شائع ہوتا ہے جس کی جان اگرچہ تصویریں ہیں لیکن ان تصویروں کے ساتھ ایسی عبارتیں لطیفے خبریں اور اشعار بھی ہوتے ہیں جو بے پڑھوں کے دل میں دوسروں سے سن کر گدگدی پیدا کرتے ہیں اس اخبار نے بڑی دلچسپی پیدا کر دی ہے خواندہ اور ناخواندہ دونوں قسم کے لوگ کثرت سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق تعلیمی جلسوں کا کوئی انتظام اب تک نہیں کیا گیا تھا لیکن آئندہ جنوری ۴۰ء سے انشاء اللہ کم از کم ایک جلسہ ہر مہینے پوری بستی کے لئے منعقد کیا جائے گا اس کا پروگرام بن گیا ہے اور سینما، میجک لالٹین وغیرہ کا انتظام بھی ہو گیا ہے

حلقہ تعلیم و ترقی قرول باغ کی پوری بستی کے لئے قائم کیا گیا ہے لیکن یہ بستی ماشاء اللہ اتنی بڑی اور پھیلی ہوئی ہے کہ پروگرام کے مطابق پوری بستی میں کام کو پھیلانے اور اس کو پوری توجہ اور خوبی سے چلانے کے لئے ہمارے پاس وسائل موجود نہیں ہیں اس کے علاوہ بعض تجاویز ایسی بھی ہیں کہ اگر اس کا تجربہ ایک محدود حلقہ میں نہ کیا جائے تو نتائج کا صحیح اندازہ کرنا دشوار دشوار ہو جائے گا اس لئے حلقہ تعلیم و ترقی نے یہ طے کیا تھا کہ بستی کے کسی ایک علاقہ کو منتخب کر کے تعلیم و ترقی کے پورے پروگرام کا خصوصیت کے ساتھ وہاں تجربہ کیا جائے اور نتائج کا جائزہ لے کر پھر دوسرے محلوں میں رفتہ رفتہ تعلیم و ترقی کے کام کی توسیع کی جائے چنانچہ ڈبل پھاٹک کا علاقہ اس کے لئے منتخب کیا گیا اور یکم مئی ۳۹ء کو وہاں ایک مرکز جانسن روڈ پر قائم کیا گیا اس مرکز کے مستقل کارکن وقار الرحمٰن صاحب ہیں اور ان کے مددگار سید اکرام اللہ صاحب ہیں

مرکز کے قیام کے بعد سب سے ضروری کام یہ معلوم ہوا کہ ہم اس علاقے کے متعلق یہ جان لیں کہ اس کی کل آبادی کتنی ہے کتنے تعلیم یافتہ ہیں کتنے خواندہ اور کتنے ان پڑھ تاکہ ہمیں اپنے فرائض اور کام کے نقشہ کا پورا اندازہ رہے کہ کتنے ان پڑھوں کو پڑھانا ہے اور کتنے خواندوں کی کتابوں اخباروں اور رسالوں سے مدد کرنی ہے اور ان پڑھ اور خواندوں میں کتنے ایسے بوڑھے اور معذور ہیں جن کی خدمت محض زبانی تعلیم سے ہو سکتی ہے یہ کام بڑا کٹھن ثابت ہوا لیکن گھر گھر کا جائزہ لینے کے بعد بالآخر اب ہمیں یہ معلوم ہے کہ سوا چھ سو گھروں کی پونے گیارہ سو بالغ آبادی میں ۲۶۳ خواندہ ہیں ۶۰۴ ناخواندہ اور ۲۰۰ تعلیم یافتہ گویا ہمیں تین سو خواندوں کے لئے مطالعہ کا انتظام کرنا ہے اور پانچ سو خواندوں کے لئے زبانی اور کتابی تعلیم کا انتظام کرنا ہے اور دو سو تعلیم یافتہ اصحاب کو بستی کی تعلیم و ترقی کی خدمت میں کسی نہ کسی حد تک شریک کر کے ان کی ہمدردی سے فائدہ اٹھانا ہے۔

اس مرکز میں کتب خانہ تعلیم و ترقی کا بیشتر حصہ رہتا ہے اور چونکہ اس علاقے کے خواندہ لوگوں کی فہرست مرکز میں موجود ہے اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو لوگ مرکز آ کر کتابیں نہیں لے جا سکتے ان کے گھروں پر کتابیں پہنچائی جائیں اس طریقے سے انشاء اللہ بہت جلد ہر گھر میں ہماری تعلیم کا سلسلہ جاری ہو جائے گا

ناخواندہ لوگوں کے لئے مرکز میں تعلیمی حلقہ جاری ہے جس میں رات کے وقت تعلیم کا انتظام ہے۔

عام تعلیم کے لئے ہفتہ وار تقریروں کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ جو لوگ مرکز کی کتابوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور تعلیمی حلقوں میں بھی شریک نہیں ہو سکتے وہ کم از کم ہفتہ میں ایک بار مرکز کی تعلیم سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ جلسے عام ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ ان کی حاضری اور رونق بڑھتی جاتی ہے۔ گذشتہ تین جلسوں کی اوسط حاضری چالیس تھی۔ مرکز کے جلسہ کے علاوہ علاقہ کی مسجد میں بھی تعلیم کے لئے ہر جمعہ کو ایک تقریر کا انتظام بھی کیا گیا ہے اور رمضان المبارک میں پہلے روزے سے بعد نماز فجر قرآن پاک کا ترجمہ بھی ہوتا ہے۔

جب سے جنگ شروع ہوئی ہے ایک روزانہ مصور اخبار "جنگ" مرکز میں شائع ہوتا ہے۔ جنگ سے عوام کو بھی چونکہ بڑی دلچسپی ہے اس لئے اس اخبار کی وجہ سے مرکز میں آنے جانے والوں کی تعداد اب بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اس نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم باتوں باتوں میں لوگوں کو تاریخ جغرافیہ، تمدن اور مذہب، آزادی اور غلامی اور موجودہ معاشی نظام کے متعلق موٹی موٹی باتیں بخوبی سمجھا دیں یہ کام کچھ تو اخبار سے انجام پاتا ہے اور کچھ ہفتہ وار تقریروں سے علاوہ اس کے جغرافی، معاشی اور مدنی زندگی سے متعلق ہر قسم کے نقشے تصاویر اور چارٹ جمع کئے گئے ہیں اور ان کی نمائش روزانہ ہوتی ہے اس ذخیرہ کا بڑا حصہ ہمارے کرم فرما مولوی سجاد مرزا صاحب پرنسپل عثمانیہ ٹریننگ کالج حیدرآباد دکن کا عطیہ ہے اس سے مرکز کی تعلیمی نمائش میں بڑی رونق پیدا ہو گئی ہے۔ بہت سے مسائل جو تقریروں اور کتابوں کے ذریعے نہیں سمجھائے جا سکتے وہ ان تصاویر و نقشوں کے ذریعہ ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ اس مرکز کی وجہ سے بستی کے عوام سے ہمارا تعلق اب پہلی بار پیدا ہو رہا ہے اور امید ہے کہ آئندہ ہمیں ان کی خدمت کے اور زیادہ مواقع ملیں گے۔

یہ اپنی نوعیت کا پہلا مرکز ہے جو اب تک حلقہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے لیکن اس تجربہ کے بعد اگر وسائل نے ساتھ دیا تو انشاء اللہ دوسرے علاقوں میں بھی بہت جلد حلقے کی طرف سے مرکز قائم کئے جائیں گے یا لوگوں کو دعوت دی جائیگی کہ وہ بھی اس نمونے کے مرکز اپنے اپنے محلوں میں قائم کر کے تعلیم و ترقی کا کام کریں۔

تعلیم و ترقی کا یہ سارا کام چند مخلصین اور جامعہ کے ہمدردوں کی عنایت اور مدد سے شروع ہوا ہے جن میں خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل اصحاب ہم سب لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

۱۔ مولوی محمود حسن صاحب بی اے (جامعی) حیدرآباد دکن

۲۔ مولوی سجاد مرزا صاحب، پرنسپل ٹریننگ کالج حیدرآباد دکن

۳۔ ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب بی اے (جامعی) پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔ اور

۴۔ احمد اسلام خاں صاحب دہلی کلاتھ مل دہلی

ادارہ کے ابتدائی مصارف کے لئے انھیں حضرات نے یا تو اپنی جیب خاص سے چندے اور عطیے دئے یا اپنے احباب سے رقوم حاصل کر کے ادارہ کی مدد کی۔ احمد اسلام خاں صاحب نے مبلغ سو روپے یکمشت اور دس روپے ماہوار ادارہ کے لئے عطا فرمائے ہیں اور محمود صاحب، یوسف صاحب اور سجاد مرزا صاحب نے ایک ہزار روپے کچھ اپنی جیب سے اور چند مخصوص احباب سے جمع کر کے گذشتہ سال دیا تھا۔ اسی طرح ایک ہزار روپیہ اس سال بھی عطا کیا ہے اور مبلغ پانچ ہزار روپے تعلیم و ترقی کے لئے جمع کرنے کا وعدہ کیا ہے اس کے علاوہ مولوی سجاد مرزا صاحب نے اپنی طرف سے مبلغ پانچ سو روپے سالانہ کی امداد تین سال تک دینے کا مزید وعدہ فرمایا ہے جس کے لئے ہم ذاتی طور پر بھی ان تمام احباب کا ممنون احسان ہوں اور ان تمام احباب کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے اس کام میں میری مدد اور حوصلہ افزائی کی بالخصوص اپنے رفقائے کار اراکین

مجلس تعلیم و ترقی کا میں ممنون ہوں کہ انھیں کی ہدایت اور مشورے اور تعاون سے یہ سارا کام ہوا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ اس کام کو جاری رکھنے اور اس کو ترقی دینے میں آپ سب لوگ ادارہ کی مدد کریں گے اور اپنے اپنے حلقہ میں تعلیم و ترقی کے کام کو پھیلائیں گے۔

شفیق الرحمٰن قدوائی

ناظم ادارہ

(بقیہ صدا)

کرنے کی عادت (۳) کسی کام کو شروع کرنے سے پیشتر اس کے متعلق تجاویز سوچنے کی عادت (۴) جماعت کے مفاد کے لئے ذاتی اور انفرادی خواہشات کو ترک کرنے کی عادت (۵) اپنے کام کے نتائج کا اچھی طرح سے موازنہ کرنے کی عادت (۶) دوسروں کے ساتھ مل جل کر ذمہ داری اور تعاون سے کام کرنے کی عادت (۷) علم اور عملی کام میں تعلق پیدا کرنے کی عادت (۸) خود مختار، خود اعتماد اور خود انکار بن کر دوسروں کی مدد کرنے کی عادت۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء و جنوری ۱۹۳۷ء میں حلقہ ہمدرداں میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جات	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جات	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جات
۱	۷۲۱۹	ماسٹر محمد عمر صاحب نئی دہلی	۱۸	۷۲۳۶	حافظ محمد مصطفیٰ لطفی صاحب سکندرآباد	۳۵	۷۲۵۳	خان بہادر بدرالدین احمد صاحب ڈھاکہ
۲	۷۲۲۰	قاضی مصطفیٰ حسن صاحب رمانی	۱۹	۷۲۳۷	محمد مصطفیٰ خاں صاحب "	۳۶	۷۲۵۴	نواب زادہ جہاں خواجہ محمد افضل صاحب "
۳	۷۲۲۱	پروفیسر محمد بدیع الدین صاحب جموں	۲	۷۲۳۸	عبدالعلیم مرزا صاحب "	۳۷	۷۲۵۵	مرتضیٰ حسین صاحب سلیم پور
۴	۷۲۲۲	محمد عبدالعزیز صاحب	۲۱	۷۲۳۹	راجیشور دیال سکسینہ صاحب بلند شہر	۳۸	۷۲۵۶	حافظ عبدالرزاق صاحب مبارکپور
۵	۷۲۲۳	ایس ایل کٹرو صاحب "	۲۲	۷۲۴	محمد فضیل صاحب عباسی	۳۹	۷۲۵۷	حافظ شمس صاحب "
۶	۷۲۲۴	اندرپال سنگھ صاحب "	۲۳	۷۲۴۱	ثروت خاں صاحب "	۴	۷۲۵۸	سید محمد نصیر صاحب فیض آباد
۷	۷۲۲۵	ڈاکٹر علی محسن صاحب دادری ضلع بلند شہر	۲۴	۷۲۴۲	طفیل احمد صاحب انصاری "	۴۱	۷۲۵۹	عبدالغفار صاحب اونچے گاؤں
۸	۷۲۲۶	ننھے خاں صاحب موٹر والے سکندرآباد "	۲۵	۷۲۴۳	مولوی صدرالدین احمد صاحب صدیقی متھرا	۴۲	۷۲۶۰	عبدالرؤف صاحب میمن سنگھ
۹	۷۲۲۷	شیخ محمد عبدالحی صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر	۲۶	۷۲۴۴	سید محمود حسن صاحب "	۴۳	۷۲۶۱	محمد حمیدالدین صاحب علی گڑھ
۱۰	۷۲۲۸	جمشید علی خاں صاحب جہانگیرآباد	۲۷	۷۲۴۵	انعام الحق صاحب صدیقی "	۴۴	۷۲۶۲	محمد حسن خاں صاحب گورکھپور
۱۱	۷۲۲۹	محمود الحق صاحب بلند شہر	۲۸	۷۲۴۶	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴۵	۷۲۶۳	محمود عثمان صاحب "
۱۲	۷۲۳۰	منشی لال گپت صاحب "	۲۹	۷۲۴۷	سید محمد مہتدی صاحب "	۴۶	۷۲۶۴	خلیل الرحمٰن صاحب دیوہ شریف
۱۳	۷۲۳۱	شیو لال ورما صاحب "	۳۰	۷۲۴۸	مولوی محمد اکرام اللہ صاحب عثمانی آملدک	۴۷	۷۲۶۵	شیخ محمد علی خاں صاحب لس پور
۱۴	۷۲۳۲	سید سردار حسین صاحب "	۳۱	۷۲۴۹	نواب میر اقبال علی خاں صاحب "	۴۸	۷۲۶۶	جواد علی خاں صاحب دیوہ شریف
۱۵	۷۲۳۳	عبدالرحمٰن صاحب "	۳۲	۷۲۵	محمد عتیق صاحب "	۴۹	۷۲۶۷	مشتاق احمد صاحب لکھنؤ
۱۶	۷۲۳۴	حافظ عبدالسلام صاحب "	۳۳	۷۲۵۱	ضیاء الدین صاحب "	۵۰	۷۲۶۸	حافظ حاجی محمد علی صاحب ٹڑگاؤں
۱۷	۷۲۳۵	سید عاشق علی صاحب رضوی سکندرآباد	۳۴	۷۲۵۲	آچاریہ نرمدردیو صاحب لکھنؤ	۵۱	۷۲۶۹	محمد مجتبیٰ علی علوی صاحب گونڈہ

(بقیہ صفحہ ۳۲)

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو دسمبر ۱۹۳۹ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بھیجنے پر دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انہیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

دسمبر ۱۹۳۹ء

دہلی و نئی دہلی

سرشمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	سرشمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	سرشمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۴۴	ساجد علی صاحب دہلی	سہ/	۱۳	۹۹۴ دہلی	محمد علی صاحب "	۸/	۲۵	۱۱۱۱ دہلی	محمد اسمٰعیل صاحب دہلی	۲/
۲	۱۶۲	خواجہ عبدالمجید خاں صاحب "	ے/	۱۴	۹۹۵	آغا محمد امین صاحب "	عہ/	۲۶	۱۱۱۲ "	غلام علی خاں صاحب "	۴/
۳	۱۶۳	قاضی ظہیرالدین صاحب "	عہ/	۱۵	۱۱۰۱ "	سید شمس الدین صاحب "	۸/	۲۷	۱۱۱۳ "	سید غلام حسین صاحب "	عگر
۴	۱۸۴	نفیس احمد صاحب "	عا/	۱۶	۱۱۰۲ "	سید حفیظ الدین صاحب "	۸/	۲۸	۱۱۱۴ "	رام حسین صاحب "	صہ/
۵	۱۸۵	عبدالرشید صاحب مائی	عا/	۱۷	۱۱۰۳ "	صلاح الدین صاحب "	۸/	۲۹	۱۱۱۵ "	عبداللطیف صاحب "	[illegible]
۶	۱۹۰	شیخ بدرالدین صاحب "	ے/	۱۸	۱۱۰۴	حکیم حامد میاں صاحب "	۴/	۳۰	۱۱۱۶ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ/
۷	۹۴۳ دہلی	محمد شفیع صاحب "	۸/	۱۹	۱۱۰۵ "	بشیر بیگ صاحب "	۲/	۳۱	۱۱۱۷ "	مولانا محبوب الٰہی صاحب "	صہ/
۸	۹۴۴	حکیم عبدالحمید صاحب "	صہ/	۲۰	۱۱۰۶ "	حکیم احمد حسن خاں صاحب "	۴/	۳۲	۱۱۱۸ "	الٰہی محمد یوسف صاحب "	[illegible]
۹	۹۴۵ "	علی احمد صاحب "	عہ/	۲۱	۱۱۰۷ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲/	۳۳	۱۱۱۹	حکیم محمد یعقوب صاحب "	۴/
۱۰	۹۴۶	حاجی عباد اللہ خاں صاحب "	عگر	۲۲	۱۱۰۸ "	سعید الرحمٰن صاحب "	۴/	۳۴	۱۱۲۰ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴/
۱۱	۹۴۷ "	حفیظ احمد صاحب "	۴/	۲۳	۱۱۰۹ "	شریف الدین صاحب "	۴/	۳۵	۱۱۲۱ "	محمد رفیق صاحب "	صہ/
۱۲	۹۴۸ "	رحمت اللہ خاں صاحب "	۴/	۲۴	۱۱۱۰ "	عبدالصمد صاحب "	عہ/	۳۶	۱۱۲۲ "	حاجی محمد یحییٰ [illegible] صاحب	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	سرشمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۷	۱۱۲۳ دہلی	محمد وزیر صاحب دہلی	عہ/	۶۱	۱۱۴۹ دہلی	اتیع فضل الرحمٰن صاحب دہلی	۵/	۸۵	۱۲۲۳ دہلی	محمد سلام صاحب دہلی	ے/
۳۸	۱۱۲۴ 〃	مولا بخش مہرالدین صاحبان 〃	[illegible]	۶۲	۱۱۵۰ 〃	اشتیاق حسین صاحب قریشی 〃	عہ/	۸۶	۱۲۲۴ 〃	حاجی نصیر احمد صاحب 〃	۸/
۳۹	۱۱۲۵ 〃	خورشید عالم صاحب 〃	عہ/	۶۳	۱۲۰۱ 〃	محمد کاملین صاحب 〃	۵/	۸۷	۱۲۲۵ 〃	انوارالحق صاحب 〃	۸/
[illegible]	[illegible]	امیر اسلام خاں صاحب 〃	[illegible]	۶۴	۱۲۰۲ 〃	مرغوب احمد صاحب توفیق 〃	عا/	۸۸	۱۲۲۶ 〃	ایم اکرام الدین صاحب 〃	۸/
۴۱	۱۱۲۹ 〃	محمد احسن صاحب 〃	۸/	۶۵	۱۲۰۳ 〃	عبدالغنی صاحب 〃	۸/	۸۹	۱۲۲۷ 〃	رفیق احمد صاحب 〃	عہ/
[illegible]	[illegible]	حاجی عبدالرحمٰن صاحب 〃	عہ/	۶۶	۱۲۰۴	عیوض خاں صاحب 〃	عہ/	۹	۱۲۲۸ 〃	قدیرالدین احمد صاحب 〃	عہ/
[illegible]	[illegible]	مرزا انیاس بیگ صاحب 〃	۴/	۶۷	۱۲۰۵ 〃	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان	عہ ۸/	۹۱	۱۲۲۹ 〃	قاری عبدالغفار صاحب	عہ/
۴۴	۱۱۳۲ 〃	حاجی نورالدین صاحب 〃	۸/	۶۸	۱۲۰۶ 〃	شمس العارفین صاحب 〃	عہ/	۹۲	۱۲۳ 〃	سید محمد حسین صاحب 〃	۵/
۴۵	۱۱۳۳ 〃	غفران الدین صاحب 〃	۸/	۶۹	۱۲۰۷ 〃	شیخ نبے عبدالرزاق صاحب 〃	عہ/	۹۳	۱۲۳۱ 〃	دفتر رسالہ عصمت 〃	عہ ۸/
۴۶	۱۱۳۴ 〃	ایم انعام الحق صاحب 〃	۴/	۷	۱۲۰۸ 〃	محمد یٰسین صاحب 〃	عہ/	۹۴	۱۲۳۲ 〃	عبداللطیف خاں صاحب 〃	۵/
۴۷	۱۱۳۵ 〃	حکیم عبدالحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان 〃	۴/	۷۱	۱۲۰۹ 〃	محمود علی صاحب علوی 〃	عا/	۹۵	۱۲۳۳ 〃	مولانا اصغر علی صاحب 〃	۸/
۴۸	۱۱۳۶ 〃	[illegible] آفتاب احمد صاحب 〃	عہ/	۷۲	۱۲۱۰ 〃	حافظ شہاب الدین صاحب 〃	۲/	۹۶	۱۲۳۴ 〃	حافظ سراج احمد صاحب 〃	۴/
۴۹	۱۱۳۷ 〃	محمد ابراہیم صاحب 〃	۴/	۷۳	۱۲۱۱ 〃	ربیع اللہ خاں صاحب 〃	۴/	۹۷	۱۲۳۵ 〃	حاجی عبدالغنی فضل الحق صاحبان 〃	عا/
۵۰	۱۱۴۰ 〃	شمس الدین صاحب 〃	۴/	۷۴	۱۲۱۲ 〃	امیار احمد صاحب	ے/	۹۸	۱۲۳۶ 〃	محمد عارف صاحب 〃	عہ/
۵۱	۱۱۳۹ 〃	شیخ عبدالرشید صاحب 〃	۸/	۷۵	۱۲۱۳	لیڈی ایف ڈی محمود صاحبہ 〃	عہ/	۹۹	۱۲۳۷ 〃	ممتاز الدین صاحب 〃	عہ/
۵۲	۱۱۴۰ 〃	مولانا عبدالرحمٰن صاحب 〃	[illegible]	۷۶	۱۲۱۴ 〃	ایس عصمت اللہ محمد سلطان صاحبان	عہ/	۱۰	۱۲۳۸ 〃	حاجی ظہیرالدین صاحب 〃	ے/
۵۳	۱۱۴۱ 〃	حکیم محمد ظہیر عالم صاحب 〃	عہ/	۷۷	۱۲۱۵ 〃	شیخ محمد ربیع صاحب 〃	۸/	۱۱	۱۲۳۹ 〃	حکیم عزیزالدین صاحب	۸/
۵۴	۱۱۴۲ 〃	مولوی سعید احمد صاحب 〃	عہ/	۷۸	۱۲۱۶ 〃	حاجی نورالدین محمد گلزار صاحبان	عہ/	۱۰۲	۱۲۴ 〃	شیخ محمد تقی صاحب 〃	۸/
۵۵	۱۱۴۳ 〃	زریں خاں صاحب 〃	عا/	۷۹	۱۲۱۷ 〃	محمد عبدالکامل شہاب الدین صاحبان	عا/	۱۰۳	۱۲۴۱ 〃	عبدالحق صاحب 〃	۵/
۵۶	۱۱۴۴ 〃	سید عبداللطیف شاہ صاحب 〃	۸/	۸	۱۲۱۸ 〃	محمد حسین خادم صاحب 〃	۸/	۱۰۴	۱۲۴۲ 〃	ایس مولا بخش صاحب 〃	عہ/
۵۷	۱۱۴۵ 〃	سید نیاز علی صاحب 〃	عہ/	۸۱	۱۲۱۹ 〃	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب 〃	عہ/	۱۰۵	۱۲۴۳ 〃	عبدالحکیم خاں صاحب 〃	۸/
۵۸	۱۱۴۶ 〃	حشمت اللہ صاحب 〃	۸/	۸۲	۱۲۲ 〃	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان	ے/	۱۰۶	۱۲۴۴	ڈاکٹر نور محمد صاحب 〃	عا/
۵۹	۱۱۴۷ 〃	سرفراز الحق صاحب 〃	۴/	۸۳	۱۲۲۱ 〃	شمس العارفین صاحب 〃	۴/	۱۰۷	۱۲۴۵ 〃	مرزا محمد سلیمان صاحب 〃	عہ/
[illegible]	[illegible]	[illegible] حسن [illegible] صاحب 〃	۸/	۸۴	۱۲۲۲ 〃	کلو صاحب تالے والے 〃	۴/	۱۰۸	۱۲۴۶ 〃	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰۹	۱۲۴۰ ڈی	محمد ادریس صاحب ناری دہلی	عمر	۱۳۳	۲۰۱۵ ڈی	حبیب الرحمن صاحب دہلی	۴ر	۱۶	۸۷۹ ڈی	ڈاکٹر وحید احمد صاحب [illegible]	عمر
۱۱۰	۱۲۴۸	محمد تقی صاحب "	۴ر	۱۳۴	۲۰۱۶	خانصاحب عبدالعلی صاحب "	۸ر	۱۷	۸۸۰	پروفیسر رشید احمد خانصاحب "	عمر
۱۱۱	۱۲۴۹	حاجی عبدالوہاب صاحب "	عہ	۱۳۵	۲۰۱۷	محمد جلیل صاحب "	ےر	۱۸	۸۸۱	حمید الدین خاں صاحب "	عہر
۱۱۲	۱۰۹۴	مولوی عبدالرحمن صاحب نئی دہلی	عہ	۱۳۶	۲۰۱۸	اکرام اللہ خانصاحب "	عہ			میزان کل ۹۲ لعہ	
۱۱۳	۱۰۹۵	حافظ عبدالحکیم صاحب "	ے	۱۳۷	۲۰۱۹	غلام حسین صاحب "	عہ			**بنگال**	
۱۱۴	۱۰۹۶	ایم طفیل محمد صاحب "	۸ر	۱۳۸	۲۰۲۰	چودھری محمد سرور صاحب	ےر	۱	۱۵۲	مسز میمون بخش [illegible] صاحبہ	۲۰۰
۱۱۵	۱۰۹۷	خواجہ غلام السیدین صاحب "	عہ	۱۳۹	۲۰۲۱	عبدالرزاق صاحب "	۸ر	۲	۲۴۸ ڈی	مقبول احمد صاحب "	عہ
۱۱۶	۱۰۹۸	سید مرتضیٰ علی صاحب "	عہ			میزان کل ۲۶۰ ۱۲ر		۳	۲۴۹	عبدالوہاب صاحب "	عہر
۱۱۷	۱۰۹۹	بیگم سید حامد علی صاحب مرحوم "	عہ			**یو۔پی**		۴	۲۵	عبدالسلام صاحب "	عہ
۱۱۸	۱۱۰	محمد اشرف صاحب "	۸ر	۱	۱۲۵	طفیل احمد صاحب مرحوم کرتپور	عہ	۵	۲۵۴	حافظ محمد سلیم صاحب "	عہ
۱۱۹	۲۰۰۱	شیخ کریم بخش صاحب "	عہ	۲	۱۶	سید حامد علی صاحب [illegible]	عہ	۶	۲۵۵	عبدالرزاق صاحب "	[illegible]
۱۲۰	۲۰۰۲	غالب علی شاہ صاحب "	۶ر	۳	۱۲۲	بیگم مصباح الاسلام صاحب کانپور	عہ	۷	۲۵۶	خواجہ محمد شفیع صاحب "	عہ
۱۲۱	۲۰۰۳	محمد اسلام صاحب "	۸ر	۴	۱۷۱	محمد یونس صاحب قدوائی ہمیرپور	عہ	۸	۲۵۷	ایس ایم عمر صاحب "	۸ر
۱۲۲	۲۰۰۴	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب "	۸ر	۵	۸۶۶ ڈی	حبیب اللہ خانصاحب علی گڈھ	عہ	۹	۲۵۸	ایس مولا بخش صاحب "	۸ر
۱۲۳	۲۰۰۵	مفتی [illegible] احمد صاحب "	۴ر	۶	۸۶۷	بیگم حکیم عبداللطیف صاحب "	۶ر	۱	۲۵۹	محمد حبیب اللہ صاحب [illegible]	۸ر
۱۲۴	۲۰۰۶	سید باقر حسین صاحب "	۲ر	۷	۸۶۸	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب "	عہ	۱۱	۲۶۰	شیخ محمد ربیع صاحب "	[illegible]
۱۲۵	۲۰۰۷	ریڈا [illegible] خاں صاحب "	۴ر	۸	۸۶۹	ڈاکٹر ازہر قدوائی صاحب "	عہ	۱۲	۲۶۱	محمد [illegible] صاحب "	۴ر
۱۲۶	۲۰۰۸	تاج الدین صاحب "	ےر	۹	۸۷۰	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	عہ	۱۳	۲۶۲	امین الدین احمد صاحب "	[illegible]
۱۲۷	۲۰۰۹	ملک غلام حیدر صاحب "	۸ر	۱۰	۸۷۲	محمد اسحٰق صاحب "	عہ	۱۴	۲۶۳	محمد سرور صاحب "	[illegible]
۱۲۸	۲۰۱	محمد غیور صاحب "	۸ر	۱۱	۸۷۳	ڈاکٹر محمد طاہر صاحب "	ےر	۱۵	۲۶۴	اے ایم خیرانی صاحب "	[illegible]
۱۲۹	۲۰۱۱	صوفی غلام قادر صاحب "	۸ر	۱۲	۸۷۵	انوار الہدیٰ صاحب "	عہ	۱۶	۲۶۵	عبدالکریم صاحب "	عہ
۱۳۰	۲۰۱۲	سید ضمیر الحسن صاحب [illegible] "	۸ر	۱۳	۸۷۶	شوکت بیگم صاحبہ "	عہ	۱۷	۲۶۶	ایف اے خانصاحب "	۸ر
۱۳۱	۲۰۱۳	آغا علی مصطفیٰ صاحب "	۲ر	۱۴	۸۷۷	خواجہ منظور حسن صاحب "	۶ر	۱۸	۲۶۷	مس آر امین خانصاحبہ "	[illegible]
۱۳۲	۲۰۱۴	سید محمد اکبر صاحب "	۴ر	۱۵	۸۷۸	اختر حسین صاحب "	عہ	۱۹	۲۶۸	مس [illegible] صاحبہ "	[illegible]

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ
۲۰	۲۶۹	عبدالوہاب صاحب کلکتہ	۴/	۴۴	۲۹۳ دہلی	شیخ عبدالغنی صاحب کلکتہ	لعہ/	۶۸	۳۱۸ دہلی	محمد حبیب اللہ صاحب صوفی کلکتہ	۸/
۲۱	۲۷۰	محمد عثمان امیری صاحب "	۴/	۴۵	۲۹۴	محمد تقی صاحب "	۸/	۶۹	۳۱۹	اسمٰعیل شریف صاحب "	۸/
۲۲	۲۷۱	علی محمد عثمان امیری صاحب	۸/	۴۶	۲۹۵	حکیم نورالرحمٰن صاحب "	عہ/	۷۰	۳۲۰	حاجی عبدالوہاب صاحب "	عہ/
۲۳	۲۷۲	محمد عثمان امیری صاحب "	۸/	۴۷	۲۹۶	عبدالمجید صاحب "	۸/	۷۱	۳۲۱	بشیر احمد دائی صاحب "	عہ/
۲۴	۲۷۳	ایم ایوب ولی محمد صاحب "	۴/	۴۸	۲۹۷	حاجی محمد رفیع صاحب "	عہ/	۷۲	۳۲۲	عبدالرؤف صاحب "	عہ/
۲۵	۲۷۴	سید کشور حسین زیدی صاحب "	۸/	۴۹	۲۹۸	محمد صابر حسین صاحب "	عا/	۷۳	۳۲۳	سا الدین صاحب	ے
۲۶	۲۷۵	سید آغا آفندی صاحب "	عہ/	۵۰	۲۹۹	محمد احمد صاحب "	عہ/	۷۴	۳۲۴	حکیم علی حیدر صاحب	عہ/
۲۷	۲۷۶	مولوی عبدالعزیز صاحب "	عہ/	۵۱	۳۰۰	حاجی عبدالکریم صاحب "	عہ/	۷۵	۳۲۵	مسعود سراج الدین صاحبان	عہ/
۲۸	۲۷۷	نصیرالدین صاحب "	۴/	۵۲	۳۰۱	محمد سلیم عبدالوہاب صاحب "	۸/		۳۲۴	میراں صالح محمد	۲/
۲۹	۲۷۸	حمید الزماں صاحب "	۸/	۵۳	۳۰۲	شیر علی اصغر علی صاحبان	۸/			بمبئی	
۳۰	۲۷۹	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان	عہ/	۵۴	۳۰۳	عبدالستار شملہ صاحب "	عہ/	۱	۴۷۹ بمبئی	معین الدین صاحب حاجی بمبئی	عہ/
۳۱	۲۸۰	فیاض الدین اینڈ کو "	عہ/	۵۵	۳۰۴	شیخ عبدالرشید صاحب	عہ/	۲	۴۸۰	حکیم " "	عہ/
۳۲	۲۸۱	ایچ ایم حمید صاحب "	۸/	۵۶	۳۰۶	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/	۳	۴۸۱	عثمان حسن خاں صاحب "	عہ/
۳۳	۲۸۲	لیاقت اللہ خاں صاحب "	عہ/	۵۷	۳۰۷	شاہ محمد ابوالحسین صاحب	۸/	۴	۴۸۲	ایم اے باسط صاحب	عہ/
۳۴	۲۸۳	محمد بشیر صاحب "	عہ/	۵۸	۳۰۸	شیخ محمد فاروق صاحب	عہ/	۵	۴۸۳	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش	عا/
۳۵	۲۸۴	محمد اسحٰق صاحب "	عہ/	۵۹	۳۰۹	حکیم نثار احمد خاں صاحب "	عہ/	۶	۴۸۴	عبدالحمید سلطری صاحب "	عہ/
۳۶	۲۸۵	دیدار احمد صاحب "	عہ/	۶۰	۳۱۰	سید احمد افضل صاحب "	۶/	۷	۴۸۵	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ/
۳۷	۲۸۶	مفضل حق صاحب "	۸/	۶۱	۳۱۱	مولوی عبدالواحد صاحب	عہ/	۸	۴۸۶	اے کے رفیق صاحب "	ے/
۳۸	۲۸۷	قریش احمد صاحب "	۸/	۶۲	۳۱۲	شمس العارفین صاحب "	عہ/	۹	۴۸۷	حسن رحیم صاحب باربیا "	صہ/
۳۹	۲۸۸	دلدار احمد صاحب "	۸/	۶۳	۳۱۳	مختار الدین صاحب "	لعہ/	۱۰	۴۸۸	یوسف عبداللہ صاحب "	عا/
۴۰	۲۸۹	اسرار حسین صاحب "	۴/	۶۴	۳۱۴	عبدالرزاق صاحب "	۸/	۱۱	۴۸۹	قاسم بابو صاحب "	۴/
۴۱	۲۹۰	رحیم الدین صاحب "	عہ/	۶۵	۳۱۵	رحمٰن الٰہی صاحب "	عہ/	۱۲	۴۹	حکیم عبدالرحمٰن صاحب "	۴/
۴۲	۲۹۱	محمد محفوظ الحق صاحب "	عہ/	۶۶	۳۱۶	ہدایت اللہ صاحب "	۸/	۱۳	۴۹۱	سید فضل شاہ صاحب "	۸/
۴۳	۲۹۲	حاجی محمد یحییٰ صاحب "	عہ/	۶۷	۳۱۷	عبدالمنان صاحب "	عہ/	۱۴	۴۹۲	جے ایل بارس صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۵	۴۹۳ ڈی	سید حسین صاحب بمبئی	۴ر	۱۱	۲۳ ڈی	شبیر حسن صاحب اورنگ آباد	۴ر	۵	۹۷۰ ڈی	محمد عبدالعزیز صاحب	عہ
۱۶	۴۹۴ "	محمد امیر محمد بشیر صاحبان "	عہ	۱۲		[redacted] علی عباسی صاحب "	۴ر	۶	۹۷۱ "	خواجہ محمد معقول صاحب "	عہ
۱۷	۴۹۵ "	شیخ احمد سگے صاحب "	۴ر	۱۳	۲۵ "	سید محمود معزی صاحب "	۴ر	۷	۹۷۲ "	چودھری نیاز احمد صاحب "	عہ
۱۸	۴۹۶ "	خواجہ احمد عباس صاحب "	۶ر	۱۴	۲۶ "	محمد ساجد صاحب "	۴ر	۸	۹۷۳ "	عبدالفیوم صاحب "	عہ
۱۹	۴۹۷ "	ابوبکر صاحب جھوٹانی "	عہ	۱۵	۲۷ "	علیم اللہ صاحب "	۴ر	۹	۹۷۴ "	راجہ افضل خاں صاحب "	عہ
۲۰	۴۹۸ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	۶ر	۱۶	۲۸ "	حیات اللہ صاحب "	۴ر	۱۰	۹۷۵ "	محمد اشرف صاحب لاہور	صہ
۲۱	۴۹۹ "	ڈی روراج صاحب	سہ	۱۷	۲۹ "	بشیر الدین صاحب "	۴ر	۱۱	۹۷۶ "	سید حمید علی صاحب "	صہ
۲۲	۵۰۰ "	مسز کے اے حمید صاحب "	۶ر	۱۸	۳۰ "	امین خاں صاحب	۴ر			میزان ۱۶۱	
		میزان ۲۸ ۱۲ر		۱۹	۳۱ "	سید محی الدین صاحب "	۴ر			**بہار**	
		حیدرآباد دکن		۲۰	۳۲ "	محمد ابراہیم صاحب "	۳ر	۱	۱۵۸	مدرالحسن صاحب مظفرپور	ے ر
۱	۱۴۱	ڈاکٹر لطیف سعید صاحب حیدرآباد	صہ	۲۱	۳۳ "	دتاترے راؤ صاحب "	۳ر	۲	۱۶۱	سید محمد رشید صاحب بانکی پور	عکر
۲	۱۶۴	" " "	صہ	۲۲	۳۴ "	بھگوان راؤ صاحب "	۳ر			میزان صہ	
۳	۵۳۲ ڈی	عبدالباری صاحب	ے	۲۳	۳۵ "	رام لال صاحب "	۳ر			**سندھ**	
۴	۵۳۳ "	مرزا حسین احمد بیگ صاحب	صہ	۲۴	۳۶ "	حیدر سکر صاحب "	۴ر	۱	۱۶۶	حکیم محمد قاسم صاحب حیدرآباد	ے ر
۵	۵۳۴ "	محمود حسین خالصاحب عثمان آباد	صہ			میزان ۲۵ ۱۵ر				میزان ے ر	
۶	۵۳۹ "	محمد اکرام اللہ صاحب "	عہ			**پنجاب وسرحد**				**دیگر**	
۷	۵۴۵ "	میر اقبال علی صاحب "	عہ	۱	" "	محمد علی راجہ صاحب گجرات	عہ	۱	۱۷۲	عالیجناب مشیر الملک قاضی	
۸	۵۵۱	محمد متین صاحب رزاقی "	عہ	۲	۹۶۷ ڈی	صاحبزادہ عبدالعظیم خالصاحب	سہ			علی حیدر عباسی صاحب	
۹	۵۵۳ "	بہاء الدین صاحب "	ے	۳	۹۶۸ "	سلیمان بھائی طیب جی صاحب "	بہ			بھوپال	عہ
۱	۲۲ ۲"	شمس الحسن صاحب رسیری اورنگ آباد	عہ	۴	۹۶۹ "	محمد رفیع الدین صاحب "	عہ			میزان عہ	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ
۱	۱۴۲	محمد تقی حسین قادری صاحب گونڈہ	ہ۲/	۲۰	۵۴۴ ڈی	عبدالباقی صاحب عثمان آباد	صہ/	۳۹	۵۶۶ ڈی	سید عثمان جعفر صاحب لاتور	ہ۲/
۲	۱۴۶	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب آگرہ	عہ/	۲۱	۵۴۶ "	دفتر مہتمم تعمیرات	ﮯ/۱۲	۴	۵۶۷ "	سید محمد قاسم صاحب "	عہ
۳	۱۴۷	خان محمد صاحب طورو	ﮯ/۱	۲۲	۵۴۷ "	محی الدین صاحب "	صہ/	۴۱	۵۶۸ "	سردار فضل حق خانصاحب "	وعہ/
۴	۱۵۱	ایم ایس نقوی صاحب بانکی پور	ﮯ/	۲۳	۵۴۸ "	اشرف حسین صاحب "	ہ/	۴۲	۵۶۹ "	ڈاکٹر پیرور حسین صاحب سیدر	صہ/
۵	۱۵۲	عبدالقیوم صاحب گوڑکھپور	عہ/	۲۴	۵۴۹ "	خواجہ برہان الدین صاحب "	ہ۲/	۴۳	۵۰ "	غلام دستگیر صاحب "	ہ/
۶	۱۵۹	حکیم سید امین الدین صاحب ٹرودہ	صہ/	۲۵	۵۵ "	امیر علی خان صاحب "	وعہ/	۴۴	۵۷۱ "	توسط سید علی اصغر صاحب بلگرامی	وعہ/
۷	۱۶۷	ڈپٹی حبیب اللہ صاحب علی گڑھ	صہ/	۲۶	۵۵۲ "	مہتمم صاحب پولیس "	عہ/	۴۵	۵۷۲ "	محمود خان صاحب "	وعہ/
۸	۱۶۴	محمد اسمٰعیل اشرف صاحب کراچی	وعہ/	۲۷	۵۵۴ "	جلیل الدین احمد صاحب "	عہ/	۴۶	۵۷۳ "	سمیع احمد صاحب "	وعہ/
۹	۱۱۲۷ ڈی	احمد اسلام خان صاحب دہلی	عہ/	۲۸	۵۵۵ "	محمد ابراہیم صاحب	وعہ/	۴۷	۵۷۴ "	باور علی صاحب "	صہ/
۱۰	۱۱۲۸ "	" " "	عہ/	۲۹	۵۵۶ "	محمد قاسم صاحب "	عہ/	۴۸	۵۷۵	محمد صادق صاحب "	معہ/
۱۱	۵۳۱ "	ایک مسلمان بمبئی	صہ/	۳۰	۵۵۷ "	عبدالکریم صاحب "	صہ/	۴۹	۵۷۶	عزیز الدین صاحب "	وعہ/
۱۲	۵۳۵ "	غلام جیلانی صاحب عثمان آباد	صہ/	۳۱	۵۵۸ "	عباس علی صاحب "	عہ/	۵۰	۵۷۷ "	مصطفٰے خان صاحب "	صہ/
۱۳	۵۳۶ "	تاج محمد صاحب "	صہ/	۳۲	۵۵۹ "	نسیم احمد صاحب "	عہ/	۵۱	۵۷۸ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	وعہ/
۱۴	۵۳۷ "	محمد عمر صاحب "	وعہ/	۳۳	۵۶۰ "	محمود خان صاحب "	وعہ/	۵۲	۵۷۹ "	مظہر علی خان صاحب "	وعہ/
۱۵	۵۳۸ "	شمس الدین صاحب "	عہ/	۳۴	۵۶۱ "	دتو میتھو صاحب "	صہ/	۵۳	۵۸ "	اے ایم رحیم صاحب "	وعہ/
۱۶	۵۴۰ "	مرزا امیرالدین بیگ صاحب "	وعہ/	۳۵	۵۶۲ "	شیخ داؤد صاحب "	عہ/	۵۴	۵۸۱ "	عبدالسبحان صاحب "	ﮯ/
۱۷	۵۴۱ "	دفتر مہتمم خزانہ "	للعہ/	۳۶	۵۶۳ "	وینکٹ راس صاحب "	صہ/	۵۵	۵۸۲ "	گردہاری لال صاحب "	صہ/
۱۸	۵۴۲ "	محمد عبدالسلام صاحب "	عہ/	۳۷	۵۶۴ "	کرلسیا صاحب "	صہ/			۵۵۰ میزان صاحبہ ۱/	
۱۹	۵۴۳ "	دی ای ہائے صاحب "	صہ/	۳۸	۵۶۵ "	سید شاہ علی صاحب لاتور	ہ۲/				

جنوری سنہ ۱۹۴۸ء

دہلی و نئی دہلی

سر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	سر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	سر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۳ ۲	خواجہ عبدالحمید صاحب دہلی	۷ ر	۲۱	۱۲۶۹ء دہلی	آغا محمد امین صاحب دہلی	عہ ر	۴۱	۱۲۹۰ء دہلی	غلام نبی صاحب دہلی	عا ر
۲	۱۲۵ء دہلی	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ء	صہ ر	۲۲	۱۲۷ء	مفتی حشمت اللہ صاحب ء	۴ ر	۴۲	۱۲۹۱ء	محمد عبدالخالق صاحب ء	عا ر
۳	۱۲۵۱ء	محمد شفیع صاحب ء	۸ ر	۲۳	۱۲۷۱ء	حکیم حامد میاں صاحب ء	۲ ر	۴۳	۱۲۹۲ء	شیخ محمد تقی صاحب ء	۸ ر
۴	۱۲۵۲ء	محمد شفیع محمد جلیل صاحبان ء	عا ر	۲۴	۱۲۷۲ء	سید محمد شفیع صاحب ء	۲ ر	۴۴	۱۲۹۳ء	لیڈی ڈاکٹر امین مڈی محمود صاحبہ ء	عہ ر
۵	۱۲۵۳ء	شیخ محمد یونس صاحب ء	عـہ ر	۲۵	۱۲۷۳ء	سعید الرحمن صاحب ء	۴ ر	۴۵	۱۲۹۴ء	منشی بشیر بیگ صاحب ء	۲ ر
۶	۱۲۵۴ء	ارشاد حسین صاحب حقانی ء	۴ ر	۲۶	۱۲۷۴ء	مولوی عبدالصمد صاحب	عہ ر	۴۶	۱۲۹۵ء	سرفراز الحق صاحب ء	۴ ر
۷	۱۲۵۵ء	میر عزیز الدین صاحب ء	عہ ر	۲۷	۱۲۷۵ء	عبداللطیف صاحب ء	عہ ر	۴۷	۱۲۹۶ء	حکیم احمد حسن خاں صاحب ء	۲ ر
۸	۱۲۵۶ء	حاجی عباد اللہ خاں صاحب	عا ر	۲۸	۱۲۷۶	محمد یوسف صاحب	عہ ر	۴۸	۱۲۹۷ء	رحمت اللہ صاحب ء	۴ ر
۹	۱۲۵۷ء	مفتی حفیظ احمد صاحب	۴ ر	۲۹	۱۲۷۷ء	محمد یوسف صاحب اللہ والے ء	۸ ر	۴۹	۱۲۹۸ء	حکیم شریف الدین صاحب ء	۴ ر
۱	۱۲۵۸ء	رحمت اللہ خاں صاحب ء	۴ ر	۳	۱۲۷۸ء	احمد اسلام خاں صاحب ء	عـہ ر	۵	۱۲۹۹ء	ایچ فضل الرحمن برادرس ء	صہ ر
۱۱	۱۲۵۹ء	سید غلام حسین صاحب	عا ر	۳۱	۱۲۸۰ء	سید میاد علی صاحب ء	عہ ر	۵۱	۱۳ء	ضیاء الدین صاحب ء	۱۰ ر
۱۲	۱۲۶ء	زاہد حسین صاحب ء	صہ ر	۳۲	۱۲۸۱ء	ملک آفتاب احمد صاحب ء	عہ ر	۵۲	۲۱۵۱ء	سید محمد احمد صاحب ء	عہ ر
۱۳	۱۲۶۱ء	میاں غلام علی صاحب ء	۴ ر	۳۳	۱۲۸۲ء	محمد ابراہیم صاحب ء	۲ ر	۵۳	۲۱۵۳ء	سلیم الدین صاحب ء	۴ ر
۱۴	۱۲۶۲ء	حکیم کبیر الدین صاحب ء	للعہ ر	۳۴	۱۲۸۳ء	مولانا محمد شفیق صاحب ء	عہ ر	۵۴	۲۱۵۴ء	محمود علی صاحب علوی ء	عا ر
۱۵	۱۲۶۳ء	ایس مولاحق صاحب ء	عہ ر	۳۵	۱۲۸۴ء	شمس الدین صاحب ء	۴ ر	۵۵	۲۱۵۵ء	رفیق احمد صاحب ء	عہ ر
۱۶	۱۲۶۴ء	مفتی محمد احسن صاحب	۸ ر	۳۶	۱۲۸۵ء	عبدالرشید صاحب ء	۴ ر	۵۶	۲۱۵۶ء	ڈاکٹر حسین بخش صاحب ء	۴ ر
۱۷	۱۲۶۵ء	منشی خورشید عالم صاحب ء	عہ ر	۳۷	۱۲۸۶ء	عبدالرحمان صاحب ء	۸ ر	۵۷	۲۱۵۷ء	ریاض الحسن صاحب ء	۸ ر
۱۸	۱۲۶۶ء	محمد علی صاحب ء	۸ ر	۳۸	۱۲۸۷ء	قاری عبدالجبار صاحب ء	عہ ر	۵۸	۲۱۵۸ء	قمر الدین صاحب ء	۱۴ ر
۱۹	۱۲۶۷ء	سید شمس الدین صاحب ء	۸ ر	۳۹	۱۲۸۸ء	ایم اکرام الدین صاحب ء	۴ ر	۵۹	۲۱۵۹ء	حاجی عبدالرحمان صاحب ء	عہ ر
۲۰	۱۲۶۸ء	سید حفیظ الدین صاحب	۸ ر	۴۰	۱۲۸۹ء	محمد اسماعیل صاحب ء	۴ ر	۶۰	۲۱۶۰ء	خواجہ غلام السبطین صاحب ء	عا ر

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۱	۲۱۶۱	شیخ جمیل الرحمان صاحب دہلی	سے ر	۸۵	۲۱۸۵	حکیم محمد ظہیر علی صاحب دہلی	عہ	۱۰۹	۲۲۱۰	ایم اسلام الحق صاحب دہلی	۴ ر
۶۲	۲۱۶۲	حاجی قادر بخش صاحب	ے ر	۸۶	۲۱۸۶	محمد تسیع الدین صاحب	عا	۱۱۰	۲۲۱۱	عبد الحکیم صاحب	۸ ر
۶۳	۲۱۶۳	شبیر مرزا صاحب	عہ ر	۸۷	۲۱۸۷	صالحہ خاتون صاحبہ	عہ ر	۱۱۱	۲۲۱۲	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸ ر
۶۴	۲۱۶۴	قدیر الدین احمد صاحب	عہ ر	۸۸	۲۱۸۸	دعوت اسلام صاحب تبلیغ	عا ر	۱۱۲	۲۲۱۳	دفتر رسالہ عصمت	۸ ر
۶۵	۲۱۶۵	نیر دردمند دواخانہ	۰ ر	۸۹	۲۱۸۹	محمد عارف صاحب	عہ ر	۱۱۳	۲۲۱۴	حکیم فرید احمد صاحب عباسی	عا
۶۶	۲۱۶۶	عبدالجلیل خان محمد اسمٰعیل خان صاحبان	صہ ر	۹۰	۲۱۹۰	حاجی عبدالغنی صاحب	عا ر	۱۱۴	۲۲۱۵	ممتاز الدین صاحب	عہ
۶۷	۲۱۶۷	محمد جمیل صاحب	ے	۹۱	۲۱۹۱	حاجی بشیر احمد صاحب	۸ ر	۱۱۵	۲۲۱۶	مولانا محمد احمد صاحب	عہ ر
۶۸	۲۱۶۸	شمس العارفین صاحب	عہ ر	۹۲	۲۱۹۲	محمد یحییٰ صاحب اینڈ سنز	۴ ر	۱۱۶	۲۲۱۷	مولانا بشیر احمد صاحب	۴ ر
۶۹	۲۱۶۹	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان	عہ	۹۳	۲۱۹۳	حافظ شہاب الدین صاحب	۲ ر	۱۱۷	۲۲۱۸	حاجی شیخ عبدالرزاق صاحب	عہ ر
۷۰	۲۱۷۰	محمد حبیب صاحب	عہ ر	۹۴	۲۱۹۴	حاجی عبدالحمید عبدالمجید صاحبان	۸ ر	۱۱۸	۲۲۱۹	حافظ سراج احمد صاحب	۴
۷۱	۲۱۷۱	حکیم مسعود حسن صاحب	۸ ر	۹۵	۲۱۹۵	محمد سعید صاحب	۴	۱۱۹	۲۲۲۰	محمد ادریس صاحب ہائی اینڈ کو	عہ ر
۷۲	۲۱۷۲	شیخ محمد ادریس صاحب	۴ ر	۹۶	۲۱۹۶	سراج الدین صاحب	۴ ر	۱۲۰	۲۲۲۱	شمس العارفین صاحب	۴ ر
۷۳	۲۱۷۳	حاجی اخلاق احمد اقبال احمد صاحبان	۸ ر	۹۷	۲۱۹۷	میاں نور الدین محمد اکرام صاحبان	صہ ر	۱۲۱	۲۳۱۰	تاج الدین صاحب نئی دہلی	عہ ر
۷۴	۲۱۷۴	محمد ایوب صاحب	۸ ر	۹۸	۲۱۹۸	مرزا الیاس بیگ صاحب	۴ ر	۱۲۲	۲۳۱۱	ملک غلام حیدر صاحب	۸ ر
۷۵	۲۱۷۵	مرزا محمد سلیمان صاحب	عہ ر	۹۹	۲۱۹۹	حاجی نورالدین صاحب	۸ ر	۱۲۳	۲۳۱۲	احمد غیور صاحب	۸ ر
۷۶	۲۱۷۶	پیرجی گلزار حسین صاحب	عہ ر	۱۰۰	۲۲۰۰	معراج الدین صاحب	۸ ر	۱۲۴	۲۳۱۳	صوفی غلام قادر صاحب	۸
۷۷	۲۱۷۷	کپتان حبیب الرحمان صاحب	صہ ر	۱۰۱	۲۲۰۱	شمس الحق صاحب	صہ ر	۱۲۵	۲۳۱۴	سید ضمیر حسن صاحب بریلی	۸ ر
۷۸	۲۱۷۸	میاں محمد رفیق صاحب	صہ ر	۱۰۲	۲۲۰۲	محمد حسین خادم صاحب	۸ ر	۱۲۶	۲۳۱۵	آغا علی مصطفیٰ صاحب	۴
۷۹	۲۱۷۹	شیخ محمد سعید صاحب	۱۲ ر	۱۰۳	۲۲۰۳	حاجی بشیر احمد صاحب	عا ر	۱۲۷	۲۳۱۶	سید محمد ذاکر صاحب	۴ ر
۸۰	۲۱۸۰	حاجی محبوب بخش بدیع الدین صاحبان	صہ ر	۱۰۴	۲۲۰۴	مقبول احمد صاحب	ے ر	۱۲۸	۲۳۱۷	منشی حبیب الرحمٰن صاحب	۴ ر
۸۱	۲۱۸۱	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	۱۲ ر	۱۰۵	۲۲۰۵	[illegible] حسن صاحب	عہ ر	۱۲۹	۲۳۱۸	عبدالرحمٰن صاحب	۸ ر
۸۲	۲۱۸۲	کلو صاحب تانے والے	۴	۱۰۶	۲۲۰۶	انیس حامد علی صاحب	۸ ر	۱۳۰	۲۳۱۹	معصوم علی صاحب	۸ ر
۸۳	۲۱۸۳	رفیع اللہ خان صاحب	۱۲ ر	۱۰۷	۲۲۰۷	خواجہ سرور حسن صاحب	ے ر	۱۳۱	۲۳۲۰	میاں محمد صاحب	عا ر
۸۴	۲۱۸۴	تعظیم الحق صاحب	عہ ر	۱۰۸	۲۲۰۸	حافظ عبدالحکیم صاحب	۴ ر	۱۳۲	۲۳۲۱	مولوی عبدالرب صاحب	ہے ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳۳	۱۳۲۲ ڈی	ایم طفیل محمد صاحب نئی دہلی	۸/
۱۳۴	۱۳۲۳ "	عبدالواحد صاحب "	۸/
۱۳۵	۱۳۲۴ "	محمد اشرف صاحب "	۸/
۱۳۶	۱۳۲۵ "	شیخ کریم بخش صاحب	عہ/
۱۳۷	۱۳۲۶ "	عبدالحق صاحب "	۶/
		میزان کل ما معـہ ۱۷۶	

یو۔پی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۹۸	ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی الہ آباد	صہ/
۲	۲۰۲	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	عـہ
۳	۲۰۶	بیگم صاحبہ مصلح الاسلام صاحب کانپور	عـہ/
۴	۳۳۴ ڈی	عبدالحمید صاحب گورکھپور	عہ
۵	۳۳۵ "	سید علی صغیر صاحب	عہ/
۶	۳۳۶ "	ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب "	ے/
۷	۳۳۷ "	شیخ مرتضیٰ حسین صاحب "	۸
۸	۳۳۸ "	مولوی اکبر علی صاحب "	صہ/
۹	۳۳۹ "	اختر حسین صاحب قریشی	صہ/
۱۰	۳۴۰ "	قاضی انعام الحق صاحب "	عا/
۱۱	۳۴۲ "	خانبہادر مولوی محمد زکی صاحب	عـہ/
۱۲	۳۴۳ "	صفوۃ اللہ صاحب	عہ
۱۳	۳۴۴ "	عبدالرحمن صاحب "	عبہ
۱۴	۳۴۷ "	سید زارق علی شاہ صاحب "	صہ/
۱۵	۳۴۸ "	سید محمد رضوان اللہ صاحب "	عبہ/
۱۶	۳۴۹ "	مولوی شفیق احمد صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۷	۷۵۰ ڈی	سید محمد واثق صاحب ہاشمی گورکھپور	عہ/
۱۸	۷۵۱ "	منیجر صاحب پیرلیچ شوگر مل "	ما ۱۵/
۱۹	۷۵۲ "	محمود عثمان صاحب "	عہ/
۲۰	۷۵۳ "	مشتاق احمد صاحب "	عہ/
۲۱	۷۵۴ "	سعید احمد صاحب "	عا/
۲۲	۷۵۵ "	مسعود احمد صاحب "	عـہ
۲۳	۷۵۶ "	علی صغیر صاحب "	عا/
۲۴	۷۵۷ "	محمد زین اللہ صاحب "	ے/
۲۵	۷۵۸ "	زین العابدین صاحب "	ے/
۲۶	۷۵۹ "	سید جواد علی شاہ صاحب "	ہے
۲۷	۸۰۱ "	محمد اسحاق صاحب بستی	عہ/
۲۸	۸۰۲ "	قاضی جلیل الرحمن صاحب "	عہ/
۲۹	۸۰۳ "	مولوی عبدالحکیم صاحب "	ے/
۳۰	۸۰۴ "	محمد ادریس صاحب گونڈہ	عہ/
۳۱	۸۰۵ "	مولانا حکیم محمد مجتبیٰ علی صاحب "	۸/
۳۲	۸۰۶ "	محمد شفیع اللہ صاحب "	۴/
۳۳	۸۰۷ "	سید امداد حسین صاحب "	ے/
۳۴	۸۰۸ "	ملک محمد عمر صاحب "	عا/
۳۵	۸۰۹ "	محمود بیگ صاحب "	۴/
۳۶	۸۱۰ "	محمد حسن صاحب "	عہ/
۳۷	۸۱۱ "	جلیل احمد صاحب "	عہ/
۳۸	۸۱۲ "	سید زوار حسین صاحب "	عہ/
۳۹	۸۱۳ "	احمد نصیر صاحب عثمانی "	عہ/
۴۰	۸۱۴ "	محمد سلیمان صاحب عثمانی [illegible]	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۱	۸۱۵ ڈی	حاجی محمد علی صاحب بڑگاؤں گونڈہ	عہ/
۴۲	۸۱۶ "	محمد عبداللہ صاحب گونڈہ	عہ/
۴۳	۸۱۷ "	مقتدیٰ خان صاحب لکھنؤ	ے
۴۴	۸۱۸ "	حیدر حسین صاحب "	صہ/
۴۵	۸۱۹ "	چودھری نعمت اللہ صاحب "	سہ
۴۶	۸۲۰ "	سید بشیر احمد صاحب "	دعـہ
۴۷	۸۲۱ "	ارشاد حسین صاحب "	عـہ
۴۸	۸۲۲ "	اختر حسن صاحب "	ے/
۴۹	۸۲۳ "	ڈاکٹر احمد حسین صاحب "	عہ/
۵۰	۸۲۴ "	مشرف حسین صاحب "	ے
۵۱	۸۲۵ "	ہمشیرہ صاحبہ " "	ھہ/
۵۲	۸۲۶ "	والدہ صاحبہ " "	عا/
۵۳	۸۲۷ "	شیخ ظہیر حسین صاحب "	عہ/
۵۴	۸۲۸ "	شمس الحمید صاحب "	ے/
۵۵	۸۲۹ "	پروفیسر اے۔ ایم محمد نقی صاحب	صہ/
۵۶	۸۳۰ "	بیگم صاحبہ " " "	ے/
۵۷	۸۳۱ "	شیخ عبدالرحیم صاحب "	صہ/
۵۸	۸۳۲ "	محمد عزیز صاحب "	عہ/
۵۹	۸۳۳ "	حاجی بادشاہ حسین [illegible]	بعـہ
۶۰	۸۳۴ "	امیر احمد صاحب "	عہ/
۶۱	۸۳۵ "	محمد عمادالدین صاحب پنبہ "	صہ/
۶۲	۸۳۶ "	عظیم الدین صاحب "	بعـہ
۶۳	۸۳۷ "	شیخ خلیق الرحمن صاحب بڑگاؤں "	عـہ
۶۴	۸۳۸ "	مولوی فضل الرحمن صاحب "	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۵	۱۲۹۹	شفاق الرحمن صاحب قدوائی بارہ بنکی	سے/	۸۹	۱۳۰۳	مولانا عبدالرزاق صاحب کچھوچھ ٹانڈہ	عہ/	۱۱۳	۴۱۹	سید احمد حسن صاحب سکنہ ٹانڈہ [illegible] شہر	۶/
۶۶	۱۲۹۹	شیخ لطف الرحمن صاحب قدوائی ،	سے/	۹۰	۱۳۰۴	حیات محمد صاحب انصاری ٹانڈہ فیض آباد	سے/	۱۱۴	۴۲۰	ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب قریشی ، ،	عہ/
۶۷	۸۴۴	نصیر الرحمن صاحب قدوائی ،	سے/	۹۱	۱۳۰۵	سید نثار احمد صاحب ،	عہ/	۱۱۵	۴۲۱	سید عاشق حسین صاحب امروہوی ،	عا/
۶۸	۸۴۱	شیخ ریاست علی صاحب سوہلی ،	سے/	۹۲	۱۳۰۶	نور محمد صاحب ،	۴/	۱۱۶	۴۲۲	شوکت علی خاں صاحب بلاسپور ،	سے/
۶۹	۸۴۲	سید ممتاز احمد صاحب باسہ شریف ۔	سے/	۹۳	۱۳۰۷	مولانا محمد نصیر صاحب دوست پور ،	عہ/	۱۱۷	۴۲۳	حاجی نور محمد صاحب سکندر آباد ،	عہ/
۷۰	۸۴۳	محمد علی اظہر صاحب ستر کھ ،	عا/	۹۴	۱۳۰۸	حافظ عبدالقیوم صاحب ،	صہ/			میزان کل للعہ	
۷۱	۸۴۴	شیخ جمیل طاہر صاحب ۔	سے/	۹۵	۱۳۰۹	عبدالغفار صاحب ،	عہ/				
۷۲	۸۴۵	والدہ ، ، ،	سے/	۹۶	۱۷۰۸	ثروت حامد صاحب صاحبی	عہ/			**بنگال**	
۷۳	۸۴۶	قاضی کمال الدین احمد صاحب ،	لعہ/	۹۷	۱۷۱۷	مجتبیٰ حسین صاحب ،	صہ/	۱	۱۹۶	مسز جیون محمد صاحب کلکتہ	ما/ ۲
۷۴	۸۴۷	شیخ عبدالعلی صاحب قدوائی بھیا ،	لعہ/	۹۸	۴۲۰۱	مولوی سید حسن صاحب بلند شہر	لعہ/	۲	۳۲۶	اے، ایم شیرازی صاحب ،	۸/
۷۵	۸۴۸	محمد عبدالاعظم صاحب گورکھپور	۴/	۹۹	۴۲۰۲	چودھری محمد ابراہیم صاحب ،	صہ/	۳	۳۲۷	محمد عثمان اجمیری صاحب	۴/
۷۶	۸۵۰	حامد عمر صاحب ،	عہ/	۱۰۰	۴۲۰۳	میاں بہار رحمت صاحب ،	عا/	۴	۳۲۸	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب	۸/
۷۷	۸۴۰	خانبہادر حبیب اللہ صاحب علی گڑھ	عہ/	۱۰۱	۴۲۰۴	ڈاکٹر ہری نرائن سری صاحب ،	عہ/	۵	۳۲۹	علی محمد عثمان اجمیری صاحب	۸/
۷۸	۸۸۳	آل احمد صاحب سرور ،	عا/	۱۰۲	۴۲۰۵	حسب لال صاحب ،	عہ/	۶	۳۳۰	عبدالکریم صاحب ،	عہ/
۷۹	۸۸۴	ڈاکٹر اختر حسین صاحب ،	عہ/	۱۰۳	۴۲۰۶	رام سرن داس صاحب ،	۱۴/	۷	۳۳۱	ایف اے خاں صاحب ،	۸/
۸۰	۸۸۵	بیگم ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب ،	صہ/	۱۰۴	۴۲۰۸	رگھبیر پرشاد صاحب ،	عہ/	۸	۳۳۲	مس آر ایس خاں صاحب ،	۴/
۸۱	۸۸۶	بیگم حکیم عبداللطیف صاحب ،	عا/	۱۰۵	۴۲۰۹	سید سردار حسین صاحب ،	عہ/	۹	۳۳۳	مس کے کے خاں صاحب	۴/
۸۲	۸۸۸	ڈاکٹر ازہر قدوائی صاحب ،	عہ/	۱۰۶	۴۲۱۰	جمشید علی صاحب انصاری جہانگیر آباد ،	عہ/	۱	۳۳۴	ایم ایوب علی محمد صاحب	۴/
۸۳	۸۸۹	پروفیسر محمد حبیب صاحب ،	لعہ/	۱۰۷	۴۲۱۱	شام ناتھ صاحب ،	عا/	۱۱	۳۳۵	عبدالوہاب صاحب ،	۴/
۸۴	۸۹۰	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ،	صہ	۱۰۸	۴۲۱۳	شریعت اللہ صاحب ،	۴/	۱۲	۳۳۶	مولانا عبدالرؤف صاحب ،	عا/
۸۵	۸۹۲	چودھری ربیع صاحب ،	عہ/	۱۰۹	۴۲۱۴	محمد ابراہیم صاحب ،	۴/	۱۳	۳۳۷	نصیر الدین صاحب ،	۲/
۸۶	۸۹۳	خواجہ منظور حسن صاحب ،	عا/	۱۱۰	۴۲۱۵	رگھبیشور دیال صاحب ،	عہ/	۱۴	۳۳۸	مولوی عبدالعزیز صاحب ،	صہ/
۸۷	۱۳۰۱	مرتضیٰ حسین صاحب سلیم پور ٹانڈہ	عہ/	۱۱۱	۴۲۱۶	محمد مصطفیٰ صاحب انصاری ،	صہ/	۱۵	۳۳۹	شیخ محمد ربیع صاحب ،	سے/
۸۸	۱۳۰۲	[illegible] حسن صاحب مبارکپور ،	عہ/	۱۱۲	۴۲۱۸	ڈاکٹر علی محسن صاحب [illegible] ،	۲/	۱۶	۳۴۰	شیخ محمد تقی صاحب ،	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۷	۳۴۱ ڈی	حمید الزماں صاحب کلکتہ	عہ ر	۴۱	۳۶۵ ڈی	بیگم ولی حیدر صاحب کلکتہ	عہ ر	۶۵	۱۹۲۱ ڈی	عبدالحمید صاحب، کلکتہ	سہ ر
۱۸	۳۴۲ "	ایچ ایم حنیف صاحب "	سے ر	۴۲	۳۶۶ "	منور بادرس صاحبان "	عہ ر	۶۶	۱۹۲۲ "	حفیظ الدین صاحب "	سے ر
۱۹	۳۴۳ "	سید کشور حسین صاحب زیدی "	۸ ر	۴۳	۳۶۷ "	عبدالمنان صاحب "	عہ ر	۶۷	۱۹۲۳ "	نور القدوس صاحب ڈھاکہ	سے ر
۲۰	۳۴۴	سید آغا آمدی صاحب "	عہ ر	۴۴	۳۶۸ "	محمد صالحین صاحب "	عا ر	۶۸	۱۹۲۴ "	امین الدین صاحب "	سے ر
۲۱	۳۴۵ "	مولوی رحیم الدین صاحب	عہ ر	۴۵	۳۶۹ "	محمد احمد صاحب "	عہ ر	۶۹	۱۹۲۵ "	محمد یسین صاحب "	سے ر
۲۲	۳۴۶	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان "	عہ ر	۴۶	۳۷۰ "	عبدالمجید صاحب "	۸ ر	۷۰	۱۹۲۶ "	عبدالسلام صاحب "	عا ر
۲۳	۳۴۷ "	ایم. یوسف راشد صاحب "	عسہ	۴۷	۳۷۱ "	حکیم مرمل حسین صاحب "	مہ ر	۷۱	۱۹۲۷ "	عبدالرحمن صاحب "	عا ر
۲۴	۳۴۸ "	محمد لیاقت اللہ خان صاحب "	عہ ر	۴۸	۱۹۰۲ "	خان بہادر نذیر الدین احمد صاحب ڈھاکہ	سے ر	۷۲	۱۹۲۸ "	خان بہادر عبدالجلیل صاحب "	عا ر
۲۵	۳۴۹ "	شیخ محمد صدیق صاحب	عہ ر	۴۹	۱۹۰۳ "	ڈاکٹر سراج الحق صاحب "	سے ر	۷۳	۱۹۲۹ "	سید ظفر حسین صاحب "	عہ ر
۲۶	۳۵۰ "	محمد تقی صاحب "	۸	۵۰	۱۹۰۴ "	حاکم علی صاحب "	صہ ر	۷۴	۱۹۳۰ "	مولوی الہ بخش صاحب ٹکسال	عہ ر
۲۷	۳۵۱ "	مسرز گرانڈواچ کمپنی "	سے ر	۵۱	۱۹۰۵ "	خان بہادر ڈاکٹر محمود حسن صاحب "	للعہ	۷۵	۱۹۳۱ "	مولوی شریف حسین صاحب "	سہ ر
۲۸	۳۵۲ "	حاجی عبدالوہاب صاحب "	عہ ر	۵۲	۱۹۰۶ "	ڈاکٹر محمود حسین صاحب "	للعہ	۷۶	۱۹۳۲ "	حاجی انیس الرحمن صاحب "	سے ر
۲۹	۳۵۳ "	حاجی عبدالکریم صاحب "	عہ ر	۵۳	۱۹۰۷ "	حکیم حبیب الرحمن صاحب "	عسہ	۷۷	۱۹۳۳ "	حاجی عبدالعزیز صاحب "	عہ ر
۳۰	۳۵۴ "	اسمٰعیل شریف صاحب "	۸ ر	۵۴	۱۹۱ "	ڈاکٹر شہید اللہ صاحب "	عسہ	۷۸	۱۹۳۴ "	محمد صاحب "	عہ ر
۳۱	۳۵۵ "	مولوی عبدالاحد صاحب "	عہ ر	۵۵	۱۹۱۱ "	عسکر علی صاحب "	سے ر	۷۹	۱۹۳۵ "	حاجی تمیز الدین صاحب "	سے ر
۳۲	۳۵۶ "	عبدالرزاق صاحب "	۸ ر	۵۶	۱۹۱۲ "	مولوی کمال الدین صاحب "	سے ر	۸۰	۱۹۳۶ "	فضل الرحمن صاحب ڈھاکہ	عہ ر
۳۳	۳۵۷ "	مولوی محمد یحییٰ صاحب "	۸ ر	۵۷	۱۹۱۳ "	مولوی عبدالرحمن صاحب "	سے ر	۸۱	۱۹۳۷ "	عبداللہ صاحب ٹکسال "	۸ ر
۳۴	۳۵۸ "	تمیز علی اصغر علی صاحبان "	۸ ر	۵۸	۱۹۱۴ "	قاضی عبدالجلیل صاحب "	سے ر	۸۲	۱۹۳۸ "	رحمت اللہ صاحب "	عہ ر
۳۵	۳۵۹ "	مولوی ممتاز الدین صاحب "	عسہ ر	۵۹	۱۹۱۵ "	مولوی شمس الدین صاحب "	سے ر	۸۳	۱۹۳۹ "	حبیب الرحمن صاحب "	عہ ر
۳۶	۳۶۰ "	ڈاکٹر محمد علی صاحب قریشی "	عہ ر	۶۰	۱۹۱۶ "	مولوی عبدالحی صاحب "	للعہ	۸۴	۱۹۴۱ "	عبدالشکور عبدالحلیم صاحبان "	۸ ر
۳۷	۳۶۱ "	بیگم نور الرحمن صاحب	عہ ر	۶۱	۱۹۱۷ "	عبدالحفیظ صاحب "	سے ر	۸۵	۱۹۴۲ "	عبدالعزیز صاحب معین "	صہ ر
۳۸	۳۶۲ "	شیخ محمد فاروق صاحب "	عہ ر	۶۲	۱۹۱۸ "	ممتاز الدین صاحب "	سے ر	۸۶	۱۹۴۳ "	ڈاکٹر وجاہت حسین صاحب "	مجہ ر
۳۹	۳۶۳ "	محمد حبیب اللہ صوفی صاحب "	۸ ر	۶۳	۱۹۱۹ "	مولوی عبدالحکیم صاحب "	للعہ	۸۷	۱۹۴۸ "	مولوی محمد عبدالرب صاحب کلکتہ	مہ ر
۴۰	۳۶۴ "	محمد وزیر خان صاحب "	۸ ر	۶۴	۱۹۲۰ "	عبدالغنی صاحب "	سے ر			میزان کل [illegible]	

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
		بمبئی	
۱	۲۰۴۹	جناب بھائی ایم صاحب میر محل بمبئی	صـہ
۲	۲۰۵۰	سید نصل شاہ صاحب ″	٨ ر
۳	۲۰۵۱	محی الدین صاحب عارف ″	عہ ر
۴	۲۰۵۲	اہلیہ صاحبہ ″	عہ ر
۵	۲۰۵۳	ایم ئے باسط صاحب	عہ ر
۶	۲۰۵۵	عثمان حسین صاحب ″	عہ ر
۷	۲۰۵۶	امیر حسن صاحب ″	۴ ر
۸	۲۰۵۷	عبدالحمید صاحب	۴ ر
۹	۲۰۵۸	حامد علی ولد عاشق علی صاحب ″	عہ ر
۱۰	۲۰۵۹	محمد ابراہیم علی صاحب قریشی ″	عا ر
۱۱	۲۰۶۰	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب ″	عہ ر
۱۲	۲۰۶۱	جے۔ ایل پارس صاحب ″	۴ ر
۱۳	۲۰۶۲	سید حسین صاحب	۴ ر
۱۴	۲۰۶۳	حبیب رحیم صاحب پاربیا ″	سہ ر
۱۵	۲۰۶۴	ڈاکٹر ایم صغیر صاحب ″	سعہ
۱۶	۲۰۶۵	خواجہ احمد عباس صاحب ″	عہ ر
۱۷	۲۰۶۶	رحیم اللہ صاحب ″	٨ ر
۱۸	۲۰۶۷	عبدالقادر صاحب ″	۴ ر
۱۹	۲۰۶۹	عبدالکریم صاحب ″	عہ ر
۲۰	۲۰۷۰	خواجہ غلام جیلانی صاحب ″	٨ ر
۲۱	۲۰۷۰	محمد امین محمد بشیر صاحب ″	صہ ر
۲۲	۲۰۷۱	شیخ احمد سگے صاحب ″	۴ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۳	۲۰۷۲	کریم داؤد صاحب بمبئی	٨ ر
۲۴	۲۰۷۳	حاجی احمد غلام محی الدین صاحب ″	عہ ر
۲۵	۲۰۷۴	آئی سکے، جا صاحب ″	عہ ر
۲۶	۲۰۷۵	قاضی مایو صاحب ″	۴ ر
۲۷	۲۰۷۶	سید حاجی عبداللہ صاحب ″	٨ ر
۲۸	۲۰۷۷	حسن میاں کالے سلطان صاحب	عہ
۲۹	۲۰۷۸	ابراہیم عبادی صاحب	۴
۳۰	۲۰۷۹	قمر میرٹھی صاحب ″	٨ ر
۳۱	۲۰۸۰	مسٹر کے اے حمید صاحب ″	عا ر
۳۲	۲۰۸۱	ڈی ورراج صاحب ″	عہ ر
۳۳	۲۰۸۲	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب ″	عا ر
۳۴	۲۰۸۳	ابوبکر صاحب چھوٹانی ″	عہ
۳۵	۲۰۸۴	چودھری صاحب معہ واثر برادر ″	عا ر
۳۶	۲۰۸۵	حافظ محمد زکریا صاحب ″	٨ ر
۳۷	۲۰۸۶	شیخ احمد صاحب ″	۴ ر
۳۸	۲۰۸۷	امیر حسن صاحب	۴ ر
۳۹	۲۰۸۸	عبدالحمید صاحب ″	۴ ر
۴۰	۲۰۸۹	خلیل شرف الدین صاحب ″	٨ ر
۴۱	۲۰۹۰	خلیل الرحمٰن صاحب ″	٨ ر
		میزان کل ماعسہ	

حیدرآباد۔ دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۱۴	حمید مرزا صاحب اورنگ آباد دکن	صہ ر
۲	۲۲۱	ڈاکٹر ایل سعید صاحب حیدرآباد	صہ ر
۳	۵۸۳	نواب دریا جنگ صاحب حیدرآباد دکن	عسہ ر
۴	۵۸۴	مولوی معظم الحسن صاحب ″	صہ ر
۵	۵۸۶	مولوی ابوالحسن صاحب ″	للعسہ
۶	۵۸۷	نواب سید ہاشم علی صاحب ″	دعسہ ر
۷	۵۸۸	بیگم انصاری صاحبہ ″	ععسہ ر
۸	۵۸۹	قاضی محمد عبدالغفار صاحب ″	سے ر
۹	۵۹۶	مولوی اختر حسین صاحب ″	یعسہ ر
۱۰	۵۹۷	مولوی عبدالقادر صاحب ″	ے ر
۱۱	۵۹۸	سید تقی الدین صاحب ″	للعسہ
۱۲	۵۹۹	سید عارف الدین صاحب ″	یعسہ ر
۱۳	۲۶	ڈاکٹر نظام الدین صاحب ″	سے ر
۱۴	۱۵۵۱	ڈاکٹر مقبول علی صاحب ″	للعسہ
۱۵	۱۵۵۲	مولوی محمد احسن صاحب	یعسہ
۱۶	۱۵۵۳	مرزا محمد نجف علی صاحب ″	یعسہ ر
۱۷	۱۵۵۴	مولوی ولی اللہ صاحب حیدرآباد	۴ ر
۱۸	۱۵۵۵	مولوی عبدالشکور صاحب ″	عا ر
۱۹	۱۵۵۶	مولوی محمد صدیق صاحب ″	۴ ر
۲۰	۱۵۵۷	مولوی مظہر الدین صاحب ″	۴ ر
۲۱	۱۵۵۸	سید غلام محمد صاحب ″	۴ ر
۲۲	۱۵۵۹	مولوی حمید الظفر صاحب ″	یسہ ر
۲۳	۱۵۶۴	ڈاکٹر حامد علی صاحب ″	یعسہ
۲۴	۱۵۶۵	پروفیسر ہارون احمد صاحب ″	سے ر
۲۵	۱۳۲۰	شمس الحسن صاحب بیرسٹر اورنگ آباد	عہ ر
۲۶	۱۳۲۸	سید محمود معربی صاحب ″	۴ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۷	۱۳۲۹ ڈی	سید صادق علی صاحب اورنگ آباد	۴ر	۳۴	۱۳۳۶ ڈی	نصیر الدین صاحب اورنگ آباد	۳ر		**دیگر**		
۲۸	۱۳۳۰	محمد ساجد صاحب "	۴ر	۳۵	۱۳۳۷	رام لال صاحب "	۳ر				
۲۹	۱۳۳۱	علیم اللہ صاحب "	۴ر			میزان کل ۲۵۱ للعہ		۱	۲۰۴	نقابی حضرت منیر الملک قاسمی علی حیدر صاحب بھوپال	عہ ر
۳۰	۱۳۳۲	خواجہ حیات اللہ صاحب "	۴ر			**پنجاب وسرحد**				میزان کل عہ ر	
۳۱	۱۳۳۳	دتاترے راؤ صاحب "	۳ر								
۳۲	۱۳۳۴	محی الدین صاحب "	۳ر	۱	۲۱۳	حاجی محمد علی صاحب سیالکوٹ	۵ ر				
۳۳	۱۳۳۵	دتو ماتھو راؤ صاحب "	۳			میزان ۵ ر					

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۹۳	مقبول احمد صاحب قریشی راولپنڈی	للعہ ر	۱۲	۵۹۱ ڈی	مرتضیٰ خاں صاحب حیدرآباد	صہ ر	۲۳	۲۰۳۱ ڈی	مرزا عبدالعزیز صاحب قلات	صہ ر
۲	۱۹۴	مولوی سجاد مرزا صاحب حیدرآباد	۲ ار	۱۳	۵۹۲	محمد عبداللہ صاحب "	عہ ر	۲۴	۲۰۳۲	محمد اعظم خاں ہوانی صاحب "	عار
۳	۱۹۹	محمد ولی اللہ صاحب پشاور	للعہ ر	۱۴	۵۹۳	فضل الرحمٰن صاحب	صہ ر	۲۵	۲۰۴۱	محمد شریف صاحب "	عا ر
۴	۲۰۸	آغا ملک صاحب بہار	عہ ر	۱۵	۵۹۴	محمد مرزا صاحب "	صہ ر	۲۶	۲۰۴۲	محمود الحسن صاحب "	عہ ر
۵	۲۱۸	ایم اے حکیم صاحب ورٹ سینڈیمن	سے ر	۱۶	۵۹۵	ایک مسلمان "	صہ ر	۲۷	۲۰۴۳	سیفی محمد شفیع محمد صاحبان "	صہ ر
۶	۲۲	بیگم محمد علی صاحب بھوپال	للعہ ر	۱۷	۱۵۶	مولوی حمید الرحمان صاحب "	عہ ر	۲۸	۲۰۴۴	آر شد بیگ صاحب "	۴ ر
۷	۲۲۵	حبیب الحق صاحب الہ آباد	للعہ ر	۱۸	۱۵۶۱	حافظ محمد مظہر صاحب "	عہ	۲۹	۲۰۴۵	رحمت اللہ صاحب "	۴ ر
۸	۲۳۱	سید امانت حسین صاحب کستہ کھیری	للعہ ر	۱۹	۱۵۶۲	مولوی عبدالعلیم صاحب "	عہ ر	۳۰	۲۰۴۶	عبدالقدوس صاحب "	۴ ر
۹	۲۳۴	محمد یوسف حسین صاحب فرپارہ ستہ گنگ	صہ ر	۲۰	۱۵۶۳	نواب مظور جنگ بہادر صاحب "	۵	۳۱	۲۰۴۷	شمس الحق صاحب "	۸ ر
۱۰	۵۵ ڈی	مولوی محمد بیگ صاحب حیدرآباد	صہ ر	۲۱	۲۰۳۷	خاں بہادر شریف صاحب قلات	۵	۳۲	۲۰۴۸	منشی عبدالمجید صاحب "	۴ ر
۱۱	۵۹	مولوی غلام حیدر صاحب "	للعہ ر	۲۲	۲۰۳۸	محمد فاضل صاحب "	صہ ر	۳۳	۲۰۴۹	منشی امیر جان صاحب "	۸ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۴	۱۰۵ اذی	منشی گل محمد صاحب قلات	۲ر	۴۶	۱۷ اذی	حاجی شیخ عنایت اللہ صاحب متھرا	۴ر	۵۸	۱۴۷ اذی	منشی نظام الدین صاحب اجین	۵ر
۳۵	۱۹۰۲	خانبہادر نواب ... صاحب ڈھاکہ	۵ر	۴۷	۱۷۰۲	حکیم عبدالغفار صاحب "	۲ر	۵۹	۱۷۱۵	سبحہ سلیمان صاحب "	عہ ر
۳۶	۱۹۰۳	حاجی میاں مولابخش صاحب "	۱۰ر	۴۸	۱۷۰۳	شیخ عبدالغنی صاحب "	عہ ر	۶۰	۱۷۱۶	حاجی حیدر حسین صاحب "	عہ ر
۳۷	۱۹۰۹	میاں نذیر حسین صاحب "	عسہ ر	۴۹	۱۷۰۴	منشی عبداللہ خان صاحب	عسہ ر	۶۱	۱۷۱۸	محمد مقبل صاحب جھانسی	عہ ر
۳۸	۱۹۴۰	قاری عبداللطیف صاحب "	۴ر	۵۰	۱۷۰۵	نواب خان صاحب	۴ر	۶۲	۸۹۱	لیڈی مسعود صاحب علی گڑھ	۵ر
۳۹	۱۹۴۳	جماعت سگسال "	۱۴ر	۵۱	۱۷۰۶	عبدالرشید صاحب "	۴ر	۶۳	۸۴۹	سید حبیب الحسن صاحب گورکھپور	۸ر
۴۰	۱۹۴۵	مولوی عبدالحکیم صاحب "	۶ر	۵۲	۱۷۰۷	ڈاکٹر طفیل احمد صاحب	عا ر	۶۴	۷۴	بیگم اسد حسین صاحب وادائی	ہر
۴۱	۱۹۴۶	حاجی منور الدین صاحب کلکتہ	۱۰ر	۵۳	۱۷۰۸	مولانا مختار علی بیگ صاحب اجین	عہ ر	۶۵	۷۴۵	محمد الیاس خان صاحب "	عا
۴۲	۱۹۴۷	محمد یعقوب محمد یسین صاحبان "	عسہ	۵۴	۱۰۱	اخلاق حسین صاحب "	عہ ر	۶۶	۷۴۸	ایک مسلمان "	عہ ر
۴۳	۲۰۴۷	منشی لال گپت صاحب بلند شہر	۸ر	۵۵	۱۷۱۱	ایم اے گویا صاحب "	عہ ر	۶۷	۱۲۷۹	احمد اسلام خان صاحب دہلی	سہ
۴۴	۲۲۴۲	عبدالرحمن صاحب "	۴ر	۵۶	۱۷۱۲	قاضی عزیز الرحمن صاحب "	عہ ر	۶۸	۲۱۵۲	مصباح الدین صاحب "	عہ ر
۴۵	۲۲۴۱	شیخ خان صاحب سکندرآباد "	۲ر	۵۷	۱۰۱۳	شمس الضحیٰ صاحب "	عہ ر			میزان کل اسالعہ	

بقیہ ص۱۸

نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب
۵۲	۷۷۰	محمد شفیع اللہ صاحب گونڈہ	۵۸	۷۲۷۶	علی صغیر صاحب گورکھپور	۶۴	۷۲۸۲	محمد واثق ہاشمی صاحب گورکھپور
۵۳	۷۲۷۱	ملک محمد عمر صاحب "	۵۹	۷۲۷۷	محمد عبدالحمید صاحب "	۶۵	۷۲۸۳	مرزا احمد بیگ صاحب مومن آباد
۵۴	۷۲۷۲	سید نذر حسین صاحب "	۶۰	۷۲۷۸	محمد محمود الحسن صاحب "	۶۶	۷۲۸۴	محمد سلیمان خان صاحب "
۵۵	۷۲۷۳	محمود بیگ صاحب "	۶۱	۷۲۷۹	صفوة اللہ صاحب "	۶۷	۷۲۸۵	عبدالحفیظ خان صاحب میرٹھ
۵۶	۷۲۷۴	نسیم جان صاحب گورکھپور	۶۲	۷۲۸۰	سبحان اللہ صاحب "	۶۸	۷۲۸۶	راجہ سکھ لال کوٹے چاصاحب
۵۷	۷۲۷۵	ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب "	۶۳	۷۲۸۱	سراج الدین احمد مرزا صاحب "	۶۹	۷۲۸۷	عبدالغفار صاحب "

[illegible] نمبر ۳۳۰۵

مطبوعہ جید برقی پریس دہلی

[illegible]

ہمدردِ جامعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ)

جلد۔ ۵	مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق صفر سنہ ۱۳۵۹ ہجری	نمبر۔ ۵

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ قیمت پرچہ ۲

حالات جامعہ

مولانا آزاد سبحانی صاحب ابھی حال ہی، اسلامی
۔ کی سیاحت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ مصر، عرب
ا، ٹرکی، ایران، فلسطین اور افغانستان سے پانچ
ی سیاحت کے
اپس تشریف لاتے تو
اتحاد کی درخواست پر
یں ایک مفصل اور
ا تقریر کی اور اپنے
ت کا اظہار کیا۔ تقریر
ت اہم مباحث پر مشتمل
س لئے اس کا خلاصہ ذیل
درج کیا جاتا ہے۔
ولانا نے اپنی سیاحت
وران میں، سب سے
، جو چیز محسوس کی وہ یہ کہ
سی غلامی، جس میں جمود اور قناعت بھی شامل ہو، سب سے
برائی اور نا قابل عفو گناہ ہے، آپ نے فرمایا کہ ہندوستانی
انوں کی غلامی نے یہ نا ممکن کر دیا ہے کہ وہ ان ممالک کے
بھی تعلقات پیدا کر سکیں، جو سیاسی لحاظ سے، ان سے
ا بہتر ہیں۔ غلامی نے انھیں اچھوت کے درجہ تک
پہنچا دیا ہے۔ عالم اسلام کے مسلمانوں کا ہندوستانی
مسلمانوں کے نام پیغام یہ ہے کہ یا تو وہ غلامی کے بندھن
کو توڑنے کا ارادہ کریں یا مسلم اقوام کی برادری سے
اپنے کو خارج کریں۔

مولانا نے فرمایا کہ ہندوستان
کے باہر کے مسلمانوں میں مذہبیت
بہت کچھ کم ہو گئی ہے مگر یہ واقعہ
ہے کہ اسی کے ساتھ انھوں نے
حقیقی اور مصنوعی اسلام میں
امتیاز کرنا بھی سیکھ لیا ہے، بیرونی
مسلمانوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ
اس مذہب کے سوا جو سادہ، عقلی
اور سیاسی و اجتماعی لحاظ سے ولولہ
انگیز اور نشاط انگیز ہے اور کوئی
مذہب تسلیم نہیں کریں گے اس میں
کوئی شبہ نہیں کہ عالم اسلام کے
مسلمانوں نے مغربی تہذیب کے ظاہر فریب ظواہر کو قبول کر لیا ہے۔
لیکن وہ سطحیت سے اتنی ہی دلی نفرت کرتے ہیں جتنی کہ اس
بے دینی سے جو مغربی تہذیب کہلاتی ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ اسلامی اخوت کا تخیل جو پان اسلامزم کی
شکل میں تھا۔ اب بالکل ختم ہو گیا ہے۔ یہ تخیل ان قربانیوں کا مطالبہ
کرتا ہے جو سر برآوردہ مسلم اقوام، صرف ان لوگوں کی مذہبی تسکین کے

پانچ سو روپے سالانہ کا عطیہ

جامعہ کے قدیم بہی خواہ اور کرم فرما مولوی سجاد مرزا صاحب
پرنسپل عثمانیہ ٹریننگ کالج حیدرآباد نے حلقۂ تعلیم و ترقی کو
پانچ سو روپے سالانہ تین سال کے لئے عنایت فرمانے
کا وعدہ کیا ہے، جنوری ۱۹۴۰ء میں دو سو کلدار کی پہلی
قسط ادارہ کو موصول ہوئی ہے

ہم کارکنان جامعہ و حلقۂ تعلیم و ترقی کی طرف سے
موصوف کی خدمت میں ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کرتے
ہیں۔

لے نہیں کرسکتیں، جو بیرونی غلبہ کے خلاف لڑنا اور اس کو تباہ کرنا بھی اپنا فرض نہیں سمجھتے ہیں۔ آپس کے تعلقات کو کسی نہ کسی شکل میں قایم رکھنے کی خواہش ضرور موجود ہے

آپ نے مزید فرمایا کہ ہندوستان کے باہر کے مسلمانوں کو یہ سنکر بہت دکھ ہوا کہ قومی آزادی کی جنگ کی قیادت ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے جب پورے حالات سے انھیں روشناس کرایا گیا تو ہندوستانی مسلمانوں کے خلاف ان کا غصہ کم ہوا لیکن پھر بھی وہ چوٹی کی اس چال سے بہت بے چین ہیں جو ہندوستان کے مسلمانوں نے اختیار کر رکھی ہے۔

مولانا آزاد سبحانی نے، مسلمانان عالم کو مارکزم یا بالشوزم کی طرف مائل نہیں پایا عام طور پر مسلمان روس کی تعریف نہیں کرتے بلکہ ایک حد تک اس سے بےزار ہیں۔ اسلامی ممالک اس اشتراکیت کے سوا جو مذہب اسلام سکھاتا ہے اور کسی اشتراکیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ اسلامی ممالک میں اسلام برائے نام ہے لیکن معاشی اور سیاسی لحاظ سے ایک مکمل اور آرام دہ زندگی کے حصول میں ساعی ہیں۔

آخر میں مولانا نے ترکی اور ترکوں کی بہت تعریف کی جو نہ صرف عالم اسلام میں سب سے ممتاز ہیں بلکہ ان کے نقطۂ نظر کے مطابق دنیا کے سربرآوردہ اقوام کی صف میں باعزت جگہ پانے کے مستحق ہیں۔ ترکی اور دوسرے ممالک اسلامی، اپنی وطنیت کے جذبہ کے باوجود اپنے کو الگ نہیں رکھنا چاہتے۔ مولانائے موصوف کا خیال ہے کہ ایک ایسا ادارہ جہاں مسلمانوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے والے طالب علم جمع ہو سکیں اور عالم اسلام کے متعلق اہم مسائل پر غور کیا جا سکے سیاسی اور تمدنی اشتراک عمل کے لئے بہت مفید ہوگا۔

مولانا سعد الدین صاحب انصاری ندوی استاد جامعہ نے، مصر سے واپسی کے بعد، تعطیل موسم سرما کے بعد، باقاعدہ تعلیم و تعلم کا کام شروع کر دیا ہے۔

بزم ادب نمبر ا نے آپ کو سفر اور مصر کے عام حالات بیان کرنے کی دعوت دی، چنانچہ آپ نے مصر کے حالات اور مصر کی سیاسی اور تعلیمی کیفیت پر ایک مبسوط اور مفصل تقریر کی۔ تقریر کے بعد حسب روایت طلبہ نے آپ سے سوالات بھی کئے، جن کے موصوف نے تشفی بخش جوابات دئے۔

اس کے بعد انجمن اتحاد نے آپ کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا اور ان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا، جس میں انجمن سے مولانا سے گہرے اور قدیم تعلق کا اظہار اور درجہ تخصص (ڈاکٹریٹ) میں ان کی قابل فخر اور شاندار کامیابی پر مبارکباد دی گئی تھی۔ موصوف نے سپاسنامہ کے جواب میں ایک مختصر تقریر کی اور مصر خصوصاً عالم اسلام کی سیاسی اور تعلیمی حالت پر ایک جامع نظر ڈالی۔

ہزار روپے کا عطیہ

جامعہ کے سابق طالب علم اور ناظم صاحب ادارۂ تعلیم و ترقی کے مخلص دوست مولوی محمود حسین صاحب نے گذشتہ مہینے (فروری) مبلغ ایک ہزار روپے کا گراں قدر عطیہ ادارۂ تعلیم و ترقی کو عنایت فرمایا ہے۔ کارکنان ادارہ خصوصاً اور کارکنان جامعہ عموماً آپ کی اس عنایت کے بہت ممنون ہیں۔

۲۱؍ جنوری کو عربک کالج دہلی میں، ایک آل انڈیا اردو مباحثہ تھا موضوع یہ تھا کہ "موجودہ فرقہ وارانہ مسائل کا حل صرف اس شکل میں ممکن ہے کہ ہندوستان کو تہذیب اور رسم و رواج کے مطابق تقسیم کردیا جائے"۔ اس مباحثہ میں شرکت کے لئے انجمن اتحاد کی طرف سے جامعہ کے دو طالب علم بھی شریک ہوئے تھے، موافقت میں مولوی عبدالمنان صاحب قاسمی متعلم درجہ خاص اور مخالفت میں عبداللطیف صاحب اعظمی متعلم سدی آخر۔

عبداللطیف اعظمی نے سب سے اچھی تقریر کی اس لئے پہلا انعام ان کو اور تیسرا انعام مولوی عبدالمنان صاحب کو دیا گیا اور چونکہ جامعہ کے مجموعی نمبر، دوسرے تمام شرکت کرنے والے کالجوں اور یونیورسٹیوں سے زیادہ تھے اس لئے ٹرافی جامعہ کو دی گئی۔

اس کے بعد عثمانیہ کلب پانی پت کے مباحثہ میں تعلیمی مرکز اور مدرسہ ثانوی کے طالب علموں نے شرکت کی۔

سلطان احمد اللہ والے متعلم ابتدائی پنجم اور خورشید مصطفےٰ زبیری متعلم ابتدائی پنجم کو بچوں کی انجمن نے اپنے نمایندہ کی حیثیت سے بھیجا تھا۔ ان نو عمر بچوں کی تقریریں عام طور پر بہت پسند کی گئیں۔

فی البدیہہ تقریر میں پہلا انعام سلطان احمد کو اور خورشید مصطفےٰ کو ایک مخصوص انعام ملا۔ اور چونکہ معینہ اور فی البدیہہ دونوں تقریروں کے مجموعی نمبر جامعہ کے، تمام شرکت کرنے والی دوسری درس گاہوں سے زیادہ تھے اس لئے ٹرافی جامعہ کو دی گئی۔ ہمدردان جامعہ کو غالباً یاد ہوگا کہ گذشتہ سال بھی تعلیمی مرکز کے بچے یہاں سے ٹرافی جیت کر لائے تھے۔

مدرسہ ثانوی کی طرف سے عبدالرؤف متعلم ثانوی اوّل اور مشتاق صدیق متعلم ثانوی اوّل نے شرکت کی تھی۔ گو انہیں ٹرافی نہیں ملی مگر ان کی تقریریں بہت پسند کی گئیں اور انھیں مخصوص انعامات دئے گئے۔ امسال کالج کے مقابلہ میں بعض وجوہ سے شرکت نہ کی جاسکی البتہ گذشتہ سال شرکت کی گئی تھی اور حافظ احمد علی صاحب علوی کو فی البدیہہ تقریر میں پہلا انعام ملا تھا۔

۱۸؍ فروری کو دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے طلبہ کی ایک جماعت مولوی عبدالسلام صاحب قدوائی جامعی کی سرکردگی میں تاریخی سفر کے سلسلہ میں دلی دیکھنے آئی اور جامعہ کو اپنے قیام سے نوازا۔ ۴ ۵ روز قیام رہا۔ اس میں انھوں نے دلی کی سیر کے علاوہ جامعہ کے تمام شعبوں کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ کیا، اسباق میں شرکت کی، اقامت گاہوں کو دیکھا اساتذہ سے ملاقات کی، اور ان سے، خصوصاً شیخ الجامعہ صاحب سے مختلف مسائل پر گفتگو کی۔

شیخ الجامعہ صاحب اور طلبائے انصاری منزل کے علاوہ جامعہ کے ندوی طلباء نے بھی ان کے اعزاز میں ایک دعوت دی، جس سے

ڈھائی سو روپے کا عطیہ

جامعہ کے قدیم ہمدرد اور ادارۂ تعلیم و ترقی کے خیر خواہ جناب احمد اسلام صاحب نے مستقل ماہانہ امداد کے علاوہ ڈھائی سو روپے، تعلیم و ترقی کے کاموں کے لئے، اسی مہینے میں (مارچ) عطا فرمائے ہیں۔

کارکنان جامعہ اور حلقۂ تعلیم و ترقی کی طرف سے ہم موصوف کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ پر)

نصاب تعلیم پر ایک سرسری نظر

از جناب نذیر تجمّل صاحب استاد تعلیمی مرکز جامعہ

آج کل تعلیمی دنیا میں ایک خاص سرگرمی اور جوش عمل نظر آتا ہے ہر ذی شعور فرد جسے علم و ادب سے ذرا بھی دلچسپی یا واسطہ ہے، عام رائج الوقت نصاب تعلیم اور اس کے مقصد کا مخالف ہے اُسے موجودہ تعلیم اور اس کے طریقوں میں بہت سی خامیاں، کمزوریاں اور کوتاہیاں نظر آتی ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ نصاب تعلیم کی تشکیل کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ استاد ایک محدود واقفیت کو بچے کے ذہن میں ٹھونس نے اور انہیں رٹ کر باتیں یاد کرنے کا عادی بنانے پر مجبور ہے۔ اسے اس امر کا احساس ہوتا ہے کہ ناقص طریقۂ تعلیم اچھے اور مفید شہریوں کی تعمیر نہیں کرسکتا۔ وہ اس قسم کے اختراعی اور تعمیری دماغ نہیں پیدا کرسکتا جو قوم اور سماج کی بنیادیں مضبوط اور مستحکم کردیں۔ بلکہ وہ نوجوانوں کو کسی بڑے کارخانے کی ایک مشین کی ادنیٰ سی کل بنا دیتا ہے جو انجن کے چلنے سے چلتی اور رکنے سے رُک جاتی ہے۔

اگر ہم ذرا غور سے دیکھیں تو ہمارا نصاب تعلیم وہی ہے جو آج سے برسوں پہلے تھا۔ گو اس میں گاہے ماہے تبدیلیاں اور ترمیمیں ہوتی رہیں لیکن وہ ایسی نہ تھیں کہ نصاب تعلیم کے مفہوم اور غرض و غایت میں انقلاب واقع کردیں وہ تو گویا مشین کے گھسے ہوئے پرزوں کو نکال کر اُن کی جگہ نئے پرزوں کا فٹ کرنا تھا۔ تاکہ مشین بدستور اپنا کام کرتی رہے۔ اُس سے کسی جدّت کا پیدا کرنا یا بچوں میں قوّت ایجاد کی تخلیق گویا نصاب سے الگ چیزیں تھیں۔

دیہاتی پرائمری مدرسوں میں جہاں کہیں بھی دیکھا جائے استاد کی نشست گاہ کے قریب محکمہ کی طرف سے آیا ہوا ایک بوسیدہ فارم دفتی یا لکڑی پر چسپاں لٹکا ہوا نظر آتا ہے۔ اسے سلیبس، یا نصاب تعلیم کہتے ہیں۔ اس کی تکمیل گویا استاد کے فرائض کی تکمیل ہے۔ اور انسپکٹر صاحبان کے لئے تو وہ جانچنے اور پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ ایک خاص اور محدود واقفیت کو ایک خاص منطقی سلسلے میں منسلک کرکے چار یا پانچ حصّوں میں منقسم کردیا جاتا ہے جو ہر خاندان اور ہر قسم کے بچے کے لئے خواہ وہ ذہین ہو یا غبی ازبر کرلینا لازمی اور ضروری ہے۔ حالانکہ لفظ نصاب جب ہمارے ذہن میں آتا ہے تو اس سے مُراد وہ مضامین ہی نہیں جو ہم پڑھاتے ہیں بلکہ اُن مضامین کے پڑھانے کے طریقے اور نصاب کی تکمیل کے دوران میں بچے کے وہ تمام تجربات بھی شامل ہیں جو اس نے اسکول کی زندگی میں حاصل کئے۔ بورڈنگ اسکول کا نصاب دیگر اسکولوں سے مختلف ہوتا ہے یا بعض اسکولوں میں جہاں اپنی مدد خود کرنے، یا کوئی دستی کام سیکھنے کی اسکیمیں زیر عمل ہوتی ہیں۔ وہ بھی بذات خود نصاب کا ایک جزو ہیں۔ مختلف درس گاہوں میں داخل ہونے سے قبل

اُن کے یہاں کے آئین و قوانین کا بغور مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ آئین و قوانین اور اس کا دستور العمل اُن کے یہاں کا نصاب تعلیم ہے۔ اگر اُسے قبول کر لیا جائے تو یقیناً دیگر مضامین کی نسبت اس دستور العمل سے زیادہ استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ دیہاتی مدرسہ میں رکھے جانے والا نصاب تعلیم یقیناً ان معلومات اور مضامین سے زیادہ ہوتا ہے جو استاد کو اسکول میں بتانا ہوتے ہیں کیونکہ ہر وہ کام جو استاد بچوں کے ساتھ ان کی بہبودی اور تعلیمی ترقی کے لئے کرتا ہے وہ بھی نصاب کا ایک جزو ہے۔ اگر بچے کوئی ڈرامہ یوم الوالدین کا پروگرام یا کوئی نمائش پیش کرتے ہیں تو اسے نصاب سے الگ نہیں سمجھا جا سکتا گویا نصاب سے مراد ان تمام مشاغل کا بالترتیب اور مسلسل کسی نظام میں منسلک کر دینا ہے جو بچے اسکول میں کرتے ہیں

مثال کے طور پر امریکہ کو لیجئے وہاں کا قدیم طریقۂ تعلیم موجودہ طریقۂ تعلیم سے کہیں مختلف تھا۔ کیونکہ اس زمانے میں امریکہ کا خواندہ طبقہ اپنے بچوں کو تعلیم کے ایک جزوی حصول کے لئے اسکول میں بھیجا کرتا تھا ورنہ معمولی لکھنا پڑھنا سینا پرونا اور دیگر امور خانہ داری کی نسبت واقفیت حاصل کرنا یا لڑکوں کا اپنے والد کے ساتھ کھیت میں کام کرنا والدین کی مدد سے گھروں پر ہی سیکھا جاتا تھا۔ لیکن جب اور قسم کے اسکول جاری ہوئے تو انھوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کی اس قسم کی واقفیت کو بنیادی چیز قرار دیتے ہوئے تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ایک اہم تبدیلی پیدا کر دی۔ اور والدین نے بھی اپنے بچوں کو زیادہ وقت کے لئے اسکول میں بھیجنا شروع کر دیا لیکن اب تو امریکی قوم بالکل بدل گئی ہے اس میں بہت سی دیگر قوموں کا اختلاط پایا جاتا ہے۔ ہزاروں خاندان ایسے ہیں جو چھوٹے مکانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ بجلی کی کرشمہ سازیوں نے ماں کو اب ان کاموں کا محتاج ہی نہیں چھوڑا جس کی توقع وہ اکثر اپنی بیٹی سے کیا کرتی تھی۔ اب نہ والد ہی کو اپنے بیٹے کی مدد درکار ہے۔ کیونکہ وہ ایک انجن سے بیس بیٹوں کا کام لے سکتا ہے۔ اگر بفرض محال کبھی کسی کی اعانت مطلوب بھی ہوئی تو دو ایک نوکروں سے کام چل سکتا ہے۔ لہذا امریکن زمیندار اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتے بلکہ مدرسین پر ساری ذمہ داری عائد کر کے الگ ہو بیٹھے ہیں۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ لکھنا پڑھنا اور حساب وغیرہ ہی اسکولوں کا پورا نصاب نہیں بن سکتے۔ اس میں قدرتی طور پر ان مشاغل کا شامل کرنا بھی لازمی ہے جس سے بچوں کی مختلف جبلتیں نشو و نما پاتی رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کے اسکول معمولی نصاب کے علاوہ اور بہت سے کام سکھاتے ہیں مثلاً دستکاری۔ زراعت۔ مصوری اور وہ صحت کے اصول جو والدین پہلے کبھی گھروں پر سکھایا کرتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی مدبرین اور مفکرین معمولی نوشت و خواند اور مضامین کے علاوہ مختلف مشاغل۔ دستکاریوں یا اور اسی قسم کے دیگر مفید اور موثر طریقوں کو عمل میں لانے پر زور دیتے رہتے ہیں تاکہ بچے اُن میں دلچسپی لیں اور آزادی سے کام کرتے ہوئے اپنے تجربات کی بنا پر نصاب تعلیم میں مفید اضافہ کریں۔ پروجیکٹ اسکیم۔ ودیا مندر اسکیم یا وردھا اسکیم اس امر کی بین دلیلیں ہیں۔ اب تک ہندوستان نے انگلستان کے اس نصاب کو اپنا بنا رکھا ہے جو وہاں کے لوگوں نے آج سے پچاس یا ساٹھ سال سے اپنے بچوں کے لئے مرتب کیا تھا۔ جبکہ ان کا یہ خیال تھا کہ تعلیم غریبوں کے لئے

ضروری نہیں ہوتی۔ اسی طرح امریکہ میں بھی آج سے سو سال قبل جب Mary Lonie نے لڑکیوں کا کالج قائم کرنے کی تحریک کی تو لوگوں نے اس پر بہت زور شور سے اعتراض کیا۔ وہ یہ عذر پیش کرتے تھے کہ ہماری مائیں ضرورت کے وقت انگوٹھا لگانے سے کام چلا لیتی تھیں۔ اب کون سی ایسی مصیبت آپڑی ہے جو لڑکیاں اسکولوں اور کالجوں کے الجھیڑوں میں پھنسا دی جائیں۔ خدانخواستہ کیا ان کے انگوٹھا نہیں ہے ؟ یہ بات تو خیر سو برس کی ہے لیکن جو ترقی امریکہ نے گذشتہ پچاس سال میں کی ہندوستان نے دس سال کے اندر کرلی ہے۔ ہندوستان اب اُس کہنہ، فرسودہ اور بوسیدہ نصاب تعلیم کا حامی نہیں اس کا زاویۂ نگاہ بدل چکا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی خواہ کسی خاندان سے متعلق ہو خواہ اس کی اقتصادی اور مالی حیثیت اچھی ہو یا بری تعلیم حاصل کرنے کا برابر حق رکھتا ہے اب ہندوستانی اسکولوں پر بھی بہت سی ذمہ داریاں عاید ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے بھی بہت سے خاندان اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بوجھ استادوں کے کندھے پر ڈالنا چاہتے ہیں اس لئے ہندوستان کا نصاب تعلیم بھی وسیع تر ہونا چاہئے۔ ہندوستانی لوگوں کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ تمام پرائمری مدارس کے نصاب میں کوئی خاص اور مفید تبدیلی پیدا کی جائے۔

لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مفید تبدیلی کیا ہو اور اس کی ذمہ داری کہاں تک اساتذہ پر لازم آتی ہے۔ کیونکہ نصاب کا مرتب کرنا محکمہ کا فرض ہے۔ استاد تو صرف اسے عمل میں لانے کا ذمہ دار ہے۔ اُسے کیا ضرورت پڑی کہ اس کے لئے اس قدر جدوجہد کرے۔ لیکن یہ امر بھی قابل غور ہے کہ استاد کو جب تک نصاب تعلیم پر خود پورا پورا عبور حاصل نہ ہو وہ اس سے کہاں تک استفادہ کر سکتا ہے اور اسے کس حد تک عمل میں لا کر بچوں کے لئے مفید بنا سکتا ہے۔ نصاب کے مسئلہ پر غور کرنا تضیع اوقات نہیں بلکہ اس پر یکسوئی سے غور کرنے اور غور کی ہوئی باتوں کو عمل میں لا کر مفید اور خوشگوار نتائج پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ممکن ہے یہ تجربے نصاب میں ترمیم کرتے وقت شامل کئے جانے کے قابل ہوں اور ملک اور قوم کے لئے سودمند ثابت ہو سکیں۔ باقی رہی مفید تبدیلی تو اس کا جواب نہایت دلچسپ اور قابل توجہ ہے۔

موجودہ زمانہ میں ہمارے سامنے دو مسئلے ہیں اول بچے کی ذاتی ضروریات اور دوسرے سماج اور حکومت کی ضروریات۔ ہم یہ ہرگز نہیں چاہتے کہ اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے والا نوجوان کسی مجلس کا اعلیٰ رکن بن جائے یا اپنی تمام صلاحیتوں کو ذاتی ارتقا اور حصول تموّل کی ترکیبیں سوچنے میں صرف کردے۔ بلکہ ہم اس سے قوم کی خدمت، خوشی اور ایثار کے طالب ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اسے سماج یا حکومت کی آہنی زنجیروں میں جکڑ کر بے دست و پا نہیں کرنا چاہتے جس کی بین مثال آپ کے سامنے جرمنی کا تمدن یا اٹلی کی فوجی تنظیم ہے۔ وہاں آٹھ یا نو برس کے معصوم بچے کو فوجی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جیسے کہ ہم ہندوستان کے بننے والے

میرا خیال ہے کہ شاید کبھی پسند نہ کریں گے وہ لوگ مجبور ہیں کیونکہ ان کا نصاب تعلیم محض قومی خدمت پر ہی موقوف ہے۔ یہی صورت جرمنی کی ہے۔ ڈکٹیٹر کبھی پسند نہیں کرتا کہ بچوں میں خود بخود سوچنے کا مادہ پیدا ہو جائے وہ اندھا دھند ملکی خدمت اور جاں نثاری کا متوقع ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے کچھ عرصہ پہلے جرمنی کا نصاب تعلیم بہت پسند کیا جاتا تھا۔ اگر متذکرہ بالا دونوں پہلوؤں پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو واقعی دونوں میں ایک خلیج حائل نظر آتی ہے۔ لیکن اگر دونوں کو لازم و ملزوم قرار دیکر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو کوئی خاص اختلاف نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ہر وہ شخص جس کی تعلیم و تربیت ایک آزاد فضا میں پوری ہمدردی اور صحیح معلومات بہم پہنچانے کی بنا پر کی گئی ہوگی یقیناً وہی ملکی خدمات کو بطریق احسن سرانجام دے سکے گا۔ وہ ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ سماج کی عمارت کا ایک محکم ستون ہوگا۔ سماج کی خدمت کرنے کا یہی ایک بہترین ذریعہ ہے کہ ہر انسان انفرادی طور پر آزاد خیال اور بہترین تربیت یافتہ ہو۔ اور یہ سب کچھ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ہر استاد اور علم و ادب کا ہی خواہ نصاب تعلیم سے خاص دلچسپی رکھے اور زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ اس میں مفید اضافے کرنے کو اپنا فرض سمجھے۔

(بقیہ صفحہ ۴)

طلبائے قدیم اور طلبائے جدید کو ایک دوسرے سے ملنے اور تبادلہ خیال کا موقع ملا۔

---

۲۱ فروری کو جناب غلام رسول صاحب مہر مدیر روزنامہ انقلاب لاہور، جناب علی محمد راشدی صاحب اچھرہ لاہور فارن سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ اور جناب محمد افضال حسین صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے جامعہ کے مختلف شعبوں اور تعلیمی مرکز کے طریق تعلیم کو بہ تفصیل ملاحظہ فرمایا۔ آخر میں تعلیمی مرکز ابتدائی نمبر کے روزانہ اخبار "رہبر" کے نامہ نگار کی درخواست پر، انھوں نے ان کے اخبار کے لئے حسب ذیل رائے لکھکر دی۔

"آج ۲۱ فروری کو ہم نے پرائمری اسکول کے مختلف حصے دیکھے مثلاً کھیتی باڑی کا حصہ، دوکان و بینک، نقاخانہ، بچوں کی بنائی ہوئی چیزیں ہم ان چیزوں کو دیکھکر بہت متاثر ہوئے ہماری دلی خواہش ہے کہ ہمارے نونہال، اسی طرح مفید تعلیم پائیں اور ان کے لئے مفید تعلیمی وسائل بڑھتے جائیں ہم نے بچوں کے روزانہ اخبار اور ماہوار رسالے کے نمونے بھی دیکھے، جن سے ہم بہت خوش ہوئے۔ ہم یہاں سے بہت خوش اور پرامید جا رہے ہیں۔"

---

۲۹ فروری کو، بزم ادب کے زیر اہتمام تعلیمی مرکز میں ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی مولانا اسلم صاحب جیراجپوری نے صدارت کے فرائض انجام دئے، آپ نے آغاز میں، ایک مختصر اور جامع تقریر کی اور فرمایا کہ طلبائے جامعہ نے اساتذہ کے کلام بہت سنے ہوں گے، آج ہمیں نوجوانوں کے جدید رجحانات اور خیالات کے سننے کا موقع ملے گا۔ محفل تقریباً تین گھنٹے تک قائم رہی اور جامعہ اور بیرونی جامعہ کے شعرا نے اپنے تازہ اور بہترین کلام سے مستفید فرمایا۔

حلقہ تعلیم و ترقی جامعہ

ادارہ تعلیم و ترقی کی ایک مختصر سی رپورٹ آپ پچھلے مہینے ملاحظہ فرما چکے ہیں اور اسی سلسلہ میں ادارہ کے حلقۂ تعلیم و ترقی قرول باغ کی عملی روئداد بھی نظر سے گذر چکی ہوگی۔ تعلیم و ترقی کے عملی کام سے جو دلچسپی لی جا رہی ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہم ماہ بماہ اپنے مقامی حلقہ کی کارگذاری پیش کرتے رہیں اس طرح دوسرے اگر ایک باقاعدہ تجربہ کی حیثیت سے اسے مفید پا سکیں تو ہمیں اس میں اپنے کاموں کے احتساب کا موقع ملے گا۔

آپ کو جیسا کہ معلوم ہے ہم نے قرول باغ کے ایک علاقہ کو اپنی بستی قرار دے لی ہے اور یہاں ایک مرکز قائم کر کے اسی بستی پر اپنی کوششیں مرکوز کر دی ہیں۔ بستی کی مسجد میں روزانہ ترجمہ قرآن کا معمول ہے، صبح کا وقت اگرچہ سب لوگوں کی مصروفیت کا وقت ہے بالخصوص عام مزدوروں کا لیکن پھر بھی نمازیوں کی ایک جماعت ایسی ہوتی ہے کہ پندرہ منٹ کی مہلت نکال لیتی ہے۔ ترجمہ کے سلسلہ میں کوشش یہ ہے کہ سارے قرآن کا ترجمہ سادہ اور سہل الفاظ میں ایک دفعہ سنا دیا جائے اور قرآن مجید کے مضامین کچھ ذہن نشیں ہو جائیں۔ جمعہ کے روز ترجمہ کی چھٹی ہوتی ہے لیکن بعد نماز جمعہ ایک نشست ضرور ہوتی ہے، تقریر جمعہ کے پس منظر کے طور پر تو تاریخ اسلام کا سلسلہ جاری ہے (جسے غیر معمولی ذوق و شوق سے سنا جاتا ہے) اور یوں اصل موضوع گذشتہ مہینے حج، واقعہ کربلا، اور سنہ ہجری رہا۔ سامعین کی تعداد ماشاءاللہ آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔

ہمارا روزانہ اخبار حسب معمول شائع ہو رہا ہے۔ کسی چیز کا معمول بن جانا اس کی جاذبیت کو کم کر دیتا ہے اور یہ چیز اس روزانہ اخبار کے سلسلہ میں دو ہفتے کے بعد محسوس ہونے لگی تھی اس لئے اب روزانہ اس کی فکر بھی کرنی پڑتی ہے کہ اخبار اپنی رونق کو ضائع نہ کر دے اس کوشش میں کبھی نقشے، کبھی لطیفے، کبھی عام معلومات، کبھی عجیب تصاویر، کبھی شاندار مناظر کو اخبار کے منظر عام پر لانا پڑتا ہے۔

ماہانہ اخبار جو ۴ x ۲ فٹ سے ۴ فٹ تک ہوتا ہے اب کسی مقررہ عنوان یا کسی معینہ تقریب سے شائع ہوتا ہے۔ ذی الحجہ کا مہینہ حج نمبر کے لئے بہترین موقع تھا اس نمبر میں کئی چیزیں تھیں۔ حضرت ابراہیم کا واقعہ، قربانی کا مفہوم، ہندوستان میں عید کا جشن۔ حجاج کی واپسی پر استقبال مختلف اسلامی ممالک کے باشندے۔ دنیا کا ایک نقشہ تھا جس میں کعبہ کی مرکزیت کو دکھانے اور مثابۃ للناس کی تفسیر کرنے کی کوشش نمایاں تھی، جزیرہ نمائے عرب کے ایک نقشہ میں حضرت ابراہیم کے وطن، وطن ثانی اور سفر کے راستوں کی نشان دہی کی گئی تھی ایک ورق پر دہ خطبہ

بھی درج تھا جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے آخری حج کے موقع پر دیا تھا۔ نماز کے متعلق ایک ورق اقبال کا مصرعہ یاد دلاتا تھا۔

؎ قلب مسلم را حج اصغر نماز

لیکن ان سب سے اہم چیز اور تھی، اہم ان معنی سے کہ وہ عوام کے ساتھ ساتھ خواص کے لئے بھی مفید ثابت ہوئی، کئی اخباری صفحوں پر پھیلا ہوا ایک نقشہ تھا جس میں مقامات (وہ مقامات مقدسہ جہاں حج کی ادائیگی کے سلسلہ میں آنا جانا ہوتا ہے) کو ان کی خوشنما تصویروں کے ساتھ دکھایا گیا تھا اور کوشش یہ کی گئی تھی کہ مناسک حج کی پوری تصویر دیکھنے والے کی نظر میں پھر جائے۔ الحمدللہ یہ کوشش بہت مشکور ہوئی۔ حج بہت سے مختلف ارکان کا ایک نام ہے۔ نقشہ جس میں مکّہ سے منیٰ، منیٰ سے عرفات جانا واپسی میں مزدلفہ پر ٹھہرنا اور قربانی و رمی جمار کے بعد مکّہ میں طواف کو اور پھر منیٰ واپس جانا سب شامل ہے ان سب کو ترتیب وار تصاویر (مقامات کے نقشے جو عام طور پر ملتے ہیں) کے ذریعہ نمایاں کیا گیا تھا۔ اس میں شک نہیں موزوں شاندار اور دلکش تصویروں نے اخبار میں جان ڈال دی تھی، بعض غیر متعلق تصویروں کو بھی مناسب انداز میں متعلق کر لیا گیا تھا۔ ایک تصویر مسجد نبوی کے اس نقرئی نمونہ (سلور ماڈل) کی تھی جو نظام دکن کو موصوف کی سالگرہ کے موقع پر سکندرآباد کی طرف سے پیش کیا گیا تھا اس تصویر کے ذریعہ جہاں حرمین الشریفین کے ایک خاص خادم کا تعارف کرایا گیا وہاں مسجد نبوی کے ڈھائی سو ستونوں اور چار سو اکاون محرابوں کے بتانے میں بھی سہولت ہوئی۔

ماہ محرم کی تقریب سے، اس ہفتہ محرم نمبر شائع ہوا اور اس میں واقعہ کربلا کی سبق آموز باتوں کو اجاگر کیا گیا اور حکومت و حاکم کی اچھی اور بری دو قسموں کو سمجھانے کی کوشش کی گئی یہ نمبر تصاویر سے یکسر خالی تھا البتہ نقشوں نے اس کمی کو ایک حد تک پورا کر دیا تھا۔ نقشوں کے ذریعہ خلافت راشدہ، بنوامیہ قبل یزید اور بنوامیہ بعد یزید کی حدود مملکت اسلامیہ کو بتایا گیا تھا، ایک نقشہ میں حضرت امام کا سفر منقوش تھا، اور ایک میں معرکہ کربلا۔ ایک نقشہ کے ذریعہ امام حسین کے شجرۂ نسب کو عوام کے ذہن نشین کیا گیا۔

ان تصویروں کے علاوہ روزانہ کی خبریں مرکز کی ایک خصوصیت بن گئی ہیں۔ روزانہ کی چیدہ خبریں جو عموماً ان خبروں کے علاوہ ہوتی ہیں جو روزانہ مصوّر اخبار کے ذریعہ لوگوں کو معلوم ہوں یہ خبریں روزانہ ایک تقریر کی صورت میں سنائی اور سمجھائی جاتی ہیں اور ان خبروں کی جان نقشے ہیں دنیا کے مختلف تفصیلی نقشے آویزاں رہتے ہیں اور سنانے والا ہر خبر کے مقامات کا اس کی جغرافی، تاریخی اور سیاسی اہمیت کا ذکر کرتا جاتا ہے۔ اس تقریر میں خبروں کو اچھی طرح سمجھانے کا پورا موقع حاصل رہتا ہے اور عام معلومات ذہن نشین کرنے کے لئے ہمیں تجربہ سے یہی ذریعہ موثر معلوم ہوا ہے۔ (باقی آئندہ)

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ایسے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ فروری سنہ ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

مبر شمار	ہمدرد نمبر	اسمِ گرامی صاحب
۱	۲۸۸	ایم سمیع الرحمن صاحب مرادآباد
۲	۲۸۹	محمد واصل صاحب »
۳	۲۹	محمد اسمٰعیل محمد واصل صاحبان »
۴	۲۹۱	محبوب الٰہی صاحب »
۵	۲۹۲	محمد زین العابدین صاحب بدایوں
۶	۲۹۳	ذکاء اللہ خاں صاحب مرادآباد
۷	۲۹۴	محمد رضا خاں صاحب »
۸	۲۹۵	محمد یعقوب صاحب »
۹	۲۹۶	محمد علی صاحب »
۱	۲۹۷	ڈاکٹر عبد العزیز خاں صاحب »
۱۱	۲۹۹	ڈاکٹر سراج احمد صاحب ڈھاکہ
۱۲	۳	حاکم علی صاحب »
۱۳	۳۰۱	خان بہادر ڈاکٹر محمود حسین خاں صاحب »
۱۴	۳ ۱	ڈاکٹر محمد شہید اللہ صاحب »
۱۵	۳ ۲	عسکر علی صاحب »

مبر شمار	ہمدرد نمبر	اسمِ گرامی صاحب
۱۶	۳ ۳	مولوی کمال الدین صاحب ڈھاکہ
۱۰	۳ ۴	مولوی عبد الرحمٰن صاحب »
۱۸	۳ ۵	قاضی عبد الجلیل صاحب »
۱۹	۳ ۶	مولوی شمس الدین صاحب »
۲	۳ ۷	مولوی عبد الحی صاحب »
۲۱	۳ ۸	عبد الحفیظ صاحب »
۲۲	۳ ۹	ممتاز الدین صاحب »
۲۳	۳۱۰	عبد الغنی صاحب »
۲۴	۳۱۱	عبد الحمید صاحب »
۲۵	۳۱۲	حفیظ الدین صاحب »
۲۶	۳۱۳	نور القدوس صاحب »
۲۷	۳۱۴	امین الدین صاحب »
۲۸	۳۱۵	محمد یٰسین صاحب »
۲۹	۳۱۶	عبد المنان صاحب »
۳۰	۳۱۷	عبد الرحمٰن صاحب »

مبر شمار	ہمدرد نمبر	اسمِ گرامی صاحب
۳۱	۳۱۸	خان بہادر عبد الجلیل صاحب ڈھاکہ
۳۲	۳۱۹	سید ظفر حسین صاحب آزاد »
۳۳	۳۲۰	مولوی اللہ بخش صاحب »
۳۴	۳۲۱	حاجی مولوی شریف حسین صاحب »
۳۵	۳۲۲	حاجی انیس الرحمٰن صاحب بنگال »
۳۶	۳۲۳	عبد العزیز میمن صاحب »
۳۷	۳۲۴	مولوی محمد عبد الرب صاحب کلکتہ
۳۸	۳۲۵	ڈاکٹر وجاہت حسین صاحب ڈھاکہ
۳۹	۳۲۶	عبد الغفور صاحب علیگڑھ
۴	۳۲۷	حاجی حافظ حنیف الدین صاحب دہلی
۴۱	۳۲۸	ح، ط معرفت ڈاکٹر عابد حسین صاحب
۴۲	۳۲۹	محمد احمد صاحب »
۴۳	۳۳۰	ایس نیاز میاں صاحب »
۴۴	۳۳۱	محمد فاروق صاحب »
۴۵	۳۳۲	محمد نور خاں صاحب »
۴۶	۳۳۳	فیض احمد صاحب »

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو ماہ فروری سنہ ۴۶ء میں ہمیں اپنے منتظمین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انہیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہئے

(مرتب)

فروری سنہ ۱۹۴۶ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی حضرات	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی حضرات	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی حضرات	رقم موصولہ
۱	۲۴۶	سید شاہد علی صاحب مع برادران دہلی	عـہ ر	۱۳	۲۲۳ دہلی	فضل الحق صاحب دہلی	۴ ر	۲۵	۲۲۴۲ دہلی	احمد اسلام خانصاحب دہلی	عـہ ر
۲	۲۴۸	محمد عمر صاحب ایڈوکیٹ "	صہ ر	۱۴	۲۲۳۱ "	فیض محمد صاحب "	۸ ر	۲۶	۲۲۴۴	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان "	سے ر
۳	۲۵۰	خواجہ عبدالمجید خانصاحب "	سے ر	۱۵	۲۲۳۲ "	سید محمد احمد صاحب "	عـہ ر	۲۷	۲۲۴۵ "	اقبال حسین صاحب "	عـہ ر
۴	۷۷؍۹ دہلی	قاضی مجتبیٰ حسین صاحب رکابی نئی دہلی	سے ر	۱۶	۲۲۳۳ "	عبداللطیف خانصاحب "	صہ ر	۲۸	۲۲۴۶ "	محمد جمیل احمد صاحب "	۸ ر
۵	۲۲۲۳	حکیم حاجی عبدالحمید خانصاحب دہلی	صہ	۱۷	۲۲۳۴ "	سید عبداللطیف شاہ صاحب "	۸ ر	۲۹	۲۲۴۷ "	غلام نبی صاحب "	عاؔر
۶	۲۲۲۳ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عـہ ر	۱۸	۲۲۳۵	سید شمس الدین صاحب "	۸ ر	۳	۲۲۴۸ "	ایس محمد یوسف صاحب "	عاؔر
۷	۲۲۲۴ "	محمد شفیع صاحب "	۸ ر	۱۹	۲۲۳۶ "	سید ضیاء علی صاحب "	عـہ ر	۳۱	۲۲۴۹ "	بیگم محمد یعقوب صاحب "	عـہ ر
۸	۲۲۲۵ "	حاجی ضیاء اللہ خانصاحب "	عاؔر	۲	۲۲۳۷ "	محمد علی صاحب "	۸ ر	۳۲	۲۲۵ "	عبداللطیف صاحب "	عـہ
۹	۲۲۲۶ "	منشی حفیظ الدین صاحب "	۴ ر	۲۱	۲۲۳۸ "	آغا محمد امین صاحب "	عـہ ر	۳۳	۲۳۰۱ "	زاہد حسین صاحب نئی دہلی	صہ ر
۱۰	۲۲۲۷ "	رحمت خانصاحب "	۴ ر	۲۲	۲۲۳۹ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴ ر	۳۴	۲۳۰۲ "	میاں غلام علی صاحب "	۴ ر
۱۱	۲۲۲۸ "	زرین خانصاحب "	عاؔر	۲۳	۲۲۴۰ "	سید غلام حسین صاحب "	عاؔر	۳۵	۲۳۰۳ "	میر عزیز الدین صاحب "	عـہ
۱۲	۲۲۲۹ "	والدہ محمد الیاس صاحب "	عـہ ر	۲۴	۲۲۴۱ "	رفیق احمد صاحب "	عـہ ر	۳۶	۲۳۰۴ "	مولانا بشیر احمد صاحب "	۴ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۷	۲۳۰۵ دہلی	شیخ محمد انیس الرحمٰن صاحب نئی دہلی	عہ/
۳۸	۲۳۰۶	ایس مولا بخش چودھری مہر دین صاحبان ،	عہ/
۳۹	۲۳۰۷	منشی محمد احسن صاحب ،	۸/
۴۰	۲۳۰۸	سید حفیظ الدین صاحب ،	۸/
۴۱	۲۳۰۹	مولوی عبدالصمد صاحب ،	عہ/
۴۲	۲۳۱۰	محمد احمد صاحب چالولا ،	صہ/
۴۳	۲۳۱۱	مرزا فیاض بیگ صاحب ،	۴/
۴۴	۲۳۱۲	حاجی نور الدین صاحب ،	۸/
۴۵	۲۳۱۳	عمر الدین صاحب ،	۸/
۴۶	۲۳۱۴	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان ،	۴/
۴۷	۲۳۱۵	محمد عبدالخالق شہاب الدین صاحبان ،	عا/
۴۸	۲۳۱۶	مولانا اصغر علی صاحب ،	۸/
۴۹	۲۳۱۷	ملک آفتاب احمد صاحب ،	عہ/
۵۰	۲۳۱۸	محمد ابراہیم صاحب ،	۲/
۵۱	۲۳۱۹	مولانا عبدالرحمٰن صاحب ،	۸/
۵۲	۲۳۲۰	عبداللطیف صاحب ،	۴/
۵۳	۲۳۲۱	محمد شفیع محمد جلیل صاحبان ،	عہ/
۵۴	۲۳۲۲	حافظ عبدالجلیل صاحب ،	۴/
۵۵	۲۳۲۳	مولوی حفیظ الرحمٰن صاحب ،	۴/
۵۶	۲۳۲۴	قمر الدین صاحب ،	۴/
۵۰	۲۳۲۵	ایم انعام الحق صاحب ،	۴/
۵۸	۲۳۲۶	ارشاد حسین صاحب نقائی ،	۴/
۵۹	۲۳۲۷	منشی حشمت اللہ صاحب ،	۴/
۶	۲۳۲۸	حکیم حامد میاں صاحب	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۱	۲۳۲۹ دہلی	سید محمد شفیع صاحب نئی دہلی	۲/
۶۲	۲۳۳۰	سعید الرحمٰن صاحب ،	۴/
۶۳	۲۳۳۱	حکیم شریف الدین صاحب ،	۴/
۶۴	۲۳۳۲	محمد احمد صاحبان ،	۸/
۶۵	۲۳۳۳	عوض خاں محمد اسمٰعیل صاحبان ،	صہ/
۶۶	۲۳۳۴	ایچ فضل الرحمٰن صاحب لرلور ،	صہ/
۶۷	۲۳۳۵	مرغوب احمد توفیق صاحبان ،	عا/
۶۸	۲۳۳۶	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان ،	عیہ/
۶۹	۲۳۳۷	علی احمد خاں صاحب ،	عہ/
۷	۲۳۳۸	شمس العارفین صاحب ،	عہ/
۷۱	۲۳۳۹	کلو صاحب تالے والے ،	۴/
۷۲	۲۳۴۰	ناصر حسین صاحب ،	۸/
۷۳	۲۳۴۱	خواجہ سرور حسین صاحب ،	عا/
۷۴	۲۳۴۲	سلیم الزماں صاحب صدیقی ،	للعہ/
۷۵	۲۳۴۳	ٹلی سلیم الزماں صاحب ،	عا/
۷۶	۲۳۴۴	محمد حسین خادم صاحب ،	۸/
۷۰	۲۳۴۵	حاجی بشیر احمد صاحب ،	۸/
۷۸	۲۳۴۶	بشیر مرزا صاحب ،	عہ
۷۹	۲۳۴۷	محمد تقی صاحب ایڈیٹر ،	۴/
۸	۲۳۴۸	شمس العارفین صاحب ،	۴/
۸۱	۲۳۴۹	محمد عارف صاحب ،	عہ/
۸۲	۲۳۵۰	حاجی عبدالحمید عبدالمجید صاحبان ،	۴/
۸۳	۲۳۵۱	ڈاکٹر حسین بخش صاحب ،	۴/
۸۴	۲۳۵۲	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ،	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۸۵	۲۳۵۳ دہلی	منشی خورشید عالم صاحب نئی دہلی	صعہ
۸۶	۲۳۵۴	عبدالحق صاحب ،	صہ/
۸۷	۲۳۵۵	حاجی عبدالرحمٰن عبدالرحیم صاحبان ،	عہ/
۸۸	۲۳۵۶	سراج الدین صاحب ،	۴/
۸۹	۲۳۵۷	محمود علی صاحب علوی ،	عا/
۹۰	۲۳۵۸	پیر محمد صاحب ،	عیہ/
۹۱	۲۳۵۹	مرزا محمد سلیمان صاحب ،	صہ/
۹۲	۲۳۶۰	رفیع اللہ خاں صاحب ،	۸/
۹۳	۲۳۶۱	آفتاب الدین صاحب ،	عہ/
۹۴	۲۳۶۲	حاجی غلام احمد اقبال احمد صاحبان ،	عہ/
۹۵	۲۳۶۳	منشی شمس الدین صاحب ،	۴/
۹۶	۲۳۶۴	عبدالمغنی صاحب ،	عہ/
۹۷	۲۳۶۵	قاری عبدالجبار صاحب ،	عہ/
۹۸	۲۳۶۶	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ،	۴/
۹۹	۲۳۶۷	شیخ انیس الرحمٰن صاحب ،	۴/
۱۰	۲۳۶۸	میاں محمد رفیق صاحب ،	صہ/
۱۰۱	۲۳۶۹	رحمت اللہ صاحب ،	۴/
۱۲	۲۳۷	منشی ناظر حسین صاحب ،	عہ/
۱۰۳	۲۳۷۱	حاجی عبدالغنی فضل الحق صاحبان ،	عا/
۱۰۴	۲۳۷۲	محمد یسین صاحب ،	عہ/
۱۵	۲۳۷۳	حکیم احمد حسین خاں صاحب ،	۲/
۱۰۶	۲۳۷۴	سرفراز الحق صاحب ،	۴/
۱۰۷	۲۳۷۵	منشی بشیر بیگ صاحب ،	۲/
۱۸	۲۳۷۶	دفتر رسالہ عصمت ،	۸/

نمبر شمار	حوالہ نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰۹	۲۳۲۷ ڈی	خواجہ غلام السبطین صاحب دہلی	عہ/	۳	۲۷۳	ڈاکٹر سعید الظفر صاحب سہوانی	ماعیہ ۱۲	۲۷	۹۹۴ ڈی	حافظ محمد شاکر صاحب مراد آباد	سے/
۱۱۰	۲۳۲۸	محبوب علی صاحب ''	عہ/	۴	۲۷۷	عبدالعزیز خان صاحب شمس آباد	لعہ	۲۸	۹۹۵	نواب احمد اللہ خان صاحب ''	عہ/
۱۱۱	۲۳۲۹	حکیم عزیز الدین صاحب ''	۸/	۵	۸۹۴ ڈی	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب علیگڑھ	عہ/	۲۹	۹۹۶	شجاعت علی خان صاحب ''	سے/
۱۱۲	۲۳۳۰	حافظ سراج احمد صاحب ''	۴/	۶	۸۹۵	شاہ محمد ادریس صاحب ''	عہ/	۳۰	۹۹۷	ہدایت علی خان صاحب ''	سے/
۱۱۳	۲۳۳۱	میاں جی منور الدین محمد گلزار صاحبان ''	۵/	۷	۸۹۶	حکیم عبداللہ نصر صاحب ''	عا/	۳۱	۹۹۸	مولوی محمد مہدی صاحب ''	عہ/
۱۱۴	۲۳۳۲	منار الدین صاحب	عہ/	۸	۸۹۷	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب ''	عہ/	۳۲	۹۹۹	عبدالہادی صاحب ''	عا/
۱۱۵	۲۳۳۳	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان ''	۸/	۹	۸۹۸	بیگم صاحبہ حکیم عبداللطیف صاحب ''	عا/	۳۳	۱ ۱	حبیب اللہ صاحب علیگڑھ	عہ/
۱۱۶	۲۳۳۴	محمد ادریس صاحب ماڈرن ایپرکو ''	عہ/	۱۰	۸۹۹	پروفیسر محمد حبیب صاحب ''	۵ع	۳۴	۲ ۱	ڈاکٹر اسرار قدوائی صاحب ''	عہ/
۱۱۷	۲۳۳۵	عبدالرحیم صاحب ''	۸/	۱۱	۹۰۰	مولوی امین خان صاحب ''	عا/	۳۵	۳ ۱	عظمت الٰہی صاحب زبیری ''	۵/
۱۱۸	۲۳۳۶	ایم اکرام الدین صاحب ''	۸/	۱۲	۹۷۸	مولوی عبدالقیوم صاحب مراد آباد	عہ/	۳۶	۴ ۱	چودھری محمد رفیع صاحب ''	عہ/
۱۱۹	۱۳۳۸	تاج الدین صاحب نئی دہلی	عہ/	۱۳	۹۷۹	مولوی عبدالمجید خان صاحب ''	عا/	۳۷	۵ ۱	ڈاکٹر ناصر مرزا صاحب ''	عہ/
۱۲۰	۱۳۳۹	ملک غلام حیدر صاحب ''	۸/	۱۴	۹۸۰	ایس ایم عاصم صاحب ''	عیر/	۳۸	۶ ۱	پروفیسر محمد شریف صاحب ''	للعہ/
۱۲۱	۱۳۴۰	محمد غیور صاحب ''	۸/	۱۵	۹۸۱	حکیم محمد انظار احمد صاحب ''	عیر/	۳۹	۷ ۱	بیگم صاحبہ خواجہ منظور حسین صاحب ''	عا/
۱۲۲	۱۳۴۱	صوفی غلام قادر صاحب ''	۸/	۱۶	۹۸۲	محمد فاضل صاحب ''	عہ/	۴۰	۸ ۱	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب ''	عہ/
۱۲۳	۱۳۴۲	سید ضمیر الحسن صاحب برنی ''	۸/	۱۷	۹۸۳	محمد اسمٰعیل محمد فاضل صاحبان ''	عہ/	۴۱	۱۸۵۱	مولوی محمد یوسف صاحب سہارنپور	عہ/
۱۲۴	۱۳۴۳	آغا علی مصطفیٰ صاحب ''	۴/	۱۸	۹۸۵	ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب ''	عہ/	۴۲	۱۸۵۲	قاضی محمد مسعود صاحب ''	سے/
۱۲۵	۱۳۴۴	سید محمود ذاکر صاحب ''	۴/	۱۹	۹۸۶	ام شریل الرحمٰن صاحب ''	عہ/	۴۳	۱۸۵۳	ایس ایم امام محمد اکرام صاحبان ''	سے/
۱۲۶	۱۳۴۵	مفتی حبیب الرحمٰن صاحب ''	۴/	۲۰	۹۸۷	محبوب الٰہی صاحب ''	عہ/			میزان کل ماللعہ	
		میزان کل ۱۶۵ ماعہ		۲۱	۹۸۸	مولوی عبدالسلام صاحب ''	سے/			بنگال	
		یوپی		۲۲	۹۸۹	مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب ''	عہ/				
				۲۳	۹۹۰	مولوی زین العابدین صاحب ''	عہ/	۱	۲۴	مسز رحیون بخش محمد حامد صاحبان کلکتہ	ما/
				۲۴	۹۹۱	مولوی ذکاء اللہ صاحب ''	عہ/	۲	۳۷۲ ڈی	محمد سرور صاحب ''	عہ/
۱	۲۹۴	بتول بیگم صاحبہ قائم گنج	لعہ	۲۵	۹۹۲	محمد رضا خان صاحب ''	عہ/	۳	۳۷۳	شیخ محمد رفیع صاحب ''	سے/
۲	۲۷۱	عبدالغفور صاحب علیگڑھ	عہ/	۲۶	۹۹۳	محمد یعقوب صاحب ''	عہ/	۴	۳۷۴	شیخ محمد تقی صاحب ''	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵	۳۷۵ ڈی	محمد عثمان اجمیری صاحب کلکتہ	۴ر	۲۹	۳۹۹ ڈی	محمد تقی صاحب کلکتہ	۸ر	۵۳	۱۹۷۳ ڈی	حاجی عبدالکریم صاحب کلکتہ	عہ ر
۶	۳۷۶ ″	علی محمد عثمان اجمیری صاحب ″	۸ر	۳۰	۴۰۰ ″	عبدالستار بٹلہ صاحب ″	۸ر	۵۴	۱۹۷۵ ″	صوفی حبیب اللہ صاحب ″	۴ر
۷	۳۷۷ ″	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب ″	۸ر	۳۱	۱۹۵۱ ″	میاں محمد یوسف صاحب سہگل	عہ ر	۵۵	۱۹۷۶ ″	ریاض الدین اینڈ کو ″	ہے ر
۸	۳۷۸ ″	عبدالکریم صاحب ″	عہ ر	۳۲	۱۹۵۲ ″	مولوی رحیم الدین صاحب	عہ ر			میزان کل ۔ [illegible]	
۹	۳۷۹ ″	اے ایم خیرادی صاحب ″	۸ر	۳۳	۱۹۵۳ ″	پروفیسر محمد محفوظ الحق صاحب ″	عہ ر			**بمبئی**	
۱	۳۸۰ ″	ایف ۔ اے خاں صاحب ″	۸ر	۳۴	۱۹۵۴ ″	مولوی محمد یحییٰ صاحب ″	۸ر				
۱۱	۳۸۱ ″	مس آر ایس خاں صاحب ″	۴ر	۳۵	۱۹۵۵ ″	محمد صالحین صاحب ″	عگر	۱	۲۴۳	حبیب گلاس ویئر اسٹورز احمد آباد	سے ر
۱۲	۳۸۲ ″	مس کی کی خاں صاحب ″	۴ر	۳۶	۱۹۵۶ ″	محمد احمد صاحب ″	عہ ر	۲	۲۶۷	ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب بمبئی	۱۰۰ر
۱۳	۳۸۳ ″	عبدالوہاب صاحب ″	۴ر	۳۷	۱۹۵۷ ″	حاجی محمد ربیع صاحب ″	عہ ر	۳	۲۰۹۱ ڈی	معین الدین حارث صاحب ″	عہ ر
۱۴	۳۸۴ ″	ایم ایوب ولی محمد صاحب ″	۴ر	۳۸	۱۹۵۸ ″	محمد زبیر خاں صاحب ″	۸	۴	۲۰۹۲ ″	اہلیہ ″ ″	عہ
۱۵	۳۸۵ ″	مولوی حبیب الحسن صاحب ″	سے ر	۳۹	۱۹۵۹ ″	حاجی عبدالوہاب صاحب ″	عہ ر	۵	۲۰۹۳ ″	ایم اے باسط صاحب ″	عہ ر
۱۶	۳۸۶ ″	مولوی عبدالعزیز صاحب ″	عہ ر	۴۰	۱۹۶۰ ″	اللہ بخش دوست محمد صاحبان ″	عہ ر	۶	۲۰۹۴ ″	عثمان حسین خاں صاحب ″	عہ ر
۱۷	۳۸۷ ″	نصیر الدین صاحب ″	۲ر	۴۱	۱۹۶۱ ″	بیگم نور الرحمٰن صاحب ″	عہ ر	۷	۲۰۹۵ ″	قاضی عبدالرحمٰن صاحب ″	۱۲ر
۱۸	۳۸۸ ″	سید آغا آفندی صاحب ″	عہ ر	۴۲	۱۹۶۲ ″	مولوی عبدالاحد صاحب ″	عہ ر	۸	۲۰۹۶ ″	محمد ابراہیم صاحب قزلباش ″	عگر
۱۹	۳۸۹ ″	سید کشور حسین صاحب زیدی ″	۸ر	۴۳	۱۹۶۳ ″	خواجہ سراج الدین صاحب ″	سے ر	۹	۲۰۹۷ ″	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب ″	عہ ر
۲۰	۳۹۰ ڈی	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان ″	عہ ر	۴۴	۱۹۶۴ ″	منور برادرس ″	عگر	۱	۲۰۹۸ ″	جے ایل پارس صاحب ″	۴ر
۲۱	۳۹۱ ″	شیخ عبدالرشید صاحب ″	عہ ر	۴۵	۱۹۶۵ ″	غلام حیدر جاولا صاحب ″	عگر	۱۱	۲۰۹۹ ″	سید حسین صاحب ″	۴ر
۲۲	۳۹۲ ″	خواجہ محمد شفیع صاحب ″	عہ ر	۴۶	۱۹۶۶ ″	عبدالمنان صاحب ″	عہ ر	۱۲	۲۱۰ ″	میر اصغر علی صاحب ″	عہ ر
۲۳	۳۹۳ ″	ایس خلیل الرحمٰن صاحب برادرس ″	۴ر	۴۷	۱۹۶۷ ″	ایس مولا بخش برادرس ″	۱۲ر	۱۳	۲۱۰۱ ″	حبیب رحیم صاحب پاریا ″	عہ ر
۲۴	۳۹۴ ″	رحمٰن الٰہی صاحب ″	عہ ر	۴۸	۱۹۶۸ ″	ایس ایم عمر صاحب ″	۱۲ر	۱۴	۲۱۰۲ ″	ابراہیم عمادی صاحب ″	۴ر
۲۵	۳۹۵ ″	ہدایت اللہ صاحب ″	۸ر	۴۹	۱۹۶۹ ″	عبدالرزاق صاحب ″	۸ر	۱۵	۲۱۰۳ ″	قمر میرٹھی صاحب ″	۴ر
۲۶	۳۹۶ ″	قاضی محمد بشیر صاحب ″	عگر	۵۰	۱۹۷۰ ″	شیخ محمد فاروق صاحب ″	عہ ر	۱۶	۲۱۰۴ ″	رحیم اللہ صاحب ″	۸ر
۲۷	۳۹۷ ″	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب ″	عہ ر	۵۱	۱۹۷۱ ″	سید احمد فضل صاحب ″	عہ ر	۱۷	۲۱۰۵ ″	خواجہ غلام جیلانی صاحب ″	۴ر
۲۸	۳۹۸ ″	شیخ محمد صدیق صاحب ″	عہ ر	۵۲	۱۹۷۲ ″	شیر علی اصغر علی صاحبان ″	۸ر	۱۸	۲۱۰۶ ″	محمد امین محمد بشیر صاحب ″	عہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۹	۲۱۰۶ء	خواجہ احمد عباس صاحب بمبئی	عہ/
۲۰	۲۱۰۸ء	ایس اے ریلوی صاحب "	سے/
۲۱	۲۱۰۹ء	سیٹھ حاجی عبداللہ صاحب "	مہ/
۲۲	۲۱۱۰ء	سید فضل شاہ صاحب "	۸/
۲۳	۲۱۱۱ء	مسٹر کے اے حمید صاحب "	عا/
۲۴	۲۱۱۲ء	ڈی زرداج صاحب "	عہ/
۲۵	۲۱۱۳ء	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب "	عا/
۲۶	۲۱۱۴ء	ابوبکر صاحب جیوتانی "	عہ/
۲۷	۲۱۱۵ء	عبدالرزاق داؤد صاحب "	صہ/
۲۸	۲۱۱۶ء	شیخ احمد سگے صاحب "	مہ/
۲۹	۲۱۱۷ء	آصف اے، اے فیضی صاحب "	صہ
		میزان کل ۔ ۱للعہ/	
		بہار	
۱	۲۵۱	سید ابوالعاص صاحب بانکی پور	عہ/
۲	۲۶۰	مولوی محمد الیاس صاحب جہاں آباد گیا	سے/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳	۲۶۱	سید محمد یعقوب صاحب گیا	سے/
		میزان کل ۔ عہ/	
		پنجاب وسرحد	
۱	۲۶۳	خان صاحب ڈاکٹر محمد ایوب صاحب ملتانی	عہ/
		میزان کل ۔ عہ/	
		سندھ	
۱	۲۷۸	او، ایچ انصاری صاحب کراچی	للعہ/
		میزان کل ۔ للعہ/	
		حیدرآباد ۔ دکن	
۱	۲۵۶	ڈاکٹر اے ایل سید صاحب حیدرآباد دکن	صہ/
۲	۲۴۳ دی	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	عہ/
۳	۱۳۴۷ء	سید محمود معزی صاحب "	مہ/
۴	۱۳۴۸ء	سید صادق علی صاحب "	مہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵	۱۳۴۹ دکن	محمد ساجد صاحب اورنگ آباد	مہ/
۶	۱۳۵۰ء	علیم اللہ صاحب "	مہ/
۷	۱۸۵۴ء	خواجہ حیات اللہ صاحب "	مہ/
۸	۱۸۵۵ء	دتاترے راؤ صاحب "	۳/
۹	۱۸۵۶ء	محی الدین صاحب "	۳/
۱۰	۱۸۵۷ء	وتسوبا تھدراؤ کرے صاحب "	۳/
۱۱	۱۸۵۸ء	بشیرالدین صاحب "	۳/
۱۲	۱۸۵۹ء	رام لال صاحب "	۳/
		میزان کل ۔ ۱/	
		دیگر	
۱	۲۵۷	عالی مرتبت مشیرالملک عالی قدر قاضی علی حیدر عباسی صاحب بھوپال	عہ/
		میزان کل ۔ عہ/	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۳۷	والدہ محمد صادق صاحب قائم گنج	سو/	۶	۲۴۴	بیگم طفیل احمد صاحب علیگڑھ	مہ/	۱۱	۲۷	پیرجی محمد ابراہیم صاحب عباسی دہلی	عا/
۲	۲۳۸	حافظ محمد گل صاحب کراچی	عہ/	۷	۲۴۷	محمد یونس خان صاحب بھوپال	للعہ	۱۲	۲۷۶	عبدالقادر خان صاحب ڈچکوٹ لائلپور	عسو/
۳	۲۳۹	میر محمد صاحب "	۸/	۸	۲۵۳	انعام الحق صاحب صدیقی متھرا	عا/	۱۳	۹۸۴ دی	شیخ عبدالغفور صاحب مرادآباد	مہ/
۴	۲۴۰	ایس ایم عبیداللہ صاحب بریلی	عہ	۹	۲۵۴	ایم عبدالعزیز صاحب فطرت راولپنڈی	عہ/	۱۴	۲۲۲۳	احمد اسلام خان صاحب دہلی	۵۷
۵	۲۴۲	محمد حامد مرزا صاحب گلبرگہ حیدرآباد	عہ/ ۱۳	۱۰	۲۶۶	مولوی محمود حسن صاحب حیدرآباد دکن	۱سا/			میزان کل ۱سا للعہ ۱۳/	

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۰۵

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

(طابع و ناشر شفیق الرحمن قدوائی نے دفتر ہمدردان جامعہ
قرول باغ نئی دہلی سے شایع کیا)

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظمِ

حلقہ ہمدردانِ جامعہ

مکتبہ جامعہ

رسائل سلسلۂ تعلیم و ترقی جامعہ

اس وقت خاص بالغوں کے لئے اردو درسیات کا کوئی سلسلہ موجود نہیں ہے۔ بچوں کی کتابیں بڑی عمر کے لوگوں کے لئے دلچسپ ہیں نہ موزوں اس لئے ادارۂ تعلیم و ترقی، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔ بالغ مبتدیوں کے لئے رسائل کا یہ سلسلہ ترتیب دے رہا ہے اور تقریباً دو سو رسائل کا خاکہ تیار کیا گیا ہے جو بالغوں کے پورے نصاب تعلیم پر حاوی ہوگا۔ رسائل تعلیم و ترقی کی کتابت اور مضامین میں مدارج کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔

ان رسائل کا اصل منشا یہ ہے کہ اردو پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو جائے اور کتب بینی کا شوق پیدا ہو تاکہ آئندہ تعلیم و ترقی کے ذریعہ بالغوں کی تعلیم کا سلسلہ خود بخود جاری رہے اور پڑھنا لکھنا سیکھنے کے بعد آدمی پھر ان پڑھ نہ بن جائے۔

حسب ذیل رسائل اس سلسلے کے شائع ہو چکے ہیں یا زیر طبع ہیں ان کا سائز ۱۷×۲۷/۸ ہے ہر رسالہ کم و بیش ۱۶ صفحات

					قیمت
۱۔	نماز	۱	۷۔	صدیق اکبر	
۲۔	مکاتیب مکمل	۲	۸۔	خط و کتابت	"
۳	حبیب خدا	/	۹۔	قومی گیت	"
۵۔	نظمیں	/	۱۰۔	ہمارا ہندوستان	'
۶۔	میونسپلٹی	/			

زیر طبع کتابیں

جلسے کا انتظام ۱ — غزلیں

عمر فاروق ۱

صدر دفتر: مکتبہ جامعہ — نئی دہلی

شاخیں: جامع مسجد — دہلی

دیگر شاخیں: ۱۔ اردو بازار، دروازہ لاہور ۲۔ امین آباد — لکھنؤ

۴۔ پرنسس بلڈنگ بے جے ہسپتال بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ)

نمبر ۶	اپریل سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ ہجری	جلد ۵

فہرست مضامین

چندہ سالانہ ۲ | عہ قیمت فی پرچہ

حالات جامعہ

نواب صاحب رامپور کی تشریف آوری

۱۱ مارچ ۳۸ء کو نواب صاحب رامپور سے جامعہ نگر اوکھلا ملاحظہ فرمایا۔ آپ کے ہمراہ ریاست کے وزیر اعظم بشیر حسین صاحب زیدی بھی تھے۔ عصرانے میں ڈاکٹر شوکت اللہ صاحب انصاری سر رضا علی صاحب، اور خواجہ حسن نظامی صاحب بھی شریک تھے۔ عصرانے کے بعد بچوں نے نواب صاحب کی خدمت میں ایک دلچسپ سپاسنامہ پیش کیا جسے نواب صاحب اور دوسرے لوگوں نے بہت پسند کیا۔

اسکاوٹ بچوں نے نواب صاحب کو گارڈ آف آنر دیا اور بنوٹ سیکھنے والے بچوں نے اپنے کمالات کا مظاہرہ کیا جس کی نواب صاحب نے تعریف کی۔

جامعہ نگر اوکھلا

امسال پہلی مرتبہ استادوں کے مدرسہ کی جانب سے جامعہ کے بچوں کے لئے کھیلوں کا مقابلہ کرایا گیا تھا۔ مقابلوں میں ابتدائی مدرسہ جامعہ نگر، مدرسہ ثانوی (اقامتی) اور تعلیمی مرکز ا کے طلبہ نے حصہ لیا۔ مقابلے ۲۴ فروری سے شروع ہو کر ۲۹ فروری کی شام تک پورے جوش و خروش کے ساتھ ہوتے رہے ۲۹ کی شام کو ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کے جلسے میں جامعہ کا تمام اسٹاف شریک تھا

ہاکی کا میچ اپنی نفاست کے اعتبار سے یادگار میچ تھا۔ یہ میچ دو مرتبہ کھلایا گیا لیکن ہار جیت کا فیصلہ نہ ہو سکا سب سے لمبی کود ۱۲ انیٹ ۲½ انچ رہی سب سے اونچی کود ۴ فیٹ ۸ انچ کی تھی اور گیند پھینکنے کا سب سے زیادہ فاصلہ ۲۵۱ فیٹ رہا۔

مجموعی حیثیت سے ان مقاموں میں ابتدائی مدرسہ جامعہ نگر اور مدرسہ ثانوی (اقامتی) برابر رہے اس لئے شیلڈ اور ایک کپ مشترکہ طور پر ان دونوں ٹیموں کو دیا گیا۔ تیسرے درجہ کا کپ اس ٹیم کو دیا گیا جو مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر، مدرسہ ثانوی اور تعلیمی مرکز ۱ کے باقی ماندہ کھلاڑیوں سے بنائی گئی تھی۔ فضیحہ حسن صاحب طالب علم مدرسہ ثانوی کو سال کا بہترین کھلاڑی مانا گیا اس لئے انہیں بطور خاص ایک کپ دیا گیا۔ حلیم بیگ (جامعہ نگر) ابوبکر (مدرسہ ثانوی) حفیظ دلاوری (جامعہ نگر) خورشید (جامعہ نگر) کو بھی اچھے کھیل کے لئے تمغے دئے گئے۔ ان انعامات کے علاوہ مقابلوں میں پہلی دوسری اور تیسری جگہ لینے والوں کو سندیں بھی دی گئیں۔

مقابلے میں مجموعی حیثیت سے اول آنے والی ٹیم کے لئے شیلڈ جناب فضل الدین صاحب اثر اور جناب کنور بہادر صاحب (پروفیسر آگرہ کالج۔ آگرہ) کا عطیہ تھی۔ دوسرے نمبر کی ٹیم کے کپ کیلئے پانچ روپے ایک جامعی بزرگ نے عطا فرمائے تھے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ مقابلے میں تیسری

جگہ پانے والوں کے لئے اور سال کے بہترین کھلاڑی کے لئے ایک ایک کپ حامد علی خاں صاحب (مکتبہ جامعہ) نے مرحمت فرمایا اور اچھے کھلاڑیوں کے لئے چار میڈل محمد عمر صاحب (استاد ابتدائی مدرسہ جامعہ نگر) سے ملے۔ جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ نے انعامات تقسیم کرنے سے قبل بچوں کو چند نصیحتیں فرمائیں۔

مکتبہ جامعہ اردو کی ترقی اور اس کا فروغ پانا جامعہ کے پیش نظر شروع ہی سے تھا اسی لئے اردو کو یہاں کا ذریعۂ تعلیم بنایا گیا اور نصاب میں اس کو خاص جگہ دی گئی۔ مگر محض اسی قدر کافی نہیں تھا اس لئے عام افادہ کے لئے ایک اردو اکادمی اور ایک مکتبہ کا قیام عمل میں آیا۔

یوں تو مکتبہ جامعہ نے اردو کی شروع ہی سے اچھی خاصی خدمت کی ہے اور طباعت کی عمدگی اور تجلید کی نفاست اور مضبوطی میں اس نے بڑی شہرت حاصل کی لیکن ادھر دو تین سال سے اس نے مختلف صوبوں کے لئے ریڈریں تیار کر کے اپنی خدمت کو بہت وسیع اور عالمگیر کر لیا ہے۔

صوبائی حکومتوں نے، اپنے قیام کے بعد جہاں اور بہت سی اصلاحات کیں وہاں تعلیم کی طرف بھی توجہ کی۔ اس سلسلہ میں دیہاتوں میں متعدد مکتب کھلے اور دارالمطالعے قائم کئے گئے ہیں خوشی ہے کہ کشمیر، پنجاب، یوپی اور بمبئی نے اردو کی کتابیں خریدتے وقت مکتبہ جامعہ کو یاد رکھا اور تقریباً ۲۵۰۰۰ کے آرڈر دے کر اس ادارے کو اردو کی خدمت کا اچھا موقع دیا۔

گذشتہ دسمبر میں کشمیر کی ابتدائی اور مڈل کی جماعتوں کے لئے اردو زبان کی ریڈروں کا ایک سٹ تیار کر کے حکومت کشمیر کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا جسے غور و خوض کے بعد حکومت کشمیر نے منظور کر لیا ہے۔ ریڈریں خاص اردو زبان میں لکھی گئی ہیں اور زبان کی صحت کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

ریڈروں کی تیاری میں مقامی حالات کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے یعنی وہ جس صوبے کے لئے ہوتی ہیں اسی لحاظ سے ان کے مضامین ہوتے ہیں اسی طرح پڑھنے والے بھی پیش نظر ہوتے ہیں اگر اسلامی مکاتب کے لئے ہوتی ہیں تو اسلام اور مسلمانوں کا پورا خیال رکھا جاتا ہے اور اگر ہندوستان کی تمام قوموں کے لئے ہوتی ہیں تو اسے بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ مختلف سٹ علیحدہ علیحدہ زیر طبع ہیں۔

تعلیمی سفر تعلیمی سفر جدید تعلیم کا ایک لازمی جزو ہے اس سے معلومات میں جس قدر اضافہ ہوتا ہے وہ بہت سی کتابوں سے بھی ناممکن ہے جامعہ میں خصوصاً ابتدائی مدارس میں اس کا بہت خیال رکھا جاتا ہے مقامی تاریخی عمارتوں کے علاوہ دوسرے تاریخی مقامات کے مشاہدہ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے

۲۲ مارچ کو مدرسہ ثانوی کے ۳۲ لڑکوں کی ایک جماعت اساتذہ کی نگرانی میں تاریخی مقامات کی سیر کے لئے روانہ ہوئی اور اجمیر، چتوڑگڈھ، اودے پور اور جے پور کو تفصیل کے ساتھ دیکھ کر ۲۹ مارچ کو واپس آئی۔

گئے۔ اور تقریباً سو پندرہ پرائیویٹ ملازمین کو اس مقصد کے لئے مدد دی گئی۔ سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا گیا تھا کہ جو ایک شخص کو خواندہ بنائے گا اسے ایک روپیہ دیا جائے گا۔ ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈ، ٹیکٹریز اور بینک وغیرہ سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے خدمتگاروں اور ملازموں کی تعلیم کا انتظام کریں۔ تمام انٹرمیڈیٹ کالج، ہائی اسکولوں اور مڈل اسکولوں سے بھی بالغوں کو تعلیم دینے کی درخواست کی گئی چنانچہ ۱۱۹۷ میں سے ۴۳۷ اداروں نے اس خدمت کو انجام دیا۔ طلبہ کی توجہ کو "انگوٹھے کا نشان نہ لگایا جائے" کی مہم کی طرف منعطف کرائی گئی چنانچہ انہوں نے ۱۵۳۲۵۱ اشخاص کو دستخط کرنے کی تعلیم دی۔

اسکیم کے مستقبل کے متعلق اہم کام یہ ہوا ہے کہ نوخواندہ بالغوں کی تعلیم کو باقی رکھنے کی پوری پیش بندی کرلی گئی ہے۔ چنانچہ ۶۸ کتب خانے اور ۳۶ دارالمطالعے "یوم خواندگی" میں قائم کئے گئے، ہر لائبریری کو تقریباً ۳۰ ہندی اور اردو کی کتابیں دوسری ضروریات کے علاوہ دی گئیں ہر کتب خانہ کے ماتحت پانچ میل سے آٹھ میل کے اندر پانچ شاخیں ہوتی ہیں۔ جنوری ۳۹ء سے دسمبر ۳۹ء تک ۱۳۱۰۲۲ کتابیں جاری کی گئیں۔ ہر دارالمطالعہ کو دو ہفتہ وار اور ایک ماہوار رسالہ، مقامی حالات کے ماتحت اردو یا ہندی میں دیا جاتا ہے۔ عورتوں کے لئے خاص طور پر ۲۷۰ ہفتہ وار اور ۴۱۵۰ ماہوار رسالے گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کئے جاتے ہیں۔

بنگال میں گھڑی سازی کی تعلیم

بنگال میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایڈوارڈ انڈسٹریل (صنعتی) اسکول بوگرا میں حکومت بنگال نے باضابطہ طور سے ایسا کلاس کھولا ہے جہاں گھڑی دھرم گھڑی اور وقت دیکھنے کے دوسرے سامان کی مرمت کرنے کی تعلیم باقاعدہ دی جائے گی ـــــ تعلیم کی مدت دو سال ہے ـــــ اس تعلیم کے لئے کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے لیکن طلباء کو احتیاطاً دس روپے بطور ضمانت جمع کر دینے پڑیں گے۔

داخلہ کے لئے ہائی اسکول کے ساتویں درجہ تک کی تعلیم شرط ہے ـــــ اس کے علاوہ طلباء کو جفاکش اور محنتی ہونا چاہئے نیز آنکھوں کی روشنی بھی اچھی ہونی چاہئے اور فطری طور سے طبیعت تجارت اور کاروبار کی طرف راغب ہو

تعلیمی خبریں

اس اشاعت سے، ہم ہمدرد جامعہ میں تعلیمی خبروں کے ایک مستقل باب کا اضافہ کرتے ہیں۔ ہندوستان میں اس وقت تعلیم کی اصلاح و ترقی اور خصوصاً تعلیم بالغان کی اشاعت کی جو کوششیں ہو رہی ہیں ان سے ہم ناظرین ہمدرد جامعہ کو ماہ بماہ آگاہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

(مرتب)

یوپی میں تعلیم بالغان ابھی حال میں یوپی کے تعلیمی توسیعی شعبہ کے مہم خواندگی کی ۱۹۳۹ء کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس کی تلخیص ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

خواندگی کی رسم افتتاح ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء کو، گورنر، وزیر اعظم اور صوبوں کی مختلف جماعتوں اور پارٹیوں کے لیڈروں کے پیامات کے ساتھ ادا کی گئی یوم خواندگی، عوام کی توجہ اور رغبت کو اس اسکیم کی طرف متوجہ کرنے میں بہت کامیاب رہا۔

گو تعلیمی توسیعی پروگرام کا یہ پہلا سال تھا اور تنظیم کے بہت سے مسائل پیدا ہو گئے تھے، لیکن پھر بھی اس صوبہ کا نتیجہ دوسرے صوبوں سے بہت اچھا رہا۔ اس ایک سال میں خواندگی کی سند حاصل کرنے والوں کی مجموعی تعداد ۲۷۶۶۰۴ اور دستخط کرنے والوں کی کل تعداد ۱۵۳۲۵۱ تھی۔ اور ایسے ناخواندہ لوگوں کی تعداد جنھیں اخبارات پڑھکر سنائے گئے ۱۵۲۳۱۴۶۴ تھی یہ شاندار نتیجہ اس سے زیادہ رہا جو شعبہ کی طرف سے پورے صوبہ کے لئے معین کیا گیا تھا بعض ضلعے مثلاً بریلی اور بجنور اپنے حصہ کو پورا نہ کر سکے مگر دوسرے اضلاع مثلاً علی گڑھ اور کانپور نے اپنے معینہ حصے سے کہیں زیادہ کام کیا۔ خواندوں کی مجموعی تعداد معینہ تعداد سے ۰ ہ زیادہ رہی مہم صرف ایک حیثیت سے مایوس کن ثابت ہوئی۔ "ہر ایک ایک شخص کو پڑھائے" کی مہم کے مطابق ان لوگوں کو، دو روپے فی شخص ادا کرنے ہوتے ہیں جو ایک سال میں ایک شخص کو پڑھانے کا عہد کرنے سے قاصر ہیں۔ ایک لاکھ تعداد میں سے، جنہوں نے دو روپے دینے کا وعدہ کیا تھا، صرف پانچویں حصے یعنی ۲۰ ہزار نے اپنے وعدہ کو ایفا کیا جس کی وجہ سے صرف ۳۸۶۸ روپے وصول ہو سکے اس لئے یہ شعبہ اب دوبارہ اس قسم کا تجربہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا، دوسرے سال کے لئے، خواندگی کے نشان اور چھوٹے چھوٹے جھنڈے بیچنے کی اسکیم ہے۔

خواندگی کی اسکیم کا اصلی اور مرکزی نقطۂ نظر، بالغوں کے لئے اسکول کھولنا تھا۔ چنانچہ مدارس بالغان بالغوں کے اسکول کے لئے ۱۹۰۰ اساتذہ مقرر کئے گئے۔ اور ہر استاد کو آٹھ سے لیکر دس گاؤں پڑھانے کے لئے دئے

(دیکھئے صفحہ ۴)

حصولِ تعلیم کے وسائل

از جناب مدیر تجمل صاحب استاد تعلیمی مرکز جامعہ

میں نے اپنے گذشتہ مضمون میں نصابِ تعلیم کے متعلق بحث کی ہے اس میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ بچے کی تعلیم و تربیت ۔ تو اس کے ذاتی مفاد اور ذاتی ارتقا کو مد نظر رکھ کر ہونی چاہیئے اور نہ ہی سماج یا حکومت کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے ۔ بلکہ ایسی ہونی چاہیئے کہ دونوں باتیں لازم و ملزوم نظر آئیں اس کے علاوہ اس امر پر بھی روشنی ڈالی تھی کہ بچوں کی تعلیم و تربیت (جس میں پہلے والدین کا کافی حصہ ہوتا تھا) کی تمام تر ذمہ داری اب اساتذہ پر عاید ہو چکی ہے گویا وہی بچوں کے مستقبل بلکہ قوم اور ملک کے مستقبل کو سنوارنے یا بگاڑنے والے ہیں اگر اب بھی وہی منطقی سلسلۂ تعلیم جاری رکھا جائے تو بچوں کی نشو و نما صحیح طور پر نہیں ہو سکتی ۔ نصابِ تعلیم میں جہاں پہلے چند ایک مضامین شامل تھے اب اور بھی کئی ایک باتیں شامل ہو گئی ہیں صرف پرائمری اسکول کے نصاب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ استاد کی ذمہ داریاں کس حد تک بڑھ چکی ہیں ۔

اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے فرض کر لیں کہ ملک میں کوئی اسکول نہیں ہے تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ بچہ تعلیم سے محروم رہے گا ۔ لیکن ایسا نہیں ہے وہ خود اپنے اوپر بہت سی ذمہ داریاں لے لیتا ہے اور ماحول کا اثر بھی قبول کرتا ہے ۔ اچھا ماحول اچھی اور برا ماحول بُری تربیت کرتا ہے ۔ اسکولوں کی عدم موجودگی میں بڑھئی کا لڑکا بڑھئی کا کام سیکھے گا زمیندار نہیں اور پردہ دار گھر کی لڑکی امورِ خانہ داری سے پوری واقفیت حاصل کرے گی لیکن سیر دلی ، سیاست سے بالکل بے خبر ہو گی گویا بچوں کی تعلیم و تربیت کا انحصار ان کے ماحول ، خاندان اور سماج پر ہے ۔ موجودہ زمانہ میں اسکولوں کے قیام کا یقیناً یہی مدعا ہے کہ ہر وہ کام جو بچے کو سیکھنا ہے گھر پر نہیں سکھائے جا سکتے اسکولوں میں سکھائے جائیں زمانۂ قدیم میں بھی اسکولوں کی ضرورت محسوس ہوئی اور وہ مذہبی تعلیم کے لئے قائم کئے گئے تھے ۔ وجہ یہ تھی کہ گھروں میں اس قسم کی تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا اور نہ ہی اس قسم کے حالات موجود تھے کہ اسکولوں کے بغیر بچے مذہبی تعلیم حاصل کر سکتے انگریزی طریقۂ تعلیم کے ماتحت اسکولوں کا اجرا محض اسی لئے ہوا کہ گھروں میں بیٹھ کر بچے انگریزی حکومت کا ہاتھ نہیں بٹا سکتے تھے لیکن اب تو زمانہ ہی بدل چکا ہے ۔ بدل رہا ہے اور معلوم نہیں کب تک بدلتا رہے ۔ آج کی ضروریات آج سے پانچ سال پہلے کی ضروریات سے بالکل مختلف ہیں ۔ لہذا ذمہ داریوں کا بوجھ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ تعلیم و تربیت کے مفہوم مقصد اور حصول میں بے حد تبدیلیاں ہو گئی ہیں گویا اسکول ایک ایسا ذریعہ ہو گیا ہے جہاں بچے کو ہر قسم کی تعلیم دی جائے ۔

ہر قسم کی تعلیم سے میری مراد حصول علم ہے علم اس قدر لا محدود شے ہے جس میں دنیا کی تمام ضرورتیں، واقفیتیں اور حکمتیں شامل ہیں اس کو حاصل کرنے کے لئے دنیا کا ہر فرد کوشش کرتا ہے بعض اس کی جستجو ارادتاً کرتے ہیں اور بعض اس کے نام تک سے بھی آشنا نہیں لیکن پھر بھی کرتے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ کسی چیز کے متعلق علم حاصل کر کے شعوری یا غیر شعوری طور پر خوشی کا اظہار بھی کرتے ہیں جو لوگ اس کی جستجو ارادتاً کرتے ہیں بہت سے ایسے ذرائع عمل میں لاتے ہیں کہ جن سے تکمیل علم ہو سکے۔ مثال کے طور پر حساب کا سیکھنا، لکھنا اور پڑھنا وغیرہ آج تک تو وہ اس کو اصل تعلیم ہی سمجھتے رہے لیکن یہ سب کے سب تعلیم حاصل کرنے کے وسائل تھے حصول علم کے لئے صرف یہی ہرگز کافی نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ذرائع ہیں جن کو عمل میں لائے بغیر تکمیل علم ناممکن ہے وہ ذرائع حسب ذیل ہیں۔

(ا) سننا (ب) مشاہدہ (محسوس کرنا اور سیکھنا) (ج) تعمیر یا ساخت (چیزوں کو بنا کر علم حاصل کرنا) (د) تخیل (ہ) کھیل (و) بولنا اور گفتگو (ز) تعاون یا اشتراک عمل (ح) موسیقی (ط) نقل و حرکت (ی) تصاویر بنانا۔

مندرجہ بالا ذریعوں کو عمل میں لاکر علم تو حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن عمل میں لانا ذرا دشوار ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ بچے کے اندر خاص جذبات پیدا کئے جائیں مثلاً محبت۔ وفاداری (اسکول، قوم اور مذہب کے ساتھ) محنت، خدا کی تعظیم ذہنی اور جسمانی صحت کا خیال رکھنا اسکول میں اچھا ماحول پیدا کر کے بہترین رویہ اختیار کرنے کی کوشش کرنا اساتذہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا وغیرہ وغیرہ اساتذوں کے لئے بھی لازم ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھیں اور ان میں علم کی قدر دانی کا جذبہ پیدا کریں کیونکہ بچے میں جب غم یا تفکر کے اثرات پائے جائیں تو تعلیم دینا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔

علم کو مرکزی حیثیت دے دینے کے بعد اگر اس کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہمارے تمام ذرائع تعلیم اس کے چھوٹے چھوٹے جزو بن کر رہ جائیں گے۔

۱۔ علم الاشیاء

۲۔ علم الانسان

آیئے ہم ان دونوں پہلوؤں پر یکے بعد دیگرے غور کریں

دنیا کی ان تمام اشیاء کا علم جو روزمرہ بچے کے مشاہدے میں آتی اور روز بروز ترقی کرتی جاتی ہیں مثلاً گھر گھر کی چیزیں۔ گردو نواح کھانے پینے کی چیزیں، استعمال کی چیزیں، چاند، تارے، سورج، سورج کا غروب ہونا اور طلوع ہونا وغیرہ سب اسی میں شامل ہیں۔ گویا ہر وہ شے جسے بچے کی عقل تسلیم کر سکتی ہے بچہ اسے سمجھنے کی ضرور کوشش کرے۔ اپنے کپڑوں۔ خوراک اور ان تمام اشیاء کے متعلق جو اس کی ضروریات کو پورا کرنے والی ہیں پوری پوری واقفیت رکھے۔ یہی علم علم الاشیاء ہے۔ دوسرے، لوگوں اور اپنی ذات کے متعلق علم حاصل کرنا علم الانسان کہلاتا ہے

اگر ہم ان علوم پر غور کریں جو طلبا روزمرہ اسکول میں حاصل کرتے ہیں تو معلوم ہوگا کہ وہ ان دونوں میں سے کسی نہ کسی ایک سے ضرور متعلق ہوں گے۔ مثلاً تاریخ کا تعلق علم الانسان کے جغرافیہ میں دونوں اجزا شامل ہیں۔ حساب بذات خود کوئی علم نہیں بلکہ ذریعۂ حصول علم ہے البتہ علوم ہندسہ لوگوں کے علم اور جیومیٹری علم الاشیاء سے تعلق رکھتا ہے اور ابتدائی قواعد جمع تفریق ضرب اور تقسیم وغیرہ حساب سیکھنے کے ذرائع ہیں زراعت کا تعلق علم الاشیاء اور باغبانی کا دونوں سے تعلق ہے اس کے بعد سب سے اہم چیز دستکاری ہے اس کا تعلق بھی علم الاشیاء سے ہے کیونکہ اگر ہم دستکاری کے کمرہ میں کاغذ بنانا سکھائیں تو ہم کو یقیناً یہ بھی سکھانا پڑتا ہے کہ کاغذ کے مختلف اجزا کہاں کہاں سے آتے ہیں بعض اسکولوں میں دستکاری بطور فن نہیں سکھائی جاتی بلکہ واقفیت میں اضافہ کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ یہ اس صورت سے سکھائی جاتی ہے کہ اگر بچہ ماہر فن نہیں بنایا جاتا تو فن سے واقف ضرور کرا دیا جاتا ہے تاکہ وہ عمل اور تجربہ کی بنا پر ماہر بن سکے

علم الاشیاء اور علم الانسان پر ایک بڑا علم محیط کئے ہوئے ہے یعنی علم الٰہیات اس میں ہم جس قدر عبور حاصل کرتے جائیں گے اتنا ہی ہمارا علم ان دونوں کے متعلق زیادہ واضح ہوتا چلا جائے گا۔ گویا اس کی اہمیت سب سے زیادہ ہوئی۔ اگر ایک طالب علم بڑا ہو کر تعلیم یافتہ ہونے کے باعث کسی کے جعلی دستخط بنا کر دھوکا دے سکے تو اس کے علم حاصل کرنے کا کچھ فائدہ نہیں یا یونیورسٹی کا گریجویٹ ہو کر مہذب ڈاکو کہلائے تو ایسی تعلیم بالکل بے سود ہے لہٰذا ایک ایسے علم کی ضرورت ہے جو ان دونوں علوم کے ساتھ ساتھ ان پر چھا رہا ہے جہاں نوجوان تعلیم یافتہ ہو کر نکلیں وہاں روحانی طور پر بھی تربیت یافتہ ہوں۔ اگر ان کو بچپن ہی سے مذہبی تعلیم سے ماحر رکھا جائے تو بہت اچھا ثابت ہو سکتا ہے مذہبی تعلیم سے میری مراد مذہبی جنون کا پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ اس قسم کی روح کا پیدا کرنا ہے جس سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچ سکے۔ مثال کے طور پر اگر بچوں کو مکھی کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے تو ان کے لئے لازم ہے کہ جہاں وہ خود مکھی سے پرہیز کریں۔ وہاں اپنے گاؤں کے جاہل طبقہ کو بھی اس امر سے باخبر کریں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ انھوں نے صحیح تعلیم ہی حاصل نہیں کی گویا اپنے علم کی بنا پر دوسروں کی مدد کرنا علم الٰہیات میں شامل ہے بالفاظ دیگر جب تک بچے کی روحانی تربیت ٹھیک طور پر نہیں ہوتی اس وقت تک ہم اس کے علم کو مکمل نہیں کہہ سکتے۔

اب قابل غور امر یہی ہے کہ حصول علم کے لئے جن ذریعوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ کہاں تک صحیح ہیں اور بچوں کی نفسیات کا مشاہدہ کرتے ہوئے ان سے کس قدر استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

ابھی تک پرائمری اسکولوں میں حساب اور لکھنے پڑھنے کو خاص طور پر ترجیح دی جاتی تھی حالانکہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ اگر کوئی بچہ کسی نئی جگہ آتا ہے تو وہاں کی چیزوں کو نہایت توجہ اور غور سے دیکھتا ہے۔ اگر موقع ملے تو کسی چیز کو اٹھا کر الٹ پلٹ کر بلکہ بعض اوقات توڑ پھوڑ کر اپنی قوت تجسس اور دیگر کئی ایک جبلیات کو تسکین پہنچاتا ہے

اگر اس کو واقعی اس کا پیدائشی حق تسلیم کر لیا جائے تو حصول علم میں یقیناً اس کے ذاتی مشاہدے کو بہت دخل ہونا چاہئے اسی طرح جب بچہ اپنے ذاتی مشاہدے کی بنا پر کچھ واقفیت حاصل کرتا ہے تو اس کو بھی تعلیم میں دخل دیا جانا چاہیئے اور اس واقفیت کو جہاں وہ لکھنے کے ذریعہ ظاہر کر سکتا ہے پڑھنے کے ذریعہ زیادہ توقع کی جا سکتی ہے جہاں حساب کے سوال نکلوا کر اس کی ذہنی تربیت مطلوب ہے اس کو کچھ نہ کچھ بنانے اپنے خیالات کو واضح کرنے اور کسی خاص مقصد کے لئے سوچنے کا کام سپرد کیا جا سکتا ہے اس کے کھیل کو کسی مقصد کی تشکیل دی جا سکتی ہے جسے وہ کھیل ہی سمجھتا ہوا یا یہ تکمیل تک پہنچا دے جد وجہد میں بڑے بڑے مستقل مزاجوں کو مات کر دے وہ حصول مقصد کے لئے دوسروں سے تعاون اور اشتراک عمل سے کام لے مشکلات کو ٹھکراتا ہوا ان پر عبور حاصل کرے اور اسی دوران میں آئندہ زندگی کی کشمکش میں پڑنے کی تیاری کرے۔ وہ گھر اور اسکول میں کوئی امتیاز نہ کرے بلکہ آزادانہ طور پر بحث کر سکے۔ اپنی بھلائی برائی، نفع نقصان اور ممکن و ناممکن کا موازنہ کر سکے۔ گویا وہ اپنی محدود دنیا میں رہتا ہوا اس کی تنگی کا اندازہ نہ کر سکے بلکہ بچپن سے بڑھاپے تک اس کو اپنی دنیا برابر وسیع نظر آتی رہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس قسم کے مشاغل تضیع اوقات کا باعث ہوتے ہیں اس میں شک نہیں کہ لکھنا پڑھنا اور حساب علم حاصل کرنے کے اہم زینے ہیں اور ان کو ضرور سکھانا چاہیئے لیکن سارا وقت ان ہی میں صرف کر دینا بھی مناسب نہیں کیونکہ وہ دوسری چیزیں جنہیں فضول سمجھا جاتا ہے کچھ کم اہمیت نہیں رکھتیں سرایڈم نے کئی سال گذرے انگلستان کے اسکولوں کی نسبت کہا تھا کہ وہ اسکول جہاں ان تینوں مضمونوں پر ہی تمام وقت صرف کیا جاتا ہے اور کسی فضول چیز پر غور نہیں کیا جاتا یقیناً وہ کامیاب ہیں اور وہ اسکول جو ان فضولیات کے لئے زیادہ وقت نکالتے ہیں بہترین اور خوشگوار نتائج پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں یہ بات صرف سرجان ایڈم ہی نے تسلیم نہیں کی ہے بلکہ اب بھی جب کہ نصاب میں ترمیمیں کی گئی ہیں اس قسم کے متعدد مشاغل کو دخل دیا گیا ہے یہاں تک کہ ایک صاحب کا خیال ہے کہ سڑک پر بائیں طرف چلنے کی عادت ڈالنا بھی نصاب میں شامل ہونا چاہیئے اور کسی چیز کے پانے پر شکریہ ادا کرنا پہلی جماعت کے بچوں کو سکھانا بے حد ضروری ہے اس قسم کی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کو سن کر تعجب ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو فی زمانہ اسی قسم کی تعلیم اور ایسے ہی نصاب تعلیم کی ضرورت ہے۔

آگرہ کا تعلیمی اور تفریحی سفر

از جناب رشید نعمانی صاحب استاد تعلیمی مرکز جامعہ

گذشتہ مہینے تعلیمی مرکز کے ابتدائی پنجم اور ششم کے طالب علموں نے بعض اساتذہ کی نگرانی میں آگرہ وغیرہ کے تاریخی مقامات کی سیر کی۔ اس سفر کا تفریح کے علاوہ ایک تعلیمی پہلو بھی تھا جسے ذیل کے مضمون میں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ دوسرے ابتدائی مدارس اس قسم کے سفر کرتے وقت ان تجربوں سے استفادہ کر سکیں (مرتب)

ابتدائی پنجم اور ششم کی نئی اور پرانی دونوں درسی کتابوں میں مغل بادشاہوں اور اُن کی اکثر عمارتوں کے تذکرے ہیں اور ایک کتاب میں تو آگرہ اور وہاں کی عمارتوں کے متعلق ایک پورا سبق ہی ہے۔ پڑھاتے وقت امکانی حد تک زبانی اور تصویروں اور نقشوں وغیرہ کے ذریعہ ہر استاد یہ کوشش کرتا ہے کہ طالب علم جو کچھ پڑھے اسے اچھی طرح سمجھ لے اور یاد کر لے مگر ان سب سے زیادہ مفید اور موثر وسیلہ کسی چیز کو ذہن نشین کرانے کا مشاہدہ ہے۔

چنانچہ آگرہ کا سبق پڑھاتے وقت جب اکبر، جہانگیر اور شاہجہاں کا ذکر آیا اور اُن کی بنوائی ہوئی عمارتوں کا حال بچوں نے پڑھا اور ان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بادشاہوں کی وہ یادگاریں ابھی باقی ہیں نیز ان کے استحکام اور خوبصورتی میں زیادہ فرق واقع نہیں ہوا ہے انہیں، ان کے دیکھنے کا جی چاہا۔ اس خیال سے اور بھی کہ ہندوستان میں رہ کر اور خاص کر دلی میں رہتے ہوئے آگرہ تک جانا اور ان قابل دید عمارتوں کو دیکھنا چنداں دشوار نہیں۔

بچوں کے بڑھتے ہوئے ولولے امنگ اور شوق سفر، استادوں کے سامنے مشاہدہ کا موقع اور ضرورت اس کے علاوہ جماعت کے کمرے اور مدرسے کی فضا سے کچھ دیر کے لئے الگ ہو کر تعلیم و تربیت کی اہمیت اور اس کے سامان غرض یہی باتیں یا محرکات جمع ہو گئے اور پانچویں اور چھٹی جماعتوں کے اسباق اور اشتیاق کو ملا جلا کر ایک سفر کا خاکہ تیار کیا گیا اس کوشش اور منصوبے کے ساتھ کہ یہ سفر نہ تو صرف تفریحی رہے اور نہ تمام تر تعلیمی بلکہ ایک ہی سلسلے اور ایک ہی وقت میں دونوں فائدے حاصل رہیں۔

سفر شروع کرنے سے پہلے دونوں جماعتوں میں آگرہ وغیرہ کی عمارتوں کے سبق پڑھائے گئے اور اُن کے متعلق درسی اور دوسری معیاری کتابوں سے زیادہ سے زیادہ مفید اور ضروری معلومات بچوں کو حاصل کرائی گئیں نہ صرف زبانی بلکہ پڑھائی ہوئی باتوں کو اچھی طرح یاد کرانے کی غرض سے بتائی ہوئی باتوں کو لکھانے کی کوششیں کی گئیں اور جس جگہ یا جس عمارت پر جس طالب علم کا مضمون بہتر ہوتا اسے ایک وال پیپر کے ذریعے نمایاں کیا جاتا۔ عمارتوں اور مقامات کے متعلق

مضامین کے علاوہ بچوں سے تصویریں بھی جمع کرائی گئیں اور انھیں وال پیپر کے ذریعہ شائع کیا گیا۔ اس طرح سفر کے لئے روانہ ہونے سے پہلے ہی ابتدائی جماعت اور ششم کے لکھے ہوئے مضامین اور تصویروں کے ذریعہ سکندرہ، آگرہ اور فتح پور سیکری کی تمام قابل دید عمارتوں اور دوسری چیزوں کے متعلق تفصیلی معلومات کا ایک مناسب ذخیرہ فراہم ہوگیا۔ وال پیپر کا یہ سلسلہ متعلقہ جماعتوں کے علاوہ مدرسے کی اور جماعتوں کے لئے بھی واقفیت، دلچسپی اور تعلیم کا سبب رہا۔

قبل اس کے کہ یہ سفر شروع ہو، جیسا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ہمارے پیش نظر یہ چیز رہی کہ اس سفر کے تعلیمی اور اور تفریحی پہلوؤں کو کسی جگہ بھی ایک دوسرے سے بالکل الگ نہ ہونے دیں بلکہ ابتدا سے لے کر آخر تک یا روانگی سے لے کر واپسی تک ہمارا ہر وہ طالب علم جو اس سفر میں شریک ہے۔ سیر و تفریح کے ساتھ ساتھ وہ اپنے کسی پسندیدہ مشغلے یا کام سے بھی وابستہ رہے اس کے لئے ہم نے یہ کیا کہ سفر کا سارا کام مثلاً کھانا پینا، گھومنا پھرنا، آرام و آسائش، کھیل کود اور دیکھ بھال کا سارا انتظام اور اہتمام مرتب کر کے طالب علموں ہی کو ان سب کا منتظم اور مہتمم بنا دیں اور استاد صرف ان کی نگرانی یا مشورہ کے لئے رہیں۔

چنانچہ تمام منتشر اور متفرق کاموں کے لئے جو کمیٹیاں بنائی گئیں ان کی کل تعداد نو تھی ہر تین کمیٹیوں پر ایک استاد نگراں یا مشیر مقرر ہوا۔ بچوں کی فطری اور ذہنی صلاحیتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اور اُن کے شوق اور شغف کے مطابق خدمتیں اس کے سپرد کی گئی تھیں۔ اس صورت سے ہمارے تمام بچے جن کی تعداد پچاس کے قریب تھی سب کے سب کسی نہ کسی کام اور مشغلے سے متعلق رہے۔

صبح اور شام کے ناشتے اور کھانے کے انتظام کے علاوہ جو اور کمیٹیاں بھی تھیں جن کے نام اور کام ملاحظہ ہوں۔

سامان کمیٹی :- سفر کرنے والوں کا تمام سامان لاری تک پہنچانا اور اس کو قیام گاہ پر جا کر اتروانا۔

انتظام قیام - قیام گاہ پر سب کے بستر قرینے سے کرنا بکس اور دوسری چیزوں کو مناسب جگہ پر رکھنا صفائی اور ترتیب کا اہتمام

تفریحی کمیٹی :- خالی وقت میں کمرے کے اندر بیٹھ کر کھیلنے والے کھیل اور دوسرے دلچسپ مشغلے یا اسی قسم کی چیزیں اس کمیٹی کے تحت میں تھیں اور مناسب وقت اور موقع پر یہ لوگ ان چیزوں کو آپس میں تقسیم کرتے تھے اور اُن کو احتیاط سے اٹھا کر رکھ لیتے۔

ادبی کمیٹی :- سفر میں کئی جگہیں اور عمارتیں ایسی تھیں جہاں طلبہ اپنے مضامین اور نظمیں وغیرہ سنانے والے تھے۔ اس کا انتظام اور اعلان اس کمیٹی کے ارکان کے سپرد تھا۔

خدائی خدمت گار :- وقتی اور فوری ضرورت کے لئے چند دوائیں۔ کچھ مرہم اور پٹیاں وغیرہ اس کمیٹی کے مانیٹر کے پاس ہر وقت موجود رہتی تھیں کسی کی کوئی چیز ادھر سے اُدھر ہو جائے یا کہیں کوئی رکھ کر بھول جائے تو اس کمیٹی کے ممبر اسے اٹھا کر حفاظت سے رکھ لیتے اور دریافت کر کے جس کی چیز ہوتی اس تک پہنچا دیتے۔ سفر کے دوران میں

اگر کسی کو کوئی بات دریافت کرنا ہوتی یا کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو اس کے لئے بھی خدائی خدمت گار مخاطب کئے جاتے
مقرر تھیں جہاں جہاں ہم لوگوں کو جانا تھا یا جن جگہوں کی سیر مقصود تھی اور کھانے پینے کے لئے جو جگہیں اور اوقات مقرر
ہوئے تھے اس کا ایک باقاعدہ پروگرام سب کے مشورے سے مرتب کرکے چھپوا لیا گیا تھا اور ایک ایک پرچہ سب کو تقسیم
کر دیا گیا تھا اب کسی سفر کرنے والے کے لئے اس کی ضرورت نہ باقی رہی تھی کہ وہ سوچے یا کسی سے پوچھے کہ اب کیا کرنا
چاہئے؟ کس وقت کہاں جائیں گے؟ کیا دیکھیں گے؟ ناشتہ کب ملے گا؟ کھانا کہاں کھایا جائے گا؟ وغیرہ وغیرہ۔ سارا سفر
اور تمام تفریحیں اسی چھپے ہوئے پروگرام کے مطابق رہیں ہمارے ساتھ باوجود اس کے کہ مختلف عمر، مذاق اور معیار
کے بچے تھے اور تعداد بھی زیادہ تھی مگر کسی جگہ ہم کو یہ محسوس نہ ہوا کہ کسی کو کوئی الجھن، فکر، دشواری یا دقت کا سامنا ہوا شوق
اور مستعدی کے ساتھ ہر کمیٹی کا ہر رکن اپنے اپنے کاموں میں مشغول اور منہمک رہا۔ ایک ہی دن میں بچے اپنے کاموں سے
اس درجہ مانوس اور اپنے مشاغل میں ایسے مشاق ہوگئے تھے کہ ان کے نگراں یا استادوں کو بہت کم کسی مشورے یا نگرانی
کی ضرورت پڑتی تھی کھانے کا جو وقت مقرر تھا اس وقت کھانا تیار۔ ناشتہ کی جو ساعت تھی اس سے چند منٹ پہلے
ہی تمام چیزیں موجود۔ سامان کمیٹی کی مستعدی انتظام قیام والوں کا سلیقہ۔ ادبی اور تفریحی کمیٹی والوں کی پابندیاں اور
باقاعدگی، خدائی خدمت گاروں کی قابل تحسین خدمتیں، غرض ہمارا جو مقصد تھا اس میں ہم کو بفضلہ خاطر خواہ کامیابی ہوئی
ہر طالب علم جس کے اندر جس حد تک بھی کسی کام کی صلاحیت تھی، اس کے اظہار اور ابھار کا پورا موقع اسے حاصل ہوا
کتاب اور مدرسے سے الگ ہوکر بھی ہم نے تعلیم اور تربیت کی راہیں اختیار کیں اور ایک حوصلہ افزا تجربہ کے ساتھ۔

۲۲ر کی صبح سے ۲۵ر کی شب (مارچ ۶۳ء) تک ہمارا یہ سفر رہا۔ اس عرصہ میں متھرا، سکندرہ، آگرہ۔
فتح پور سیکری کی تمام قابل دید عمارتیں اور تاریخی چیزیں اچھی طرح دیکھیں۔ ہر عمارت کے قریب پہنچ کر یا اس کے اندر جاکر ہم
اپنے بچوں کو اس کے متعلق ان کے معیار اور فہم کا لحاظ رکھتے ہوئے ضروری باتیں بتلاتے اور سمجھاتے اس کے لئے
ہم نے متعدد کتابیں رکھ لی تھیں۔ کبھی ان سے پڑھ کر سناتے کبھی زبانی بتاتے۔ کہیں کہیں ہم نے لائق اور ماہر رہنماؤں
کی خدمات بھی حاصل کیں اور جو کچھ بچوں کو دکھانا تھا یا ان لوگوں نے دیکھا اس کے بارے میں ان کو اچھی خاصی
معلومات حاصل ہوگئیں اکثر عمارتوں میں پہنچ کر عام لوگ یا سستے قسم کے رہنما اور معمولی معمولی کتابیں دیکھنے والوں کے سامنے
غلط اور بہتان آمیز روایتوں اور واقعات کا ایک انبار لگا دیتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دیکھنے والوں کے دلوں میں
بجائے حقیقت شناسی اور قدردانی کے تعصب انگیز جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ آگرہ کی بعض عمارتوں اور خاص کر قلعہ آگرہ کے اندر
ایسی متعدد جگہیں ہیں جن کے متعلق حد درجہ بے بنیاد افسانے مشہور ہیں ہم نے اس بات کی پوری کوشش کی کہ ہمارے بچے ان فضول
باتوں سے ناواقف رہیں اور اپنے اسلاف اور سلاطین کی عظمت اور برتری ان کے دلوں میں گھر کئے رہے۔ ہمارے اس سفر کو کامیاب
اور پرلطف بنانے میں چند مقامی بزرگوں اور کرم فرماؤں کی عنایتوں کا خاص حصہ ہے۔ ہم اُن کے بدل شکرگزار ہیں۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم ایسے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو مارچ سنہ۳۶ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی صاحب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی صاحب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی صاحب
۱	۱۲۳۴	مرزا نعیم اللہ بیگ صاحب حقانی لکھنؤ	۱۸	۱۲۵۱	محمد عبدالشکور صاحب حیدرآباد	۳۵	۱۲۶۸	سید معین الدین محمد عزیز احمد صاحبان ٹونک
۲	۱۲۳۵	شیخ رحمت اللہ صاحب بی دہلی	۱۹	۱۲۵۲	محمد ولی اللہ صاحب "	۳۶	۱۲۶۹	محمد حسن محمدی صاحب "
۳	۱۲۳۶	شمس الاسلام صاحب	۲۰	۱۲۵۳	معین الحسن صاحب "	۳۷	۱۲۷۰	محمد جمیل ہارون دہلوی "
۴	۱۲۳۷	سید منظور علی صاحب ٹونک "	۲۱	۱۲۵۴	سید تقی الدین صاحب "	۳۸	۱۲۷۱	تاج الدین صاحب "
۵	۱۲۳۸	سید فضل حق صاحب حیدرآباد	۲۲	۱۲۵۵	سید باسط علی صاحب "	۳۹	۱۲۷۲	محمد یحییٰ خاں صاحب "
۶	۱۲۳۹	محمد عبدالقادر صاحب "	۲۳	۱۲۵۶	حاجی محمد حیدر شہاب الدین صاحب گلبرگہ	۴۰	۱۲۷۳	شیخ فضل الٰہی صاحب نیر دہلی
۷	۱۲۴۰	سید عارف الدین صاحب	۲۴	۱۲۵۷	بشیرالدین احمد صاحب "	۴۱	۱۲۷۴	سید عبداللہ شاہ صاحب "
۸	۱۲۴۱	محمد صفی اللہ صاحب عثمان آباد	۲۵	۱۲۵۸	حیدر سلیم صاحب اورنگ آباد	۴۲	۱۲۷۵	ابراہیم کریم بخش صاحب کورد
۹	۱۲۴۲	فضل حق خاں صاحب محمدآباد بیدر	۲۶	۱۲۵۹	محمد افضل الدین فاروقی صاحب آرمور	۴۳	۱۲۷۶	احمد سلیمان مرزا اینڈ برادر مکہ
۱۰	۱۲۴۳	سید محمود صاحب صوفی حیدرآباد	۲۷	۱۲۶۰	مولا بخش محمد خاں صاحبان کلکتہ	۴۴	۱۲۷۷	محمد بشیر صاحب محی الدین پور گیا
۱۱	۱۲۴۴	سید ہاشم علی صاحب "	۲۸	۱۲۶۱	محمد علی صاحب قریشی "	۴۵	۱۲۷۸	لیڈی راس مسعود صاحبہ علی گڑھ
۱۲	۱۲۴۵	حکیم احمد محی الدین صاحب انصاری "	۲۹	۱۲۶۲	عملہ ریڈیو ہاؤس معرفت محمد مجیب صاحب دہلی	۴۶	۱۲۷۹	حکیم نواب احمد صاحب الہ آباد
۱۳	۱۲۴۶	محمد عبدالغفار صاحب حمایت نگر "	۳۰	۱۲۶۳	غلام صابر صاحب "	۴۷	۱۲۸۰	اسرار الٰہی صاحب بارہ بنکی
۱۴	۱۲۴۷	حامد علی صاحب "	۳۱	۱۲۶۴	شیخ محمد عظیم صاحب "	۴۸	۱۲۸۱	حامد علی صاحب "
۱۵	۱۲۴۸	محمد صدیق حسین صاحب "	۳۲	۱۲۶۵	محمد جمیل صاحب "	۴۹	۱۲۸۲	احمد علی خاں صاحب لکھنؤ
۱۶	۱۲۴۹	محمد مظہر الدین صدیقی صاحب "	۳۳	۱۲۶۶	نورالحسن ہاشمی صاحب "	۵۰	۱۲۸۳	سید جلیل احمد اشرفی صاحب "
۱۷	۱۲۵۰	سید غلام محمد صاحب ناگپور	۳۴	۱۲۶۷	محمد احمد خاں صاحب مکہ	۵۱	۱۲۸۴	سید عباد علی صاحب "

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۵۲	۳۸۵	محمد عمران خاں صاحب مدنی لکھنؤ	۵۹	۳۹۲	مولوی وحید الدین صاحب اے بریلی	۶۶	۳۹۹	ملک فضل حق صاحب جموں
۵۳	۳۸۶	محمد یعقوب حسن خاں صاحب بیدراری	۶۰	۳۹۳	محمود حسن خاں صاحب "	۶۷	۴	محمد یٰسین صاحب دہلی
۵۴	۳۸۷	محمد حسن خاں صاحب بریلی	۶۱	۳۹۴	راحت حسین صاحب "	۶۸	۴۱	حاجی عبد العزیز صاحب "
۵۵	۳۸۸	میر الدین صاحب "	۶۲	۳۹۵	محمد خلیل خاں صاحب "	۶۹	۴۲	مولانا محمد صاحب "
۵۶	۳۸۹	ریاست حسین صاحب "	۶۳	۳۹۶	سید وصی رضا صاحب "	۷۰	۴۳	شجاعت علی صدیقی صاحب "
۵۷	۳۹۰	شیخ اشفاق احمد صاحب "	۶۴	۳۹۷	محمد رحمت علی صاحب "	۷۱	۴۴	حمید ہ ایم یوسف صاحب "
۵۸	۳۹۱	نہال حسن خاں صاحب "	۶۵	۳۹۸	وحید احمد صاحب "			

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو مارچ ۱۹۴۷ء میں ہمیں اپنے منتظمین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع کیجئے۔ دفتر ممنون ہوگا

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انہیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ — ر۔ س

مارچ ۱۹۴۷ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۸۱	شاہد علی اینڈ برادرس دہلی	صہ/	۶	۳۰	شمس الاسلام صاحب نئی دہلی	عہ/	۱۱	۲۲۷۳	محمد عبد الخالق شمس الدین صاحب ملتان	عا/
۲	۲۸۲	ممنون احمد صاحب "	صہ/	۷	۳۲	محمد شاہد صاحب "	للعہ	۱۲	۲۲۷۴	رئیس خاں عبد الحمید خاں صاحب بیان	عا/
۳	۲۰۶	شیخ رحمت اللہ صاحب "	ے/	۸	۳۲۱	شیخ محمد عظیم صاحب دہلی	سے/	۱۳	۲۲۷۴	مدیر حسین صاحب دہلی	عہ/
۴	۲۲	خواجہ عبد الحمید صاحب "	سے/	۹	۳۲	حمیدہ ایم یوسف صاحب "	عہ/	۱۴	۲۲۷۵	محمد انیس صاحب "	عہ/
۵	۲۰۶	سید منظور علی نقوی صاحب "	سے/	۱۰	۳۳۳	ح طاہرہ ڈاکٹر عابد حسین صاحب	صہ/	۱۵	۲۲۷۶	تعظیم الحق صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحبان	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۶	ڈی ۲۲۷۷	حشمت اللہ صاحب دہلی	۴ر	۴۰	ڈی ۲۳۸۷	لالہ مومن چودھری مہر دین صاحبان "	عہ	۶۴	ڈی ۲۲۶۱	آغا حسین صاحب دہلی	۱۰ر
۱۷	۲۲۷۸ "	حکیم حامد میاں صاحب "	۴ر	۴۱	۲۳۸۸ "	محمد احسن صاحب "	۸ر	۶۵	۲۲۶۲ "	ایس محمد یوسف صاحب "	۸ر
۱۸	۲۲۷۹ "	شیخ عبدالمجید صاحب "	عہ ر	۴۲	۲۳۸۹ "	محمد شفیع صاحب "	۸ر	۶۶	۲۲۶۳ "	بیگم محمد یعقوب صاحب "	۸ر
۱۹	۲۲۸ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲ر	۴۳	۲۳۹ "	فضل الحق صاحب "	۴ر	۶۷	۲۲۶۴ "	سید غلام حسنین صاحب "	عگر
۲	۲۲۸۱ "	حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۴ر	۴۴	۲۳۹۱ "	سید سجاد علی صاحب "	عہ	۶۸	۲۲۶۵ "	محمد رفیق صاحب "	عہ
۲۱	۲۲۸۲ "	سعید الرحمٰن صاحب	۴ر	۴۵	۲۳۹۲ "	محمد علی صاحب "	۸ر	۶۹	۲۲۶۶ "	احمد اسلام خاں صاحب "	عہ ر
۲۲	۲۲۸۳ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴ر	۴۶	۲۳۹۳ "	سید شمس الدین صاحب "	۸ر	۷۰	۲۲۶۸ "	میاں محمد رفیق صاحب "	صہ ر
۲۳	۲۲۸۴ "	حکیم کبیر الدین صاحب "	عگر	۴۷	۲۳۹۴ "	سید حفیظ الدین صاحب "	۸ر	۷۱	۲۲۶۹ "	عیوض خاں محمد اسمٰعیل صاحبان "	صہ ر
۲۴	۲۲۸۵ "	عبداللطیف صاحب "	عہ ر	۴۸	۲۳۹۵ "	آغا محمد امین صاحب "	عہ ر	۷۲	۲۲۷ "	عبدالحمید صاحب "	ے ر
۲۵	۲۲۸۶ "	قدیر اعظم صاحب "	۸ر	۴۹	۲۳۹۶ "	راحت حسین صاحب "	صہ ر	۷۳	۲۲۷۱ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴ر
۲۶	۲۲۸۷ "	ریاض الحسن صاحب "	۴ر	۵	۲۳۹۷ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ ر	۷۴	۲۷ "	محمد یٰسین صاحب "	۴ر
۲۷	۲۲۸۸ "	قدیر الدین احمد صاحب "	سہ	۵۱	۲۳۹۸ "	حکیم عبدالحمید خاں صاحب "	صہ ر	۷۵	۲۷۱ "	مولانا محمد صاحب "	عہ ر
۲۸	۲۲۸۹	محمد صاحب "	عہ ر	۵۲	۲۱۹۹ "	ارشاد حسین صاحب نعمانی "	۴ر	۷۶	۲۷۲ "	حاجی عبدالعزیز صاحب "	۴ر
۲۹	۲۲۹	شہاب الدین محمد دین صاحبان	۴ر	۵۳	۲۴ "	مفتی حفیظ احمد صاحب "	۴ر	۷۷	۱۸۶ "	عبدالرب صاحب "	عگر
۳	۲۲۹۱ "	خواجہ غلام السبطین صاحب	عہ ر	۵۴	۲۲۵۱ "	حاجی عبداللہ خاں صاحب "	عگر	۷۸	۱۸۶۱ "	حافظ عبدالحکیم صاحب "	معہ
۳۱	۲۲۹۰	ایم اکرام الدین صاحب	۴	۵۵	۲۲۵۲ "	رحمت اللہ خاں صاحب "	۴ر	۷۹	۱۸۶۲ "	ایم طفیل محمد صاحب "	۸ر
۳۲	۲۲۹۳	اتیک فضل الرحمٰن صاحب	صہ ر	۵۶	۲۲۵۳ "	میاں غلام علی خاں صاحب "	۴ر	۸	۱۸۶۳ "	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	سے
۳۳	۲۲۹۴ "	محمد شفیع محمد جلیل صاحبان "	عہ	۵۷	۲۲۵۴ "	محمد ابراہیم صاحب "	۲ر	۸۱	۱۸۶۴ "	سید مرتضٰی علی صاحب "	ے ر
۳۴	۲۲۹۵	حافظ عبدالجلیل صاحب	۲ر	۵۸	۲۲۵۵ "	شمس الدین صاحب "	۴ر	۸۲	۱۸۶۵ "	بیگم سید حامد علی صاحب مرحوم "	سے ر
۳۵	۲۲۹۶ "	عبدالرحمٰن عبدالرحیم صاحبان "	عہ ر	۵۹	۲۲۵۶ "	شیخ عبدالرشید صاحب "	۸ر	۸۳	۱۸۶۶ "	محمد اشرف صاحب "	۸ر
۳۶	۲۲۹۰ "	سراج الدین صاحب "	۴ر	۶	۲۲۵۷	عبدالرحمٰن صاحب "	۸ر	۸۴	۱۸۶۷ "	شیخ کریم بخش صاحب "	عگر
۳۷	۲۲۹۸ "	قادر بخش مولا بخش صاحبان "	ے ر	۶۱	۲۲۵۸ "	قاری عبدالجبار صاحب "	عہ ر	۸۵	۱۸۶۸ "	عبدالحق صاحب "	۸ر
۳۸	۲۲۹۹ "	خورشید عالم صاحب "	عہ ر	۶۲	۲۲۵۹ "	عملہ ریڈیو آفس "	عگر	۸۶	۱۸۶۹ "	عبدالرحمٰن صاحب "	۸ر
۳۹	۲۴ "	سید عبداللطیف شاہ صاحب "	۸ر	۶۳	۲۲۶۰ "	خواجہ سرور حسن صاحب "	عگر	۸۷	۱۸۷ "	معصوم علی صاحب "	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۸۸	ڈی ۱۸۶۱	میاں محمد صاحب دہلی	۶/	۱۴	۲۲۲۹ ڈی	محمد عبدالقوی صاحب لکھنؤ	۶/	۳۸	۲۲۵۳ ڈی	شیخ منیر الدین صاحب رائے بریلی	عہ/
۸۹	۱۸۶۲ "	تاج الدین صاحب "	عہ/	۱۵	۲۲۳ "	سراج حسین صاحب "	۶/	۳۹	۲۲۵۴ "	محمد حسن خالصاحب	عہ
۹۰	۱۸۶۴ "	ملک غلام حیدر صاحب "	۸/	۱۶	۲۲۳۱ "	قمر الحسن صاحب مارہرہ	۸/	۴۰	۲۲۵۵ "	پنڈت جواہر لال صاحب بھوالی	سے/
۹۱	۱۸۷۴ "	محمد عبود صاحب "	۸/	۱۷	۲۲۳۲ "	وسیم صاحب "	۱۲/	۴۱	۲۲۵۶	ایس ایم عبدالحق صاحب "	صہ/
۹۲	۱۸۷۵ "	غلام قادر صاحب "	۸/	۱۸	۲۲۳۳ "	اہلیہ اطہر حسن صاحب "	عہ	۴۲	۲۲۵۷ "	محمد یونس صاحب "	سے/
۹۳	۱۸۷۶ "	سید ضمیر الحسن صاحب سلی "	۸/	۱۹	۲۲۳۴ "	حسن علی صاحب "	۴/	۴۳	۲۲۵۸ "	عبدالحمید صاحب "	۸
۹۴	۱۸۷۷ "	آغا علی مصطفیٰ صاحب "	۳/	۲	۲۲۳۵ "	اسرار الہی صاحب "	عہ	۴۴	۲۲۵۹ "	محمد احمد صاحب کاظمی "	۶/
۹۵	۱۸۷۸ "	سید محمد ذاکر صاحب "	۴	۲۱	۲۲۳۶ "	حامد علی صاحب	سے	۴۵	۲۲۶ "	مقتدر کلیم الرحمن صاحب "	۶/
۹۶	۱۸۷۹ "	حبیب الرحمن صاحب "	۴/	۲۲	۲۲۳۷ "	ملک علی افضل صاحب	سے/	۴۶	۲۲۶۱ "	ذوالفقار اللہ صاحب "	یسہ/
		میزان [illegible]		۲۳	۲۲۳۸ "	شیخ زین العابدین صاحب "	سے/	۴۷	۲۲۶۲ "	فخر الاسلام صاحب "	عہ ۸/
		یو پی		۲۴	۲۲۳۹	عبدالعلیم صاحب اسراری لکھنؤ	۶/	۴۸	۲۲۶۳ "	محمد رشید علی صاحب ریدی "	سے/
۱	۲۸۶	ذوالفقار احمد صاحب صدیقی رامپور	۸/	۲۵	۲۲۴	اسحاق علی صاحب "	سے/	۴۹	۲۲۶۴ "	عبدالکبیر خالصاحب	سے
۲	۳۰۱	سید درج حیدر صاحب شمس آباد	سے/	۲۶	۲۲۴۱ "	حکیم محمد امین صاحب	للعہ	۵۰	۲۲۶۵	ایم اے [illegible] صاحب	عہ/
۳	۳۱۴	بیگم مصباح الاسلام صاحب کانپور	عہ/	۲۷	۲۲۴۲ "	عظمت الرحمن صاحب "	عہ/	۵۱	۲۲۶۹ "	حسین محی الدین صاحب "	عا
۴	۳۲۷	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	سہ/	۲۸	۲۲۴۳ "	قطب الدین عبدالوالی صاحب	۶/	۵۲	۲۲۷	سید محمد یوسف صاحب	سے
۵	۱۰۰۰ ڈی	ربیع الدین سمیع الدین صاحبان مرادآباد	صہ/	۲۹	۲۲۴۴ "	محمد حصر صاحب سیری "	صہ/	۵۳	۲۲۷۲ "	ڈاکٹر [illegible] رسا احمد صاحب "	سے
۶	۱۰۱۲ "	نعیم الحسن صاحب اٹاوہ	عہ/	۳	۲۲۴۵ "	مشرف رسول صاحب "	۶	۵۴	۲۲۷۳ "	محمد علی نامی صاحب "	صہ/
۷	۱۰۱۳ "	عبدالقیوم صاحب "	عہ/	۳۱	۲۲۴۶ "	وحید الرحمن صاحب "	عہ	۵۵	۲۲۷۴ "	نعیم الرحمن صاحب "	سے/
۸	۱۰۱۵ "	الطاف حسین صاحب "	۶/	۳۲	۲۲۴۷ "	علی حسن صاحب "	۶/	۵۶	۲۲۷۵ "	سید محبوب علی صاحب "	۸/
۹	۲۲۲۴ "	مشیر حسین صاحب لکھنؤ	عہ/	۳۳	۲۲۴۸ "	محمد مصباح الدین صاحب "	عہ	۵۷	۲۲۷۶ "	محمد حفیظ سید صاحب "	سے
۱۰	۲۲۲۵ "	رفیع احمد صاحب قدوائی "	عہ/	۳۴	۲۲۴۹ "	بابر صاحب فتحپوری "	سے/	۵۸	۲۲۷۷ "	نواب احمد صاحب "	۶/
۱۱	۲۲۲۳ "	حکیم عبدالحسیب صاحب "	للعہ/	۳۵	۲۲۵۰ "	سید نصیر الدین احمد صاحب "	عہ/	۵۹	۲۲۸۷ "	سید احمد حسین صاحب "	عہ/
۱۲	۲۲۲۷ "	محمد عبداللہ صاحب "	۶/	۳۶	۲۲۵۱ "	حکیم وحید الدین صاحب رائے بریلی	عہ/	۶۰	۲۲۸۸ "	رکن الدین خاں صاحب [illegible]	سے/
۱۳	۲۲۲۸ "	حکیم شمس الدین صاحب "	عہ/	۳۷	۲۲۵۲ "	وحید احمد صاحب "	۶/	۶۱	۲۲۸۹ "	وحید الرحمن صاحب لکھنؤ	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۱	۲۴۴۹ ڈی	عبدالعلیم احراری صاحب لکھنؤ	۶/	۸۶	۲۶۴۹ ڈی	نصیر الدین صاحب علیگڑھ	۸عہ/	۱۱	۲۶۷۴ ڈی	ابرار حسین صاحب میرٹھ	عہ/
۶۳	۲۴۹۱ "	حافظ محی الدین صاحب "	۶/	۸۷	۲۶۵۰ "	محمد حبیب صاحب "	عہ/	۱۱۱	۲۶۷۵ "	سید محمد یحییٰ صاحب "	عہ/
۶۴	۲۴۹۲ "	محمد منصور احمد صاحب "	صہ/	۸۸	۲۶۵۱ "	خاص احمد صاحب غازی آباد	عہ/	۱۱۲	۲۶۷۶ "	مفتی محمد اشفاق صاحب "	۸عہ/
۶۵	۲۴۹۳ "	محمد حنیف صاحب "	۶/	۸۹	۲۶۵۲ "	شیخ احمد علی صاحب "	عہ/	۱۱۳	۲۶۷۷ "	حافظ حفیظ الدین صاحب "	عہ/
۶۶	۲۴۹۴ "	ہارون احمد صاحب "	۶/	۹	۲۶۵۳ "	خالد نصیر صاحب "	عہ/	۱۱۴	۲۶۷۸ "	حافظ محمد اسحٰق صاحب "	۸/
۶۷	۲۵۵۱ "	احمد حسن صاحب "	۶/	۹۱	۲۶۵۴ "	نادر علی اینڈ کو میرٹھ	عہ	۱۱۵	۲۶۷۹ "	عزیز احمد صاحب نظامی "	عہ/
۶۸	۲۵۵۲ "	حبیب اللہ خان صاحب علی گڑھ	عہ/	۹۲	۲۶۵۵ "	محمد مرتضیٰ صاحب صدیقی "	۸عہ/	۱۱۶	۲۶۸ "	سید محمد مختار حسین صاحب "	۶/
۶۹	۲۵۵۳ "	حکیم عبداللہ خان صاحب نصر "	۶/	۹۳	۲۶۵۶ "	محمد یحییٰ صاحب تنہا "	عہ	۱۱۷	۲۶۸۲ "	کیپٹن عطاء اللہ صاحب "	صہ/
۷	۲۵۵۴ "	محمد بابر مرزا صاحب	عہ/	۹۴	۲۶۵۷ "	مفتی محمد طیب صاحب "	عہ/	۱۱۸	۲۶۸۳ "	سید علی احمد صاحب "	۸/
۷۱	۲۵۵۵ "	ابوالہدیٰ صاحب	عہ/	۹۵	۲۶۵۸ "	حاجی شیخ وحید الدین صاحب "	عہ	۱۱۹	۲۶۸۴ "	قاضی عبدالسلیم بخش صاحب "	۸/
۷۲	۲۵۵۶ "	اطہر قدوائی صاحب "	عہ/	۹۶	۲۶۵۹ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ/	۱۲	۲۶۸۵ "	سعود صاحب "	۱/
۷۳	۲۵۵۷ "	محمد عقیل صاحب فاروقی	۸عہ/	۹۷	۲۶۶ "	سجاد حسین صاحب رضوی "	۴/	۱۲۱	۲۶۸۷ "	مقصود علی خاں صاحب "	۸/
۷۴	۲۵۵۸ "	محمد رفیق صاحب "	صہ/	۹۸	۲۶۶۱ "	شیخ نصیر الدین صاحب "	عہ	۱۲۲	۲۶۸۸ "	محمد حسین صاحب زیدی "	۱/
۷۵	۲۵۵۹ "	اختر حسین صاحب "	عہ/	۹۹	۲۶۶۲ "	شیخ عبدالغفار صاحب "	۴/	۱۲۳	۲۶۸۹ "	سید لائق علی صاحب "	۴/
۷۶	۲۵۶ "	محمد یونس صاحب	۶/	۱	۲۶۶۴ "	سید عقیل احمد صاحب "	۴/	۱۲۴	۲۶۹ "	ثریا بیگم صاحبہ "	عہ/
۷۷	۲۵۶۱ "	مرزا مقبول بیگ صاحب "	عہ/	۱۱	۲۶۶۵	حافظ فہیم الدین صاحب "	ے/	۱۲۵	۲۶۹۱ "	محمد اسرائیل صاحب "	عہ/
۷۸	۲۵۶۲ "	بیگم رشید احمد صاحب صدیقی "	ے/	۱۲	۲۶۶۶	رضی الدین صاحب "	ے/	۱۲۶	۲۶۹۲ "	ڈاکٹر احمد الدین صاحب "	۶/
۷۹	۲۵۶۳ "	رشید احمد صاحب صدیقی "	ے/	۱۳	۲۶۶۷ "	عبدالصمد صاحب "	عہ/	۱۲۷	۲۶۹۳ "	وحید الحسن صاحب "	عہ/
۸	۲۵۶۴ "	آل احمد صاحب سرور "	للعہ/	۱۴	۲۶۶۸ "	شریف احمد صاحب "	عہ/	۱۲۸	۲۶۹۴ "	طلیس احمد صاحب "	عہ/
۸۱	۲۵۶۵ "	بیگم عبداللطیف صاحب "	۶/	۱۵	۲۶۶۹ "	سید فضل شاہ صاحب "	۶/	۱۲۹	۲۶۹۵ "	ریاض الدین صاحب "	۸/
۸۲	۲۵۶۶ "	سید تنویر علی صاحب "	صہ/	۱۰۶	۲۶۷ "	سید ریاض الدین احمد صاحب "	صہ/	۱۳	۲۶۹۶ "	مرزا ابرو برکت صاحب غازی آباد	۸/
۸۳	۲۵۶۷ "	خواجہ عبدالحی صاحب "	ے/	۱۷	۲۶۷۱ "	محمد عزیز اللہ صاحب "	عہ	۱۳۱	۲۶۹۷ "	سید محمد اظہار الحسن صاحب "	۸/
۸۴	۲۵۶۸	خواجہ عبدالعلی صاحب "	ے/	۱۰۸	۲۶۷۲ "	عبداللطیف صاحب "	۸/	۱۳۲	۲۶۹۸ "	عبدالرزاق صاحب "	۲/
۸۵	۲۵۶۹ "	لیڈی راس مسعود صاحبہ "	للعہ/	۱۰۹	۲۶۷۳ "	حاجی امیر احمد صاحب "	ے/	۱۳۳	۲۶۹۹ "	حاجی سراج احمد صاحب "	عہ/

میزان ۴۲۶ [illegible]

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
		بمبئی		۲۴	۲۱۴۱	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بمبئی	عہ/	۴۸	۳۰۶۵	عبدالسلام صاحب بمبئی	۴/
۱	۲۱۱۸	[illegible] صاحب معرفت دائر برادر	عہ/	۲۵	۲۱۴۲	قاضی بابو صاحب "	۸/	۴۹	۳۰۶۶	عبدالحمید صاحب "	۴/
۲	۲۱۱۹	شفیع احمد صاحب "	۴/	۲۶	۲۱۴۳	عثمان حاجی محمد صاحب "	عہ/			میزان ۶۲ ۱۲/	
۳	۲۱۲۰	محمد زکریا صاحب برادر "	۴/	۲۷	۲۱۴۴	عبدالعزیز غلام نبی صاحب "	۴/			**بنگال**	
۴	۲۱۲۱	حسن میاں کالے سلطان صاحب "	عہ/	۲۸	۲۱۴۵	سید فضل شاہ صاحب "	۸/	۱	۲۸۴	مسٹر حسین بخش محمد حاجیان صاحب کلکتہ	مالر
۵	۲۱۲۲	محمد قمرالدین صاحب "	عہ/	۲۹	۲۱۴۶	محمد امین محمد بشیر صاحب "	عہ/	۲	۱۹۷۴	عبدالمجیب صاحب بالوڈس "	۸/
۶	۲۱۲۳	عبدالسلام صاحب "	۴/	۳	۲۱۴۷	حبیب رحیم صاحب بارپیا "	صہ/	۳	۱۹۷۷	سعیدہ خاتون صاحبہ	عہ/
۷	۲۱۲۴	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴/	۳۱	۲۱۴۸	رحیم اللہ صاحب	۸/	۴	۱۹۷۸	ملا محمد فضل کریم صاحبان "	صہ/
۸	۲۱۲۵	خلیل شرف الدین صاحب "	۴/	۳۲	۲۱۴۹	ابراہیم عمادی صاحب "	۴/	۵	۱۹۷۹	غلام محمد صاحب "	عہ/
۹	۲۱۲۶	معین الدین عارف صاحب "	عہ/	۳۳	۲۱۵	قمر میرٹھی صاحب "	۴/	۶	۱۹۸۰	محمد مرزا حسین صاحب "	۴/
۱۰	۲۱۲۷	اہلیہ " "	عہ/	۳۴	۳۰۵۱	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ/	۷	۱۹۸۱	شیخ محمد شفیع صاحب "	ے/
۱۱	۲۱۲۸	ایم اے باسط صاحب "	عہ/	۳۵	۳۰۵۲	خواجہ غلام جیلانی صاحب "	۴/	۸	۱۹۸۲	محمد تقی صاحب "	۴/
۱۲	۲۱۲۹	عثمان حسین خان صاحب "	مہ/	۳۶	۳۰۵۳	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	عہ/	۹	۱۹۸۳	محمود سعید صاحب "	ے/
۱۳	۲۱۳۰	عبدالحمید صاحب "	۴/	۳۷	۳۰۵۴	مسٹر کے اے حمید صاحب "	ک/	۱۰	۱۹۸۴	سعیدہ خاتون صاحبہ "	عہ/
۱۴	۲۱۳۱	عابد علی ولد عاشق علی صاحب "	۸/	۳۸	۳۰۵۵	ڈی روراج صاحب "	عہ/	۱۱	۱۹۸۵	عبدالکریم صاحب "	عہ/
۱۵	۲۱۳۲	شیخ احمد صاحب سگلے "	۴/	۳۹	۳۰۵۶	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	ک/	۱۲	۱۹۸۶	اے ایم جیرادی صاحب "	۸/
۱۶	۲۱۳۳	محمد ابراہیم علی صاحب "	ک/	۴۰	۳۰۵۷	امیر حسن صاحب "	۴/	۱۳	۱۹۸۷	ایف اے خان صاحب "	۸/
۱۷	۲۱۳۴	اے کے رفیق صاحب "	ے/	۴۱	۳۰۵۸	حسن میاں کالے سلطان صاحب	عہ/	۱۴	۱۹۸۸	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب	۸/
۱۸	۲۱۳۵	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ/	۴۲	۳۰۵۹	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۴/	۱۵	۱۹۸۹	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸/
۱۹	۲۱۳۶	عبدالحمید منظوری صاحب "	ے/	۴۳	۳۰۶	شیخ احمد صاحب "	۴/	۱۶	۱۹۹	مس آر اس صالح صاحب "	۴/
۲۰	۲۱۳۷	عبدالقادر صاحب "	۸/	۴۴	۳۰۶۱	محمد زکریا برادر "	۴/	۱۷	۱۹۹۱	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۴/
۲۱	۲۱۳۸	میر اصغر علی صاحب "	عہ/	۴۵	۳۰۶۲	چودھری صاحب معرفت دائر برادرز	عہ/	۱۸	۱۹۹۲	مس کے کے خان صاحب "	۴/
۲۲	۲۱۳۹	سید حسین صاحب "	۴/	۴۶	۳۰۶۳	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴/	۱۹	۱۹۹۳	عبدالوہاب صاحب "	۴/
۲۳	۲۱۴۰	جے ایل پارس صاحب "	۴/	۴۷	۳۰۶۴	خلیل شرف الدین صاحب "	۴/	۲۰	۱۹۹۴	ممتاز الدین صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۱	ڈی ۱۹۹۵	محمد اسمٰعیل مسلم صاحب کلکتہ	عہ/			میزان للعہ/		۲۳	ڈی ۲۲۸۳	محمد عبدالمجید صاحب جبلپور	عہ/
۲۲	۱۹۹۶"	عبدالعزیز صاحب "	صہ/			**سی پی**		۲۴	"۲۲۸۴	سید اقبار حسین صاحب "	سے/
۲۳	۱۹۹۷"	نصیرالدین صاحب "	۲/	۱	ڈی ۷۶۰	اسرار احمد صاحب ناگپور	ے/	۲۵	"۲۲۸۵	محمد مقبول الکریم صاحب "	عہ/
۲۴	۱۹۹۸"	محمد سرور صاحب "	عہ/	۲	"۷۶۱	محمد دین صاحب "	ے/	۲۶	"۲۲۸۶	عبدالجبار خاں صاحب "	سے/
۲۵	۱۹۹۹"	سید آغا احمد آفندی صاحب "	عہ/	۳	"۷۶۲	عبدالقادر محمد مختار صاحب	صہ/			میزان ۹۶ للعہ/	
۲۶	۲"	سید کشور حسین صاحب زیدی "	۸/	۴	"۷۶۳	اے آر احمدی صاحب "	ع/			**بہار**	
۲۷	۲۷۵۱"	معراج الدین محمد ابراہیم صاحب "	عہ/	۵	"۷۶۴	محمد جمال الدین صاحب "	ے/	۱	۲۹۱	محمد شوکت علی صاحب سہسرام	صہ/
		میزان ۲۵ ماصہ/		۶	"۷۶۵	عبدالسلام صاحب	عہ/	۲	ڈی ۲۵۷۲	منظور احسن صاحب گیا	عہ/
		پنجاب و سرحد		۷	"۷۶۶	محمد یوسف شریف صاحب	ے/	۳	"۲۵۷۴	محمد حبیب صاحب "	ے/
۱	۳۰۹	نذیر احمد صاحب کیمبل پور	للعہ	۸	۷۶۷	خواجہ لطیف احمد صاحب امروہی	صہ/	۴	"۲۵۷۵	ابوالخیر صاحب "	ے/
۲	۳۱۵	خواجہ غلام السیدین صاحب کشمیر	عہ	۹	"۷۶۸	قادر علی صاحب "	ع/	۵	"۲۵۷۶	لیاقت حسین صاحب "	عہ/
۳	۳۲۳	دختر عبدالسمیع صاحب رہتک	صہ/	۱۰	۷۶۹	محمود علی خاں صاحب "	عہ/			میزان عہ/	
۴	ڈی ۱۷۸۱	میر ابوالحسن صاحب کرنال	ع/	۱۱	۷۷۰	سلیم عبداللہ صاحب	عہ/			**حیدرآباد دکن**	
۵	"۷۸۲	رحیم الدین صاحب "	عہ/	۱۲	"۷۷۲	کریم بھائی سلوم صاحب ایوتمحل	ع/	۱	۳۲۶	مشتاق احمد خالد صاحب سکندرآباد	عہ
۶	"۷۸۳	کفایت اللہ صاحب "	عہ/	۱۳	"۷۷۳	رحمت اللہ مٹھا بھائی صاحب "	صہ/	۲	۳۲۷	اے ایل سعید صاحب حیدرآباد	صہ/
۷	"۷۸۴	مسیح اللہ صاحب "	عہ/	۱۴	"۷۷۴	داؤد عثمان صاحب "	صہ/	۳	ڈی ۱۵۶۷	میر باسط علی صاحب "	للعہ/
۸	"۷۸۵	ظہور الدین صاحب "	عہ/	۱۵	۷۷۵	سید کریم الدین صاحب "	صہ/	۴	۱۵۶۸	نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب	صعہ
۹	"۷۸۶	لال دین صاحب "	صہ/	۱۶	۷۷۶	حاجی عثمان حاجی عمر صاحب کاٹھیا	صہ/	۵	"۱۸۸۰	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	عہ/
۱۰	"۷۸۸	نذیر احمد خاں صاحب	صہ/	۱۷	۷۷۸	حاجی طیب علی شاہ محمد صاحب "	صہ/	۶	"۱۸۸۱	سید محمود مغربی صاحب "	۴/
۱۱	"۷۹	خواجہ سجاد حسین صاحب پانی پت	عہ/	۱۸	"۷۷۹	محمد حسن صاحب صدیقی "	صہ/	۷	"۱۸۸۲	سید صادق علی صاحب "	۴/
۱۲	۷۹۱	شیخ محمد عاقل صاحب "	۴/	۱۹	"۲۲۷۸	سراج احمد صاحب حلیور	للعہ/	۸	"۱۸۸۳	محمد ساجد صاحب "	۴/
۱۳	"۷۹۲	رشید الاسلام صاحب "	۸/	۲	"۲۲۷۹	عبدالصمد صاحب "	ے/	۹	"۱۸۸۴	حلیم اللہ صاحب "	۴/
۱۴	"۷۹۳	سید اشتیاق حسین صاحب "	۴/	۲۱	"۲۲۸۰	محمد ایوب خاں صاحب "	عہ/	۱۰	"۱۸۸۵	حیات اللہ صاحب "	۴/
۱۵	"۷۹۴	رحیم الدین صاحب "	۴/	۲۲	"۲۲۸۱	احمد علی رجب علی صاحب "	ع/	۱۱	"۱۸۸۶	[illegible] صاحب	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم
[illegible]	[illegible]	محی الدین صاحب اورنگ آباد	۲ر	د	یگر			۸	۱۱۵۶ ڈی	تاج الدین صاحب مکہ	
[illegible]	۱۸۰۰	[illegible] کھرے صاحب "	۳ر	۱	۲۹۰	عالیجناب علی سید صاحب	عہ	۹	۱۱۵۷ "	محمد جمیل ہارون صاحب "	[illegible]
[illegible]	[illegible]	شہیرالدین صاحب "	۳ر	۲	۳۰۴	عیسی یوسف صاحب "	۶ر	۱۰	۱۱۵۸ "	محمد حسن مجددی صاحب "	[illegible]
[illegible]	۱۸۹۰ "	رام لال صاحب "	۳ر	۳	۱۱۵۱ ڈی	احمد سلیمان مرزا صاحب مکہ	عہ	۱۱	۱۱۵۹ "	سید معین الدین احمد برادر احمد صاحبان	[illegible]
		میزان ۱۰۵		۴	۱۱۵۲ "	سید عبد اللہ شاہ صاحب بیروبی	عہ	۱۲	۱۱۶ "	محمد احمد خان صاحب "	[illegible]
مدراس				۵	۱۱۵۳ "	ابراہیم کریم بخش صاحب کورود	صہ				
۱	۳۲۲	یعقوب حسن صاحب مرحوم مدراس	عہ	۶	۱۱۵۴ "	شیخ فضل الٰہی صاحب بیروبی	عہ			میزان ۱۶	
		میزان عہ		۷	۱۱۵۵ "	محمد عیسیٰ خان صاحب مکہ	عہ				

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم
۱	۳۵	رشید خان صاحب دہلی	عہ	۱۱	۱۰۷۷ ڈی	حاجی عمر علاء صاحب ایوت محل	ے	۲۱	۲۶۸۱ ڈی	عبدالوحید صاحب میرٹھ	
۲	۳۲۲	حافظ عبدالرشید خان صاحب مطعونہ	عہ	۱۲	۶۰۶ "	حاجی نور محمد عیسیٰ صاحبان کارکر	عہ	۲۲	۲۶۸۲ "	مشتاق حسین صاحب	
۳	۳۳۷	ولایت حسین صاحب سوار پور	ے	۱۳	۶۸۶ "	احسان اللہ خان صاحب کرہال	۶ر	۲۳	۲۶۶۳ "	مسعود محی الدین صاحب "	
۴	۱۵۶۶ ڈی	سعدالدین صاحب حیدرآباد دکن	۶ر	۱۴	۶۰۹ "	نصیر احمد خان صاحب "	عہ	۲۴	" "	لیاقت علیخان صاحب میڈو	
۵	۱۵۶۳ "	عبدالشکور صاحب گیا	ے	۱۵	۶۹۵ "	عبدالسلام صاحب دہلی	۴ر	۲۵	" "	بیگم سلیم علیخان صاحب سوکہ	
۶	۲۴۶۲ "	جسٹس محمد اسمٰعیل صاحب الہ آباد	عہ	۱۶	۶۹۶ "	والدہ سمیع اللہ صاحب "	۴ر	۲۶	" "	عبدالمجید صاحب تحصیلدار اٹاوہ	
۷	۲۴۶۴ "	سر سید عبدالرؤف صاحب "	عہ	۱۷	۶۹۷ "	سلیمہ خاتون سلمہا "	۴ر	۲۷	۲۲۶۷ "	احمد اسلام خان صاحب دہلی	
۸	۲۴۹۸ "	مسز شفاعت احمد صاحب "	عہ	۱۸	۶۹۸ "	بیگم احمد اللہ صاحب "	۴ر				
۹	۲۴۶۱ "	محمد ظہیر احسن صاحب "	عہ	۱۹	۶۹۹ "	بیگم سمیع اللہ صاحب "	۴ر			میزان ۹۹	
[illegible]	[illegible]	[illegible] جیلپور "	عہ	۲۰	۸۰۰ "	مولوی سمیع اللہ صاحب "	۴ر				

[illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۴۰۵

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

([illegible] سے شائع کیا)

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ
ناظم
حلقۂ ہمدردانِ جامعہ

بسم الرحمٰن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبد الحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ)

جلد ۵	مئی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ	نمبر ۷

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ قیمت فی پرچہ

حالاتِ جامعہ

مشاعرے ۱۴ مارچ کو تعلیمی مرکز میں بزم ادب کے زیر اہتمام ایک آل انڈیا مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض مولانا اسلم صاحب جیراجپوری نے انجام دئے، مشاعرہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب تھا حسب ذیل شعرا، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جگر مرادآبادی احسان بن دانش، روش صدیقی، ساغر نظامی، نہال سیوہاروی، سعدی مچھلی شہری ان کے علاوہ معین مچھلی شہری۔ فراق گورکھپوری کے تازہ کلام بھی پڑھکر سنائے گئے جو خاص اسی غرض کے لئے بھیجے گئے تھے۔

دوسرا مشاعرہ جامعہ نگر میں ۱۴ مارچ کو استادوں کے مدرسہ کی انجمن کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس میں مدرسہ ابتدائی کے نوعمر بچوں نے اپنی کہی ہوئی نظمیں سنائیں اس کے صدر بچوں کے مشہور شاعر جناب شفیع الدین صاحب نیّر تھے آخر میں موصوف نے دو تین تازہ نظمیں سنائیں۔ اس میں سوم سے لے کر ششم تک کے طالب علموں نے شرکت کی تھی اور ہر درجے کے اچھی نظم کہنے والے کو کتابیں انعام میں دی گئیں فیصلہ جناب محمد مجیب صاحب نے فرمایا۔

تیسرا مشاعرہ ۱۷ مارچ کو انجمن اتحاد کے ماتحت تعلیمی مرکز میں منعقد ہوا مولانا اسلم صاحب جیراجپوری نے صدارت کی۔

اس میں صرف حضرت ثاقب لکھنوی سے تازہ کلام سنانے کی درخواست کی گئی تھی۔ موصوف نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک اپنے کلام سے مجلس کو محظوظ فرمایا۔

تعلیمی نمائش امسال قومی دن کے سلسلہ میں طلبائے مدرسہ ثانوی کی طرف سے ۱۲ اور ۱۳ اپریل کو تعلیمی نمائش منعقد کی گئی طلبا کی بنائی ہوئی چیزوں کی نمائش کے علاوہ، مباحثہ، ادبی مجلس اور اردو انگریزی کے دو ڈراموں کا بھی انتظام کیا گیا تھا

۱۲ اپریل، ۸ بجے صبح کو جلسہ مباحثہ منعقد ہوا عنوان تھا " اس ایوان کی رائے میں اردو ہندستان کی مشترکہ زبان ہے" مدرسہ ثانوی جامعہ کے ایک طالب علم نے تجویز پیش کی اور ایک نے مخالفت میں تقریر کی اس کے بعد عربک ہائی اسکول، فتحپوری مسلم ہائی اسکول اور رامجس ہائی اسکول کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ آخر میں تجویز پر رائے لی گئی تو بہت بھاری اکثریت سے پاس ہوگئی۔

سہ پہر کو ۴ بجے سے ۶ بجے تک طلبا کی بنائی ہوئی چیزوں کی نمائش کی گئی اور ۸ بجے رات کو اردو ڈرامہ ہوا۔ ڈرامہ کا عنوان تھا "شاعر کی دنیا" دوسرے دن یعنی ۱۳ اپریل کو ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک ادبی مجلس ہوئی جس میں مدرسہ ثانوی کے طالب علموں نے اپنے لکھے ہوئے مضامین سنائے۔ سہ پہر کو ۴ بجے سے ۶ بجے تک طلبہ کی بنائی ہوئی چیزوں کی دوبارہ نمائش کی گئی اور ۹ بجے رات کو

انگریزی ڈرامہ "Handy and the Poet" ایسٹیج کیا گیا۔

مکتبہ جامعہ یوں تو مکتبہ جامعہ کا دفتر محاسبی شروع ہی سے حسابات کے جدید اصول کے مطابق کاربند ہے اور پورے احتیاط و اہتمام سے ہر سال اس کی تنقیح کی ہے، مگر مزید احتیاط کی خاطر ابھی حال میں اس کی دوبارہ تنظیم کی گئی ہے اور تنقیح کنندہ (آڈیٹر صاحب) کے مشوروں کے مطابق آئندہ حسابات کے طریقہ میں ترمیم کردی جائے گی۔

ہم جناب زاہد حسین صاحب کے بہت شکرگذار ہیں کہ انھوں نے اس سلسلہ میں نہایت مفید مشورے دئیے اور جناب عطا الٰہی صاحب کو حسابات کی تنقیح کے لئے بھیج کر ہماری بڑی مدد فرمائی۔ جامعہ ان دونوں حضرات کی بہت ممنون ہے۔

جامعہ نگر اوکھلا ۱۱ اپریل کو جامعہ نگر اوکھلے میں دو ڈرامے کئے گئے ایک "دیانت" ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کا لکھا ہوا دوسرا "قوم پرست طالب علم" عبدالغفار صاحب مدھولی کا۔ اول الذکر کو پنجم کے بچوں نے کیا تھا اور دوسرے کو ششم کے طالب علموں نے۔

۱۳ اپریل کو جامعہ نگر میں قومی دن منایا گیا بچوں نے اوکھلا گاؤں کی صفائی کے علاوہ جامعہ نگر کی مکمل صفائی کی اور کھانا [illegible]

۲۰ اپریل کو میلاد نبوی صلعم کا ایک جلسہ منعقد ہوا [illegible] بچوں نے مختلف عنوانات پر مضامین لکھ کر سنائے [illegible] کا جغرافیہ، ہمارے نبی کے بچوں کے ساتھ سلوک، آنحضرت صلعم بہ حیثیت ایک انسان کے۔ ہمارے نبی صلعم [illegible]

کانفرنس گزٹ علی گڈھ اور احباب کے خطوط سے یہ معلوم کرکے بے حد رنج ہوا کہ جامعہ کے ایک سابق ہردلعزیز اور قابل استاد عبدالکریم صاحب فاروقی (بی اے علیگ) لاہور میں ۲۲ مارچ کو انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم علی گڈھ کالج کے گریجویٹ تھے اور کالجیٹ اسکول علی گڈھ میں عرصہ دراز تک انٹرنس کی جماعتوں کو انگریزی پڑھاتے رہے جامعہ کے قیام کے بعد ہی مولانا محمد علی مرحوم کے اشارہ سے مستعفی ہوکر جامعہ میں چلے آئے تھے اور جب جامعہ دہلی منتقل ہوکر ۱۹۲۵ء میں آئی ہے تو یہ بھی ساتھ آئے تھے لیکن یہاں آنے کے دو ڈھائی سال بعد ہی انھیں جامعہ کے بجٹ میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے بہ حالات مجبوری جامعہ سے علٰحدہ ہونا پڑا اس کے بعد وہ مسلم یونیورسٹی کے مختلف شعبوں مثلاً بک ڈپو، اولڈ بوائز لاج، ایجوکیشنل کانفرنس وغیرہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے کام کرتے رہے ابھی دو سال ہوئے ان کا سب سے بڑا لڑکا انھیں داغ مفارقت دے گیا تھا اس صدمہ کی وجہ سے وہ بہت زیادہ دل برداشتہ رہتے تھے آخرکار اسی غم میں خود ہی چل بسے۔

مرحوم نے چار بچے ایک بچی اور ایک بیوہ چھوڑی ہے ان کا جنازہ لاہور سے ان کے وطن سلوہ ضلع جالندھر میں لایا گیا جہاں وہ سپرد خاک کئے گئے مرحوم بہت پکے بنیلسٹ مسلمان تھے صوم و صلوٰۃ اور حقوق العباد کے بہت پابند تھے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تحفے نامجموں سے کہتے نے وغیرہ وغیرہ

جوہر کا اردو ادب نمبر

انجمن اتحاد کے رسالہ جوہر کا امسال اردو ادب وزبان نمبر شائع کیا گیا ہے چونکہ مولوی عبدالحق صاحب معتمد انجمن ترقی اردو کی سترویں سالگرہ کے موقع پر نکالا گیا ہے اور مولانا کی طرف منسوب ہے اس لئے مولانا کی سیرت خدمات اور ان کے عام حالات پر نہایت مبسوط اور مفصل مضامین ہیں جو تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان کے علاوہ اردو ادب وزبان پر ملک کے ممتاز اہل قلم کے لکھے ہوئے تنقیدی، ادبی اور تاریخی مضامین ہیں۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ کی لکھی ہوئی تقریب اور مہاتما گاندھی، ڈاکٹر سر اکبر حیدری، مہاراجہ سر کرشن پرشاد بہادر شاد، ڈاکٹر سر شاہ محمد سلیمان، ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو، مسٹر آصف علی، ڈاکٹر سید محمود، مسز سروجنی نائیڈو، سر شیخ محمد عبدالقادر، مولانا سید سلیمان ندوی اور خواجہ غلام السیدین ڈائرکٹر تعلیمات کشمیر کے پیغامات بھی شامل ہیں۔

تعلیمی خبریں

صنعتی تعلیم

جامعہ لندن کے شعبۂ تعلیمات کی طرف سے ہر سال ایک سالنامہ (Year Book) شائع ہوتا ہے ۱۹۳۹ء کے سالنامے میں صنعتی تعلیم کے مسئلہ پر نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں پہلے صنعتی تعلیم کے مقاصد کی وضاحت کی گئی ہے کہ صنعتی تعلیم صرف صنعت یا کوئی پیشہ سکھانے کو نہیں کہتے ہیں صنعتی تعلیم کو صحیح معنی میں صنعتی تعلیم اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب کسی دستکاری کو عملی تجربات کے ذریعہ سکھانے کے ساتھ ساتھ اس کے علمی اصول بھی سکھائے جائیں اور ساتھ ہی ساتھ دماغ کی بھی تعلیم ہوتی رہے۔ انسانی زندگی کے چار شعبے ہیں پیشہ، دستکاری، کھیتی، اور گھریلو کام انسان کو ان چاروں شعبہ ہائے حیات میں ماہر بنانا صحیح معنی میں صنعتی تعلیم ہے۔

اس کے بعد اس مسئلے پر غور کیا گیا ہے کہ صنعتی تعلیم کے صحیح تجربوں سے آئندہ نسلوں اور سماج پر کیا کیا اثرات پڑیں گے۔ سالنامے کے مصنفوں نے سب سے پہلی تحقیق یہ کی ہے کہ ہاتھ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دماغ کی بھی نشو و نما ہو گی اور نئی تہذیب اور ایک نئی معاشرت پیدا ہو گی اس نئی تہذیب کی بنا باہمی تعاون اور رواداری پر ہو گی۔ انھوں نے اپنے زمانہ کی مثال دے کر اس دعوےٰ کی تصدیق کی ہے کہ آج کل قومی اور بین الاقوامی فضا میں جو جھگڑے اور لڑائیاں ہوتی ہیں، ان کے بانی مبانی وہی لوگ ہوتے ہیں جنھیں ہاتھ کی تعلیم کے ذریعہ دماغ اور دل کی تعلیم نہیں ملی ہے۔ اس کے مقابلے میں کاریگروں اور مستریوں کی دنیا باہمی تعاون اور رواداری کے حق میں ہے۔

بنگال کی تعلیمی حالت

اس سال کلکتہ یونیورسٹی کے جلسۂ تقسیم اسناد میں پانچ ہزار طلبہ کو ڈگریاں ملیں، جو گذشتہ بیس سال کے مقابلے میں سو فیصدی ترقی ہے۔ ۱۹۱۸ء میں میٹرک کے امتحان میں سات ہزار پانچ سو لڑکے پاس ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں اکیس ہزار طلبہ کامیاب ہوئے۔ بیس سال میں ابتدائی تعلیم کے مدارس کی تعداد تیس ہزار پانچ سو سے ساٹھ ہزار تک پہنچ گئی ہے، لڑکوں کی تعداد گیارہ لاکھ ساٹھ ہزار سے پچیس لاکھ چھیاسی ہزار تک بڑھ گئی ہے۔ لیکن ابتدائی مدارس میں جو طلبہ داخل ہوتے ہیں، ان میں لڑکوں میں بارہ فی صدی اور لڑکیوں میں ۲ء۵ ابتدائی تعلیم کی تکمیل کرتے ہیں تقریباً ساٹھ فیصدی لڑکے اور ۷۵ فیصدی لڑکیاں پہلے سال ہی میں اسکول چھوڑ دیتی ہیں، اس لئے ابتدائی مدارس ان کے لئے اتنے مفید نہیں ہوتے جتنے کہ ہونے چاہئیں، ابتدائی مدارس کے اساتذہ کی ماہانہ اوسط تنخواہ سات روپے سے بھی کم ہوتی ہے۔ کچھ ایسے اساتذہ ہیں جن کی تنخواہ بیس روپے سے تیس تک ہے لیکن ہزارہا اساتذہ ایسے ہیں جن کی تنخواہ پانچ روپے سے بھی کم ہے، اتنی قلیل تنخواہ میں لائق اساتذہ ملنا ممکن نہیں لیکن ابتدائی

تعلیم سے دلچسپی روز بروز بڑھتی جاتی ہے، حکومت بنگال نے میونسپلٹیوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ ابتدائی تعلیم کی اشاعت دیا دہ سے زیادہ کریں لیکن ابتدائی تعلیم جبری نہیں بتائی گئی، اس لئے بعض میونسپلٹیوں نے تو ابتدائی تعلیم کے سلسلہ میں کافی جدوجہد کی، لیکن بعض نے توجہ نہیں کی سنہ ۱۹۲۹ء میں گاؤں میں جبری ابتدائی تعلیم کا قانون پاس ہوا اس کے انہاجات کو پورا کرنے کے لئے ایک تعلیمی ٹیکس بھی تجویز ہوا۔ لیکن یہ قانون عمل میں نہیں آیا اب گذشتہ تین سال سے اس کی طرف خاص توجہ کی گئی ہے۔ سولہ اضلاع میں یہ قانون نافذ کر دیا گیا ہے اور آٹھ اضلاع میں تعلیمی ٹیکس بھی لگا یا گیا ہے اگر یہ ٹیکس پورے صوبہ میں جاری ہوگیا تو ایک کرورر روپے کی آمدنی ہوگی، لیکن یہ رقم بھی کافی نہیں کیونکہ صوبہ کے تمام مدارس کے لئے دو لاکھ مدرسین چاہئیں مذکورہ بالا رقم کو صرف ان کی تنخواہ میں خرچ ہو جائے گی لیکن جبری ابتدائی تعلیم سے اگر ایسی ہی دلچسپی لی گئی تو جلد از جلد یہ مشکلات حل ہو جائیں گی حکومت مختلف ذرائع سے روپے کی فراہمی کی کوشش میں ہے۔

بیس سال میں ثانوی اسکولوں کی تعداد ½ زیادہ ہو گئی ہے اور طلبہ کی تعداد بھی نصف سے زیادہ بڑھ گئی لیکن تعلیم کا معیار گھٹ گیا ہے اور اب عام خیال ہے کہ اب میٹرک پاس کرلینا پہلے سے بہت زیادہ آسان ہوگیا ہے اسکولوں کی مالی حالت اچھی نہیں، اس لئے وہ لائق مدرسین کی خدمات حاصل نہیں کرسکتے بمشکل سے کوئی ایسا اسکول ملے گا، جو معنوی حیثیت سے مغربی ممالک کے معیار کے مطابق ہو، میٹرک کا نصاب بدل گیا ہے اس لئے امید ہے کہ طلبہ کی قابلیت میں نمایاں فرق ہو جائے گا۔ لیکن جب تک اسکولوں میں لائق، قانع، اور مطمئن مدرسین کا فقدان ہے نصاب کا کامیاب ہونا مشکل ہے۔

یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ہے وہ مالی دقتوں میں مبتلا نہیں اس لئے مختلف شعبے کھلتے جاتے ہیں لیکن میٹرک کے امتحان کی آسانی کی وجہ سے عام سے لڑکے اچھے نہیں نکلتے۔

لڑکیوں کی تعلیم میں بھی روز افزوں ترقی ہو رہی ہے اب سے بیس برس پہلے صرف سو لڑکیاں میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں لیکن گذشتہ سال تین ہزار سات سو شریک ہوئیں لیکن لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام ابھی تک خاطر خواہ نہیں ہے لڑکوں کے بارہ سو اسکول کے مقابلہ میں لڑکیوں کے اسکول صرف پچاسی ہیں، کلکتہ سے باہر ان کے لئے کوئی ڈگری کالج نہیں۔

(تلخیص از اسٹیٹسمین ۲ اپریل سنہ ۲ء)

تعلیم و ترقی

ادارہ تعلیم و ترقی نے بالغ ہندیوں اور ملک کی عام آبادی کے لئے جو تعلیمی کوشش شروع کی ہے اس کا ایک حصہ تو حلقہ تعلیم و ترقی ہے جس کی کچھ تفصیل آپ گذشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حلقہ ایک قابل کاشت زمین ہے جس میں ادارہ ایسی اسکیموں کی تخم ریزی کرتا ہے تاکہ یہ اندازہ کیا جا سکے کہ یہ نظری اسکیمیں ایسی تو نہیں ہیں جو ناقابل عمل ہوں دشواری اور مشکلات سے ہمیں انکار نہیں وہ تو بہرحال ہوتی ہے اور نئے کام میں اور زیادہ لیکن ہاں حلقہ تعلیم و ترقی کا عملی میدان اس لئے مفید ہے کہ ہمیں دشواریوں اور مشکلوں سے دوچار ہو کر آہستہ آہستہ اُن کو حل کرنے کا طریقہ معلوم ہو جاتا ہے یہ ہمیں معلوم ہے کہ علی العموم ہر جگہ یہی یا اسی قسم کی دشواریاں پیش آئیں گی اور اس لئے امید ہے کہ ہمارا حل بھی کم و بیش ہر جگہ کے لئے کارآمد ثابت ہو سکے گا لیکن اس ہمیشہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری تجربہ گاہ کی سیر سے پہلے ادارہ تعلیم و ترقی کے علمی کام پر بھی پہلے ایک نظر ڈال لیں

ادارہ نے بالغ ہندیوں کے لئے مخصوص طور پر چھوٹے چھوٹے رسائل کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ان میں پندرہ شائع ہو چکے ہیں۔ پانچ زیر طبع ہیں اور زیر ترتیب رسائل کی تعداد صرف اتنی یا اس سے دگنی نہیں بلکہ بہت زیادہ ہے یعنی تین سو رسائل ان کے عنوانات کی فہرست ایک خاص نصاب کے مطابق تیار کی گئی ہے۔

خوشی ہے کہ ادارہ کی یہ کوشش مشکور ہو رہی ہے اور رسالے مقبول ہو رہے ہیں چھ رسالے جو پہلے شائع ہوئے تھے اُن کا پہلا ایڈیشن ختم بھی ہو گیا۔ یہ رسالے چونکہ خاص طور پر بالغ ہندیوں کے لئے لکھوائے اور چھپوائے گئے ہیں اس لئے ظاہری اور معنوی ہر حیثیت سے یک جداگانہ انداز رکھتے ہیں۔ مشکل مضمون کو عام فہم اسلوب میں بیان کیا گیا ہے زبان سادہ ہے اور صاف لکھے ہوئے ہیں

رسائل کے علاوہ ادارہ کی دوسری تعلیمی چیز بڑے سائز کے دیواری کتبات ہیں گذشتہ سال کل سولہ کتبات شائع ہوئے جس میں چار احادیث کے تھے جن کا عنوان تھا اچھی تعلیم اور بارہ قرآن مجید کے جو سچی تعلیم کے عنوان سے شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ ماہ مارچ میں چار نئے کتبات شائع ہوئے ہیں۔ یہ مذہبی نہیں ہیں بلکہ سیاسی اور ادبی ہیں جن کی تفصیل یہ

دنیائے اسلام کی سیاسی حالت

اس میں ایک مصور نقشے کے ذریعہ یہ بات واضح کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی تقریباً ۴۶ کروڑ آبادی میں سے

صرف ۸ کروڑ آزاد ہیں، اسی قدر نیم آزاد ہیں باقی تقریباً ۲۲ کروڑ مسلمان غلام ہیں۔ مصور نقشے کے نیچے دو عبارتیں ہیں "اس غلامی میں ہندوستانی مسلمانوں کا حصہ ست زیادہ ہے" خود آزاد ہو اور دوسروں کو بھی آزاد کرو" پہلی عبارت خفی اور دوسری جلی قلم سے لکھی گئی ہے اور ان کے نیچے ایک مصرعہ ہے۔

" اٹھو کہ یہی وقت ہے آزادی کا"

عالم اسلام

اس میں کرۂ ارض کا مشرقی حصہ دے کر سیاہ رنگ کے ذریعہ مسلمانوں کے علاقوں کو اجاگر کیا ہے جس سے ایک ہی نظر میں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت کس طرح مغربی وسط میں سے شمالی ہند تک اور جنوب وسطی روس سے مراکو تک متوازی خطوط میں پھیلے ہوئے ہیں ساتھ ہی ساتھ ان علاقوں کو بھی سرکیوں اور دھاریوں کے ساتھ دکھایا ہے۔ جہاں مسلمان دس سے پچاس اور پچاس سے پچاس فیصدی تک آباد ہیں نقشے کے نیچے ایک عبارت ہے۔

" مسلمان دنیا میں بہت ہیں، ابھی بہت اور ہو سکتے ہیں"

اور اس کے نیچے نمایاں طور پر زمین یاہ ہے اور لفظ سفید ایک مصرع درج ہے

۶۔ نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

ہماری تعداد

یہ نقشہ بھی مصور ہے اس میں ہندوستان کی اسلامی آبادی کا دوسرے مشہور اور چوٹی کے ملکوں کی آبادی سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ ایک نقشہ میں ایک تصویر ایک کروڑ آدمیوں کو ظاہر کرتی ہے اس طرح یہ نقشہ بتاتا ہے کہ ہندوستانی مسلمان پونے آٹھ آدمی ہیں اور جرمنی کی کل آبادی ساڑھے سات آدمی، جاپان کی کل آبادی پونے سات آدمی انگلستان کی ساڑھے چار آدمی، فرانس کی سوا چار آدمی اور اٹلی کی چار سے کچھ زیادہ نقشے کی پیشانی پر یہ مصرعہ ہے۔

" یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے"

چوتھا کتبہ ادبی ہے اس میں ایک موزوں ڈیزائن کے ساتھ جلی حرفوں میں اقبال کی مشہور نظم تحریر کی گئی ہے جس کا پہلا شعر ہے

اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو کاخ امرا کے در و دیوار ہلا دو

اس سال ادارہ ۲۴ کتاب کا ایک سٹ شائع کرنے والا ہے جس کی عنوانی تقسیم یہ ہے۔

۱۔ اچھی تعلیم	(حدیث شریف)	۴
۲ سچی تعلیم	(قرآن مجید)	۸
۳ نظمیں		۴

۴۔ حفظانِ صحت ۴

۵۔ نقشے (اسلامی دنیا، ہندوستان) ۴

ظاہر ہے کہ یہ نقشے ہماری قوم کی عام معلومات اور تعلیم کے لئے کتنے مفید ہو سکتے ہیں۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ان کی زیادہ سے زیادہ تعداد مسجدوں، مدرسوں، دارالمطالعوں اور قومی و سیاسی دفتروں میں آویزاں نہ کی جائے کہ یہ سامانِ آرائش بھی ہیں اور ذریعۂ تعلیم بھی۔ کام کی ابتدا کرنے کے لئے ہمارے اہلِ خیر حضرات کو آگے بڑھنا ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے دتی یا ضلع کے مناسب مقامات پر ان کتبات کو لگوا دیں اور توسیع اشاعت میں ہماری مدد کریں۔

حلقۂ تعلیم و ترقی کا مرکز اب تک قرول باغ کے بازار میں سرِ راہ قائم تھا۔ یہاں یہ فائدہ تھا کہ راہگیروں کی ایک بڑی تعداد مرکز کی دلچسپیوں کو دیکھ کر بلا ارادہ ادھر آ جاتی تھی اور بعض اوقات مصروف سے مصروف شخص بھی مرکز کے دیواری اخبار کی روزانہ اشاعت اور ماہوار اڈیشن پر نظر ڈالنے کے لئے چلتے چلتے رک جاتا تھا۔ روزانہ کی خبروں میں قاری کی آواز اور ہفتہ وار جلسوں میں مقرر کا انداز بہت سے راہگیروں کے قدموں کا رخ بدل لیتا تھا لیکن ان بہت سے فائدوں کے ساتھ یہ نقصان بھی تھا کہ ہم اپنے طالب علموں اور مخصوص حلقے کی خدمت کو بجا لانے پر قادر نہ تھے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ مرکز کے نمائشی پہلو کے لئے تو وہاں اچھا میدان تھا مگر تدریسی کام کے لئے اس میں خامیاں تھیں اور ان کے علاوہ دن بدن جگہ اب ہمارے کام کی وسعت کے لئے روز بروز تنگ ہوتی جا رہی تھی۔ بالآخر یکم مارچ ۱۹۴۸ء کو اسی بازار کی ایک گلی میں منتقل کر دیا۔ موجودہ مکان بہت کشادہ ہے جہاں مرکز کی خدمات کو زیادہ اطمینان کے ساتھ انجام دیا جا سکتا ہے۔ راہ چلتے اب ٹھیک مرکز میں نہیں آتے اور وہی آتے ہیں جو قصد و ارادہ سے آئیں۔ ظاہر ہے دوسرا طبقہ ہی ہمارے لئے زیادہ مفید بھی ہے۔ ہم اس کوشش میں ہیں کہ پہلے طبقہ کے لئے کشش کا کوئی سامان کریں۔

گذشتہ مہینے آل انڈیا ریڈیو کی عنایت اور جناب پروفیسر محمد مجیب صاحب کی کوششوں سے ایک ریڈیو بھی مرکز میں آگیا ہے۔ شروع شروع تو مرکز کے اعلان و اشتہار کے لئے اسے کثرت کے ساتھ بجایا گیا لیکن اب یومیہ پروگرام کی چیدہ چیدہ خبریں سنانے کے لئے لگایا جاتا ہے۔

"ہمارا اخبار" حسبِ معمول روز شائع ہو رہا ہے۔ یومیہ خبریں بھی اسی تشریح کے ساتھ جاری ہیں۔ مسجد میں روزانہ ترجمہ کا معمول بھی بحمد اللہ جاری ہے۔ آج کل اٹھارواں پارہ ہو رہا ہے۔ اس ترجمہ کا مقصد بھی تدریسی قسم کا ہے اس لئے اب کوشش یہ شروع کی ہے کہ گذشتہ دن کے ترجمہ کے متعلق روزانہ موٹے موٹے سوالات سامعین سے کئے جائیں۔

بستی کے لوگوں میں مرکز سے عام دلچسپی پیدا کرنے کے لئے انعامی مقابلوں کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے اس قسم ادبی قسم کا مقابلہ تھا مرکز کی مطالعہ کی ہوئی کتابوں میں سے اچھی کتاب پر مضمون لکھائے گئے ان مضمونوں سے یہ اندازہ ہوا کہ مرکز بستی میں بعض ناموش اخلاقی خدمتیں بھی انجام دے رہا ہے

اپریل کے مہینے میں ارادہ ہے کہ علمی مقابلے کی بجائے کوئی عملی مقابلہ رکھا جائے مثلاً دستکاریوں کا مقابلہ یعنی جو شخص جو کچھ بنا سکتا ہو بنا کر لائے اس میں جغرافیائی نقشے، ڈیزائن، کروشیا، کشیدہ، معمولی سلائی کے کام لوہے ٹین کی چیزیں، اشیاء ارقسم ماکولات، لکڑی اور کپڑے کی چیزیں سب ہی آسکتی ہیں۔ ان چیزوں میں انعام کے ساتھ چیزوں کی فروخت کا موقع رہے گا اور قیمت کا حق دار بھی صناع ہوگا۔

مرکز کے کتب خانہ کے متعلق اعداد وشمار حسب ذیل ہیں

۱۔ کتب مجریہ	۵۳۹
۲۔ تعداد مستعیر	۸۶
۳ سب سے زیادہ جاری ہونے والی کتاب ۔	عمرو عیار کی عیاریاں

۴۔ ۱۵ پسندیدہ کتابیں

عقاب، فردوس بریں۔ منتخب افسانے، عمرو عیار کی عیاریاں، سرتاردو عالم، بگیں سدری، زہ مشاہیر عالم، مانی عشو، تاریخ الامت، ست رنگی تیغ اسکندریہ اور اس کے غلام، مصری غلام، ترکو کی کہانیاں، بالشتیوں کی سرزمیں

بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے پچھلے مہینے گھروں پر جانے والی کتابوں کا سلسلہ بند رہا مندرجہ بالا مرکز سے براہ راست جاری ہونے والی کتابوں سے متعلق ہے۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو اپریل ۱۹۴۶ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی صاحب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی صاحب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی صاحب
۱	۴،۴۰۵	عالم علی صاحب ڈیرہ دون	۷	۴،۴۱۱	بیگم عطاء الرحمٰن صاحب علی گڑھ	۱۳	۴،۴۱۷	عبدالاحد صاحب رنگون
۲	۴،۴۰۶	لال دین صاحب کرنال	۸	۴،۴۱۲	حاجی عثمان حاجی عربی صاحب کارنجہ	۱۴	۴،۴۱۸	اے رحیم صاحب میمو
۳	۴،۴۰۷	رحمت اللہ صاحب الہامی ڈیرہ دون	۹	۴،۴۱۳	عثمان مستی خاں صاحب رنگون	۱۵	۴،۴۱۹	ابوابراہیم صاحب رنگون
۴	۴،۴۰۸	معین الدین صدیقی صاحب نئی دہلی	۱۰	۴،۴۱۴	شیخ محمد بشیر صاحب 〃	۱۶	۴،۴۲۰	سید کنعی شاہ صاحب 〃
۵	۴،۴۰۹	مرزا فضل محمد صاحب 〃	۱۱	۴،۴۱۵	داؤجی داوا بھائی صاحب 〃	۱۷	۴،۴۲۱	سلیمان آدم جی صاحب 〃
۶	۴،۴۱۰	محمد یوسف صاحب بٹ شملہ	۱۲	۴،۴۱۶	حاجی داوا شریف صاحب 〃			

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو اپریل ۱۹۴۶ء میں ہمیں اپنے ہمدردوں اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے، دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ (مرتب)

اپریل ۱۹۴۶ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ
۱	۳۴۲	شاہد علی صاحب مع برادران دہلی	صہ/	۲۲	۶۱۹ دہلی	محمد لئیق صاحب دہلی	عہ	۴۳	۳۲۴۰ دہلی	عبد نعیم عبدالمجید صاحبان دہلی	۴/
۲	۳۴۴	خواجہ عبدالمجید خان صاحب "	سے/	۲۳	۶۲۰	ایم فضل الرحمن صاحب "	صہ	۴۴	۳۲۴۱	محمد سمیع محمد جمیل صاحبان	عہ/
۳	۳۸۲	سید ابوالحیات صاحب "	عہ/	۲۴	۶۲۱ "	حاجی نورالدین صاحب	۸	۴۵	۳۲۴۲	ضیاء الدین صاحب "	۸
۴	-	لیاقت اللہ خاں صاحب "	عگ/	۲۵	۶۲۲ "	علاؤالدین صاحب	۸	۴۶	۳۲۴۳ "	شمس العارفین صاحب "	عہ/
۵	۶۰۲ دہلی	سید محمد شفیع صاحب "	۴/	۲۶	۶۲۳ "	عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان "	۴/	۴۷	۳۲۴۴	محمد حسن خادم صاحب "	۱/
۶	۶۰۳ "	حکیم حامد میاں صاحب "	۴	۲۷	۶۲۴ "	ام العام الحق صاحب	۸/	۴۸	۳۲۴۵	مرزا سلیمان صاحب "	عہ/
۷	۶۰۴ "	عنایت اللہ خاں صاحب "	۴	۲۸	۶۲۵ "	عبدالحق سراج الحق صاحبان	۸	۴۹	۳۲۴۶ "	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸/
۸	۶۰۵ "	لیڈی ڈاکٹر الف ڈی محمود صاحب "	۱	۲۹	۶۲۶ "	مولا بخش مہردین صاحبان "	عہ/	۵۰	۳۲۴۷	سید حفیظ الہی صاحب "	۴/
۹	۶۰۶ "	ربیع اللہ خاں صاحب "	۸	۳۰	۶۲۷ "	محمد انیس صاحب "	۸/	۵۱	۳۲۴۸ "	حاجی نور محمد صاحب "	۸/
۱۰	۶۰۷	رفیق احمد صاحب "	عہ	۳۱	۶۲۸ "	دعوت احمد صاحب توفیق "	عگ/	۵۲	۳۲۴۹ "	حفیظ الرحمن صاحب "	۴/
۱۱	۶۰۸ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴/	۳۲	۶۲۹ "	قمرالدین احمد صاحب	عگ/	۵۳	۳۲۵۰	حاجی بشیر احمد صاحب	۸
۱۲	۶۰۹ "	حاجی شیخ محمد عبدالرزاق صاحب	عہ/	۳۳	۶۳۰ "	عبدالحی صاحب "	صہ/	۵۴	۳۲۵۱ "	محمود علی صاحب علوی "	عگ/
۱۳	۶۱۰ "	میاں محمد رفیق صاحب "	صہ/	۳۴	۶۳۱	علی احمد صاحب "	عہ/	۵۵	۳۲۵۲ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴/
۱۴	۶۱۱ "	عبدالخالق شہاب الدین صاحبان "	عگ/	۳۵	۶۳۲ "	محمد تقی صاحب "	۴/	۵۶	۳۲۵۳ "	شفیع الدین صاحب تیر "	عگ/
۱۵	۶۱۲ "	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان	سے/	۳۶	۶۳۳ "	ایم اکرام الدین صاحب	۴/	۵۷	۳۲۵۴ "	صالحہ خاتون صاحبہ "	عہ/
۱۶	۶۱۳ "	آغا محمد امین صاحب "	عہ/	۳۷	۶۳۴ "	سیر بیگ صاحب "	۲/	۵۸	۳۲۵۵	حاجی رشید احمد صاحب	للعہ/
۱۷	۶۱۴ "	عبدالرحمن صاحب	۴/	۳۸	۶۳۵ "	احمد حسن خاں صاحب "	۲	۵۹	۳۲۵۶ "	عبدالحکیم صاحب "	عہ/
۱۸	۶۱۵ "	اے ذی الظہر صاحب "	للعہ/	۳۹	۶۳۶ "	محمد صدیق صاحب "	عہ/	۶۰	۳۲۵۷ "	محمد حسین خادم صاحب "	۸/
۱۹	۶۱۶ "	صوفی اصغر علی صاحب "	عہ/	۴۰	۶۳۷ "	رحمت اللہ صاحب "	۴/	۶۱	۳۲۵۸ "	ربیع اللہ خاں صاحب "	۸/
۲۰	۶۱۷ "	معین الدین صاحب صدیقی	۸/	۴۱	۶۳۸ "	مشتاق احمد صاحب "	عہ/	۶۲	۳۲۵۹ "	شمس العارفین صاحب "	عہ/
۲۱	۶۱۸ "	محمود علی صاحب علوی "	عہ/	۴۲	۶۳۹ "	عوض خاں محمد اسمعیل خاں صاحبان	صہ	۶۳	۳۲۶۰	عبدالحق سراج الحق صاحبان "	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۴	ڈی ۳۲۶۱	مشتاق احمد صاحب دہلی	عہ/	۸۸	ڈی ۳۲۸۶	مرغوب احمد صاحب محوتی دہلی	عکر/	۱۱۲	ڈی ۳۳۱	ضیا احمد صاحب دہلی	۴/
۶۵	۳۲۶۲ "	حاجی شیخ سمیع عبد الرزاق صاحب "	عہ/	۸۹	۳۲۸۷ "	عبد المعنی صاحب "	عہ/	۱۱۳	۳۳۱۱ "	رحمت اللہ خاں صاحب "	۴/
۶۶	۳۲۶۳ "	کلو صاحب "	۴/	۹	۳۲۸۸ "	ممتاز الدین صاحب "	عہ/	۱۱۴	۳۳۱۲ "	ایس محمد یوسف صاحب "	۸/
۶۷	۳۲۶۴ "	ملک آفتاب احمد صاحب "	عہ/	۹۱	۳۲۸۹ "	اصغر علی صاحب "	۴/	۱۱۵	۳۳۱۳ "	بیگم محمد یعقوب صاحب "	۸/
۶۸	۳۲۶۵ "	اشتیاق حسن صاحب "	ے/	۹۲	۳۲۹ "	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان "	۸/	۱۱۶	۳۳۱۴ "	شجاعت علی صاحب صدیقی "	عکر/
۶۹	۳۲۶۶ "	غلام صابر صاحب "	عہ/	۹۳	۳۲۹۱ "	انوار الحق صاحب "	عہ/	۱۱۷	۳۳۱۵ "	زاہد حسین صاحب "	صہ/
۷	۳۲۶۷ "	مرزا الیاس علی بیگ صاحب "	۴/	۹۴	۳۲۹۲ "	بشیر احمد صاحب "	۸/	۱۱۸	۳۳۱۶ "	سید غلام حسین صاحب "	عکر/
۷۱	۳۲۶۸ "	عبد الحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان "	۴/	۹۵	۳۲۹۳ "	سلیم الزماں صاحب صدیقی "	صہ/	۱۱۹	۳۳۱۷ "	غلام نبی صاحب "	صہ/
۷۲	۳۲۶۹	محمد عارف صاحب "	عہ/	۹۶	۳۲۹۴ "	حاجی نور الدین صاحب "	۸/	۱۲	۳۳۱۸ "	محمد جمیل صاحب "	لعہ/
۷۳	۳۲۷ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۸/	۹۷	۳۲۹۵ "	عمران الدین صاحب "	۸/	۱۲۱	۳۳۱۹ "	ریڈیو آفس "	عکر/
۷۴	۳۲۷۲ "	صبیح الدین احمد صاحب	عہ/	۹۸	۳۲۹۶ "	محبوب بخش ربیع الدین صاحبان "	عہ/	۱۲۲	۳۳۲۰ "	ایم محمد دین صاحب "	[illegible]
۷۵	۳۲۷۳ "	عبد الحق صاحب "	صہ/	۹۹	۳۲۹۷ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۱۲۳	۳۳۲۱ "	محمد علی صاحب "	۸/
۷۶	۳۲۷۴ "	مرزا اسلیماں صاحب "	عہ/	۱	۳۲۹۸ "	عبد الحمید عبد المجید صاحبان "	۴/	۱۲۴	۳۳۲۲ "	سید حفیظ الدین صاحب "	۸/
۷۷	۳۲۷۵ "	حاجی عبد المعنی فضل الحق صاحبان "	عکر/	۱۰۱	۳۲۹۹ "	محمد تقی صاحب "	۴/	۱۲۵	۳۳۲۳ "	سید شمس الدین صاحب "	۸/
۷۸	۳۲۷۶ "	شیخ ربیع صاحب "	عہ/	۱۰۲	۳۳ "	اخلاق احمد اقبال احمد صاحبان "	عہ/	۱۲۶	۳۳۲۴ "	شیخ عبد الرشید صاحب "	۸/
۷۹	۳۲۷۷ "	دفتر رسالہ عصمت "	۸/	۱۰۳	۳۳۰۱ "	جمیل الرحمٰن صاحب "	عکر/	۱۲۷	۳۳۲۵ "	شمس الدین صاحب "	۴/
۸	۳۲۷۸ "	سرفراز الحق صاحب "	۴/	۱۰۴	۳۳۰۲ "	محمد ادریس صاحب مارٹی "	عہ/	۱۲۸	۳۳۲۶ "	محمد ابراہیم صاحب "	۴/
۸۱	۳۲۷۹ "	حکیم احمد حسن خاں صاحب "	۲/	۱۰۵	۳۳۰۳ "	محمد ایوب صاحب "	۸/	۱۲۹	۳۳۲۷ "	محمد شفیق صاحب "	عہ/
۸۲	۳۲۸ "	رحمت اللہ صاحب "	۴/	۱۰۶	۳۳۰۴ "	عبد الغنی صاحب "	عہ/	۱۳۰	۳۳۲۸ "	سراج الدین صاحب "	۴/
۸۳	۳۲۸۱ "	بشیر احمد صاحب "	۴/	۱۰۷	۳۳۰۵ "	سید محمد علی صاحب "	عہ/	۱۳۱	۳۳۲۹ "	شمس العارفین صاحب "	۴/
۸۴	۳۲۸۲ "	حفیظ الرحمٰن صاحب "	۴/	۱۰۸	۳۳۰۶ "	شیخ محمد ادریس صاحب "	۴/	۱۳۲	۳۳۳۰ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ/
۸۵	۳۲۸۳ "	قمر الدین صاحب "	۴/	۱۰۹	۳۳۰۷ "	حکیم عبد الحمید صاحب "	صہ/	۱۳۳	۳۳۳۱ "	فیض محمد صاحب "	عہ/
۸۶	۳۲۸۴ "	محمد انیس الرحمٰن صاحب "	۴/	۱۱۰	۳۳۰۸ "	محمد شفیع صاحب "	۸/	۱۳۴	۳۳۳۲ "	سید عبد اللطیف صاحب "	۸/
۸۷	۳۲۸۵ "	منور الدین محمد گلزار صاحبان "	صہ/	۱۱۱	۳۳۰۹ "	حاجی عباد اللہ خاں صاحب "	عکر/	۱۳۵	۳۳۳۳ "	محمد اقبال حسین صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ
۱۳۶	ڈی ۳۲۳۴	محمد احمد صاحب ۔ دہلی	عہ/	۱۶۰	ڈی ۳۷۵۹	ظہیر الدین صاحب دہلی	عہ/	۱۸۴	ڈی ۳۷۸۳	صالحہ خاتون صاحبہ دہلی	۸/
۱۳۷	۳۲۳۵	محمد نور خاں صاحب "	۴/	۱۶۱	۳۷۶۰	جمیل احمد صاحب "	۸/	۱۸۵	۱۸۹۱	عبد الرب صاحب "	عہ/
۱۳۸	۳۲۳۶	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۱۶۲	۳۷۶۱	عبد الحکیم خاں صاحب "	۸/	۱۸۶	۱۸۹۲	حافظ عبد الحکیم صاحب "	عا/
۱۳۹	۳۲۳۷	احمد اسلام خاں صاحب "	عہ/	۱۶۳	۳۷۶۲	شیخ محمد یوسف صاحب "	عہ/	۱۸۷	۱۸۹۳	ایم طفیل محمد صاحب "	۸/
۱۴۰	۳۲۳۹	قاری عبد الستار خاں صاحب "	عہ/	۱۶۴	۳۷۶۳	محمد یوسف صاحب اللہ والے "	عہ/	۱۸۸	۱۸۹۴	خواجہ غلام یٰسین صاحب	عہ/
۱۴۱	۳۲۴۰	محمد عبد الرؤف صاحب "	عہ/	۱۶۵	۳۷۶۴	خورشید عالم صاحب "	عہ/	۱۸۹	۱۸۹۵	سید مرتضیٰ علی صاحب	عہ/
۱۴۲	۳۲۴۱	سعید احمد صاحب "	عہ/	۱۶۶	۳۷۶۵	الطاف حسین صاحب "	عہ/	۱۹	۱۸۹۶	بیگم سید حامد علی صاحب مرحوم "	عہ/
۱۴۳	۳۲۴۲	چودھری مہر دین صاحب "	۴/	۱۶۷	۳۷۶۶	ممتاز الدین صاحب "	عہ/	۱۹۱	۱۸۹۷	محمد اشرف صاحب "	۸/
۱۴۴	۳۲۴۳	محمد احمد صاحب چاولہ "	عہ/	۱۶۸	۳۷۶۷	محمد ادریس صاحب ہاشمی "	عہ/	۱۹۲	۱۸۹۸	شیخ کریم بخش صاحب "	عہ/
۱۴۵	۳۲۴۴	سکریٹری صاحب برلا ملز "	عہ/	۱۶۹	۳۷۶۸	عبد الرحیم صاحب "	۱۲/	۱۹۳	۱۸۹۹	عبد الحق صاحب "	۴/
۱۴۶	۳۲۴۵	دریں خاں صاحب "	عا/	۱۷	۳۷۶۹	اخلاق احمد اقبال احمد صاحبان	عہ/	۱۹۴	۱۹	عبد الرحمٰن صاحب "	۴/
۱۴۷	۳۲۴۶	ملک آفتاب احمد صاحب "	عہ/	۱۷۱	۳۷۷۰	محمد امین الرحمٰن صاحب "	۴/	۱۹۵	۳۹۵۱	معصوم علی صاحب "	۴/
۱۴۸	۳۲۴۷	غلام علی خاں صاحب "	۴/	۱۷۲	۳۷۷۱	محبوب بخش ربیع الدین صاحبان	صہ/	۱۹۶	۳۹۵۲	میاں محمد صاحب "	عہ
۱۴۹	۳۲۴۸	سعید الرحمٰن صاحب "	۴/	۱۷۳	۳۷۷۲	شیخ محمد ادریس صاحب "	۲/	۱۹۷	۳۹۵۳	تاج الدین صاحب "	عہ/
۱۵۰	۳۲۴۹	حکیم شریف الدین خاں صاحب	۴/	۱۷۴	۳۷۷۳	محبوب الٰہی صاحب	۸/	۱۹۸	۳۹۵۴	ملک غلام حیدر صاحب	۸/
۱۵۱	۳۲۵۰	سید سلیم الدین صاحب "	۴/	۱۷۵	۳۷۷۴	اصغر علی صاحب "	۴/	۱۹۹	۳۹۵۵	محمد غیور صاحب "	۸/
۱۵۲	۳۲۵۱	حاجی عبد المعنی فضل الحق صاحبان	عا/	۱۷۶	۳۷۷۵	اشتیاق حسین صاحب "	عہ/	۲	۳۹۵۶	صوفی غلام قادر صاحب "	۸/
۱۵۳	۳۲۵۲	محمد تقی صاحب "	۴/	۱۷۷	۳۷۷۶	حاجی رشید احمد صاحب "	عا/	۲۱	۳۹۵۷	سید شبیر الحسن صاحب برنی "	۸/
۱۵۴	۳۲۵۳	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۱۷۸	۳۷۷۷	محمد اشفاق صاحب "	صہ/	۲۰۲	۳۹۵۸	آغا علی مصطفٰے صاحب "	۴/
۱۵۵	۳۲۵۴	حاجی عبد الرحمٰن عبد الرحیم صاحبان "	عہ	۱۷۹	۳۷۷۸	انوار الحق صاحب "	۸/	۲۰۳	۳۹۵۹	سید محمد اکبر صاحب "	۴/
۱۵۶	۳۲۵۵	حافظ شہاب الدین محمد دین صاحبان "	۲/	۱۸۰	۳۷۷۹	نور الحسن صاحب	عہ/	۲۰۴	۳۹۶۰	حبیب الرحمٰن صاحب "	۴/
۱۵۷	۳۲۵۶	احسن حامد علی صاحب "	۸/	۱۸۱	۳۷۸۰	سرفراز الحق صاحب "	۲/	۲۰۵	۳۹۶۱	محمد حشمت علی صاحب "	عا/
۱۵۸	۳۲۵۷	محمد عارف صاحب "	عہ/	۱۸۲	۳۷۸۱	مقبول احمد صاحب	عہ/	۲۰۶	۳۹۶۲	عبد العلی صاحب "	عا/
۱۵۹	۳۲۵۸	منور الدین محمد گلزار صاحبان	صہ/	۱۸۳	۳۷۸۲	شفیع الدین صاحب نیر "	عہ/	۲۰۷	۳۹۶۳	محمد خلیل صاحب "	للعہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۰۸	۲۹۶۴ ڈی	اکرم اللہ خاں صاحب دہلی	عہ	۱۹	۲۹۶۳ ڈی	سلطان احمد بیگ صاحب دہرہ دون	عـه	۱۷	۳۰۸۲ ڈی	حبیب حکیم صاحب پاریا بھبی	[illegible]
۲۰۹	۲۹۶۵	غلام حسن صاحب "	عہ	۲۰	۲۹۶۴	حافظ محمد یامین صاحب	صہ	۱۸	۳۰۸۳	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ
۲۱۰	۲۹۶۶	چودھری محمد سرور صاحب "	للعہ	۲۱	۲۹۶۵	حاجی عبدالحکیم صاحب "	عہ	۱۹	۳۰۸۵	محمد امین محمد بشیر صاحب "	عہ
۲۱۱	۲۹۶۷	عبدالرزاق صاحب "	۶ر	۲۲	۲۹۶۸	کے اے احمد صاحب "	صہ	۲۰	۳۰۸۶	حاجی عبداللہ صاحب "	۴ر
		میزان سالانہ ۲۲۴	۵ر	۲۳	۲۹۶۹	غلام محمد خاصر صاحب "	ےر	۲۱	۳۰۸۷	قاضی عبدالرحمن صاحب "	۴ر
		یوپی		۲۴	۲۹۷۱	ممتاز حسین صاحب "	۸ر	۲۲	۳۰۸۸	قاضی بابو صاحب بھیلانی "	۴ر
۱	۳۵	محمود اسلم خاں صاحب بلند شہر	۶ر			میزان ماہ ۱۵۵	۸ر	۲۳	۳۰۸۹	رحیم اللہ صاحب "	۸ر
۲	۲۵۶	سید بشیر علی صاحب علیگڑھ	عـه			**بمبئی**		۲۴	۳۰۹۰	خواجہ غلام جیلانی صاحب	۴ر
۳	۲۵۸	محمد اسمٰعیل صاحب متھرا	عہ	۱	۳۰۶۷ ڈی	عابد علی ولد عاشق علی صاحب بمبئی	۸ر	۲۵	۳۰۹۱	قمر میرٹھی صاحب "	۴ر
۴	۲۷۱	بیگم عطاء الرحمن صاحب علیگڑھ	عـه	۲	۳۰۶۸	معین الدین صاحب حارث "	عہ	۲۶	۳۰۹۲	یوسف مستری صاحب "	عـه
۵	۲۸۴	بیگم مصباح الاسلام صاحب کانپور	عـه	۳	۳۰۶۹	بیگم "	عہ	۲۷	۳۰۹۳	ابراہیم عمادی صاحب "	۴ر
۶	۱۰۱۲ ڈی	رشید احمد صاحب صدیقی علی گڈھ	۶ر	۴	۳۰۰۰	ایم اے ... صاحب "	عہ	۲۸	۳۰۹۴	مسز کے اے حمید صاحب "	۶ر
۷	۱۰۱۷	ارمر قدوائی صاحب "	عہ	۵	۳۰۱	عثمان حسین خاں صاحب "	عہ	۲۹	۳۰۹۵	ڈی رودراخ صاحب "	عہ
۸	۱۰۱۸	عبداللہ خاں صاحب لکھنؤ "	۶ر	۶	۳۰۲	محمد ابراہیم علی صاحب ترلماش	۶ر	۳۰	۳۰۹۶	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	۶ر
۹	۱۰۱۹	پروفیسر محمد حبیب صاحب	عـه	۷	۳۰۳	عبدالحمید سطری صاحب "	عہ	۳۱	۳۰۹۷	ابوبکر چھوٹانی صاحب "	عہ
۱۰	۱۰۲	حکیم عبداللطیف صاحب	۲	۸	۳۰۴	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب	عہ	۳۲	۳۰۹۸	حسن میاں کالے سلطان صاحب	عہ
۱۱	۱۰۲۱	ڈاکٹر ناصر مرزا صاحب	عہ	۹	۳۰۵	میر اصغر علی صاحب جامعی "	عہ	۳۳	۳۰۹۹	چودھری صاحب معرفت وائز برادرس	عہ
۱۲	۱۰۲۲	حبیب اللہ خاں صاحب	عہ	۱۰	۳۰۶	اسمٰعیل سخی صاحب	۴ر	۳۴	۳۱۰۰	شیخ احمد صاحب "	۴ر
۱۳	۱۰۲۳	لیڈی راس مسعود صاحب "	للعہ	۱۱	۳۰۷	جے ایل پارکر صاحب "	۴ر	۳۵	۳۱۰۱	حافظ زکریا برادرس "	۴ر
۱۴	۱۰۲۴	محمد ظہیر الدین صاحب "	عہ	۱۲	۳۰۸	عبدالکریم صاحب "	عہ	۳۶	۳۱۰۲	عبدالسلام صاحب "	۴ر
۱۵	۱۰۲۵	محمد انیس خاں صاحب "	۶ر	۱۳	۳۰۹	عبدالعزیز غلام نبی صاحب "	۴ر	۳۷	۳۱۰۳	احمد غلام محی الدین صاحب "	عہ
۱۶	۱۰۲۶	عبدالخالق صاحب	صہ	۱۴	۳۰۸۰	شیخ احمد صاحب سگلے "	۴ر	۳۸	۳۱۰۴	خلیل شرف الدین صاحب "	۴ر
۱۷	۱۰۲۹	ناظم علی صاحب دہرہ دون	عـه	۱۵	۳۰۸۱	سید لعل شاہ صاحب "	۸ر	۳۹	۳۱۰۵	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴ر
۱۸	۲۲ ۲	اے ای فٹ صاحب "	صہ	۱۶	۳۰۸۲	آئی کے خاں صاحب "	عہ			میزان	

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ
پنجاب وسرحد				۳	۳۹۶۸	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	لعہ/	**مدراس**			
۱	۳۶۲	محمد یوسف صاحب بٹ شملہ	۷/	۴	۳۹۶۹	صادق علی صاحب "	۱۲/	۱	۳۴۹	محمد علی آصف ہکری صاحب منگلور	عہ/
۲	۲۹۱۰	نذیر حسین صاحب امرتسر	عہ/	۵	۳۹۷۰	سید محمود معرنی صاحب "	۱۲/			میزان عہ/	
۳	۲۹۱۲	محمد امین صاحب "	للعہ/	۶	۳۹۷۱	محمد ساجد صاحب "	۱۲/	**برما**			
۴	۳۹۱۳	مولا بخش محمد شفیع صاحب	للعہ/	۷	۳۹۷۲	سلیم اللہ صاحب "	۱۲/	۱	۱۱۶۱	احمد قاسم صاحب رنگون	عمہ/
۵	۲۹۱۴	شیخ عبدالخالق صاحب "	۶/	۸	۳۹۷۳	خواجہ حیات اللہ صاحب "	۱۲/	۲	۱۱۶۲	عثمان مستی حالعہ صاحب "	۱۸ہ/
۶	۲۹۱۵	شیخ عبدالرحیم صاحب "	لعہ/	۹	۳۹۷۴	بشیر الدین صاحب "	۹/	۳	۱۱۶۳	محمد بشیر صاحب "	۱۸/
۷	۲۹۱۶	حاجی عبدالکریم صاحب "	لعہ/	۱	۳۹۷۵	محی الدین صاحب "	۹/	۴	۱۱۶۷	عبدالاحد صاحب "	عمہ/
۸	۲۹۱۷	نذیر حسین صاحب "	عہ/	۱۱	۳۹۷۶	وشنو نارائن راؤ صاحب کھرے "	۹/	۵	۱۱۶۸	اے رحیم صاحب "	۱۸ص/
۹	۲۹۱۸	شیخ محمد عمر صاحب "	عہ/	۱۲	۳۹۷۷	رام لال صاحب "	۹/	۶	۱۱۶۹	خان بہادر ابراہیم صاحب "	۱۸ہ/
۱۰	۲۹۱۹	ڈاکٹر فرید علی صاحب جالندھر	صہ/	۱۳	۳۹۷۸	دتاترے راؤ صاحب	۹/	۷	۱۱۷	سید کشفی شاہ صاحب نظامی "	۱/
۱۱	۲۹۲۰	نذیر اللہ شاہ صاحب "	صہ/			میزان ۶۶ صہ/		۸	۱۱۷۱	سلیمان آدم جی ملا صاحب "	۱/
۱۲	۲۹۲۱	بخش الٰہی صاحب "	عہ/	**بنگال**						میزان ۹۵ لعہ/	
۱۳	۲۹۲۲	حبیب احمد صاحب "	۷/	۱	۳۵۹	حیون بخش محمد خان صاحب کلکتہ	۸/	**دیگر**			
		میزان ۱۱۳ عہ/				میزان ۲ ۸/		۱	۳۴۸	غلام حسین عبدالقادر صاحب ڈیرہ	عہ/
حیدرآباد دکن				**بہار**				۲	۳۶۸	محمد یونس صاحب کھوبال	۱۲/
۱	۳۶۶	اے ایل سعید صاحب حیدرآباد	صہ/	۱	۳۲۷	سید محمد رشید صاحب بانکی پور	۱۲/	۳	۳۶۹	قاضی علی حیدر عباسی صاحب "	عہ/
۲	۳۰۶	نوازش محمد خان صاحب "	صہ/			میزان ۱۲/				میزان ۱۳ صہ/	

عطیات

۱	۳۵۵	عبدالرشید صاحب ڈیرہ دون	۱/	۵	۱۱۶۴	داؤجی دادا بھائی صاحب رنگون	صہ/	۹	۲۶	عبدالشکور صاحب دہرہ دون	عہ/
۲	۳۶۱	حمید الدین صاحب علیگڑھ	۲عہ/	۶	۱۱۶۵	حاجی دادا شریف صاحب "	عمہ/	۱۰	۲۳۳۸	احمد اسلام صاحب دہلی	عہ/
۳	۳۷۰	حبیب الحق صاحب الہ آباد	۱ر/	۷	۱۱۶۶	احمد قاسم کنڈا صاحب "	عہ/			میزان ۲۱۳ عہ/	
۴	۳۸۶	نصر اللہ خان صاحب عزیز لاہور	صہ/	۸	۲۴۶	رحمت اللہ صاحب نظامی ڈیرہ دون	عہ/				

مکتبہ جامعہ

رسائل سلسلۂ تعلیم و ترقی جامعہ

[illegible] کے لئے اردو درسیات کا کوئی سلسلہ موجود نہیں ہے۔ بچوں کی کتابیں بڑی عمر کے لوگوں کے لئے نہ دلچسپ ہوتی ہیں نہ موزوں [illegible] اسا [illegible] بالغ ہندیوں کے لئے رسائل کا یہ سلسلہ ترتیب دے رہا ہے اور تقریباً دو سو رسائل کا خاکہ تیار کیا گیا ہے جو [illegible] [illegible] ہوگا۔ رسائل تعلیم و ترقی کی کتابت اور مضامین میں مدارج کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔

[illegible] کا اصل منشاء یہ ہے کہ اردو پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو جائے اور کتب بینی کا شوق پیدا ہو تاکہ آئندہ کتب خانہ تعلیم و ترقی کے ذریعہ [illegible] کا سلسلہ خود بخود جاری رہے اور پڑھنا لکھنا سیکھنے کے بعد آدمی پھر اَن پڑھ نہ بن جائے

[illegible] اس سلسلے کے شائع ہو چکے ہیں یا زیر طبع ہیں ان کا سائز [illegible] ہے ہر رسالہ کم و بیش ۱۶ صفحات کا ہے۔

[illegible]	قیمت	۱ر	۷۔ صدیق اکبر	قیمت ۱ر
[illegible]		۲ر	۸۔ حلاد کتابت	〃 ۱ر
[illegible]		۱ر	۹۔ قومی گیت	〃 ۱ر
[illegible]		۱ر	۱۰۔ ہمارا ہندوستان	〃 ۱ر

زیر طبع کتابیں

[illegible] ۱ر — غزلیں ۱ر

عمر فاروق ۱ر

[illegible] — مکتبہ جامعہ — نئی دہلی

[illegible] — جامع مسجد — دہلی

[illegible] لاہور — ۲۔ امین آباد لکھنؤ — ۳۔ پرنسس بلڈنگ جے جے ہسپتال بمبئی

[illegible] دفتر [illegible] جامعہ قرولباغ نئی دہلی سے شائع کیا۔ مطبوعہ جامعہ [illegible] پریس دہلی

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظمِ

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

همدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

(ناظم ہمدرداں جامعہ)

جلد ۵	جون سنہ ۴۰ء مطابق جمادی الاول سنہ ۱۳۵۹ ہجری	نمبر

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ قیمت فی پرچہ

حالات جامعہ

قرول باغ سے جامعہ نگر اوکھلا ہمارے ہمدرد تو یہ جانتے ہی ہوں گے کہ قرول باغ میں جامعہ کا قیام محض عارضی تھا مستقل قیام کے لئے دہلی سے تقریباً سات میل کے فاصلہ پر نہر جمنا کے پاس اوکھلا میں زمین تجویز کی گئی تھی ۳۶ء میں ایک عمارت تعمیر ہوئی تو ابتدائی مدرسہ وہاں منتقل کیا گیا، مگر کالج اور مدرسہ ثانوی ابھی تک قرول باغ ہی میں تھے خدا کے فضل و کرم سے امسال دوسری عمارت تیار ہوئی تو یہ شعبے بھی اوکھلا منتقل کردئے گئے۔ ان شعبوں کے علاوہ جن کا تعلق تمام تر شہر کے لوگوں سے ہے' صرف ہمدرد جامعہ اور کتب خانہ عدم گنجائش کی وجہ سے منتقل نہ کئے جاسکے۔ انشاء اللہ اور عمارتوں کے تعمیر ہونے ہی یہ شعبے بھی منتقل کردئے جائیں گے اس وقت جامعہ اپنی تعلیمی بستی کے بسانے میں پوری طرح کامیاب ہوگی۔

خدا سے دعا ہے کہ اس جدید عمارت میں پہونچنے کے بعد قوم کے نونہال بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت میں اور قوم و ملک کی توقعات کو پورا کرنے میں جامعہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائے۔ آمین!

وداعی دعوت جامعہ میں یہ روایت رہی ہے کہ فارغ ہونے والے طلبہ کو ختم سال پر وداعی دعوت دی جاتی ہے جسے طلبہ انیس الوداع کہتے ہیں چنانچہ پچھلے مہینے انجمن اتحاد کی طرف سے تعلیمی مرکز میں جدا ہونے والے طلبہ کو ایک عصرانہ دیا گیا۔ اساتذہ اور کالج کے تمام طلبہ بھی شریک تھے۔ عصرانہ کے بعد طلبہ کی طرف سے تقریر کی گئی جس میں جدا ہونے والے طلبہ کی علیحدگی پر حزن و ملال اور ان کی کامیابی پر مسرت و خوشی کا اظہار کیا گیا تھا اس کے بعد ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ نے انھیں نصیحتیں کیں اور کامیابی و کامرانی کی دعا کی آخر میں جدا ہونے والے طلبا نے جوابی تقریر میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ آئندہ جہاں اور جس حال میں بھی ہوں گے جامعہ کے مقاصد کو پیش نظر رکھیں گے اور قوم و ملک کی توقعات کو پورا کرنے کی پوری کوشش کریں گے

یوم النبی صلعم' جامعہ کے ابتدائی مدرسوں میں تجربہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ نوعمر بچوں کو مذہبی معلومات بہم پہنچانے اور ان میں مذہبیت پیدا کرنے کے لئے کتابوں سے زیادہ یوم النبی اور یوم قرآن کے جلسے مفید ثابت ہوتے ہیں چنانچہ حسب دستور امسال بھی تعلیمی مرکز میں یوم النبی صلعم منایا گیا اور بچوں نے اپنے لکھے ہوئے مضامین پڑھ کر سنائے جامعہ نگر اوکھلا میں اس سے پہلے منایا جاچکا تھا جس کی اطلاع گذشتہ اشاعت میں دی جاچکی ہے۔

اس مرتبہ اس مبارک تقریب میں دہلی کے دوسرے مدرسوں کو شریک کرنے کے لئے تعلیمی مرکز کے بچوں نے ایک ٹرافی بھی رکھی تھی اس ٹرافی کیلئے انھوں نے خود چندہ کیا اپنے استادوں سے مدد لی اور جامعہ کے دوسرے کارکنوں اور ہمدردوں سے چندہ لیا۔ سیرت کے اس مقابلہ میں کل آٹھ مدرسے شریک ہوئے مقابلہ ۲ مئی کو ہوا مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر مقابلہ میں اول آیا، عربک ہائی اسکول اجمیری گیٹ دوم' جامعہ نگر کے بچوں نے ٹرافی عربک ہائی اسکول کو دی جس کی جلسہ کے خاتمے پر حضرت مولانا عبید اللہ سندھی صدر جلسہ نے بہت اچھی اچھی نصیحتیں کیں۔

تعلیمی خبریں

پنج سالہ تعلیمی ترقی

ابھی حال میں ہندوستان کی پنج سالہ تعلیمی کیفیت کے متعلق سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے جس کی تلخیص ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

ملک کے تمام حصوں سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پورے ملک میں موجودہ نظام تعلیم ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور اسی کے ساتھ نظام تعلیم کی اصلاح اور نئے سرے سے تنظیم کی بھی کوشش کی جا رہی ہے موجودہ نظام تعلیم کی چند خامیاں جن کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول کرائی گئی ہے' حسب ذیل ہیں۔

ثانوی مدارس میں جو نظام رائج ہے' اس کی وجہ سے غیر موزوں اشخاص اعلیٰ تعلیم کی تحصیل کی طرف جا نکلتے ہیں ابتدائی مدارس میں بے انتہا تعلیم بیکار ضائع جاتی ہے جس کی وجہ سے خواندگی کی اشاعت میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں صوبجاتی حکومتیں اکثر مقامی جماعتوں (لوکل باڈیز) کی تعلیمی سرگرمیوں پر کوئی موثر نگرانی نہیں رکھتیں اور مختلف تعلیمی کوششوں میں کوئی ربط اور ہم آہنگی نہیں ہے۔

ہندوستانی تحقیقی کمیٹی کی سفارشات کے بموجب ۱۹۲۳ء میں تعلیمی مرکزی مشاورتی بورڈ توڑ دیا گیا تھا لیکن اگست ۱۹۳۵ء میں اسے دوبارہ قائم کیا گیا اور اس وقت سے وہ مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کو تعلیمی تنظیم کے متعلق برابر مفید مشورے اور ہدایات دے رہا ہے

اس پنج سالہ عرصہ میں باوجود مالی دقتوں کے تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی گئیں اور اس کی وجہ سے بہت کچھ ترقی بھی ہوئی ۱۹۳۲ء میں منظور شدہ اور غیر منظور شدہ مدارس کی کل تعداد ۲۵۶۰۹۲' اور ۱۹۳۷ء میں ۲۵۵۷۰۹' لیکن طالب علموں کی تعداد ۱۹۳۷ء میں ۱۴۱۴۶۰۰۰' اور ۱۹۳۲ء میں ۱۲۷۷۰۰۰۰ تھی۔ کل آبادی کا تعلیمی تناسب ۱۹۳۲ء میں ۷ رہا لیکن ۱۹۳۷ء میں بڑھ کر ۵٫۲ تک پہنچ گیا۔ ۳۷-۱۹۳۶ء میں کل تعلیمی اخراجات فی کروڑ حسب ذیل تھے۔

گورنمنٹ فنڈ	بورڈ فنڈ	فیس	دوسرے ذرائع	کل اخراجات
۱۲٫۳۶	۴٫۳۴	۷٫۱۱	۴٫۲۴	۲۸٫۰۵

اس پنج سالہ مدت میں کل تعلیمی اخراجات میں تقریباً ۸۰ لاکھ کا اضافہ ہوا۔ اس عرصہ میں یونیورسٹی کی تعلیم میں غیر معمولی ترقی ہوئی ذیل کا نقشہ ملاحظہ ہو۔

۱۹۱۷ء ۶۱۰۰۰ ۔ ۱۹۳۲ء ۱۰۵۰۰۰ ۔ ۱۹۳۷ء ۱۲۹۰۰۰

یہ اضافہ کچھ تو اس وجہ سے ہوا کہ لوگوں میں یونیورسٹی کی معاشرتی اور ثقافتی قدر (سوشل اور کلچرل ویلیو) کا احساس پیدا ہوا اور کچھ اس وجہ سے (مالباً بڑا سبب یہی ہے) کہ میٹرک پاس کرنے کے بعد ملک میں اتنے کافی ذرائع نہیں ہیں کہ لوگ انہیں اختیار کر سکیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہوتے ہیں سنہ ۳۷ء میں کل ۱۲۹۷۵ ثانوی مدارس تھے اور طلبہ کی تعداد ۲۲۹۳۰۰۰ تھی اور ثانوی تعلیم کے اخراجات میں ۲۵ ۵ روپے کا اضافہ ہوا سنہ ۲۲ء میں .... سے کچھ کم خرچ ہوا تھا مگر سنہ ۳۶ء میں ... ۵۰۰، روپے خرچ ہوئے۔

ہندوستانی زبانوں کو ذریعۂ تعلیم بنانے میں بڑی ناکامی ہوئی اس کا سبب شاید نصاب کی کتابوں (ٹکسٹ بکس) اور مناسب لٹریچر کی کمی اور ایک حلقہ میں متعدد زبانوں اور رسم الخط کا اختلاف ہے اس ناکامی کی وجہ سے بہت سے ورناکیولر مڈل اسکولوں کو انگریزی مڈل اسکولوں میں تبدیل کرنا پڑا اس کی وجہ سے ورناکیولر مڈل اسکولوں اور ایسے طالب علموں کی تعداد پر بڑا اثر پڑا۔

لڑکوں کے ابتدائی مدارس کی تعداد میں نہ صرف یہ کہ اضافہ نہیں ہوا بلکہ کمی واقع ہوئی لیکن خوش قسمتی سے طالب علموں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے ذیل کی جدول ملاحظہ ہو۔

سال	مدارس کی تعداد	طلبہ کی تعداد
۱۹۳۱ - ۳۲	۱۶۸۸۳۵	۸۱۵۵۰۰۰
۱۹۳۶ - ۳۷	۱۶۴۸۹۴	۹۰۴۷۰۰۰

طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہونے کی وجہ سے مصارف میں بھی اضافہ ہوا چنانچہ پہلے کل مصارف ۱۷ روپے تھے لیکن بڑھ کر تقریباً ۷۰ ہو گئے کم از کم درجہ چہارم تک پڑھے ہوئے طالب علم کو ہم خواندہ کہہ سکتے ہیں۔ ایسے لڑکوں کی تعداد میں مناسب اضافہ ہوا جو ذیل کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔

سنہ ۳۲-۲۶ء طلبہ کی تعداد ۲۱۸۶۰۰۰ سنہ ۳۷-۳۲ء طلبہ کی تعداد ۴۹۲۳۰۰۰

لیکن اب بھی تقریباً ۷۰ فی صدی تعلیم بیکار ضائع جاتی ہے

<u>تعلیم نسواں</u> عوام میں ایک عام بیداری پھیل رہی ہے اور تعلیم نسواں کی اہمیت کا احساس روز افزوں ترقی پذیر ہے ماضی کے تعصبات جو تعلیم نسواں کی ترقی میں حائل تھے آہستہ آہستہ مٹ رہے ہیں بچپن کی شادی خلاف قانون قرار دیدی گئی ہے اور پردہ کی رسم بھی آہستہ آہستہ مٹ رہی ہے طالبات کی تعداد سنہ ۱۹۳۲ء میں ۲۴۹۳۰۰۰ تھی اور سنہ ۱۹۳۷ء میں بڑھ کر ۳۱۳۸۰۰۰ ہو گئی گویا اس پانچ سال کی مدت میں ۲۵،۹ فی صدی کا اضافہ ہوا۔ ابتدائی مدارس کے علاوہ لڑکیوں کے اور تمام اداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے سنہ ۳۲-۳۱ء میں زنانہ تعلیم کے کل مصارف ..... ۲۳۹ تھے لیکن سنہ ۳۷-۳۶ء میں ...... ۲۶۹ تک پہنچ گئے لیکن اب بھی لڑکیوں کی تعلیم سے زیادہ لڑکوں کی تعلیم پر توجہ کی جاتی ہے چنانچہ زیادہ

جامعہ میں بیت الحکمۃ

میں نے مکہ معظمہ سے جناب شیخ الجامعہ کی خدمت میں درخواست بھیجی تھی کہ مجھے جامعہ میں " یادگار شیخ الہند " قائم کرنے کا موقع دیا جائے۔ جسکے میں آیا ہوں اسی سلسلہ میں کم و بیش کوشش جاری ہے۔ اللہ رب العزت کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میں آج احباب کو یہ بشارت سنانے کے قابل ہوا۔

جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب اتفاقہ نے نئے سال سے جامعہ میں حکمۃ الامام ولی اللہ دہلوی کی تعلیم جاری کرنے کی تیاری کرلی ہے تجویز یہ ہے کہ ایک مستقل بورڈنگ ہاؤس بنایا جائے جس میں بیس طلباء کی کلاس کھول دی جائے۔ دس عربی مدارس کے فارغ التحصیل ہوں اور دس یونیورسٹیوں کے گریجویٹ ان کا نصاب تعلیم مخصوص ہوگا۔ یہ عمارت جامعہ کی بیت الحکمۃ کہلائے گی۔

بالفعل اس جماعت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ۲۵ روپیہ ماہوار کے بیس وظائف درکار ہیں۔ جولائی کے آخر تک یہ روپیہ جامعہ میں پہنچ جانا چاہئیے تاکہ اگست سنہ ۴۰ء سے یہ " درسہ خاص " مستقل کردیا جائے میرے پروگرام پر عمل کی یہ پہلی دعوت ہے۔ واللہ ہو الموفق والہادی

دستخط (مولانا) عبیداللہ سندھی
سابق ناظم نظارۃ المعارف۔ دہلی

۲۲ مئی سنہ ۴۰ء
(مہمان خانہ جامعہ۔ قرولباغ)

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

آمدنی ہونے کی شکل میں اس کا بڑا حصہ لڑکوں کی تعلیم پر صرف ہوتا ہے۔ مخلوط تعلیم برابر بڑھ رہی ہے۔ متعدد صوبوں میں مردانہ مدارس میں طالبات کی تعداد بڑھتی گئی۔ طالبات کی مجموعی تعداد ۳۱ لاکھ ۳۸ ہزار ہیں ۳۷ء میں ۱۲ لاکھ ۶۲ ہزار مردانہ مدارس میں زیر تعلیم تھیں۔

تعلیم بالغاں | ۳۷-۳۶ء میں مرد بالغوں کے لئے ۲،۰۱۶ اسکول تھے اور ان میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی کل تعداد ۹۲،۰۰۰ تھی عورتوں کے لئے کل ۱۱۱ اسکول تھے اور تعلیم حاصل کرنے والیوں کی کل تعداد ۹۴۲ تھی۔

تعلیم بالغاں کی توسیع و اشاعت میں زیادہ تر ہندوستان کے رضاکاروں کا حصہ ہے، انسپکٹروں کی تعداد اور قابلیت دونوں ناقابل اطمینان رہی ہیں ایسی صورتیں اختیار نہیں کی گئیں جن سے تعلیم کی وسعت و ترقی کے ساتھ ساتھ انسپکٹروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا۔ یہ کمی عورتوں کی تعلیم میں خصوصیت سے بہت نمایاں ہے۔ لیکن اب حالات بہتر ہوتے نظر آتے ہیں اکثر صوبوں میں اس کمی کو محسوس کیا گیا اور اس کی طرف توجہ مبذول کی گئی ہے

تعلیم و ترقی

گذشتہ صحبت میں ترجمہ قرآن مجید کا ذکر آیا تھا، جس کے لئے ہم نے ابی بستی کی جامع مسجد کو منتخب کیا ہے یہ ترجمہ صبح کو فجر کے بعد عموماً بیس پچیس منٹ تک جاری رہتا ہے بستی کی زیادہ تر آبادی مزدوروں پر مشتمل ہے۔ صبح کو کام پر جانے کا وقت ہے جلدی میں ہوتے ہیں یا ڈ گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں نکال سکتے۔

یہ ترجمہ بس ترجمہ ہی ہوتا ہے یعنی اس کے ساتھ تشریح و تفسیر اتنی کم ہوتی ہے کہ گویا نہیں ہوتی مگر ہاں جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں اس کا مقصد بھی تدریسی قسم کا ہے چاہتے ہیں کہ وہ ترجمہ سے اٹھ کر جائے تو ایک آدھ بات اپنے ساتھ ضرور لے جائے یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا کہ ایک دن جو کچھ سنا دیا جائے دوسرے دن اس کی موٹی موٹی باتیں ان سے دریافت کر لی جائیں۔ یہ سلسلۂ سوالات چل تو رہا ہے مگر کچھ باقاعدگی کے ساتھ نہیں۔ ہمارے عوام، اخذ مطالب اور حفظ معانی میں ذہن کے بے ترتیب ہونے کی وجہ سے بہت کمزور ہیں مثلاً ہمہ تن گوش رہنے والے سامع کا کئی سوالوں کو خاموشی پر ٹال دینے کے بعد یہ جواب کہ "ابجی آپ نے سمجھا تو دیا تھا مگر ہم جاہل آدمی کچھ یاد نہیں رہتا" مترجم کے لئے بہت شکن تھا۔ یہ چیزیں ایک طرف مایوس کر دینے والی ہیں تو دوسری طرف مرض کو پہچاننے اور اس کے دوا درمن کی دعوت بھی دیتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ عوام کے ذہن کس طرح اس قابل ہوں کہ وہ چند سیدھی سادھی باتیں آسانی سے یاد رکھ سکیں۔ رہا سوال کی دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کہنے والا ایک بات کس طرح کہے کہ ایک عام آدمی بسہولت یاد کرلے۔ ہمارا یہ تجربہ کامیاب رہا تو قرآن کو عوام تک پہنچانے کی ایک سبیل معلوم ہو جائے گی۔

مرکز کی دلچسپیوں میں فلم کا بھی اضافہ ہوگیا ہے ریڈ کراس سوسائٹی کی فلمیں حفظان صحت اور بیماریوں سے متعلق ہیں فی الحال ہم انہیں کا انتظام کر سکے ہیں۔ ہر مہینے دو فلمیں منگا لیتے ہیں اور وہ ایک ہی نشست میں دکھا دی جاتی ہیں سینما کے شوقین عوام کے لئے بہر کیف ان خاموش گو متحرک فلموں میں دلچسپی کیا ہو سکتی ہے مگر پھر بھی ایک اچھا مجمع اس دن اکٹھا ہو جاتا ہے۔ آنے والے بھیڑوں کی طرح آتے ہیں بھیڑوں کی طرح بیٹھتے ہیں اور بھیڑوں کی طرح بھاگتے ہیں۔ فلم کے علاوہ ہم نے اپنا کام یہی سمجھا ہے کہ اپنے ان دوستوں کو قرینہ سے اندر لائیں۔ سلیقہ سے بٹھائیں اور کوشش کریں کہ وہ بھی بیٹھنے اٹھنے قاعدہ کا تھوڑا بہت لحاظ کریں اور اسی طرح جب اٹھ کر جائیں تو سلیقہ کو مرکز کے اندر ہی نہ چھوڑ جائیں یہ چیزیں ایک دن میں نہیں آتیں اور جب کہ مرض کہنہ ہو لیکن بہرحال ہماری کوشش یہ ضرور ہے۔ ہم نے اول ہی دن

اس بات کی بنا ڈالی۔ کہ قطار بنا کر دروازہ میں داخل ہونے کی تعلیم دیں۔ ٹکٹ اگرچہ بے قیمت تھا مگر پابندی اس کی لازم کردی تاکہ انتظام میں سہولت اور باقاعدگی میں مدد ملے۔

ڈراما ہمارے پروگرام میں شروع سے شامل ہے لیکن ابھی عملی جامہ پہنانے کی باری نہیں آئی تھی۔ خواہش یہ تھی کہ اس سلسلہ میں خود بستی والوں کی طرف سے پہل ہو مسرت ہے کہ اس مہینے اس دلچسپی کا بھی اضافہ ہوگیا۔ محلہ کے خواندہ اور نیم خواندہ لڑکوں نے جن میں ایک فٹ بولائے اصغر علی پیش پیش تھا بڑے جوش و خروش سے اس کی ابتدا کی۔

ڈرامے کے ساتھ دلچسپی کا لفظ دیکھ کر شاید کسی کو شبہ ہو کہ مرکز کو ہم تفریحات ہی کا مرکز بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن بات ایسی نہیں ہے ہم اس سے خوش ہیں کہ ہمیں عوام کو سمجھانے کا ایک دلچسپ ذریعہ ہاتھ آگیا۔ سمجھانے کے معاملہ میں جس طرح تقریر، تحریر، نقشے، چارٹ، تصویر اور شاعری کے میدان ہیں اسی طرح ایک جگہ ڈرامہ کی بھی ہے اور شاید لوگوں کا یہ خیال غلط نہیں ہے کہ باریک سے باریک اور گہری چیزوں کو ڈرامہ آسان سے آسان اور بہتر سے بہتر طریقے پر سمجھا دیتا ہے بلکہ مختصر لفظوں میں یوں کہنا چاہئیے کہ یہ نصیحت ہے جو آدمی کو منہ در منہ نہیں کی جاتی بلکہ غیروں کے پردے میں اپنوں سے کہی جاتی ہے۔ ہاں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ ڈرامہ محض دلچسپی ہی نہ بن جائے اور یہ دشواری ایک ڈرامہ کیا تقریر، تحریر، تصویر اور شاعری سب کے ساتھ ہے لیکن جب تک مقصد کی روشنی راستہ دکھاتی رہتی ہے یہ خطرہ پاس نہیں آیا کرتا۔

پہلا ڈرامہ "دشمن پر اخلاقی اثر" اس مہینے کھیلا گیا۔ یہ ڈرامہ کچھ بہت اچھا نہیں تھا لیکن ابتدا میں جو نقائص ہوتے ہیں اور جن سے درگذر کرنا ضروری ہوتا ہے ان سے بھی بہت کچھ پاک تھا اب چند مزید ڈراموں کی تیاری کی جارہی ہے وہ پہلے سے اچھے بھی ہیں اور مفید بھی

محلہ کے بچے بڑی تعداد میں روزانہ مرکز میں جمع رہتے ہیں ہم ان کے لئے اب تک کچھ نہیں کرسکے سوائے اس کے کہ اچھی اچھی آسان اور مفید کتابیں مہیا کر دیتے تھے لیکن شروع ہی سے فکر اس بات کی ضرور تھی کہ بچوں کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئیے۔ پچھلے مہینہ مرکز کے منتظم صاحب کو اسکاؤٹنگ کے ایک کیمپ میں بھیجا کہ وہ اس میں شریک ہوکر بچوں کے لئے مفید تر بن کر آئیں۔ اب وہ کامیابی کے ساتھ واپس آگئے ہیں اور بچوں کے پیچیدہ مسئلہ کو خوبی سے حل کر رہے ہیں۔

جائزہ کے اعتبار سے ہماری گلی (وہ گلی جس میں مرکز واقع ہے) کے بالغ مردوں کی کل آبادی ۲۴ ہے۔ خوش قسمتی سے ان کی اکثریت تعلیم یافتہ ہے اور باقی بھی ان پڑھ نہیں۔ بلکہ ان کی ایک تہائی خواندہ ہے اور صرف گیارہ آدمی ناخواندہ ہیں ہم دو مہینے سے اس کوشش میں ہیں کہ ہماری گلی میں ایک بھی ناخواندہ نہ رہے اور ہم جلد از جلد اپنی گلی پر ایک بورڈ لگا سکیں کہ "اس گلی میں کوئی ناخواندہ نہیں ہے" ان گیارہ میں ایک بزرگ جو عمر طبعی سے

آنے لگے ہیں۔ ہمارے ہاں زبانی درس سے تو خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن بچوں کی طرح قاعدہ پڑھنے کی منزل تک نہیں آسکے۔ دوسرے صاحب بھی ایک خاص طبقے کے نمائندے ہیں اس طرح کے آدمی ہر گلی اور ہر محلہ میں ضرور ملیں گے جن کو ہم ناخواندہ تعلیم یافتہ کہہ سکتے ہیں یوں وہ اُمّی محض ہے لیکن امت اسلامیہ کی معاشی اقتصادی اور مذہبی چپقلشوں پر نکتہ چینی ہی میں طاق نہیں بلکہ سیاست عالم میں بھی دخل رکھتے ہیں ایسے لوگوں کو الف بے تے کے سبق پر تیار کرنا ظاہر ہے کتنا مشکل ہے یہی وجہ ہے ہم ابھی تک انھیں آمادہ نہیں کر سکے لیکن اس معاملہ میں ہم یہ بھی کامیابی جانتے ہیں کہ وہ ہم سے ناراض نہیں ہیں اور خود نہیں آتے تو دوسروں کو روکتے بھی نہیں باقی رہے نو۔ یکے بعد دیگرے سب آنے لگے ہیں ان میں سے تین جو پہلے سے پڑھتے ہیں قریب قریب فارغ ہو چلے ہیں۔ چھ ابھی ابتدا میں ہیں اس مہینے ان کی حاضری کے خانے بالکل خالی ہیں کہ یہ عرب الدیار (مزدور) شادیوں کے سلسلہ میں گھر گئے ہوئے ہیں سال چھ مہینے میں جاتے ہیں تو ایک آدھ مہینہ رہتے بھی ہیں ابھی واپس نہیں آئے ہیں۔

ہمارے باقاعدہ طالب علم کل بیس ہیں ایک گلی والوں کے علاوہ باقی اس مہینے عموماً حاضر رہے۔

کتب خانہ کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں

۱۔ جاری شدہ کتابیں	۲۰۵
۲۔ مستفید اشخاص	۱۳۴
۳۔ بالغ افراد	۷۵
۴۔ لڑکے اور بچے	۵۹

بچے جھوٹ کیوں بولتے ہیں

بچوں کی ذہنی صلاحیتوں سے ماہرینِ تعلیم بخوبی واقف ہیں یا کم سے کم واقفیت کے مدعی ہیں۔ ہم بچوں کی ذہنی نشو و نما کے سلسلہ کو جانتے ہیں اور عموماً یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ اس کی رفتار کیا رہے گی۔ ہم اس سے یہ توقع نہیں کرسکتے کہ وہ ریاضی کے مجرد اصول کو سمجھے گا یا فلسفہ کے دقیق مسائل کو حل کرے گا۔ اب وہ دن گئے جب تعلیم کے نام سے بچوں کا دماغ کچل دیا جاتا تھا جب جان اسٹوارٹ مل آٹھ برس کی عمر میں "یونانی زبان میں مہارت رکھتا تھا، زینوفون، ہیروڈوٹس اور افلاطون کی تصانیف کے اکثر حصے پڑھ چکا تھا" اور چودہ برس کی عمر میں "فلسفہ کی ان سب کتابوں پر عبور حاصل کرچکا تھا جو یونانی، لاطینی اور انگریزی زبان میں موجود ہیں"۔ آج کل کوئی صحیح العقل باپ یا استاد بچے پر اتنا بار ڈالنے کو کبھی گوارا نہ کرے گا لیکن وہی لوگ جو بچوں سے بڑوں کے برابر ذہنی قابلیت کا مطالبہ کرنے کو حماقت وحشت اور ظلم سے تعبیر کرتے ہیں وہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اخلاقی امور میں بھی بچوں کے ساتھ اتنی ہی بلکہ اس سے زیادہ رعایت ہونا چاہیے۔ تقریباً ساری دنیا میں بچوں سے یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ بڑوں کے اخلاقی دستور العمل کو سمجھیں اور اس کی پابندی کریں اور جب وہ اس میں کامیاب نہیں ہوتے تو انھیں سزا دی جاتی ہے۔ ہم ایک واقعہ مثال کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ایک دس برس کے لڑکے نے اپنی ماں سے کہا کہ اماں ہمارے مدرسہ میں اب گھر پر کرنے کے لئے کام نہیں دیا جاتا۔ وہ بہت خوش ہوئی کیونکہ وہ چھوٹے بچوں سے گھر پر کام لینے کی بہت مخالف تھی۔ کئی مہینے تک وہ اس بات کو سچ سمجھتی رہی ایک دن اتفاقاً اسے اس مدرسہ کا ایک معلم ملا۔ بے چاری نے بھولے پن سے معلم کو اس فیصلہ پر مبارک باد دی کہ بچوں کو گھر پر کرنے کے لئے کام نہیں دیا جائے گا بلکہ ان کا شام کا وقت کھیلنے اور اپنے عزیزوں سے بات چیت کرنے کے لئے خالی رہے گا۔ خلاف توقع اس کا جواب یہ ملا کہ اس قسم کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے اور لڑکوں کو اب تک گھر پر کرنے کے لئے کام دیا جاتا ہے۔

اس جواب سے بہت افسوسناک نتائج پیدا ہوئے۔ یہ لڑکا اپنے ماں باپ کا اکلوتا بچہ تھا اور چونکہ اس کی صحت خراب رہتی تھی اور اعصاب کمزور تھے اس لئے اس کی پرورش بڑے ناز و نعم میں ہوئی تھی۔ ماں باپ مذہبی اور اخلاقی عقاید میں بہت سخت تھے اور اب تک بچہ کی حالت بھی ان معاملات میں ہمیشہ قابل اعتبار رہی تھی۔ قدرتی طور پر غریب ماں کی زندگی تلخ ہوگئی۔ باپ کو بھی بڑا صدمہ ہوا اور غصہ میں اس نے بچہ کو جھوٹا، کمینہ، بزدل اور خدا جانے کیا کیا کہہ ڈالا۔ دونوں خود اپنی نظر میں ذلیل ہوگئے اور ان کی کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ان کے لڑکے نے

ایسی حرکت کیوں کر سرزد ہوئی۔

انھوں نے مدرسہ کے مہتمم سے شکایت کی اور اس کے معاملے کی تحقیقات کرائی تو عجیب وغریب انکشاف ہوا وہ لڑکا اس تمام عرصے میں برابر گھر سے کام کرکے لاتا رہا۔ حالانکہ اس نے اپنی ماں سے کہا تھا کہ کام دیا ہی نہیں جاتا یہ ضرور تھا کہ اس کا کام نہ بہت باقاعدہ تھا اور نہ بہت اچھا لیکن صحت کی خرابی کے سبب پہلے بھی اس کے ساتھ اکثر رعایت کی جاتی تھی اور اب بھی کی گئی۔ بہر حال اس کے کام کی استادوں کو کوئی شکایت نہیں تھی جب چھان بین کی گئی تو معلوم ہوا کہ سارا جھگڑا کمبخت حساب کا تھا عرصہ تک غیر حاضر رہنے کے سبب حساب میں کمزور تھا جس پر اس کے گھر والے اسے تنبیہ کرتے تھے تنبیہ کا مقصد غیرت دلانا تھا لیکن طریقہ ایسا اختیار کیا گیا کہ وہ آزردہ اور اداس رہنے لگا۔ خود اس کے الفاظ یہ تھے "اسکول میں تو میں حساب سے نہیں گھبراتا کیونکہ میں سوال نکالا کرتا ہوں اور کوئی میرے سر پر سوار نہیں رہتا اگر مجھے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ماسٹر صاحب بتادیتے ہیں اور مجھے سوال نکالنے کے لئے ایسا کاغذ ملتا ہے جس میں خانے کھنچے ہوتے ہیں لیکن گھر پر لوگ میرا ناک میں دم کردیتے ہیں اور کاغذ بھی بغیر لکیروں کا ملتا ہے۔ معلوم نہیں کیا بات ہے کہ میرا جی جل جاتا ہے اور مجھ سے کوئی کام نہیں ہوتا۔"

یہاں اس سے بحث نہیں کہ سفید بے لکیروں کے کاغذ سے دس سال کا لڑکا کیوں خفا ہوتا ہے اور خانوں والے کاغذ سے اسے کیوں اطمینان ہوتا ہے۔ ہمیں تو یہ دکھانا ہے کہ بچہ اس صورت حال کو برداشت نہیں کرسکتا تھا اس لئے وہ اپنا پیچھا چھڑانے کی راہ ڈھونڈتا تھا ایک سہل سی تدبیر یہ معلوم ہوئی کہ چونکہ ماں گھر پر کام دینے کی مخالف ہے اور کہتی ہے "یہ طریقہ بند کردیا جائے تو اچھا ہے" اس لئے آؤ ہم یہ فقرہ چلیں کہ کام دینا موقوف کردیا گیا اس سے وہ بھی خوش ہو جائے گی اور ہمیں بھی اس ناقابل برداشت بوجھ سے نجات مل جائے گی۔ اب رہا استادوں کی خفگی سے بچنا تو جب ناگوار حالت سے نجات مل جائے گی تو کہیں اور جگہ بیٹھ کر کچھ کام کرلیا کریں گے۔

غرض نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ کی طرف سے والدین سے درخواست کی گئی کہ بچے کے کام میں مطلق دخل نہ دیا کریں اور اس کی خوشی پر چھوڑ دیا کریں کہ جب جہاں اور جس طرح چاہے کام کرے۔ بچہ کو نہ کسی قسم کی سزا دی گئی نہ ملامت کی گئی اور وہ فوراً کھلے بندوں جی لگا کر کام کرنے لگا اور اب تک کرتا ہے

بڑوں کے اخلاقی معیار کے مطابق اس لڑکے کا اپنے والدین کو دھوکا دینا بہت بڑا اور قابل سزا فعل تھا مگر خود اس کے نقطۂ نظر سے یہ بالکل قدرتی بات تھی۔ تحقیقات سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو گئی کہ اس بے چارے کے خود ابھی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اس کے ماں باپ نے اتنی سی بات پر یہ ہنگامہ کیوں برپا کر رکھا ہے اسے سخت حیرت تھی کہ اس کی ماں کو کیوں اتنا صدمہ ہے اور اس کے باپ نے کیوں اسے سخت سست کہہ ڈالا اسے اس معاملہ کا دوسرا پہلو سمجھانے کی کوشش کی گئی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کچھ دن کے بعد صورت حال اس کی سمجھ میں آجائے گی ابھی تقاضائے

مگراس کے سمجھنے سے معذور ہے۔

نفسیات طفلی کا ایک ماہر کہتا ہے " راست گوئی کوئی فطری رجحان نہیں ہے۔ بلکہ ارتقا اور تجربے کا نتیجہ ہے۔ بچہ اسے اسی طرح حاصل کرتا ہے جیسے زبان اور اس کی قدر اسے جب معلوم ہوتی ہے، جب وہ عرصہ تک قدر شناسی کی مشق کر چکا ہو اور صحت پابندیٔ اوقات اور نظم کی اہمیت کو سمجھتا ہو۔ اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اپنے الفاظ اور افعال میں کافی رنگ آمیزی سے کام لے اسے معلوم ہوتا ہے کہ بعض الفاظ اور افعال کے ذریعے سے اسے اپنے مطلوب کے حاصل کرنے میں زیادہ آسانی ہوتی ہے، اس لئے وہ بے تکلف انھیں استعمال کرتا ہے اور اس کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا کہ یہ واقعات کے مطابق ہیں یا نہیں۔ ایسی صورتوں میں ہم کہا کرتے ہیں کہ " بچہ غلط بیانی کرتا ہے یا دھوکا" دیتا ہے لیکن اصلیت اکثر یہ ہوتی ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے، نیک نیتی سے کرتا ہے کیونکہ اس کا مقصد جائز اور شریفانہ ہوتا ہے اور جو ذرائع اس کے پیش نظر ہیں وہ اسے موثر معلوم ہوتے ہیں۔ ابھی تک نہ اسے یہ چیز معلوم ہوتی ہے کہ اس کے بزرگ ان افعال کو ناپسند کرتے ہیں اور اس ناپسندیدگی کی وجہ معلوم ہوتی ہے اگر ہم اس کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں لازم ہے کہ ہم مختلف قسم کی غلط بیانیوں کی محرکات پر غور کریں، جن کا اکثر خود بچے کو بھی شعور نہیں ہوتا "۔

اسی مقولے کو پڑھنے سے بچوں کے والدین اور استادوں کے بہت سے وسوسے دور ہو جائیں گے خدا طے کتنے واقعات ایسے ہوتے ہیں جن میں بچے کی کسی غلط بیانی کے سبب اس کے تعلقات، اس کے والدین اور استادوں سے کشیدہ ہو جاتے ہیں اور جانبین کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ اس چھوٹے سے مضمون میں ہم بچوں کی غلط فہرست بھی نہیں دے سکتے، چہ جائے کہ ان غلط بیانیوں کو دور کرنے کی تدابیر بتائیں البتہ جو مقولہ ہم نے اوپر نقل کیا ہے اس کے آخری الفاظ پر ہم زور دیتے ہیں اگر ہم اس نصیحت پر عمل کریں تو ضرور صحیح تدابیر بھی معلوم ہو جائیں گی۔ یہاں ہم صرف دو تدبیروں کا ذکر کریں گے جو اکثر اختیار کی جاتی ہیں اور جو ہمارے خیال میں ہرگز اختیار نہ کرنا چاہئے ایک تو ایسی صورت میں سزا کبھی نہ دی جائے یوں تو سزا مضر ہے لیکن جسمانی سزا سب سے زیادہ نامعقول چیز ہے اور اس سے وہ مقصد جو ہمارے پیش نظر ہے کبھی حاصل نہیں ہو سکتا پہلے جب بچے دماغی کام میں غلطی کرتے تھے ہم ان کو مارا کرتے تھے۔ اب ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس سے وہ اکثر کند ذہن ہو جاتے ہیں اور ہم ہر لڑکے کی حالت پر غور کرکے اسے ایسا کام کرنے کے لئے دیتے ہیں جسے وہ کر سکے۔ ان کی غلطیوں سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ان سے کیا کام لیا چاہئے اور ان کی مدد کس طرح کرنا چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی بڑے کو بچے کے جھوٹ بولنے سے صدمہ پہنچے یا وہ یہ ظاہر کرے کہ اسے صدمہ پہنچا تو بچے کے لئے بہت مضر ہے خواہ والدین یا استاد کتنے ہی متاثر ہوں، انھیں چاہئے کہ اپنے احساسات کو دبائیں جب بچہ دیکھتا ہے کہ اس کے کسی عمل سے بڑوں کو صدمہ پہنچا ہے یا تو وہ خوش ہوتا ہے کہ اس کے فعل کا اتنا اثر ہوا اور بغیر محسوس کئے قصد کر لیتا ہے کہ جلد سے جلد دوبارہ وہی حرکت کرے گا یا اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس سے ناگوار نتائج پیدا ہوتے ہیں اور ان سے بچنے

کے لئے ہر قسم کا فریب سے کام لیتا ہے یا اس کے دل بزدلت اور اداسی قبضہ کرلیتی ہے اور ہمیشہ کے لئے کمتری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے جس سے ان استادوں کو سخت مصیبت پیش آتی ہے جو اپنے شاگردوں میں ایج اور تخلیقی قوت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

اگر ہم بچوں کے اخلاق کا ہمدردی کے ساتھ مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم خود بہت سی ان غلطیوں کے ذمہ دار ہیں جو بچے کرتے ہیں ڈی۔ بی ڈرمنڈ نے سچ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک کتاب میں ان غلط بیانیوں کو جمع کردے جو بڑے بچوں کے مقابلے میں کرتے ہیں تو غالباً لوگ بچوں کی راست گوئی کے اندازے میں زیادہ نرمی سے کام کیا کریں گے" تعجب کی بات یہ نہیں ہے کہ بچے جھوٹ بولتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ اتنا کم جھوٹ بولتے ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہنوز ان کا ضمیر پیدا نہیں ہوا جو اُن کی رہنمائی کرسکے اور اس عمر میں ان کے پیش نظر صرف اپنی ذات اور اپنے اغراض ہوتے ہیں اور جب ہم غور کرتے ہیں کہ ان کے اغراض سے کتنی غفلت اور مخالفت برتی جاتی ہے اور ان کے سامنے راست گوئی کا کتنا ناقص نمونہ پیش کیا جاتا ہے تو ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ بچوں کی غلط بیانی کے واقعات کس قدر کم دیکھنے میں آتے ہیں اس لئے ہم ان معاملات میں نرمی نہیں (کیونکہ بچوں کو ایسی نرمی کی ضرورت نہیں) بلکہ انصاف سے کام لیا چاہیئے اور بہت غور و فکر کے بعد طے کرنا چاہیئے کہ ہم ان سے کیا توقع رکھیں اور ان کی جانچ اپنے معیار پر نہیں بلکہ انھیں کے معیار پر کرنا چاہیئے (ترجمہ)

(بقیہ فہرست صفحہ ۱۶)

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
		سندھ		۱	۲۰۷	ادا بیج انصاری صاحب کراچی	عہ			میزان عہ	
		عطیات									
۱	۳۹۰	عبدالمجید خواجہ صاحب الہ آباد	صہ	۵	ڈی ۲۶۴۳	ایس اے رحمٰن صاحب بھوپال	۶؍	۹	ڈی ۳۸۱۹	احمد اسلام خان صاحب دہلی	عہ
۲	۴۰۸	پنڈت جواہر لال نہرو صاحب "	۵؍	۶	" ۲۶۴۶	بیگم سید عبدالرحمٰن صاحب "	۴؍	۱۰	" ۳۸۲۱	شان الحق صاحب "	۸؍
۳	ڈی ۲۶۴۰	اختر علی خان صاحب بھوپال	للعہ	۷	" ۲۶۴۹	سید بدر سلطان صاحب "	۱؍			۱۳۲ میزان للعہ ۱۰؍	
۴	[illegible]	ایم ایم حیات صاحب "	۴؍	۸	" ۲۶۵۰	سید قمر سلطان صاحب "	۱؍				

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمار گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ مئی سنہ ۴۰ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۴۲۲ء	محمد اختر الدین صاحب دہلی	۷	۴۲۸ء	حافظ حفیظ الدین صاحب میرٹھ	۱۳	۴۳۴ء	فرہاد صاحب نئی دہلی
۲	۴۲۳ء	صدرالدین احمد صاحب "	۸	۴۲۹ء	حافظ محمد اسحٰق صاحب "	۱۴	۴۳۵ء	شہاب الدین احمد کرانی صاحب "
۳	۴۲۴ء	حکیم اطہر حسین صاحب حیدرآباد دکن	۹	۴۳ء	سید مختار حسین صاحب "	۱۵	۴۳۶ء	غلام غوث فریدی صاحب تیارپور
۴	۴۲۵ء	محمود خاں امیر خاں صاحب عثمان آباد	۱۰	۴۳۱ء	عبدالوحید صاحب "	۱۶	۴۳۷ء	حاجی محمد حسن صاحب بابو پور
۵	۴۲۶ء	شیخ عبدالغفار صاحب میرٹھ	۱۱	۴۳۲ء	کپتان عطاء اللہ صاحب "			
۶	۴۲۷ء	ابرار حسین صاحب "	۱۲	۴۳۳ء	عبدالغفور چودھری صاحب دہلی			

مستقل امداد وعطیات

ذیل کی رقوم جو مئی سنہ ۴۰ء میں ہمیں اپنے مہتمیں اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں امدادات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع کیجئے، دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہئیے (مرتب)

مئی سنہ ۴۰ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۳۹۱	شاہد علی صاحب اینڈ برادرس دہلی	صہ/	۲	۳۹۸	خواجہ عبدالمجید خاں صاحب دہلی	ے/	۳	۴۰۵	محبوب احمد صاحب [illegible] دہلی	۶/

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴	۸۳	لیاقت اللہ خانصاحب نئی دہلی	سے/	۲۸	ڈی ۳۸۰۷	حاجی خدا بخش مولا بخش صاحبان	سے/	۵۲	ڈی ۳۸۳۳	منورالدین محمد گلزار صاحبان دہلی	صہ/
۵	ڈی ۳۷۸۴	حکیم عبدالحمید خانصاحب دہلی	صہ/	۲۹	〃 ۳۸۰۸	عبدالخالق شہاب الدین صاحبان	عا/	۵۳	〃 ۳۸۳۴	عیوض محمد اسمٰعیل خانصاحب 〃	صہ/
۶	〃 ۳۷۸۵	حاجی عباد اللہ خاں صاحب 〃	عا/	۳۰	〃 ۳۸۰۹	میاں محمد رفیق صاحب 〃	صہ/	۵۴	〃 ۳۸۳۵	محمد عارف صاحب 〃	عہ/
۷	〃 ۳۷۸۶	منشی حفیظ الدین صاحب 〃	۴/	۳۱	۳۸۱۰	خورشید عالم صاحب 〃	عہ/	۵۵	〃 ۳۸۳۶	عبداللطیف صاحب 〃	عہ/
۸	〃 ۳۷۸۶	رحمت اللہ خاں صاحب 〃	۴/	۳۲	〃 ۳۸۱۱	ارشاد حسین صاحب 〃	۴/	۵۶	〃 ۳۸۳۷	قدیرالدین احمد صاحب 〃	عہ/
۹	〃 ۳۷۸۸	حاجی نورالدین صاحب 〃	۸/	۳۳	〃 ۳۸۱۲	حشمت اللہ صاحب 〃	۴/	۵۷	〃 ۳۸۳۸	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب	۴/
۱۰	〃 ۳۷۸۹	غفران الدین صاحب 〃	۸/	۳۴	〃 ۳۸۱۳	حکیم حامد میاں صاحب 〃	۴/	۵۸	〃 ۳۸۳۹	محمد اسمٰعیل صاحب 〃	۴/
۱۱	〃 ۳۷۹۰	محمد علی صاحب 〃	۸/	۳۵	〃 ۳۸۱۴	حکیم احمد حسن خانصاحب 〃	۲/	۵۹	۳۸۴	قمرالدین صاحب 〃	۴/
۱۲	〃 ۳۷۹۱	سید حفیظ الدین صاحب 〃	۸/	۳۶	〃 ۳۸۱۵	سید محمد شفیع صاحب 〃	۲/	۶۰	〃 ۳۸۴۱	محمود علی صاحب علوی 〃	عا/
۱۳	〃 ۳۷۹۲	سید شمس الدین صاحب	۸/	۳۷	〃 ۳۸۱۶	سعیدالرحمٰن صاحب 〃	۴/	۶۱	〃 ۳۸۴۲	خواجہ غلام السبطین صاحب 〃	عا/
۱۴	〃 ۳۷۹۳	مرزا افضل محمد صاحب 〃	عہ/	۳۸	〃 ۳۸۱۷	حکیم شریف الدین صاحب 〃	۴/	۶۲	〃 ۳۸۴۳	اتیح فضل الرحمٰن صاحب 〃	صہ/
۱۵	〃 ۳۷۹۴	سید غلام حسین صاحب 〃	عا/	۳۹	۳۸۱۸	احمد اسلام خاں صاحب 〃	عہ/	۶۳	〃 ۳۸۴۴	زرین خانصاحب 〃	عا/
۱۶	〃 ۳۷۹۵	شجاعت علی صاحب 〃	عا/	۴۰	〃 ۳۸۲۰	تعلیم الحق صاحب 〃	عہ/	۶۴	〃 ۳۸۴۵	ایم محمد دین صاحب 〃	عہ/
۱۷	〃 ۳۷۹۶	میر عزیزالدین صاحب 〃	عہ/	۴۱	〃 ۳۸۲۲	ضیاء الدین صاحب 〃	۶/	۶۵	〃 ۳۸۴۶	ایم انعام الحق صاحب 〃	۴/
۱۸	〃 ۳۷۹۷	عملہ ریڈیو آفس 〃	عا/ ۴	۴۲	〃 ۳۸۲۳	محمد احمد صاحب 〃	عہ/	۶۶	〃 ۳۸۴۷	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان 〃	۴/
۱۹	〃 ۳۷۹۸	طاہر علی صاحب 〃	عا/	۴۳	〃 ۳۸۲۴	محمد شفیع صاحب 〃	۸/	۶۷	〃 ۳۸۴۸	عبدالحق سراج الحق صاحبان 〃	عہ/
۲۰	〃 ۳۷۹۹	رفیق احمد صاحب 〃	عہ/	۴۴	〃 ۳۸۲۵	فیض محمد صاحب 〃	۸/	۶۸	〃 ۳۸۴۹	عبدالغنی فضل الحق صاحبان 〃	عا/
۲۱	۳۸۰۰	کلو صاحب 〃	۴/	۴۵	〃 ۳۸۲۶	جمیل احمد صاحب 〃	۸/	۶۹	〃 ۳۸۵	لیڈی ڈاکٹر ایف ڈی محمود صاحبہ	عہ/
۲۲	〃 ۳۸۰۱	ناصر حسین صاحب 〃	۸/	۴۶	〃 ۳۸۲۷	محمد محفوظ الٰہی صاحب 〃	۴/	۷۰	〃 ۱	محمد ادریس صاحب باڑی 〃	عہ/
۲۳	〃 ۳۸۰۲	محمد ابراہیم صاحب 〃	۲/	۴۷	〃 ۳۸۲۸	ملک آفتاب احمد صاحب 〃	عہ/	۷۱	〃 ۲	عبدالرحیم صاحب 〃	۴/
۲۴	〃 ۳۸۰۳	شمس الدین صاحب 〃	۴/	۴۸	〃 ۳۸۲۹	حافظ حفیظ الدین صاحب 〃	عا/	۷۲	〃 ۳	عبدالحق صاحب 〃	صہ/
۲۵	〃 ۳۸۰۴	زرین خاں صاحب 〃	عا/	۴۹	〃 ۳۸۳۰	عبدالرحمٰن صاحب 〃	۸/	۷۳	〃 ۴	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان 〃	۸/
۲۶	〃 ۳۸۰۵	الٰہی بخش مہر دین صاحبان 〃	عہ/	۵۰	〃 ۳۸۳۱	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان 〃	عہ/	۷۴	〃 ۵	حاجی بشیر احمد صاحب 〃	۸/
۲۷	〃 ۳۸۰۶	محمد احسن صاحب 〃	۸/	۵۱	〃 ۳۸۳۲	عبدالجلیل صاحب 〃	۴/	۷۵	〃 ۶	غازی عبدالغفار صاحب 〃	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۷۶	۴۰۰۷ ڈی	سرج کشن صاحب دہلی	صہ	۱۰۰	۴۰۳۲ ڈی	حکیم مسعود حسن صاحب دہلی	۸	۱۲۴	۳۹۸۴ ڈی	بیگم حامد علی صاحب مرحوم دہلی	عہ
۷۷	۸ "	حاجی عبدالرحمن عبدالرحیم صاحبان "	عہ	۱۰۱	۳۳ "	مشتاق احمد صاحب "	عہ	۱۲۵	۳۹۸۵ "	کریم بخش صاحب "	عہ
۷۸	۹ "	سراج الدین صاحب "	۴	۱۰۲	۴۰۳۴ "	شہاب الدین محمد دین صاحبان	۴	۱۲۶	۳۹۸۶ "	محمد خلیل صاحب "	عہ
۷۹	۱۰ "	محبوب بخش ربیع الدین صاحبان "	صہ	۱۰۳	۴۰۳۵ "	حافظ سراج احمد صاحب "	۴	۱۲۷	۳۹۸۷ "	محمد سرور صاحب "	عہ
۸۰	۱۱ "	محمد نور خاں صاحب "	۴	۱۰۴	۳۶ "	حکیم عزیز الدین صاحب "	۸			میزان ۱۶۰	
۸۱	۱۲ "	محمد احمد صاحب "	عہ	۱۰۵	۴۰۳۷ "	شیخ سمیع عبدالرزاق صاحبان "	عہ			**یو پی**	
۸۲	۱۳ "	ربیع اللہ خاں صاحب "	۸	۱۰۶	۳۸ "	شمس العارفین صاحب "	عہ	۱	۴۰۶	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	عہ
۸۳	۱۴ "	شیخ محمد ربیع صاحب "	۸	۱۰۷	۳۹ "	کلو صاحب "	۴	۲	۱۰۲۷ ڈی	قاضی محمد یونس صاحب علیگڈھ	عہ
۸۴	۴۰۱۵ "	مرزا سلیمان صاحب "	عہ	۱۰۸	۴۰۴۰ "	محمد ادریس صاحب "	۲	۳	۱۰۲۸ "	حبیب اللہ خاں صاحب "	عہ
۸۵	۱۶ "	دفتر رسالہ عصمت "	۸	۱۰۹	۴۱ "	شمس العارفین صاحب	۴	۴	۱۰۲۹ "	بابو مرزا صاحب "	عہ
۸۶	۴۰۱۷ "	سردار الحق صاحب "	۴	۱۱۰	۴۰۴۲ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۴	۵	۱۰۳۰ "	ازہر قدوائی صاحب	عہ
۸۷	۱۸ "	حاجی رشید احمد صاحب "	عا	۱۱۱	۴۰۴۳ "	محمد تقی صاحب "	۴	۶	۱۰۳۱ "	اختر حسین صاحب "	عہ
۸۸	۴۰۱۹ "	مرزا عباس بیگ صاحب "	۴	۱۱۲	۴۴ "	ممتاز الدین صاحب "	عہ	۷	۱۰۳۲ "	طاہر رضوی صاحب "	سے
۸۹	۴۰۲۰ "	عبدالکریم صاحب "	عہ	۱۱۳	۴۰۴۵ "	انوار الحق صاحب "	عہ	۸	۱۰۳۳ "	عظمت الٰہی صاحب زبیری "	سے
۹۰	۲۱ "	حاجی اخلاق احمد اقبال احمد صاحبان	عہ	۱۱۴	۴۰۴۶ "	نور الحسن صاحب "	عہ	۹	۱۰۳۴ "	خواجہ عبدالعلی صاحب "	عہ
۹۱	۲۲ "	ملک سلیم الزماں صاحب "	صہ	۱۱۵	۴۷ "	محمد احمد صاحب "	۸	۱۰	۱۰۳۵ "	حکیم عبداللطیف صاحب "	عا
۹۲	۲۳ "	علی احمد صاحب "	عہ	۱۱۶	۴۸ "	مقبول احمد صاحب "	عہ	۱۱	۱۰۲۷ "	سید سلیمان صاحب ندوی اعظم گڈھ	للعہ
۹۳	۴۰۲۵ "	آفتاب الدین صاحب "	عہ	۱۱۷	۴۹ "	عبدالغنی صاحب "	عہ	۱۲	۱۰۲۸ "	محمد عزیز صاحب "	عہ
۹۴	۲۶ "	محمد بشیر صاحب قریشی "	۸	۱۱۸	۵۰ "	اصغر علی صاحب "	۸	۱۳	۱۰۶۹ "	" "	عہ
۹۵	۲۷ "	محمد صدیق صاحب "	عہ	۱۱۹	۳۹۷۹	عبدالرب صاحب "	عہ	۱۴	۱۰۷۰ "	بشیر احمد صاحب "	عہ
۹۶	۴۰۲۸ "	رحمت اللہ صاحب "	۴	۱۲۰	۳۹۸۰ "	حافظ عبدالحکیم صاحب "	عا	۱۵	۱۰۷۱ "	عبدالغفور صاحب "	صہ
۹۷	۲۹ "	حاجی عبدالحمید عبدالمجید صاحبان "	۴	۱۲۱	۳۹۸۱ "	اسماعیل محمد صاحب "	۸			میزان ۳۶	
۹۸	۴۰۳۰ "	میاں غلام علی خاں صاحب "	۴	۱۲۲	۳۹۸۲ "	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عہ			**بمبئی**	
۹۹	۴۰۳۱ "	محمد حسین خادم صاحب "	۸	۱۲۳	۳۹۸۳ "	سید مرتضیٰ علی صاحب "	عہ	۱	۴۹۳	عبدالرشید خاں صاحب احمد آباد	سے

نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲	[illegible]	[illegible] صاحب بمبئی	۴/
۳	۳۱۰۷	امیر حسن صاحب "	۳/
۴	۳۱۰۸	معین الدین حارث صاحب "	عہ/
۵	۳۱۰۹	بیگم " "	عہ/
۶	۳۱۱۰	ایم اے باسط صاحب "	عہ/
۷	۳۱۱۱	عثمان حسین خانصاحب "	عہ/
۸	۳۱۱۲	محمد ابراہیم علی صاحب "	۶/
۹	۳۱۱۳	عبدالحمید صاحب ملفزی "	عہ/
۱۰	۳۱۱۴	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ/
۱۱	۳۱۱۵	اسمٰعیل بجی صاحب "	۴/
۱۲	۳۱۱۶	جے ایل بارس صاحب "	۴/
۱۳	۳۱۱۷	سید حسین صاحب "	۸/
۱۴	۳۱۱۸	میر اصغر علی صاحب "	عہ/
۱۵	۳۱۱۹	حبیب رحیم یا ربا صاحب "	ۓ/
۱۶	۳۱۲۰	عابد علی ولد عاشق علی صاحب "	۸/
۱۷	۳۱۲۱	قاضی ابو صاحب "	۴/
۱۸	۳۱۲۲	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۴/
۱۹	۳۱۲۳	محمد امین محمد لستر صاحب "	عہ/
۲۰	۳۱۲۴	ابوبکر بھوٹانی صاحب "	عہ/
۲۱	۳۱۲۵	سید فضل شاہ صاحب "	۸/
۲۲	۳۱۲۶	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ/
۲۳	۳۱۲۷	مسٹر کے اے حمید صاحب "	۶/
۲۴	۳۱۲۸	ڈی رودراج صاحب "	عہ/
۲۵	۳۱۲۹	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	۶/
۲۶	ڈی ۳۱۳۰	شیخ احمد صاحب نگلے بمبئی	۴/
۲۷	۳۱۳۱	سید حاجی عبدالصمد صاحب "	۴/
۲۸	۳۱۳۲	خواجہ غلام جیلانی صاحب "	۴/
۲۹	۳۱۳۳	حسن میاں کلے سلطان صاحب "	عہ/
۳۰	۳۱۳۴	چودھری صاحب معرفت ڈائرکٹر	عہ/
۳۱	۳۱۳۵	جلیل شرف الدین صاحب "	۴/
۳۲	۳۱۳۶	شیخ احمد صاحب "	۴/
۳۳	۳۱۳۷	عبدالسلام صاحب "	۴/
		میزان ۳۲ [illegible]	
		بنگال	
۱	۲۹۲	مسٹر خیون لحسن محمد جان صاحب کلکتہ	۱۱/
۲	ڈی ۲۶۲۴	شیخ محمد صدیق صاحب "	ۓ/
۳	۲۶۲۵	عبدالمنان صاحب "	۶/
۴	۲۶۲۶	حاجی عبدالوہاب صاحب "	۶/
۵	۲۶۲۷	مولوی مشتاق احمد صاحب "	۵ہ
۶	۲۶۲۸	محمد نقی صاحب "	عہ/
۷	۲۶۲۹	ایم رحمٰن اینڈ کو "	عہ/
۸	۲۶۳	محمد صالحین صاحب "	للعہ/
۹	۲۶۳۱	محمد احمد صاحب "	۶/
۱۰	۲۶۳۲	عبدالخالق عبدالرشید صاحبان "	عہ/
		میزان ۲۶۶ [illegible]	
		دیگر	
۱	۳۹۵	محمد یونس صاحب بھوپال	۶/
۲	۴۰۳	قاضی علی حیدر صاحب عباسی "	عہ/
۳	ڈی ۲۶۳۳	دارالقدر محمد احمد صاحب بھوپال	ے/
۴	۲۶۳۴	امین الملک سلطان الدین صاحب "	صہ/
۵	۲۶۳۵	امین الملک سید منصب علی صاحب "	للعہ/
۶	۲۶۳۶	معتمد الانشاء سید سخاوت حسین صاحب	۶/
۷	۲۶۳۷	قاضی ولی محمد صاحب "	ے/
۸	۲۶۳۸	راجہ اودھ نرائن صاحب "	عہ
۹	۲۶۳۹	مسٹر اسمٰعیل ایم خانصاحب "	للعہ
۱۰	۲۶۴۰	ایم اختر علی خانصاحب "	ے/
۱۱	۲۶۴۱	ایم ایم حیات صاحب "	صہ/
۱۲	۲۶۴۲	خانصاحب محمد حسام الدین صاحب "	ے/
۱۳	۲۶۴۳	ایس اے رحمٰن صاحب "	عہ
۱۴	۲۶۴۴	لفٹنٹ سید جمیل الرحمٰن صاحب "	صہ/
۱۵	۲۶۴۵	سید اصغر حسن صاحب "	للعہ/
۱۶	۲۶۴۷	کے الف حیدر صاحب "	ے/
۱۷	۲۶۴۸	چودھری محمد اظہر صاحب "	صہ/
		میزان [illegible]	
		پنجاب و سرحد	
۱	۲۹۴	خواجہ غلام السیدین صاحب حمول	۵ہ ع/
		میزان ۵ہ/	
		بہار	
۱	ڈی ۲۶۲۳	سید حیدر امام صاحب پٹنہ	صہ/
		میزان صہ/	
		حیدرآباد دکن	
۱	۴۱۶	مشتاق احمد خانصاحب سکندرآباد دکن	۵ہ ع/
		میزان عہ/	

البقیہ برصفحہ ۱۲

نئی کتابیں

مضامین محمد علی حصہ دوم مولانا محمد علی کی سیاسی، مذہبی، ادبی اور اجتماعی زندگی کی سرگرمیوں کا نہایت دلآویز مرقع جس میں ان کی تحریکات وطن وملت کے مسائل سیاسی اور اجتماعی تحریکات کی شکل میں پیش کئے گئے ہیں یہ ہندوستان کے سب سے زیادہ ہنگامہ خیز دور کی تاریخ بھی ہے اور ایک اعتبار سے مولانا کی خود نوشت سوانح عمری۔ قیمت حصہ اول مجلد حصہ دوم

اسلام کیسے شروع ہوا مصنفہ عبدالواحد صاحب سندھی استاد جامعہ۔
مصنف نے اسلام کی ترویج کے جو اسباب بیان کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام مسلمانوں کے اچھے اعمال کے باعث دنیا میں پھیلا، طالب علم اس کتاب کے مطالعہ سے اسلام کی صحیح روح کے متعلق کافی معلومات حاصل کرسکتے ہیں یہ کتاب نہایت سلیس اور سادہ زبان میں لکھی گئی ہے اور حتی الوسع مشکل الفاظ سے گریز کیا گیا ہے کتابت کا قلم بہت جلی ہے کتاب ۳۰۸ صفحات پر مشتمل ہے قیمت مجلد

جوہر عبدالحق نمبر ڈاکٹر مولانا عبدالحق صاحب معتمد انجمن ترقی اردو کی سترویں سالگرہ کے موقع پر مکتبہ جامعہ نے طلبائے جامعہ کی انجمن اتحاد کے آرگن رسالہ جوہر کا ادب اردو نمبر شائع کیا ہے۔ جس میں اردو ادب زبان پر ملک کے سربرآوردہ اصحاب قلم مثلاً علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالماجد دریاآبادی، ڈاکٹر سید عابد حسین پروفیسر حامداللہ افسر۔ پروفیسر سراج احمد حالی، وغیرہ کے تنقیدی، ادبی اور تاریخی مضامین کے علاوہ مولانا عبدالحق صاحب کے حالات اور خدمات پر ایسے لوگوں کے مضامین ہیں جو مولانا کی خلوت وجلوت شناسا اور واقف کار ہیں اس کے علاوہ ملک کے سربرآوردہ رہنماؤں اور قائدین ملت کے پیغامات بھی شریک اشاعت ہیں۔ قیمت مجلد

صدر دفتر مکتبہ جامعہ، نئی دہلی

مقامی شاخ جامعہ مسجد، دہلی

دیگر شاخیں (۱) لوہاری دروازہ لاہور (۲) امین آباد لکھنؤ (۳) پرنس بلڈنگ جے ہسپتال بمبئی ۳

ایجنسیاں (۱) کتاب خانہ عابد شاپ حیدرآباد دکن (۲) اقبال بکڈپو بیر بہوڑ مہندر و پٹنہ (۳) سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی، پشاور

(طابع وناشر شفیق الرحمٰن قدوائی نے دفتر ہمدردان جامعہ قرول باغ نئی دہلی سے شائع کیا اور جامعہ برقی پریس دہلی میں چھپوایا)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ)

جلد ۵ | جولائی سنہ ۱۹۴۰ء مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۹

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ ۔ قیمت فی پرچہ ۲؍

حالات جامعہ

نتیجہ امتحان معلمی جامعہ ملیہ ۔ دہلی

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے امتحان معلمی (مبادی تعلیم) جو مئی سنہ ۱۹۳۵ء میں منعقد ہوا تھا مندرجہ ذیل امید واروں نے کامیابی حاصل کی ہے ہر نام کے ساتھ جو تین ہندسے درج ہیں وہ ترتیب وار ان درجوں کو ظاہر کرتے ہیں جن میں اس نے امتحان معلمی کے حصہ نظری حصہ عملی اور حصہ حرفہ میں کامیابی حاصل کی ہے۔

ابو داؤد اصلاحی	۳	۳	۱
آشا رام شرما	۲	۲	۱
آشا رام گرگ	۳	۲	۱
بدن سنگھ	۲	۱	۲
بھور سنگھ	۳	۲	۳
پرتھوی سنگھ	۳	۱	۲
تاج اکبر درانی	۳	۲	۱
رام چندر شرما	صرف پاس	۳	۲
مرزا رشید بیگ	۳	۲	۲
سکوشل پرشاد گوئل	۲	۲	۲
سورج بھان ترویدی	۳	۲	۲
شکیل احمد	۲	۲	۲
شمس الدین	۲	۲	۱
عبدالکافی	۳	۲	۲
فتح الرحمن	۳	۲	۲
فضل الدین اثر	۱	۱	۱
کنور محمد عثمان	۲	۲	۱
مان سنگھ گپتا	۳	۲	۱
محمد سرور خاں	۳	۲	۲
وشیشور پرشاد گپتا	۳	۲	۲
ہردواری لال گپتا	۲	۲	۲

مکتبہ جامعہ اگرچہ مکتبہ جامعہ میں ہمیشہ تجارتی سرگرمیاں زوروں پر رہتی ہیں انھیں اور مشاغل کی طرف توجہ کرنے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے۔ مگر پھر بھی اہل مکتبہ کچھ نہ کچھ اور دلچسپیوں کے لئے بھی وقت نکال لیتے ہیں۔ کبھی وہ ورزشی مظاہرے کرتے ہیں تو کبھی بزم مشاعرہ و مجالس علمی منعقد کرتے ہیں اور کبھی سیر و تفریح کا پروگرام ساڈالتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ کچھ بوندیں پڑیں اور موسم نرم ہوگیا تو اوکھلے میں آم پارٹی کے سامان ہوئے۔ کبڈی کھیلی گئی۔ دریا کے کنارے نہانے اور آم کھانے کا لطف اٹھایا گیا۔ پورا دن سیر و تفریح میں گذار کر شام کو سب لوگ اپنے اپنے گھر لوٹے۔

اب تک جامعہ نگر اوکھلا میں صرف مدرسۂ ابتدائی اور استادوں کا مدرسہ تھا۔ استادوں کا مدرسہ بھی اپنی عمارت میں نہ تھا۔ باقی جامعہ قرول باغ کے کرائے کے مکانات میں تھی۔ خدا کے فضل سے اس سال جامعہ کی ایک اور عمارت اوکھلے میں مکمل ہو چکی ہے۔ استادوں کے مدرسہ کے کچھ حصے بن چکے ہیں۔ طلبائے قدیم جامعہ کی عمارت بھی تیار ہو چکی ہے۔ اسی لئے اس سال جامعہ کا ثانوی مدرسہ، کالج اور اکثر دفاتر اوکھلا منتقل ہو چکے ہیں اب اگست میں وہیں سب مدرسے کھلیں گے۔ قرول باغ میں سردست کتب خانۂ جامعہ، مکتبہ جامعہ، دفتر تعلیم و ترقی، اور دفتر ہمدردان جامعہ باقی رہ گئے ہیں امید ہے کہ ان اداروں کے منتقل ہونے کا بھی خدائے تعالیٰ جلد کوئی سامان کردیگا

تعزیت

یہ خبر جامعہ میں بہت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ جناب نواب سر اکبر حیدری بہ القابہ کی رفیقۂ حیات نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ شیخ الجامعہ صاحب نے اہل جامعہ کی طرف سے نواب صاحب کی خدمت میں تعزیت کا پیام بھیجا۔ مرحومہ نہایت روشن خیال اور غمگسار قوم خاتون تھیں خدائے تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور نواب صاحب کو صبر جمیل۔

تعلیمی خبریں

صوبہ متحدہ کے تعلیمی مسائل سنہ ۱۹۲۲ء میں ہارٹوگ کمیٹی کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم پر نظرثانی کے لئے اپنی سفارش پیش کرے اسی کمیٹی کی سفارشوں پر صوبہ متحدہ میں ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کی نگرانی کے لئے ایک بورڈ قائم کیا گیا تھا مقصد یہ تھا کہ یہ بورڈ جو ماہرین تعلیم کی جماعت پر مشتمل ہوگا نصاب ترتیب دےگا اور امتحانات کی نگرانی کرے گا۔ اس طرح ایک طرف تو نصاب اور امتحانات میں اصلاح ہو جائے گی اس لئے کہ بورڈ کے اراکین میں خاص ماہران تعلیم موجود ہوں گے اور دوسری طرف محکمۂ تعلیم کا بار کم ہو جائے گا لیکن ان دونوں مقاصد میں سے ایک میں بھی خاطر خواہ کامیابی نہ ہوسکی بلکہ نصاب کے لئے کتابوں کے انتخاب اور ممتحنوں کے نامزد کرنے کے سلسلہ میں بورڈ پر ایسے اعتراضات کی بھرمار ہوئی کہ ان میں سے اکثر بالکل صحیح تھے۔ کانگرسی حکومت نے ایک خاص کمیٹی مقرر کی جس کے سامنے اس بورڈ کے متعلق شکایات پیش ہوئیں۔ ایک شکایت یہ تھی کہ بورڈ کی رکنیت کے لئے ریشہ دوانی اور جماعت بندی کا اتنا زور ہو رہا ہے کہ بورڈ کے تعلیمی مقاصد بری طرح متاثر ہوتے ہیں اور اچھے ممتحن اور تعلیمی ماہروں کے بجائے نامناسب ممتحین کا انتخاب کر لیا جاتا ہے اور بورڈ میں اچھے ماہرین تعلیم کے بجائے کم درجے کے پروفیسر اور اساتذہ منتخب ہو جاتے ہیں یہ خیال عام ہو گیا تھا کہ چند مخصوص لوگوں اور دو چار خاص اداروں نے بورڈ پر قبضہ کر رکھا ہے ان حالات کے تحت حکومت کو احکام صادر کرنے پڑے کہ یہ بورڈ آئندہ نصاب کی کتابیں مرتب کرے تعلیم جدید کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس کی سفارش تھی کہ بورڈ کو سولہ ارکان کی ایک مشاورتی کمیٹی میں منتقل کر دیا جائے لیکن صوبہ متحدہ کی حکومت ابھی ایسی تبدیلی کرنے پر تیار نہیں ہے بلکہ اسی پر اکتفا کی گئی ہے کہ بورڈ کے موجودہ ارکان کی تعداد کم کر دی جائے اور اس کو زیادہ موثر بنا دیا جائے چنانچہ حالیہ تجویز کی رو سے رکنیت میں پرنسپلوں اور ہیڈ ماسٹروں کی تعداد پہلے کی بہ نسبت نصف کر دی گئی ہے بنارس اور علی گڈھ یونیورسٹیوں کے نمائندے اب بورڈ میں شامل نہ ہوں گے صوبہ کی دوسری تین یونیورسٹیوں سے سات نمائندوں کے بجائے اب صرف تین نمائندے لئے جائیں گے۔ غیر تعلیمی ادارے مثلاً چیمبر آف کامرس۔ برٹش انڈین ایسوسی ایشن، مجلس زمینداران آگرہ نیز صنعت و حرفت، انجینیرنگ، زراعت اور طبابت کی نمائندگی بالکل ختم کر دی جائے گی۔

بنیادی تعلیم کے حالیہ تجربے کے پیش نظر یہ طے کیا گیا ہے کہ مڈل تک کے لئے نصاب منتخب کرنے کا کام بورڈ کے بجائے محکمۂ تعلیم کے سپرد کر دیا جائے۔ حکومت صوبہ متحدہ نے بورڈ میں ان تبدیلیوں کی تجویز کو اس غرض سے شائع کیا ہے کہ ماہران تعلیم

حکومت کو اپنے مشوروں سے مستفید ہونے کا موقع دیں ہمیں امید ہے کہ صوبہ متحدہ کے ماہران تعلیم تفصیلات پر غور کرنے کے بعد وہاں کی حکومت کو اپنی رائے سے ضرور مطلع کریں گے۔ (ہماری زبان)

تعلیم کا صحیح طریقہ

کچھ عرصہ ہوا۔ بنگال میں آل بنگال کالج اینڈ یونیورسٹی ٹیچرس کانفرنس کا پانچواں سالانہ اجتماع ہوا تھا کلکتہ یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی کے صدر جناب ایچ سی مکرجی اس کے صدر تھے موصوف نے اپنے عالمانہ خطبۂ صدارت میں اعلیٰ تعلیم اور اس کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ "اسے بھولنا نہ چاہیئے کہ یونیورسٹی کی تعلیم ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنے دل میں حصول علم کا ایک بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں اور تحصیل علم کو طغرائے امتیاز سمجھتے ہیں۔ ان چند انسانوں کے لئے جو عزت اور نفس کشی کی زندگی کو ہنسی خوشی برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تاکہ وہ علم و حکمت کے چراغ کو روشن رکھیں اور اسی حالت میں آنے والی نسلوں کو اس شمع کو بہنچائیں اگرچہ اس قسم کے طالب علم اس خاص تعلیم و تربیت سے مستفید ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو ہماری یونیورسٹیوں میں دی جاتی ہیں لیکن ہمیں یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ انسانی محنت کی بہترین شاخیں صرف موزوں اور موافق آب و ہوا میں بار آور ہوتی ہیں طالب علموں کی ذہنی اور دماغی نشو و نما کے لئے بہترین اور موافق ترین فضا صرف ہماری یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اندر ہوتی ہے وہ اعلیٰ صفتیں جو حیوان اور انسان میں مابہ الامتیاز ہیں اور دولت کے پرستار اور بے غرض خادم انسانیت میں فرق کرتی ہیں ہماری یونیورسٹیوں کے علمی اور فلسفیانہ مطالعہ کی فضا میں آسانی سے پیدا ہوسکتی ہیں"

اعلیٰ تعلیم کے میدان عمل میں اساتذہ کے حصے سے بحث کرتے ہوئے موصوف نے ارشاد فرمایا کہ "اب تک ہمارے ملک میں جو نظام تعلیم رائج ہے اسے ہم "تعلیم برائے انتخاب" کہہ سکتے ہیں ہم اپنی نوجوان نسل کو بار بار آزمائشوں اور امتحانات کی مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں صرف اس لئے تاکہ ان نوجوانوں کو الگ کیا جاسکے جو ہمارے بیدار میں نااہل اور ناقابل ہیں۔ بالفاظ دیگر ہمارا مقصد یہ ہے کہ چند چیدہ اور منتخب طالب علموں کی ذہنی اور دماغی نشو و نما میں ترقی ہو۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ معاشرتی ترقی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ افراد کی دماغی نشو و نما نہ ہو لیکن ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ چونکہ ایسے منتخب لوگ تعداد میں ہمیشہ بہت کم رہیں گے۔ اس لئے ضرور ہے کہ غیر تعلیم یافتہ اکثریت ان چیدہ چیدہ ہوئے افراد پر چھا جائے۔ میں اسے مناسب نہیں سمجھتا کہ افراد کی چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی ذہنی اور دماغی ترقی کے لئے ایسے وسائل اور ذرائع مہیا کئے جائیں جو بڑی اکثریت کی پہنچ سے باہر اور ان کی پرواز خیال سے ماوراء ہیں اس سے عوام کسی قسم کی ترقی نہ کرسکیں گے"

آگے چل کر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ "میرا خیال ہے کہ اگر ہم استاد اپنے طالب علموں کی صحیح رہنمائی کریں تو نہ صرف یہ کہ ہم ایک ایسی جماعت پیدا کریں گے جو موثر ترین اور مفید ترین ذرائع سے اپنے ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرسکے گی بلکہ ان افراد پر بھی ایک مفید اثر ڈال سکیں گے جو بے معنی اور ہیجان انگیز سیاسی نعروں سے اثر پذیر ہو جاتے ہیں جو اکثر اوقات خود ان کے لئے مضر ہیں یا کم از کم ملک کے لئے مفید نہیں ہیں۔"

مرکزی حلقہ تعلیم و ترقی

جامعہ ملیہ اسلامیہ۔ دہلی

جب ہم تعلیم بالغان کا نام لیتے ہیں تو ذہن فوراً ہی شبینہ مدارس کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور یہ مدارس بظاہر بھی درس و تدریس کے عام ڈھچرے سے آگے قدم نہیں بڑھاتے۔ لیکن ہمارا نظام تعلیم بالغان عام شاہراہ سے کچھ الگ ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیں شبینہ مدارس کی بجائے مرکز کی اصطلاح وضع کرنی پڑی تاکہ تعلیم و ترقی کے وسیع تر مفہوم کو ہم اس میں ادا کر سکیں۔

مسجد میں ترجمہ، خبروں کی روزانہ تفسیر۔ ریڈیو پروگرام۔ قصہ گوئی، جمعہ کا وعظ، ڈرامہ اور فلم ہمارے مرکز کے مفہوم میں فطری طور پر شامل نہیں ہیں بلکہ ہمارے معمولات ہیں اور شبینہ مدارس ان عملیات سے کوئی علاقہ نہیں رکھتا۔ مرکز کو درحقیقت ہم بستی کی تمدنی، اصلاحی، تعلیمی، تہذیبی، اقتصادی کوششوں کا واقعی مرکز بنانا چاہتے ہیں۔ اس مہینے مرکز نے جن کوششوں میں وقت گذارا اس سے مرکز کے ایک اور پہلو کا اندازہ ہوگا۔

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر مہینے ایک انعامی مقابلہ رکھیں پچھلے مہینے تحریری مقابلہ تھا جس میں صرف خواندہ اور نوخواندہ بھی ایسے جو تھوڑا بہت لکھنا بھی جانتے ہوں حصہ لے سکتے تھے اور ان ہی لوگوں نے لیا بھی۔ اس دفعہ ایسے مقابلہ کی تلاش تھی کہ جس میں خواندگی کی قید نہ ہو تلاش میں کامیابی ہوئی اور دستکاری کے مقابلہ کا اعلان کر دیا گیا۔ بستی کے دستکاروں سے اپیل کی کہ وہ اپنا اپنا کام ہماری نمائش میں بھیجیں اس طرح کہ بستی کے لوگوں کو اپنے محلے کے دستکاروں اور ان کے کاموں سے واقفیت ہو جائے گی۔ بیش ازیں خود مرکز اپنے دستکاروں کو جان پہچان لے گا اور اس طرح ایک کو دوسرے کی امداد و اعانت کا موقع ملے گا۔

مدرسہ بالغین کے ایک چھوٹے سے صحن میں کل بستی کی نمائش کا تصور لوگوں کی سمجھ میں نہیں آیا اس لئے بہت سے لوگوں نے تو اسے بچوں کا کھیل کہہ کر ٹال دیا۔ تھوڑے بہت جو آمادہ تھے ان میں سے ایک خاصی تعداد سفر پر چلی گئی باقی دستکاروں میں بھی کم وعدے کے پکے تھے جنھوں نے وعدہ کو واقعی وفا کیا لیکن جو کچھ جمع ہو گیا تھا ہم اسے بالکل ابتدائی کوشش کے اعتبار سے ناکامی نہیں سمجھتے۔ جن لوگوں نے حصہ لیا انھیں ہم چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پیشہ ور دستکار، طالب علم دستکار، عورتیں اور بچیاں۔ عام طالب علم۔ دستکاروں میں، لکڑی، لوہے، ٹین، چاندی کے نمونے قابل داد تھے۔ طالب علم دستکاروں کی چیزوں سے بعض لڑکوں کی غیر معمولی ذہانت اور تیزی

کا پتہ چلتا تھا۔ عورتوں اور بچیوں کے کام میں بھی قابل تعریف نمونے تھے ان نمونوں میں عورتوں کے کام کے سلسلہ میں یہ کوشش بھی کہ ان خواتین کا کام بھی ضرور نمائش میں آجائے جو اپنی ذاتی محنت مشقت پر گذر بسر کرتی ہیں کسی حد تک کامیابی اس باب میں بھی ہوئی۔ طالب علم دستکاروں میں بستی کی مسجد کے پشاوری امام صاحب کی دستکاری بھی تھی آپ نے کپڑے کی پشاوری گنیدوں کا بہت اچھا نمونہ تیار کیا تھا۔ عام طالب علموں کے کام میں ڈرائنگ کی بھرمار تھی اسکولی طالب علموں کی عام ڈرائنگ کو دراصل ہماری نمائش سے کوئی قریبی تعلق نہیں تھا لیکن کچھ دل شکنی کے لحاظ اور کچھ رونق محفل کے خیال سے اس کو بھی جگہ دی گئی ان پڑھے لکھوں کی مصوری ایک بالکل ان پڑھ سقہ (بہشتی) بھی اپنی قلم کاریوں کا نمونہ لیکر آیا تھا جو اگرچہ مقابلۃً بھدا اور بے ربط تھا لیکن اس پیشہ ور سقہ کا ذوق تصویر اس درجہ قابل داد تھا کہ جج صاحبان نے مصوری کے اول انعام کا مستحق اسی کو قرار دیا۔

جج صاحبان میں جناب حافظ فیاض احمد صاحب رجسٹرار جامعہ، جناب محمد عاقل صاحب استاد معاشیات جامعہ کے علاوہ مس فلیس بورن۔ ایک جرمن خاتون استاد جامعہ بھی شامل تھیں۔ بستی والوں نے نمائش سے خاصی دلچسپی لی ڈھائی تین سو ٹکٹ مردانہ شو میں جاری ہوئے اور پچاس ساٹھ عورتیں آئیں۔ ان ٹکٹوں کی کوئی قیمت نہیں تھی محض انتظامی سہولت کے لئے یہ پابندی لگا دی گئی تھی۔

اپنے محدود وسائل کی وجہ سے نہ ہم تمام دستکاروں تک پہنچ سکے تھے اور نہ عام بستی میں نمائش کی اطلاع پہنچا سکے تھے۔ ان معمولی حالات کی بنا پر شائقین کی یہ تعداد ہمارے لئے کم نہیں ہے ایک سال کے بعد اپنی بستی کا جائزہ ہم نے دوبارہ شروع کیا ہے ایک تو اس لئے پچھلا جائزہ بالکل نامکمل تھا اور دوسرے اس وجہ سے انتقال مکانی کے سلسلے نے از سر نو جائزہ کی ضرورت پیدا کر دی ہے فی الحال مرکز کے آس پاس کی گلیوں پر نظر ثانی ہوئی ہے۔ نمائش کے موقع پر اس نئے جائزہ شدہ علاقے کے دستکاروں کی آبادی کا ایک نقشہ تیار کیا تھا جس سے سہولت کے ساتھ ایک ہی نظر میں یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ کس کس گلی اور کس کس مکان میں دستکار آباد ہیں۔ دستکاروں کے مکانات کے خانوں میں دستکاروں کی تقسیم کے لحاظ سے مختلف علامتیں بنائی گئی تھیں یعنی لوہار کے لئے ہتھوڑا۔ درزی کے لئے قینچی۔ معمار کے لئے اتنی اور بڑھئی کے لئے آری کا نشان استعمال ہوا تھا۔

نمائش کے علاوہ اس مہینے فلم اور ڈرامہ کے جلسے بھی پہلے سے زیادہ کامیاب ہوئے

طوطوں کی تعلیم

امریکہ میں ایک صوبہ ہے جس کا نام ہے ٹکساس۔ کچھ عرصہ ہوا، وہاں کی حکومت نے ایک پروفیسر پر اس جرم میں مقدمہ چلایا تھا اور اس کو سزا بھی دی تھی کہ اس نے اپنے لکچروں میں ڈاروں کے نظریہ ارتقا کی حمایت کی تھی اور جب حکام مطالبہ کیا کہ وہ جرم سے تائب ہو تو اس نے انکار کر دیا تھا۔

اس ستم ظریف صوبہ میں ایک شخص نے طوطوں کا مدرسہ کھولا تھا۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو طالب علم زیر تعلیم تھے۔ طوطے میکسیکو اور وسط امریکہ سے لائے جاتے تھے اور انھیں انگریزی بولنا سکھایا جاتا تھا ہر جماعت کے لئے علیحدہ علیحدہ گراموفون ریکارڈ تھے، ہر ہفتہ امتحان لیا جاتا تھا، جو طوطا امتحان میں ناکام رہتا اس کے لئے خاص تعلیم کا انتظام کیا جاتا اگر کوئی طوطا چھ ہفتوں میں فقرے نہ رٹ سکے تو اسے تعلیم کے ناقابل قرار دے کر مدرسہ سے نکال دیا جاتا

کہا جاتا ہے کہ اس مدرسہ کے بانی کو اپنے بنیادی اصول ہندوستان کے تعلیمی نظام سے حاصل ہوئے ہیں اس نے ہمارے یہاں کے مدارس کا اور ان کے طریقۂ تعلیم اور نصاب کا غور سے مطالعہ کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ طوطوں کو تعلیم دینے کے لئے اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کی تعلیم سے جو نتائج پیدا کرنے مقصود ہیں، وہ ہندوستان کی تعلیم سے بہت اچھی طرح حاصل ہو سکتے ہیں ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کے اس خیال میں کہاں تک صداقت ہے اور ہماری تعلیم واقعتاً کس حد تک طوطوں سے مشابہ ہے۔

اس بات سے تو کسی شخص کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ہمارے مدرسوں کی تعلیم کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ طالب علم انگریزی بول سکیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اس کو ٹھیٹ محاورہ میں رٹنا کہہ سکتے ہیں تعلیم کے فلسفی اور ماہر خواہ تعلیم کا کوئی نصب العین قرار دیں ہم اپنی تعلیم کو اسی وقت کامیاب سمجھتے ہیں جب ہمارے طالب علم انگریزی بول سکیں۔ لارڈ میکالے نے جب عقل کل بن کر ہندوستان کے لوگوں کو "بابو" بنانے کے لئے انگریزی نظام تعلیم رائج کیا تو اس نے صریحاً یہی مقصد پیش نظر رکھا تھا کہ یہ لوگ انگریزی پڑھ کر اس قابل ہو جائیں کہ دفتروں کا روزمرہ کا کام رجسٹروں کی خانہ پری اور خط و کتابت وغیرہ انگریزی میں کر سکیں اگرچہ اس وقت سے اب تک بعض لحاظ سے کافی ترقی ہوئی ہے اور اب ان پڑھے ہوئے بابوؤں کو دفتر کی اعلیٰ نوکریاں بھی ملنے لگی ہیں لیکن انگریزی زبان کا علم اور انگریزی بولنا اب کم و بیش بے سود کوشش میں گذر جاتا ہے کہ لڑکا انگریزی سمجھنے اور بولنے لگے اور اس کے بعد وہ تعلیم جو اعلیٰ تعلیم کہلاتی ہے اس کا ذریعہ بھی انگریزی زبان ہی ہے اور جو شخص اپنی بدقسمتی یا استادوں کی نالائقی

کی وجہ سے اس کی واقفیت سے محروم رہ جاتا ہے اس پر ہمارے یہاں کے کالجوں اور یونیورسٹیوں کا دروازہ بالکل بند ہے لیکن اکثر وہ طالب علم بھی جو انگریزی جاننے کا رسمی سرٹیفکٹ کسی نہ کسی طرح حاصل کر لیتے ہیں اور بالعموم ہمارے ٹکسال کے طوطوں کی طرح رٹ کر ہی حاصل کرتے ہیں۔ یونیورسٹی اور کالج کی تعلیم سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ وہ ان لکچروں کو کما حقہ سمجھ ہی نہیں سکتے جو مختلف مضامین نصاب پر انگریزی زبان میں دئے جاتے ہیں لیکن مقصد تو طوطوں کو انگریزی سکھانا ہے، اگر اس کے حصول کی کوشش میں ان کا تاریخ کا علم سطحی اور خام رہ جائے یا فلسفہ کا علم محض اصطلاحات کو یاد کرنے تک محدود ہو جائے، یا وہ ملک کے اقتصادی مسائل کو سمجھنے سے قاصر رہیں کیونکہ ان کی کتب درسی میں الفاظ اور اصطلاحات تمام تر غیر ملکوں کے حالات سے متعلق ہیں تو یہ سب طوطوں کا قصور ہے طوطوں کے معلم اور نظم تعلیم کا کیا قصور؟ اور اس نقصان کی تلافی اس طرح ہو جاتی ہے کہ طوطوں میں انگریزی پڑھنے اور سمجھنے کی بہتر صلاحیت پیدا ہونے کا امکان ہے۔

اب طریقۂ تعلیم کو لیجئے۔ ٹکسال میں طوطوں کی ہر جماعت کے لئے علٰحدہ علٰحدہ گرامو فون رکارڈ ہیں ان پر مختلف جملے بجائے جاتے ہیں اور طوطے چھ مہینے تک ان کو دہراتے ہیں۔ سمجھنا شرط نہیں یاد کرنا، رٹنا شرط ہے۔ طوطوں کے دماغ میں حافظے کے علاوہ اور کوئی قوت موجود نہیں۔ اس لئے معلم اس قوت کو مستحکم بنانے کے لئے سارا انتظام کرتا ہے ہمارے معلم بھی اپنے طالب علموں کو طوطے سمجھتے ہیں ان کے دماغ میں عقل یا قوت استدلال یا جدت تو مفقود ہے البتہ حافظہ ضرور ہے اور وہ بھی اس قسم کا جیسی ایک موم کی پلیٹ ہوتی ہے اس پر جو نشان ڈالو گے وہ پڑ جائے گا اور اس کو جتنی دفعہ دہراؤگے اتنا ہی نقش زیادہ گہرا ہوگا، مجھے اپنے ایک پرانے استاد کا قول یاد ہے وہ مدرسہ میں سائنس پڑھایا کرتے تھے اور کتاب کی عبارت کو پڑھ کر کہتے تھے کہ اس کو حفظ کر لو۔ اگر کوئی لڑکا کسی بات کو نہ سمجھتا اور واقعہ یہ ہے کہ شاید ہی کوئی بات ایسی ہو جو سمجھ میں آجاتی ہو اور اس کی تشریح دریافت کرتا تو وہ کہتے "ایک دفعہ حفظ کر ڈالو کبھی نہ کبھی سمجھ میں آجائے گی اور کام دے گی" اور اکثر استادوں کو یہی طریقہ پسند ہے خواہ وہ کوئی مضمون پڑھاتے ہوں تاریخ اور جغرافیہ تو ان کے نزدیک واقعات کے علوم ہیں ان کو حفظ کر لینا چاہئے اور امتحان میں سوالوں کا جواب لکھ کر بھول جانا چاہئے۔ ادب، مدرسہ کی تعلیم میں کوئی معنی نہیں رکھتا زبانیں البتہ ہیں لیکن ان میں بھی سب سے زیادہ کارآمد اور سہل طریقہ یہی پایا گیا ہے کہ سبقوں کے معنی لکھا دئے جائیں اور طالب علم ان کو رٹ لیں حساب کی نہ صرف بنیاد حافظہ پر رکھی جاتی ہے بلکہ تمام عمارت اسی کے بل بوتے پر کھڑی ہوتی ہے غرض تمام درسی مضامین کا یہی حال ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے مدرسوں کے "طوطے" جو تعلیم پا کر نکلتے ہیں وہ بالعموم دو قسم کے ہوتے ہیں جو لائق ہوتے ہیں وہ تو کورے رہتے ہیں اور جو "قابل" ہوتے ہیں وہ بالکل گرامو فون کی طرح وہ رائیں اور خیالات دہراتے ہیں جو انھوں نے اپنے معلموں سے سیکھے ہیں۔ ان میں کوئی آزادی رائے یا انفرادیت پیدا ہونے نہیں پاتی، کیونکہ ہر شخص ایک طوطا ہوتا ہے جس نے ایک ہی چیز ایک ہی طریقے سے اور ایک ہی وقت میں دوسرے طوطوں کے ساتھ پڑھی ہے اس میں مختلف چیزوں کا علم کانوں کے راستہ بھرا گیا ہے اور اب وہ اس کو اگلنے کی فکر میں ہے

اس کو بہت کچھ بہتر بنا دی گئی ہے اس کو اظہار خودی کا۔ اپنی طبیعت کے مخصوص رجحان کو عمل میں لانے کا کوئی موقع نہیں دیا گیا اسی لئے جب تماشا کرنے والا کہتا ہے "میاں مٹھو بولو" تو سب ایک زبان ہوکر بولتے ہیں۔ اگر پھر بھی ان میں فرق اور اختلاف باقی رہتا ہے تو وہ قدرت کی فیاضی ہے جس نے کسی شخص کو دوسرے جیسا نہیں بنایا بلکہ ہر شخص کو منفرد بنایا ہے۔ ہماری "طوطا صفت تعلیم" اس فرق کو مٹانے کے لئے کوئی کوشش روا نہیں رکھتی

امتحانوں کے متعلق ہمارے ہاں بھی وہی عقیدہ رائج ہے جو طوطوں کے لئے ہفتہ میں ایک مرتبہ امتحان کا انتظام کیا گیا ہے ہمارے یہاں بھی استاد حسب استطاعت امتحان لینے میں کمی نہیں کرتے۔ علاوہ سالانہ نو ماہی ششماہی اور سہ ماہی امتحانات کے علاوہ انسپکٹر کے معائنوں اور وظیفہ کے امتحانات کے استاد خود بھی اکثر اپنی جماعتوں پر امتحانوں کی تلوار لٹکائے رکھتے ہیں اور اس امتحانوں کی بارش کو ادائے درس کا بہترین ثبوت سمجھتے ہیں انہیں یہ خیال نہیں ہوتا کہ امتحانوں کا یہ ہم جو بچارے طلبہ پر ہر وقت سوار رہتا ہے ان کے مطالعہ اور علمی ترقی اور ذوق اور دلچسپی میں کیسی رکاوٹ پیدا کرتا ہے، اگر ذوق علمی ہوتا ہے تو امتحانوں کا کوڑا اس کی توجہ اور شوق اور انہماک سب کو پراگندہ کر دیتا ہے کیونکہ اس کو بھی وہی مقررہ بے حال خشک امتحان دینا ہے جو اس کے بکاس اور ہم جماعتوں کو اس لئے دوسرے مضامین کی تیاری کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے اس کا تجسس اور شوق اس کو مضمون کے جیتے جاگتے علمی نتیجے کی طرف لے جاتا ہے اس کو ادبی خوبیوں کی طرف مائل کرتا ہے یا کسی تاریخی زمانے کی اصلی تہذیب کا مطالعہ کرنے پر راغب کرتا ہے لیکن امتحان کا مطالبہ یہ ہے کہ ہر مضمون کے اس حصہ کی طرف متوجہ ہو جس کے متعلق سوال پوچھے جا سکتے ہیں اور جو لازماً مقابلتاً بے جان اور خشک واقعات پر مبنی ہوتا ہے

چنانچہ ہمارا غریب طالب علم بھی اپنے ہم نصیب امریکی طوطے کی طرح امتحانوں کے لئے تیاری کرتا ہے اور تعلیم اور ذوق کو ان کی بھینٹ چڑھا دیتا ہے

البتہ دو باتوں میں امریکہ کی درسگاہ ہمارے اسکولوں سے بہتر ہے اول تو یہ ہے کہ وہاں فیل شدہ طلباء کے لئے تعلیم کا خاص انتظام کیا جاتا ہے اور ہمارے ہاں اس کا انتظام نہیں ہوتا۔ جو طالب علم فیل ہو گیا وہ اپنے خیال میں تقدیر کا کشتہ ہو اور دوسروں کے خیال میں نالائق اور کام چور۔ اس بات کی کوشش نہیں کی جاتی کہ وہ اندرونی گتھیاں اور نفسی وجوہ معلوم کئے جائیں جنہوں نے ان طالب علموں کو باوجود سال بھر کام کرنے کے محض پاس ہونے کے قابل بھی نہیں بنایا۔ یہ طلباء پھر اسی جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں پھر گراموفون ریکارڈ رٹے جاتے ہیں اور جملے حفظ کرائے جاتے ہیں پھر امتحانات ہوتے ہیں اور سال بھر کے بعد قسمت آزمائی کرنی پڑتی ہے اسکے پہلے سے زیادہ محنت کے ساتھ دماغ کی سلیٹ پر گہرے نقش ڈالے جاتے ہیں تاکہ وہ امتحان کی مہتاریاں کمر نہ تک سکیں۔ یوں غرض تعلیم کی حالت ایک اندھے آدمی کی تیر اندازی کی سی ہے تیر کے نشانہ پر پڑ جانے کا امکان ہے یقین نہیں۔ طلباء کی نفسی کیفیت اور ترکیب سے استاد کو آگاہی نہیں ہوتی البتہ جہاں کے نزدیک میں اپنے تعلیمی طریقوں اور وسائل سے کام لیتا ہے اگر طالب علم کامیاب ہو جائے تو نازی ورنہ تعمید اہل جہالت

کے لئے طوطوں کی تعلیم کے نتائج بالکل تباہ کن ہوئے ہیں۔ صحیح تعلیم کے لئے لازم ہے کہ طلبہ کے سامنے مختلف قسم کے مشاغل ہوں جس میں فکر اور تخیل دونوں کو آزادی کے ساتھ اظہار کے مواقع حاصل ہوں، جس میں ادب، آرٹ اور سائنس کے وہ تمام خزانے موجود ہوں جو انسانوں کی دماغی اور روحانی تربیت کے لئے ضروری ہیں جس میں ان کو خود اعتمادی مدد اور ذوق کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب ہو تاکہ وہ تعلیم حاصل کرکے اپنی قوم اور ملک کے کارکن مفید اور علی رکن بن سکیں جو بھولوں کی طرح بسر نہ کریں بلکہ اپنی فعالیت سے اپنے گرد و اس کی زندگی کو متاثر کریں اس قسم شخصیت کی تشکیل میں طوطوں کا طریقۂ تعلیم سراسر مضر ہے اس کے لئے انگریزی بولنا کافی نہیں بلکہ اس علمی قوت کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے جو تمام علوم کے سربستہ رازوں کو کھول دیتی ہے اور جس کی مدد سے انسان اقلیم علم کو اپنی کوشش سے تسخیر کر سکتا ہے اس کے لئے گراموفون ریکارڈ جیسے معلم کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے معلم درکار ہیں جن کو تجربہ کرنے کا شوق اور مدرسہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہو اور بچوں کی نفسی زندگی کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنے طریقۂ تعلیم میں تبدیلی اور ترمیم کرکے اس کے لئے جلوہ کو رٹنا اور حافظہ کو تیز کرنا کافی نہیں بلکہ استدلال، فیصلہ، تخیل اور اس قسم کی اعلیٰ دماغی قوتوں کی تربیت کی ضرورت ہے جن کے لئے حافظہ کی حیثیت محض ایک خادم کی ہے ہمارے لئے اس سے بلند تر نصب العین کیا ہو سکتا ہے کہ ہم اس سعی خیز اور معالی شخصیت کی نشوونما کے لئے اپنی کوشش وقف کردیں۔

عطیات

نمبر شمار	خواریدار نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	خواریدار نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	خواریدار نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ
۱	ڈی ۲۲۵۴	عبدالجلیل صاحب رام پور	۶	۱۰	ڈی ۱۵۶۹	والدہ محمد فاروق صاحب "	۳	۱۹	ڈی ۲۹۵۴	سید ابراہیم شاہ صاحب کشمیر	صہ
۲	۲۵۰۷	غلام احمد خان صاحب قائم گنج	عہ	۱۱	۱۵۷۷	حاجی عبدالستار صاحب "	۶	۲۰	۲۹۵۵	ملک برشاد صاحب "	صہ
۳	۲۵۸۴	عبدالستار خان صاحب	۸	۱۲	۱۲۵۷	سید سلطان صاحب شمس آباد	عہ	۲۱	۲۹۵۶	خان بہادر عبدالعزیز صاحب "	سہ
۴	۲۵۹۴	والدہ کبیر خان صاحب "	۸	۱۳	۱۲۵۹	محمد عباس صاحب جعفری "	صہ	۲۲	۲۹۵۸	اوبارکتن صاحب گلبو سری نگر	صہ
۵	۲۵۹۴	والدہ معین الدین صاحب "	عہ	۱۴	۱۲۲	احمد نیر شاہ خان صاحب "	۸	۲۳	۲۹۵۹	اسٹاف اسلامیہ کالج پشاور	عہ ۸
۶	۲۵۹۹	مسلور احمد خان صاحب	۶	۱۵	۴۶۵	آمنہ بیگم بنت الحاج محمد علی صاحب	ے	۲۴	۲۹۶۱	خان خانان صاحب "	عہ
۷	۲۶۰	سید عبدالجلیل صاحب "	عہ	۱۶	ڈی ۲۰۵۹	رحیم الدین صاحب کلکتہ	۶/۸	۲۵	۲۹۶۲	سردار محمد ادریس خان صاحب پشاور	صہ
۸	۱۲۵۴	حسن عثمان خان صاحب "	عہ	۱۷	۲۴۹۲	ابراہیم اسحٰق صاحب بمبئی	عہ				
۹	۱۹۵۲	محمد شفیع خان صاحب "	عہ	۱۸	۲۵۰	یار زادہ صاحب کشمیر	۳			میزان	[illegible]

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو جون ۱۹۲۹ء میں حلقہ ہمدرداں میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسمائے گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسمائے گرامی صاحب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسمائے گرامی صاحب
۱	۴۳۸	سید جمیل الرحمن صاحب سوپال	۱۰	۴۴۷	احمد شکوہ صاحب لکھنؤ	۱۹	۴۵۶	علام الدین صاحب دہلی
۲	۴۳۹	سید منصور حسین صاحب بمبئی	۱۱	۴۴۸	ڈاکٹر ایس ایم الہی صاحب مینتال	۲۰	۴۵۷	محمد صدیق صاحب
۳	۴۴۰	محمود علی خان صاحب	۱۲	۴۴۹	محمد عبدالسلام صاحب مدین	۲۱	۴۶۰	شیخ عبدالصبور صاحب مینتال
۴	۴۴۱	چودہری اکبر علی صاحب رامپور	۱۳	۴۵	محمد ادریس صاحب سید برادرز	۲۲	۴۵۹	محمد انور شیخ صاحب سرینگر
۵	۴۴۲	مولوی محسن علی صاحب لکھنؤ	۱۴	۴۵۱	منشی شمس الدین صاحب	۲۳	۴۶	سید محمد حسن احسن طباطبائی لکھنؤ
۶	۴۴۳	ایس عبدالواحد صاحب سیدکو مینتال	۱۵	۴۵۲	ریاض الدین ضیاء الدین صاحبان	۲۴	۴۶۱	بیگم وہاب الدین صاحبہ عباسی
۷	۴۴۴	احمد علی شاہ صاحب	۱۶	۴۵۳	حافظ علاء الدین صاحب	۲۵	۴۶۲	عبدالقیوم خان صاحب مینتال
۸	۴۴۵	سرفراز علی صاحب	۱۷	۴۵۴	اقتدار احمد عبدالعزیز صاحبان	۲۶	۴۶۳	نواب اسلام اللہ خاں صاحب سیوہ
۹	۴۴۶	سید محمد احمد رضوی صاحب	۱۸	۴۵۵	جمیل الرحمٰن صاحب دہلی	۲۷	۴۶۴	کرنل سلامت اللہ صاحب لکھنؤ

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو جون ۱۹۲۹ء میں ہمیں اپنے مہتمین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں امداجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع کیجئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات عموماً خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں منسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انہیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہئیے

(مرتب)

جون سنہ ۱۹۴۴ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۲۵	سید شاہد علی صاحب مع برادر دہلی	صہ/	۲۲	ڈی ۴۱۱۸	حکیم احمد حسن خاں صاحب دہلی	۲/	۴۳	ڈی ۴۱۲۷م	عبدالرحمن صاحب دہلی	۴/
۲	۴۳۰	محمد عبدالمجید خاں صاحب "	ے	۲۳	۴۱۱۹م"	حکیم عبدالرزاق صاحب نظامی "	۸/	۴۴	۴۱۲۸م"	علامہ اہل اللہ یار شیدی "	۶/
۳	۴۶۰	میاں محمد صاحب بی "	۶/	۲۴	۴۱۲۰م"	سید محمد شفیع صاحب "	۲/	۴۵	۴۱۲۹م"	حاجی نادر بخش صاحب "	سعہ/
۴	۴۶۱	معصوم علی صاحب "	۸/	۲۵	۴۱۲۱م"	حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۳/	۴۶	۴۱۳۰م"	ظہیر الدین صاحب "	عہ/
۵	ڈی ۴۱۰۱م	ایم اکرام الدین صاحب دہلی	۳/	۲۶	۴۱۲۲م"	سعید الرحمن صاحب "	۳/	۴۷	۴۱۳۱م"	سید عبداللطیف صاحب "	۸/
۶	۴۱۰۲م"	حکیم عبدالحمید خاں صاحب	صہ/	۲۷	۴۱۲۳م	محمد شفیع صاحب "	۸/	۴۸	۴۱۳۲م"	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/
۷	۴۱۰۳م"	محمد جمیل صاحب "	۴/	۲۸	۴۱۲۴م	میاں غلام علی خاں صاحب "	۴/	۴۹	۴۱۳۳م"	محمد ایوب صاحب "	۸/
۸	۴۱۰۴م"	محمد اقبال حسین صاحب "	عہ/	۲۹	۴۱۲۵م"	محمد فاروق صاحب "	۱۲/	۵۰	۴۱۳۴م"	بشیر احمد صاحب "	۳/
۹	۴۱۰۵م"	فضل الحق صاحب "	۳/	۳۰	۴۱۲۶م"	غلام غوث فرید صاحب "	۸/	۵۱	۴۱۳۵م"	ایم فضل الرحمن صاحب "	صہ/
۱	۴۱۰۶م"	سید حفیظ الدین صاحب "	۸/	۳۱	۴۱۲۷م"	شہاب الدین احمد صاحب "	عہ/	۵۲	۴۱۳۶م"	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان "	عہ/
۱۱	۴۱۰۷م"	سید شمس الدین صاحب "	۸/	۳۲	۴۱۲۸م"	خواجہ سرور حسن صاحب "	ے/	۵۳	۴۱۳۷م"	حافظ عبدالجلیل صاحب "	۳/
۱۲	۴۱۰۸م"	سید غلام حسین صاحب "	عہ/	۳۳	۴۱۲۹م"	محمد احسن صاحب	۸/	۵۴	۴۱۳۸م"	حاجی عبدالرحمن عبدالرحیم صاحبان	عہ/
۱۳	۴۱۰۹م"	طاہر علی صاحب "	عہ/	۳۴	۱۵۰۴	نظام الدین صاحب "	صہ/	۵۵	۴۰۵۱م"	سراج الدین صاحب "	۳/
۱۴	۴۱۱۰م"	مرزا افضل محمد صاحب "	۸/	۳۵	۱۵۰۱م"	مجیب الرحمن صاحب "	صہ/	۵۶	۴۰۵۲م"	ایم محمد دین صاحب "	عہ/
۱۵	۴۱۱۱م"	محمد بدرالدین احمد صاحب "	عہ/	۳۶	۴۱۴م"	محمد عبدالخالق صاحب "	۶/	۵۷	۴۰۵۳م"	حافظ عبدالحکیم صاحب "	۴/
۱۶	۴۱۱۲م"	حاجی عباد اللہ خاں صاحب "	۶/	۳۷	۴۱۳۱م"	میاں محمد رفیق صاحب "	صہ/	۵۸	۴۰۵۴م"	اشتیاق حسین قریشی صاحب	۶/
۱۷	۴۱۱۳م"	حفیظ احمد صاحب "	۴/	۳۸	۴۱۳۲	خورشید عالم صاحب "	عہ/	۵۹	۴۰۵۵م"	ملک آفتاب احمد صاحب "	[illegible]
۱۸	۴۱۱۴م"	رحمت اللہ خاں صاحب	۴/	۳۹	۴۱۳۳م"	حاجی منیر الدین صاحب "	صہ/	۶۰	۴۰۵۶م"	رفیق احمد صاحب "	صہ/
۱۹	۴۱۱۵م"	میر عزیز الدین صاحب	عہ/	۴	۴۱۳۴م"	حنیف احمد صاحب "	۸/	۶۱	۴۰۵۷م"	شیخ محمد یوسف صاحب "	۸/
۲۰	۴۱۱۶م"	شجاعت علی صاحب صدیقی "	۲/	۴۱	۴۱۳۵م"	سید محمد احمد صاحب "	۶/	۶۲	۴۰۵۸م"	محمد عمر صاحب "	عہ/
۲۱	۴۱۱۷م"	فرساد صاحب "	صہ/	۴۲	۴۱۳۶	محمد ابراہیم صاحب "	۳/	۶۳	۴۰۵۹م"	شان رحمن صاحب "	۴/

نمبر شمار	رقم رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	رقم رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	رقم رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۴	[illegible]	رحمت اللہ صاحب دہلی	۴/	۸۸	۳۲۸۴	شیخ الدین صاحب میرٹھی	۶/	۱۱۲	۳۹۹۷	بیگم سید حامد علی صاحب مرحوم	عہ/
۴۵	[illegible]	حکیم حامد میاں صاحب	۴/	۸۹	۸۵	صالحہ خاتون صاحبہ	عہ/	۱۱۳	۳۹۹۸	شیخ کریم بخش صاحب	عہ/
۴۶	۴۰۲۲	حمید الدین صاحب	۴/	۹۰	۸۶	نور الحسن صاحب	عہ/	۱۱۴	۳۹۹۹	تاج الدین صاحب	عہ/
۴۷	۴۰۲۳	[illegible] صاحب تونسی	۶/	۹۱	۸۷	محمد احمد صاحب	۸/	۱۱۵	۴۰	ملک غلام قادر صاحب	۸/
۴۸	[illegible]	محمد عارف صاحب	عہ/	۹۲	۸۸	عباس بیگ صاحب	۴/	۱۱۶	۴۳۵۱	محمد غیور صاحب	۸/
۴۹	[illegible]	محمد یوسف صاحب	۸/	۹۳	۸۹	حاجی بشیر احمد صاحب	۸/	۱۱۷	۴۳۵۲	صوفی غلام قادر صاحب	۸/
۵۰	۴۰۲۲	مرزا سلیمان صاحب	عہ/	۹۴	۹۰	حاجی عبد المعنی صاحب	۶/	۱۱۸	۴۳۵۳	سید سمیر الحسن صاحب مرنی	۸/
۵۱	[illegible]	ربیع اللہ خاں صاحب	۸/	۹۵	۹۱	ایم اکرام الدین صاحب	۴/	۱۱۹	۴۳۵۴	آغا علی مصطفےٰ صاحب	۴/
۵۲	۴۰۲۸	محمود علی صاحب	۶/	۹۶	۹۲	ایم انعام الحق صاحب	۴/	۱۲۰	۴۳۵۵	سید محمود اکبر صاحب	۴/
۵۳	۴۰۲۹	بشیر مرزا صاحب	عہ/	۹۷	۹۳	حاجی نور الدین صاحب	عہ/	۱۲۱	۴۳۵۶	مفتی حبیب الرحمٰن صاحب	۴/
۵۴	۴۰۰۰	ابو عبد الحکیم صاحب	۸/	۹۸	۹۴	عمران الدین صاحب	عہ/	۱۲۲	۳۹۸۸	شیخ محمد حشمت علی صاحب	۶/
۵۵	۴۰۰۱	قمر الدین صاحب	۸/	۹۹	۹۵	حاجی اخلاق احمد صاحب	عہ/	۱۲۳	۳۹۸۹	عبد العلی صاحب	عہ/
۵۶	۴۰۰۲	ضیاء الرحمٰن صاحب	۸/	۱۰۰	۹۶	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	عہ/	۱۲۴	۳۹۹۰	عبد الرزاق صاحب	عہ/
۵۷	۴۰۰۳	عبد اللطیف صاحب قریشی	عہ/	۱۰۱	۹۷	سلیم الزماں صاحب صدیقی	عہ/	۱۲۵	۳۹۹۱	عبد الغفار زماں صاحب	عہ/
۵۸	۴۰۰۴	محمد ظہیر علی صاحب	عہ/	۱۰۲	۹۸	زین العابدین صاحب	۶/			میزان ۱۷۹	
۵۹	۴۰۰۵	سردار الحق صاحب	۴/	۱۰۳	۹۹	عوض خاں صاحب	عہ/			**یو پی**	
۶۰	۴۰۰۶	خواجہ غلام السیدین صاحب	عہ/	۱۰۴	۴۱	حاجی عبد الحمید صاحب	۸/	۱	۴۲۲	بیگم سمیہ ہاشمی صاحبہ رامپور	[illegible]
۶۱	۴۰۰۷	شیخ عبد الرزاق صاحب	عہ/	۱۰۵	۴۵	احمد اسلام خاں صاحب	۶/	۲	۴۲۳	بیگم مصباح الاسلام صاحب کاکوری	[illegible]
۶۲	[illegible]	عزیز محمد صاحب	عہ/	۱۰۶	۴۰۵		[illegible]	۳	۴۳۵۱	اکبر علی خاں صاحب رامپور	[illegible]
۶۳	۴۰۰۹	حافظ عبد الحق صاحب	[illegible]	۱۰۷	۳۹۹۲	عبد الرب صاحب	عہ/	۴	۴۳۵۲	صاحبزادہ عبد الجلیل صاحب	[illegible]
۶۴	۴۰۰۰	حکیم محمد کبیر الدین صاحب	[illegible]	۱۰۸	۳۹۹۳	حافظ عبد الحکیم صاحب	۶/	۵	۴۳۵۴	بشیر حسین صاحب زیدی	[illegible]
۶۵	[illegible]	حافظ حمید الدین صاحب	عہ/	۱۰۹	۳۹۹۴	ایم اسمٰعیل محمد صاحب	۸/	۶	۴۳۵۵	عباس علی خاں صاحب	[illegible]
۶۶	[illegible]	حاجی رشید احمد صاحب	۶/	۱۱۰	۳۹۹۵	غلام یٰسین صاحب	[illegible]	۷	۴۳۵۶	اکرام حسین صاحب	[illegible]
۶۷	[illegible]	عبد الحق صاحب	[illegible]	۱۱۱	۳۹۹۶	سید مرتضیٰ علی صاحب	[illegible]	۸	۴۵۷۸	محمد اعظم خاں صاحب قائم گنج	عہ/

نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم چندہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم چندہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۹	۲۵۷۹ ڈی	حکیم سرور عالم خاں صاحب قائم گنج	عہ	۳۳	۱۵۷۴ ڈی	محمد عبد السلام صاحب مینی تال	صہ	۸	۲۰۵۶ ڈی	قاضی محمد جبیر صاحب سکلوہ	شے
۱۰	۲۵۸۰	حکیم محمد خاں صاحب	عہ	۳۴	۱۵۷۵	شیخ محمد ادریس صاحب	ہے	۹	۲۶۵۷	حمیدہ خاتون بیگم صاحبہ	۶
۱۱	۲۵۸۱	جراغ الدین صاحب	۶	۳۵	۱۵۷۸	علاء الدین صاحب	ہے	۱۰	۲۶۵۸	بشیر مسعود وائل صاحب	لے
۱۲	۲۵۸۲	بیگم حسن الدین صاحب	عہ	۳۶	۱۵۷۹	احمد علی شاہ صاحب	عہ	۱۱	۲۶۵۹	رحیم الدین احمد صاحب	۶
۱۳	۲۵۸۴	گلزار خاں صاحب	عہ	۳۷	۱۵۸۰	ڈاکٹر ایس ایم الٰہی صاحب	صہ	۱۲	۲۶۶۰	حاجی عبد الرحمٰن صاحب	صہ
۱۴	۲۵۸۵	نذر علی خاں صاحب	عہ	۳۸	۱۵۸۱	امتیاز احمد صاحب	صہ	۱۳	۲۸۰۱	عبد المنان صاحب	۶
۱۵	۲۵۸۶	مردان علی خاں صاحب	عہ	۳۹	۱۵۸۲	محمد صدیق صاحب کانپور	عہ	۱۴	۳۳۵۰	حاجی عبد الوہاب صاحب	عہ
۱۶	۲۵۸۷	ڈاکٹر محمد ابر خاں صاحب	ہے	۴	۱۶۵۸	سید درج حیدر صاحب شمس آباد	ہے	۱۵	۳۳۵۸	شیخ محمد صدیق صاحب	۶
۱۷	۲۵۸۸	احمد خاں صاحب	عہ	۴۱	۱۶۶۱	شیخ تعشق احمد صاحب سیوہارہ	عہ	۱۶	۳۳۵۹	حکیم محمد فرزند حسن صاحب	۴
۱۸	۲۵۸۹	عبد الحق خاں صاحب	ہے	۴۲	۱۶۶۲	شہزاد علی صاحب بجنور	عہ	۱۷	۳۳۶۰	محمد اسحاق صاحب	۸
۱۹	۲۵۹۰	علی درار خاں صاحب	۶	۴۳	۱۵۸۵	ریاض الدین صاحب مینی تال	ہے	۱۸	۳۳۶۱	محمد دین صاحب	عہ
۲۰	۲۵۹۱	والدہ سردار خاں صاحب	عہ	۴۴	۱۵۸۶	کرنل سلامت اللہ صاحب لکھنؤ	عہ	۱۹	۳۳۶۲	محمد سلیمان داؤد صاحب	عہ
۲۱	۲۵۹۴	عبد المجید خاں صاحب	عہ	۴۵	۱۵۸۷	نواب سلام اللہ خاں صاحب کوٹ	عہ	۲۰	۳۳۶۳	عبد الرزاق صاحب	عہ
۲۲	۲۵۹۵	کاظم علی خاں صاحب	عہ	۴۶	۱۵۹۹	حکیم ولایت الدین صاحب	سہ	۲۱	۳۳۶۴	محمد صالحین صاحب	۶
۲۳	۲۵۹۶	محمد ایوب خاں صاحب	۶	۴۷	۱۵۹	شیخ عبد القیوم صاحب مینی تال	صہ	۲۲	۳۳۶۵	محمد احمد صاحب	عہ
						میزان	۲			میزان	۲۰
۲۴	۲۵۹۷	ابرار حسن خاں صاحب	۶								
۲۵	۲۵۹۸	صندل خاں صاحب	عہ			**بنگال و آسام**				**بمبئی**	
۲۶	۱۶۵۱	نادر شاہ خاں صاحب	سہ	۱	۴۲۳	حیون بخش محمد خاں صاحب کلکتہ	۸	۱	۴۲۶	عبد الرشید خاں صاحب	عہ
۲۷	۱۶۵۲	محمد شریف خاں صاحب	للعہ	۲	۴۲۱	حاجی عبد الکریم صاحب	ت	۲	۳۱۳۸ ڈی	شمس الدین صاحب	عہ
۲۸	۱۶۵۴	رفیع الدین شاہ صاحب	عہ	۳	۴۳۵	محمد عبد العزیز انصاری صاحب	عہ	۳	۳۱۳۹	بیگم	عہ
۲۹	۱۶۵۵	عبد الحافظ خاں صاحب	عہ	۴	۲۶۵۲ ڈی	محمد ابراہیم سراج الدین صاحب	عہ	۴	۳۱۲	ایم اے صاحب	عہ
۳۰	۱۵۷۱	محسن علی صاحب مینی تال	۱	۵	۲۶۵۳	محمد عنایت اللہ خاں صاحب	عہ	۵	۳۱۲۱	عثمان حسین صاحب	عہ
۳۱	۱۵۷۳	ایس آئی اپلائیڈ کو	ہے	۶	۲۶۵۴	صوفی محمد حبیب اللہ صاحب	عہ	۶	۳۱۴۷	محمد ابراہیم علی صاحب	ہے
۳۲	۱۵۷۴	احمد شکوہ صاحب لکھنؤ	صہ	۷	۲۶۵۵	فیاض الدین اینڈ کو	۱۲	۷	۳۱۴۴	عبد الحمید مظفری صاحب	عہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی حضرات	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۸	۳۱۴۴	[illegible] صاحب کلکتہ	عہ	۳۰	۳۱۶۷ ڈی	چوہدری ... صاحب منٹو وار ...	عہ	۱۴	۲۹۶۰ ڈی	محمد خان صاحب پشاور	۸ر
۹	۳۱۴۵	اے کے رفیق صاحب ،	ےر	۳۱	۳۱۶۸	خلیل شرف الدین صاحب ،	۴ر	۱۵	۲۹۶۱	مطیع اللہ صاحب ،	عہ
۱۰	۳۱۴۶	سید حسین صاحب ،	۴ر	۳۲	۳۱۶۹	قاضی عبدالرحمن صاحب ،	۴ر	۱۶	۲۹۶۲	سردار محمد صاحب ،	۶ر
۱۱	۳۱۴۷	میر اصغر علی صاحب ،	۵ر			میزان للعہ		۱۷	۲۹۶۳	احمد علی صاحب قریشی ،	۵ر
۱۲	۳۱۴۸	منیجر عالمگیر ہوٹل	۵ر			**حیدرآباد دکن**		۱۸	۲۹۶۴	محمد عالم صاحب ،	عہ
۱۳	۳۱۴۹	شیخ احمد صاحب سکھے ،	۴ر	۱	۴۵۶	ڈاکٹر اے ایل سعید صاحب حیدرآباد	صہ	۱۹	۲۹۶۵	سید یوسف علی شاہ صاحب ،	۸ر
۱۴	۳۱۵۰	حاجی حبیب اللہ صاحب ،	۴ر	۲	۴۵۰ ڈی	ابوطاہر یوسف الدین صاحب سکندرآباد	عہ	۲۰	۲۹۶۶	محمد شفیع صاحب ،	۵ر
۱۵	۳۱۵۱	سید فضل شاہ صاحب ،	۸ر			میزان للعہ		۲۱	۲۹۶۷	محمد رضا صاحب ،	۸ر
۱۶	۳۱۵۲	محبوب رحیم صاحب یاربیا ،	ےر			**پنجاب وسرحد**		۲۲	۲۹۶۸	عطا محمد صاحب ،	۶ر
۱۷	۳۱۵۳	خواجہ احمد عباس صاحب ،	عہ	۱	۴۴۲	صوفی عبدالحمید خاں صاحب کرنال	سہ	۲۳	۲۹۷	میاں فردوس شاہ صاحب ،	عہ
۱۸	۳۱۵۴	مسٹر قمر بیرٹی صاحب ،	۸ر	۲	۴۵۰	محمد علی صاحب ایسٹ روڈ	سہ	۲۴	۲۹۷۳	حاجی نصیر احمد صاحب ،	عہ
۱۹	۳۱۵۵	ابراہیم ہادی صاحب ،	۴ر	۳	۴۵۴	محمد سعید صاحب دولت نگر	عہ				
۲۰	۳۱۵۶	نواب محمد بشیر خاں صاحب ،	عہ	۴	۴۲۶	خواجہ غلام الدین صاحب کیتھر	عہ			میزان ۱۱/عہ	
۲۱	۳۱۵۷	ابوبکر صاحب میونانی ،	عہ	۵	۲۲۹۵ ڈی	جی اے مختار صاحب ،	عہ			**بہار**	
۲۲	۳۱۵۸	چراغ الدین صاحب ،	صہ	۶	۲۲۹۷	ملک فضل حق صاحب ،	عہ	۱	۴۲۱	شاہ مصطفیٰ احمد صاحب گیا	عہ
۲۳	۳۱۵۹	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب ،	۶ر	۷	۲۲۹۸	محمد انور شیخ صاحب ،	لعہ	۲	۴۲۸	سید محمد رشید صاحب پٹنہ	۶ر
۲۴	۳۱۶	سرکے لے حمید صاحب ،	۶ر	۸	۲۲۹۹	شیخ عبدالقیوم صاحب ،	للعہ			میزان للعہ	
۲۵	۳۱۶۱	ڈی ڈوراج صاحب ،	صہ	۹	۲۹۵۱	سید مبارک شاہ صاحب	صہ			**دیگر**	
۲۶	۳۱۶۲	خواجہ غلام جیلانی صاحب ،	۴ر	۱۰	۲۹۵۲	ایس ایل کترو صاحب	ہے				
۲۷	۳۱۶۳	حسن میاں کلسے صاحب ،	صہ	۱۱	۲۹۵۳	میر ہدایت اللہ صاحب ،	عہ	۱	۴۲۱	محمد یونس خاں صاحب بھوپال	۶ر
۲۸	[illegible]	قاضی بابو صاحب ،	۴ر	۱۲	[illegible]	بیگم ظفر علی صاحب ،	ہے	۲	۴۲۹	قاضی علی حیدر صاحب عباسی ،	عہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴ر	۱۳	[illegible]	موسیٰ خان صاحب لینڈور	۴ر			میزان ہے	
	۲۹۱۲	[illegible]				[illegible]					

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۴۰۵

مطبوعہ جامعہ برقی پریس
دہلی

(طابع و ناشر شفیق الرحمن قدوائی۔ بی اے جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

موضوع ـ

مصنف

نام کتاب

مولف / مرتب / مترجم / شارح / ملخص — اندلس

مقام اشاعت مع سنہ

ناشر / مطبع

صفحات — ۱۰۸ — تصاویر وغیرہ

سلسلہ

توضیح

کتب خانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ)

جلد ۵	اگست ۱۹۴۰ء مطابق رجب المرجب ۱۳۵۹ھ	نمبر ۱۰

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ قیمت پرچہ ۲ر

حالات جامعہ

نتائج امتحانات

جامعہ جونیر، جامعہ سینیر اور سندی آخر (بی اے) کے امتحانات میں، جو اپریل سنہ ۲۹ء میں منعقد ہوئے تھے، مندرجۂ ذیل امیدواروں نے کامیابی حاصل کی۔ ناموں کی ترتیب نمبر حاصل کردہ کے مطابق ہے۔

جامعہ جونیر:- (۷۰۰ میں سے)

درجہ اوّل۔

درجہ دوم ۵ عبدالرؤف ۳۰۹ ۱۲ محمد عبدالحی خاں ۳۷۷ ۱۳ محمد علی جعفری ۳۰۳ ۱۴ الطاف الرحمٰن ۳۷۲ ۱۵ محمد اعظم خاں ۳۵۵ ۱۸ محمد اسحاق مالاباری ۳۴۲ ۱۶ اخلاق احمد ۳۴۰ ۱۷ رشید مرزا ۳۳۸

درجہ سوم ۲۱ اصغر علی ۲۹۱ ۲۶ مجید مرزا ۲۶۲

ضمنی:- محمد حسین ریاضی کے ضمنی امتحان میں شریک ہوئے تھے، وہ کامیاب ہوئے۔

محمد خالد بخش کو آئندہ اکتوبر میں انگریزی کا ضمنی امتحان دینا ہوگا۔

جامعہ سینیر:- (۸۵۰ میں سے)

درجہ اوّل:

درجہ دوم ۵ حامد حسین ۴۶۱ ۱۱ منظہر حسین ۴۵۲ ۱۶ رضوان الحق ۴۵۱ ۱۳ آزاد رسول ۴۴۹ ۱۴ عبدالعزیز ۴۱۸ ۱۶ احمد خاں ۳۹۶ ۱۲ سید یونس حسین ۳۹۱۔

درجہ سوم ۱۸ امیر محمد ۳۸۰ ۱۹ خاں زادہ خلیل الرحمٰن ۳۵۷ ۲۰ ابراہیم خاں ۳۲۵

ضمنی:- ۲۸ سندرم آسان اردو کے ضمنی امتحان میں کامیاب ہوئے۔

عبدالمنان قاسمی کو آئندہ اکتوبر میں انگریزی ضمنی امتحان دینا ہوگا۔

بی۔ اے۔ (۹۵۰ میں سے)

درجہ اول

درجہ دوم۔ حسن سبحانی ۴۹۵ ۵ حافظ محمد عرفان خاں $\frac{۴۶۳}{۸۰۰}$ ۶ محمد اسماعیل خاں ۶۲۲ ۷ مختیار علی ۴۵۲

درجہ سوم سید رام راجو ۳۶۶

اخلاق الرحمٰن قدوائی بی اے کے امتحان حصہ اول میں درجہ دوم میں $\frac{۳۲۲}{۵۵۰}$ سے کامیاب ہوئے۔ دوسرے حصہ کا امتحان اکتوبر میں ہوگا۔

سید محمد حسین اور سید خورشید علی کے نتائج بعد میں شائع ہوں گے۔

جامعہ کا نیا سال

ڈھائی ماہ کی تعطیل گرما کے بعد یکم اگست کو جامعہ باقاعدہ کھل گئی۔ استادوں کا مدرسہ، مدرسہ ثانوی اور مدرسہ ابتدائی میں داخلے ہو چکے ہیں اور تعلیم باقاعدہ شروع ہو گئی ہے البتہ جگہ کی تنگی نے امسال کالج میں کسی جدید داخلہ کی اجازت نہیں دی

ابھی عمارتیں ناکافی ہیں روشنی اور پانی کی وہ آسانیاں بھی مفقود ہیں، جو شہر میں میسر تھیں۔ دیہات کی سی سادہ اور بے

مختلف زندگی ہے، مگر اس کے باوجود دکھلا میں ایک عجیب اور پر لطف سماں ہے اور یہ تعلیمی بستی جوں جوں نمایاں ہوتی جاتی ہے اس کی دلکشی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ طلبہ اور اساتذہ اس نئی زندگی سے خوش ہیں اور اپنے کاموں میں منہمک ہیں۔

فیس میں اضافہ

جنگ کے اثر، چیزوں کی گرانی اور تعلیمی شعبوں کی فیس میں اضافہ ہوا ہے اگست ۱۹۴۲ء سے اب حسب ذیل فیس ہوا کرے گی۔

۱۔ کالج عـــہ ماہوار کھانے کے ساتھ ناشتہ بھی شامل ہوگا
۲۔ مدرسہ ثانوی " " معہ جیب خرچ
۳۔ مدرسہ ابتدائی " "

اسی طرح تعلیمی مرکز قرول باغ کی فیسوں میں بھی اضافہ ہوا ہے، جو حسب ذیل ہے۔

ابتدائی اول ۲ر ماہوار ابتدائی دوم ۴ر ماہوار
" سوم ۸ر " " چہارم عـر "
" پنجم عـہ " " ششم عـار "

سنگاپور

جامعہ کا ایک وفد بسرکردگی مولانا خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی (شیخ التفسیر جامعہ) ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ سنگاپور اور ملایا کے مسلمانوں اور دیگر علم دوست اصحاب سے جامعہ کے اغراض و مقاصد اور اس کے موجودہ کاموں کو متعارف کرانے کی غرض سے ۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء کو دہلی سے روانہ ہوا۔ اس وفد میں ڈاکٹر شاہ زین العابدین صاحب ڈی۔ ڈی بھی شامل تھے۔ وفد کلکتہ اور رنگون ہوتا ہوا سنگاپور پہنچا۔ مسلمانان سنگاپور نے نہایت خلوص اور محبت سے اس وفد کا خیر مقدم کیا۔ انھوں نے جامعہ کے مقاصد اور کاموں سے گہری دلچسپی اور قلبی ہمدردی کا اظہار کیا اور اس کا عملی ثبوت دیا۔ وفد کو سنگاپور اور ملایا میں اپنے مقصد میں بفضلہ تعالیٰ پوری کامیابی ہوئی۔ سنگاپور اور ملایا کے جن حضرات سے وفد نے ملاقات کی تقریباً ان سب صاحبوں نے نہایت خلوص و محبت کا برتاؤ کیا۔ مگر ان میں سے اصحاب ذیل نے خاص طور پر خاطر و مدارات اور وفد کے تعارف میں سرگرمی سے حصہ لیا۔

ابوبکر بن طہ السگاف
آر جمہ بھائی
مولوی عبدالرحیم سوداگر قالین
امیر محمد خاں صاحب اینڈ برادرز
ایس آئی او السگاف
ایم لے فضل الٰہی
ایم مرے کار
پروفیسر اے ایس راجہ
میجر موسیٰ جوہور

عبداللہ بن یحییٰ الجنید۔ چودھری چراغ دین صاحب۔ حکیم سید انور علی شاہ صاحب۔ نور دین صاحب چغتا برادرز۔ علی حسن صاحب اے۔ ایچ صدیقی صاحب۔

ان حضرات کا خصوصاً اور جملہ مسلمان صاحبان کا عموماً اہل جامعہ بدل شکر گزار ہیں اس رسالے کے دوسرے صفحے پر جن صاحبوں نے مالی مدد دی ان سب کے اسمائے گرامی شائع ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ سب کرم فرما جامعہ کو ہمیشہ یاد رکھیں گے اور اس کی تعلیمی تحریک کی اشاعت و تبلیغ میں ساعی و کوشاں رہیں گے۔

خدا ہمارے ان بہی خواہوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

جامعہ کے قدیم طلبہ کے نام

(جناب ناظم صاحب انجمن طلبائے قدیم نے "جامعہ کے قدیم طلبہ کے نام ذیل کا خط ارسال فرمایا ہے، جن صاحبوں کے پاس یہ خط نہ پہنچا ہو، براہ کرم وہ اپنے پتوں سے مطلع فرمائیں)

محبی السلام علیکم

اس سال جامعہ کے قدیم طلبا کا سالانہ جلسہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۳ء کو تعلیمی مرکز ۲ بال جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں منعقد ہوا تھا اس جلسے نے ایک سال کے لئے انجمن کی نظامت میرے سپرد کی ہے اور یہ شاید اس لئے کہ دوسرے ساتھیوں کے مقابلے میں قدامت کے آثار مجھ پر کچھ زیادہ نظر آنے لگے ہیں۔

اس سال انجمن کے پیش نظر حسب ذیل چند کام ہیں جس میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

اوّل تجویز یہ ہے کہ طلبائے قدیم کی ایک فہرست تیار کی جائے اور ان کے حالات اور پتے جمع کئے جائیں اس سلسلے میں آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے مستقل پتے اور موجودہ مشاغل سے مجھے مطلع فرمائیں اور فہرست کی ترتیب میں مدد دیں۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جملہ طلبائے قدیم سے درخواست کی جائے کہ انجمن کی رکنیت قبول فرمائیں چنانچہ داخلے کا ایک مطبوعہ فارم ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ خانہ پری کے بعد آپ اس کو واپس کر دیں گے۔ انجمن کے قواعد کے مطابق رکنیت کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ مقرر کیا گیا ہے یہ رقم بھی بذریعے منی آرڈر روانہ فرما دیجئے۔

تیسری تجویز ہے کہ طلبائے قدیم کی تصاویر جمع کی جائیں اور ان کا ایک مجموعہ بطور یادگار انجمن کے دفتر میں محفوظ رکھا جائے آپ سے درخواست ہے کہ آپ بھی اپنی ایک دو تصویریں انجمن کو عطا فرمائیں ایسا نہ ہو کہ آپ اس معاملے میں انکسار اور تکلف سے کام لیں، ورنہ انجمن کا مجموعہ تصاویر نامکمل رہ جائے گا۔

چوتھی اور سب سے اہم تجویز یہ ہے انجمن کی زیر تعمیر عمارت کو جلد از جلد مکمل کرا دیا جائے انجمن نے دو سال ہوئے کہ اپنی ایک عمارت کا سنگِ بنیاد جامعہ نگر اوکھلا میں رکھا تھا۔ اور طلبائے قدیم کی فیاضی سے تقریباً بارہ سو روپے نقد تعمیر فنڈ میں جمع بھی ہو گئے تھے۔ اس رقم سے تعمیر کا کام گزشتہ سال اپریل میں شروع ہوا اور چھت تک عمارت اٹھ چکی تھی کہ انجمن کا اندوختہ ختم ہو گیا اور اب تقریباً ایک سال

سے عمارت بغیر چھت کے کھڑی ہے۔ نقشہ تو دو منزلہ عمارت کا ہے لیکن پہلی منزل کو مکمل کرنے کے لئے پندرہ سو روپے کی ضرورت ہے اور مشکل یہ ہے کہ اگر تعمیر کا کام فوراً نہ شروع کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ آئندہ برسات میں نامکمل عمارت کو نقصان پہنچ جائے گا۔ اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ جامعہ کے ذریعے کہیں سے قرض لے کر عمارت کی پہلی منزل جلد سے جلد مکمل کرادی جائے اور پھر اپنی برادری کے سرمایہ دار اور غریب لوگوں سے خاص عطیات جمع کر کے جلد سے جلد عمارت کا قرض ادا کر دیا جائے۔

اس معاملے میں آپ کی عنایت اور ہمدردی کی خاص ضرورت ہے مطلوبہ رقم کچھ زیادہ نہیں اور انجمن کی زندگی میں شاید صرف ایک ہی مرتبہ اس قسم کے خاص چندوں کی ضرورت بھی ہوگی۔ لیکن چندہ جمع کرنے کی مشکلات کا مجھے اندازہ ہے حاضر خدمت ہو کر آپ سے مطالبہ کیا جائے تو وصولی میں کوئی دقت نہ ہوگی اور آپ شاید مطالبے سے کچھ زیادہ دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ لیکن دشواری یہ ہے کہ فرداً فرداً تمام احباب تک پہنچنے میں مصارف بہت زیادہ ہوں گے اور وقت بھی لگے گا۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ انجمن کی عمارت کے لئے اپنی برادری سے چندہ جمع کرنے میں میری مدد فرمائیے۔ اور اپنی طرف سے بھی کچھ نہ کچھ عطیہ ضرور بھیج دیجئے۔

اس خط کے جواب کا مجھے انتظار رہے گا۔ معمولاً 'مطبوعہ خط' کا جواب نہیں دیا جاتا۔ لیکن چونکہ میں اس خط کے ذریعے زیادہ سے زیادہ احباب تک جلد سے جلد پہنچنا چاہتا ہوں اس لئے میری درخواست ہے کہ جواباً دو سطریں مجھے ضرور لکھ دیجئے تاکہ آپ کا پتہ متعین ہو جائے۔ آئندہ بھی میں یہ کوشش کروں گا کہ کبھی کبھی جامعہ اور جامعہ کی برادری کے حالات سے آپ کو مطلع رکھوں۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کم از کم اس خط کی رسید یا جواب مجھے بھیج دیں باقی انجمن کی رکنیت، سالانہ چندہ، تصویریں اور عمارت کے لئے عطیہ آپ کی مرضی اور سہولت پر چھوڑتا ہوں۔ انجمن آپ کی ہے آپ جب چاہیں اپنی شرکت سے اس کو نوازیں۔ آپ کا مستقل پتہ اور آپ کی ہمدردی کی بہرحال ضرورت ہے تاکہ انجمن کے کاغذات بھیجنے میں آئندہ دشواری نہ ہو۔

جامعہ کے خادموں میں آپ کو اور کوئی یاد نہ ہو لیکن ذاکر صاحب آپ کو ضرور یاد ہوں گے۔ ان کی طرف سے سلام شوق قبول فرمائیے۔ موصوف کی رائے ہے کہ اس خط کو جامعہ کے ساتھ آپ کی محبت اور تعلق کے امتحان کا پرچہ قرار دیا جائے۔ جوابات کا انتظار کیا جائے اور جامعہ کے سالانہ امتحانات کے نتیجے کے ساتھ یہ نتیجہ بھی شائع کر دیا جائے۔

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے اور اس امتحان میں شریک ہو کر اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کریں گے۔

آپ کا بھائی اور خادم۔ شفیق الرحمٰن قدوائی

ضروری اطلاع

دہلی کی جامع مسجد سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک پر فضا مقام ہے اس کا نام اوکھلا ہے۔ یہ جگہ دلی دروازے سے آگرہ اور متھرا کو جانے والی سڑک کے کنارے کچھ فاصلے سے ہے۔ یہاں پر دریائے جمنا بہتا ہے۔ جمنا سے ایک نہر نکالی گئی ہے اور دریا کے کنارے تفریح گاہ بنادی گئی ہے جس میں لوگ باگ سیر تفریح کے لئے آتے ہیں۔ یہاں پر دریائے جمنا بہتا ہے اس مقام کے قریب جامعہ ملیہ نے اپنی بستی آباد کی ہے اس بستی کا نام جامعہ نگر رکھا ہے۔

اس سال یکم جولائی سنہ [illegible]ء سے جامعہ کا 'کالج' ثانوی مدرسہ ان کے دار الاقامے اور صدر دفتر قرول باغ سے اپنی بستی جامعہ نگر میں منتقل ہو گئے ہیں۔ استادوں کا مدرسہ گزشتہ سال ہی یہاں چلا گیا تھا۔ جامعہ کا ابتدائی مدرسہ تو سنہ ۲۶ء ہی سے یہاں پر ہے خدا کے فضل سے جامعہ کی بستی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

"جامعہ نگر" کے نام سے ڈاک خانہ بھی ہو گیا ہے۔ جب آپ مذکورہ بالا اداروں سے خط کتابت فرمانا چاہیں تو پتے میں "ڈاک خانہ جامعہ نگر (دہلی)" لکھئے۔ اوکھلا کا لفظ ہرگز نہ تحریر کیجئے۔ کیونکہ اوکھلا کا ڈاک خانہ علیحدہ ہے۔ اوکھلا لکھ دینے سے خط بجائے جامعہ نگر کے ڈاک خانہ کے اوکھلا کے ڈاک خانہ میں چلا جائے گا۔ اور ایک دن بعد جامعہ نگر آئے گا۔ اس طرح غیر معمولی تاخیر ہوگی۔

ایک بات اور یاد رکھنے کی ہے کہ جامعہ نگر میں تار گھر نہیں ہے اس لئے تار کے پتہ میں جامعہ نگر نہ لکھئے بلکہ صرف 'جامعہ دہلی' لکھ دیجئے۔ تار کا یہ پتہ ہم نے رجسٹر کرا لیا ہے اس لئے تار ہم تک پہنچ جائے گا اس میں دیر لگے گی اگر آپ چاہتے ہیں کہ تار فوراً پہنچ جائے اور تار کے ہرکارہ کو تار بانٹنے ہوئے آنے میں جو دیر لگتی ہے وہ بھی نہ لگے تو تار کا پتہ 'جامعہ ٹیلیفون ۵۳۰۰ دہلی' لکھئے۔ اس سے تار دہلی پہنچتے ہی ٹیلیفون کے ذریعہ جامعہ نگر پہنچ جائے گا جامعہ نگر میں ٹیلیفون موجود ہے اور ٹیلیفون پر دن رات آدمی موجود رہتا ہے۔

یہ باتیں جامعہ نگر دہلی سے متعلق تھیں جامعہ کے کچھ ادارے اور قرول باغ میں باقی رہ گئے ہیں جب جامعہ نگر میں عمارتیں بن جائینگی یہ ادارے بھی وہاں چلے جائیں گے۔ سر دست ان اداروں کا پتہ وہی رہے گا جو پہلے تھا یعنی قرول باغ نئی دہلی۔

قرول باغ میں جامعہ کے حسب ذیل ادارے باقی رہ گئے ہیں۔

۱۔ شعبہ ہمدردان جامعہ ۲۔ مکتبہ جامعہ ۳۔ کتب خانہ جامعہ ۴۔ ادارہ تعلیم و ترقی جامعہ ۵۔ تعلیمی مرکز جامعہ

تعلیم بالغان کی قومی اسکیم

از

جناب ابو سالم صاحب اعظمی

یو پی میں تعلیم بالغاں کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں لکھنؤ یونیورسٹی کے بعض مستند طلباء نے بڑا کام کیا ہے ان کے دو سال کے تجربہ کی روشنی میں یونیورسٹی کے رجسٹرار جناب آر آر کھنہ صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (مرتب)

ایک بالغ انسان قدرتی طور پر اپنے معاشی امور سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہے اس لئے کوئی ایسی اسکیم جس کا مقصد محض حروف آشنا کردینا یا اخبارات اور کتابیں پڑھنے کے قابل بنا دینا ہو اس کے لئے کچھ زیادہ مفید نہیں ہوگا بلکہ ایسی تعلیم کی ضرورت ہے جو اس کی معاشی ترقی اور معاشرتی حیثیت کے بڑھانے میں مدد و معاون ہو سکے۔ ہندوستان کی آبادی دو حصوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ شہری اور دیہاتی، دیہاتی آبادی کے لئے معلومات کا ایک بڑا ذخیرہ ذیل کے عنوانات کی شکل میں موجود ہے اور اس پر عام فہم زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔

۱۔ غلہ کے لئے ترقی یافتہ بیج مثلاً گیہوں، جو اور باجرہ، چارے کے لئے دوب، جری، لیوکرن (ایک قسم کی گھاس ہے جو چارہ وغیرہ کے کام آتی ہے) اور دوسری کاشت مثلاً تمباکو، گنا، ریڈی کے بیج اور سویابین وغیرہ

۲۔ بہتر اور ترقی یافتہ زراعتی اوزار جن کے ذریعہ سے دوسرے ممالک میں زراعت کو بہت ترقی دی گئی ہے

۳۔ عمدہ کھاد

۴۔ امداد باہمی

۵۔ صحت و تندرستی کے اصول دیہی صفائی۔ صاف اور صحت دریائی کا اہتمام وغیرہ

۶۔ جانوروں کی صحت کے اصول۔ عام بیماریوں سے بچنے اور ان کی روک تھام کے آسان ذرائع۔

۷۔ ثانوی اور ضمنی پیشے مثلاً ایسے دیہاتوں میں جو شہروں سے قریب ہیں مرغیاں پالنا، پھلوں کی کاشت کرنا وغیرہ

۸۔ پھلوں کی کاشت

ان عنوانات پر تھوڑا بہت لکھا جا چکا ہے اور ان کے متعلق ہدایات موجود ہیں البتہ ضرورت اس کی ہے کہ پہلے اساتذہ کی ایک جماعت کو ان کے متعلق پوری معلومات بہم پہنچائی جائیں اور ان کے ذریعہ سے دیہی بالغوں کو اور شہری ان پڑھ بالغوں کے لئے بھی اسی قسم کے مفید اسباق ذیل کے عنوانات کے ماتحت دئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ حفظان صحت کے اصول مثلاً ملیریا، کالرا، چیچک، طاعون اور دق سے محفوظ رہنے کے معمولی سیدھے سادے اصول اچھی صحت کے معنی یہ ہیں کہ ان بالغوں کی کارکردگی میں اضافہ ہو۔

۲۔ صحت بخش غذا۔ اس سے کام کرنے کی اہلیت میں اضافہ ہوگا۔

۳۔ معمولی امراض کے آسان آسان یونانی اور ایورویدک علاج گھریلو دوائیں اس کے فوائد اور نقصانات

۴۔ معاشرتی رسوم کی اصلاح کے ذریعہ سے قرض کے انسداد کی ترکیبیں مثلاً شادی بیاہ اور دوسرے رسوم میں اسراف سے بچنے کی ہدایت۔ غیر جانبدار پنچائتوں کے ذریعہ سے مقدمہ بازی کا انسداد۔

۵۔ معمولی زخموں کا علاج طبی امداد (فرسٹ ایڈ)

جو عنوانات شہری اور دیہی بالغوں کے لئے تجویز کئے گئے ہیں بڑی آسانی سے ایک دوسرے سے بدلے جاسکتے ہیں اور دونوں کے لئے یکساں مفید اور کارآمد ہو سکتے ہیں۔ ماہرین نے ان سوالات پر آسان ہدایتیں جمع کردی ہیں۔ اور لکھنؤ یونیورسٹی کے مستعد طلبہ کے ذریعہ سے دو سال سے یہ ہدایتیں شہری اور دیہی ان پڑھ بالغوں کو دی جارہی ہیں دو یا تین ہفتے کے تجربہ کے بعد یہ طالب علم جب واپس آتے ہیں تو وہ بتلاتے ہیں کہ عوام ان ہدایات کو بہت پسند کرتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے وہ روزانہ کی زندگی میں ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔

اب ہم چند مثالوں کے ذریعہ سے یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان عنوانات پر مفصل اور قابل عمل ہدایات موجود ہیں مثلاً بہتر زراعت کے سلسلہ میں ان چیزوں پر زور دیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ملکی بیج کے بجائے دوسرے اچھے بیج استعمال کرنے کی ضرورت، جو گورنمنٹ سیڈ اسٹورس سے آسان شرائط پر مل سکتے ہیں۔ صرف اچھے بیج کے استعمال سے ایک اوسط درجے کے کسان کی آمدنی میں ۲۵ فی صدی یا ۳۰ فیصدی کا اضافہ ہو سکتا ہے

۲۔ اچھے بیج کے لئے بہتر کاشت اور اچھے کھاد کا استعمال اور اس کا حصول، بہتر آلے اور ان کے فوائد زراعتی اوزار گورنمنٹ سیڈ اسٹورس میں بیچے کی غرض سے ہر وقت موجود رہتے ہیں بیکار بیداوار کو گڈھوں میں جمع کرنا اور کھاد کے طور پر ان کے استعمال کی بھی تعلیم دی جاسکتی ہے۔

۳۔ چارے کے لئے نئی پودوں کی کاشت، جو جانوروں کے لئے زیادہ مفید ہوں جاڑوں میں استعمال کے لئے دوب کی گھاس کو گڑھوں میں جمع کرنے کا طریقہ بھی سکھایا جاسکتا ہے

۴۔ کبوتر اور مرغیاں پالنا۔

۵۔ جانوروں کی صحت کا خیال۔ عام بیماریاں اور ان کے علاج کے آسان ذرائع

مجوزہ عنوانات میں سے طبی امداد کی تعلیم خصوصیت کے ساتھ دیہی اور شہری بالغوں کے لئے یکساں مفید کر

اس سے ہمیں انکار نہیں کہ سائنٹفک طبی سسٹم نتیجے کے لحاظ سے بہترین ہے لیکن ہندوستان کے حالات کچھ ایسے ہیں کہ یہاں کے دیہاتوں میں تربیت یافتہ ڈاکٹروں کی کافی تعداد کی خدمات حاصل کرنے کے لئے ایک مدت درکار ہے۔ اسی طرح یہاں کے عوام خصوصاً مزدور اور کسان ڈاکٹروں کی فیس اور دواؤں کی قیمت ادا کرنے سے قطعی قاصر ہیں اس لئے جب تک یہ صورت حال ہے، ہمیں ان مریضوں کے لئے کوئی اور تدبیر سوچنی ہوگی ظاہر ہے ایسی صورت میں لائق طبیبوں اور ویدوں کی اعانت حاصل کرنی ہوگی یہ واقعہ ہے کہ ماہر طبیبوں اور ویدوں کی لکھی ہوئی ہدایات پر شہری سیکھ سکتا ہے اور بہتر طبی امداد کے نہ ہونے کی شکل میں ان سے کام لے سکتا ہے۔ ایک زمانہ سے گھریلو دواؤں کا علاج کامیابی سے ہوتا آیا ہے اور یہ علاج اس لئے آسان اور سہل ہے کہ سماجی خادموں کے معمولی سمجھ رکھنے والے افراد بھی اسے چند ہفتوں میں سیکھ سکتے ہیں۔

دوسرا سب سے اہم سوال استادوں کی ٹریننگ اور کام کے آغاز کا ہے گذشتہ دو سالوں میں لکھنؤ یونیورسٹی کی کوشش سے تقریباً ڈیڑھ سو گریجویٹوں کو ٹریننگ دی گئی اور ان کی ٹریننگ میں حکومت کے بعض محکموں کے افسروں، یونیورسٹی کے استادوں اور دوسرے تجربہ رکھنے والوں سے امداد لی گئی۔

یہ اسکیم مجموعہ ہے مفید معلومات کا جو مختلف شعبوں کے قابل اور لائق لوگوں نے مرتب کی ہے ان ٹریننگ حاصل کرنے والے طالب علموں کے باقاعدہ امتحانات لئے گئے تو معلوم ہوا کہ وہ دوسروں کو ٹریننگ دینے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں چنانچہ انھیں مختلف مرکزوں اور اداروں میں ٹریننگ کے لئے بھیج دیا گیا ہے جہاں وہ پورے خلوص اور عمدگی کے ساتھ کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ لکھنؤ یونیورسٹی ہر سال سو سے ڈیڑھ سو تربیت یافتہ طالب علم دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ انھیں تنخواہ دی جائے۔ اس طرح تربیت یافتہ استادوں کا یہ چشمہ برابر اور لگاتار جاری رہ سکتا ہے اور تعلیم بالغاں اور اعزازی کارکنوں کی تعلیم وتربیت ٹریننگ کے لئے ملک کے اسکول اور کالج ان نوجوانوں کی خدمات نہایت آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

تعلیم بالغاں کی دوسری اسکیموں کی بنیاد اس مفروضہ پر ہے کہ ایک غریب مزدور جس کی روزانہ آمدنی چار آنے ہے دن کے آٹھ یا نو گھنٹے تک سخت محنت کرنے کے بعد بھی شام کو اخبارات ورسائل اور کتابیں پڑھنے کی صلاحیت اور طاقت (انرجی) رکھتا ہے اور ہمیں توقع ہے کہ وہ اس تھوڑے سے وقت میں اس مطالعہ سے اس قدر معلومات حاصل کرے گا کہ وہ اپنی معاشی بہتری، جسمانی صحت اور معاشرتی اصلاح کی تدبیریں سوچ سکے۔

میں کسی ایسی اسکیم کا مخالف نہیں ہوں جس کے ذریعہ سے عوام کو خواندہ بنایا جا سکے لیکن میرا خیال ہے کہ ایک محدود وقت اور مختصر سرمایہ کے ساتھ ایک تعلیمی اسکیم کے مقابلہ میں ہم اس اسکیم کے ذریعہ سے زیادہ پائیدار اور اچھے نتائج پیدا کر سکیں گے ہمیں ایک ایسی اسکیم بنانا ہے جس کے ذریعہ سے کم سے کم خرچ میں ہم زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کر سکیں

تعلیمی خبریں

بنیادی تعلیم کا تیسرا سال

سیگاؤں (وردھا) میں ابھی حال میں ہندوستانی تعلیمی سنگھ کا دوسرا سالانہ جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں بنیادی تعلیم کی پہلی دو سال کی ترقی کی پڑتال اور ساتھ ہی ساتھ اس بات پر بھی غور و خوض کیا گیا کہ اس کی صورت آگے چل کر کیا ہوگی۔ پچھلے دو سال کے کام کو دیکھتے ہوئے سنگھ نے حسب ذیل تجویز منظور کی:-

"سنگھ کی رائے ہے کہ پچھلے دو برسوں کے تجربے کی بنا پر ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ تعلیم کے اس تجربے میں بچوں کی — اور خاص طور پر دیہات کے بچوں کی — تعلیم میں ایک طرح کے انقلاب کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ ان میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا خیال پیدا ہوگیا ہے۔ اور مدرسے کی زندگی میں ایک طرف آزادی کی اور دوسری طرف آگے بڑھنے کے خیال کی جو لہر دوڑ رہی اس میں امید کی جھلک دکھائی دے رہی ہے"

گر ساتھ ہی یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ تعلیم کے لحاظ سے یہ نئی اسکیم کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو مگر اسے شروع کرتے وقت خرچ کا اتنا بھاری بوجھ پڑتا ہے کہ اسے بڑے پیمانے پر ملک میں موجودہ حالت میں جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں سنگھ کی یہ رائے ہے کہ "اس کو شروع کرتے وقت جو خرچ پڑتا ہے وہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ معلوم ہوتا ہو مگر آگے چل کر موجودہ تعلیم پر جو خرچ آتا ہے بنیادی تعلیم پر اس سے کم خرچ آئے گا۔ اس کے علاوہ قوم کو اس بنیادی تعلیم سے جو فائدہ پہنچے گا اس کا اندازہ پیسوں سے نہیں کیا جا سکتا۔"

اس نئی اسکیم میں تعلیم کے جو امکانات ہیں، ان کا کچھ اندازہ ہمیں دو سال کے اس ادھورے تجربے سے ہوتا ہے مگر اس کا پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے اور اس تجویز کی بنیاد مضبوط کرنے کے لئے ابھی بہت سے کام باقی ہیں تعلیمی سنگھ کے اس جلسے میں آئندہ کے پروگرام کے بارے میں خاص طور پر غور کیا گیا۔

پہلا سوال ہے اس نئی تعلیم کو آگے بڑھانے کا۔ آج تک جو کچھ تجربہ ہوا وہ مختلف صوبوں ہی کے ذریعے سے ہوا ہے۔ اس کے علاوہ جامعہ ملیہ دہلی، آندھرا کا دستکاری اور فن کا مدرسہ اور پونا کے تلک راشٹریہ ودیا پیٹھ نے بھی اس تجربے میں حصہ لیا ہے مگر آجکل بچوں کی ابتدائی تعلیم زیادہ تر ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹیوں کے ہاتھ میں ہے اس لئے سنگھ کی ایک تجویز یہ ہے کہ "اب ان مقامی اداروں کو بھی اس تجربے کی طرف متوجہ کرنا چاہیے اور انھیں اپنے اپنے علاقوں میں بنیادی مدرسے کھولنے کے لئے اور استادوں کو اس نئے طریقہ تعلیم کے لئے تیار کرنے پر راضی کرنا چاہیے۔"

"جن جن صوبوں میں یہ نیا تجربہ جاری کیا گیا ہے وہاں مقامی اداروں نے ہاتھ بٹایا ہے اس لئے ہم پورا بھروسہ کر سکتے ہیں کہ یہ مقامی ادارے اس تجربے میں دلچسپی لیں گے اور اسے آگے بڑھانے میں ہماری مدد کریں گے۔

مگر بنیادی تعلیم پھیلانے سے کہیں زیادہ ضروری سوال ہے خود بنیادی تعلیم کی ترقی کا۔ اس نئی تعلیم کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ کسی دستکاری کے ذریعے بچوں کے ذہن کو ترقی دی جائے۔ اس لئے بنیادی تعلیم کی کسی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ مختلف دستکاریوں میں تعلیم دینے کے جو بھید چھپے ہوئے ہیں وہ ڈھونڈ نکالے جائیں اور ان کو کام میں لایا جائے۔ اس کام میں سنگھ کی مدد کرنے کے لئے کتائی، بنائی، باغبانی اور لکڑی اور گتے کے کام کے جاننے والوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جوں جوں تجربہ بڑھتا جائے گا اور تعلیم کے واسطے کی حیثیت سے نئی نئی دستکاریوں کی کھوج ملتی جائے گی۔ یہ کمیٹی بھی بڑھتی رہے گی۔

ساتھ ہی ساتھ ہمیں ان دستکاریوں کے کچھ ایسے جاننے والے تیار کرنے ہیں جو اس فن کو اچھی طرح جاننے کے ساتھ ساتھ اس کے تعلیمی پہلوؤں کو بھی اچھی طرح سمجھتے ہوں۔ ایسے لوگ تیار کرنے کی آج کل کافی آسانیاں موجود ہیں اس لئے کہ پچھلے بیس سال سے گاندھی جی کی کوششوں سے چرخا سنگھ کے مختلف مرکزوں نے اس کام میں بہت کافی تجربے کئے ہیں۔ خاص طور پر مہاراشٹر چرخا سنگھ میں اس کے فن کو بہت ترقی ہوئی ہے۔ سنگھ کی ایک تجویز اس سلسلے میں بھی یہ ہے کہ "بنیادی تعلیم کے ٹریننگ اسکولوں میں بنیادی تعلیم کی نگرانی کے لئے خاص ماہروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مہاراشٹر چرخا سنگھ کے صدر مقام پر ایسے ماہروں کی تیاری کا مناسب انتظام کیا جائے اور جناب شری کرشن داس جاجو سے درخواست کی جائے کہ وہ اس تیاری کے لئے سنگھ کے سامنے ایک اسکیم پیش کریں۔

یہ اس اسکیم کا تعلیمی پہلو ہے مگر جب تک اس کے انتظام اور مالی پہلو کو اچھی طرح ٹھیک نہ کر لیا جائے اس وقت تک یہ تعلیم کام کی نہیں ہو سکتی۔ خاص سوال مدرسے کی تیار کی ہوئی چیزوں کی کھپت کا ہے۔ اس سلسلے میں سنگھ کی یہ تجویز ہے کہ بنیادی دستکاری کو چھانٹتے وقت اس بات کی اچھی طرح جانچ کر لینی چاہیئے کہ اس علاقہ میں کس دستکاری کا زیادہ چلن ہے۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ اس دستکاری میں تعلیم دینا کس حد تک ممکن ہے۔ دوسرے ہر صوبے کو ایک ایسا محکمہ قائم کرنا چاہیئے جو اس بات کی جانچ کرے کہ کس حلقے کے لئے کونسی دستکاری مناسب رہے گی۔ اس حلقے کا یہ بھی کام ہو کہ مدرسے کی بنی ہوئی چیزوں کی کھپت کا انتظام کرے۔

ہمارے سامنے ایک ضروری کام اور بھی ہے اور وہ ہے مختلف مرکزوں میں جو کام ہو رہا ہے اسے ایک دھاگے میں پرونا اور ان سے جو نتیجے نکلیں ان کو ملک کے سامنے رکھنا۔ اس سلسلے میں سنگھ کی تجویز یہ ہے کہ جن صوبوں میں بنیادی تعلیم کا تجربہ ہو رہا ہے ان صوبوں کے افسروں سے درخواست کی جائے کہ وہ دو چار مرکز نمونے کے طور پر چھانٹ لیں اور وہاں خاص انتظام اور نگرانی میں اس تجربے کو چلائیں اور تجربے کے نتیجوں کو ملک کے سامنے رکھیں۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کی ایک اور ترکیب یہ ہے کہ بنیادی تعلیم کے سب کام کرنے والے سال میں ایک مرتبہ آپس میں ملیں اپنے اپنے تجربوں پر غور و خوض کریں اور اس کی بنیاد پر آئندہ کا پروگرام طے کریں۔ بنیادی تعلیم کی پہلی کانفرنس پونا میں ہوئی تھی۔ لیکن اس زمانے میں ملک کے اندر اور باہر کی حالت ٹھیک نہ ہونے کے سبب سے اس تجربے کے تعلیمی پہلوؤں پر جتنا چاہیئے تھا اتنا غور نہ ہو سکا اور بہت سے سوالوں پر تو غور کرنے کا وقت تک نہیں ملا۔ اس سال بنیادی تعلیم کی دوسری کانفرنس الہ آباد بیسک ٹریننگ

کالج کے صدر اور بنیادی تعلیم کے خاص افسر ڈاکٹر خاں صاحب نے الہ آباد میں بلائی ہے۔ سنگھ نے اس دعوت کو خوشی کے ساتھ منظور کیا ہے امید ہے کہ کچھ زیادہ وقت دے کر ہم اس سال بنیادی تعلیم کے عملی سوالوں پر ایک ساتھ بیٹھ کر سوچ سکیں گے۔

اس تعلیمی تجربے کے نتیجوں کو جمع کرنے اور انھیں عام لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا ذریعہ نمائش ہے آج تک اس قسم کی تین تعلیمی نمائشوں کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ پونا میں بنیادی تعلیم کی کانفرنس کے موقع پر اور تری پوری اور رام گڑھ میں کانگریس کی کھادی اور دیہاتی صنعتوں کی نمائش کے ساتھ۔ ان تین نمائشوں کے تجربے سے اثر لے کر سنگھ نے یہ تجویز منظور کی ہے کہ جامعہ نگر دہلی میں بنیادی تعلیم کی ایک مستقل نمائش قائم کی جائے اور اس کے علاوہ موقعے موقعے پر بنیادی تعلیم کی کانفرنس اور کانگریس کی کھادی اور دیہاتی صنعت کی نمائشوں کے ساتھ بنیادی تعلیم کی نمائش کا بھی بندوبست کیا جایا کرے۔

ہم بنیادی تعلیم کے تجربے کے تیسرے سال میں قدم رکھ رہے ہیں۔ ہمیں بھروسہ ہے کہ اس سال ہم اس تعلیم کے تجربے کو اور زیادہ پھیلائیں گے ہی نہیں بلکہ اس کے سامنے جو تعلیمی مقصد ہے اس کی طرف بھی قدم آگے بڑھائیں گے مگر اس کے لئے دو باتیں بہت ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ جتنے ادارے اور جتنے کام کرنے والے آج اس تجربے میں حصہ لے رہے ہیں وہ سنگھ کا پورا پورا ساتھ دیں۔ اور دوسرے یہ کہ نئے ادارے اور نئے کام کرنے والے اس کی ذمہ داری لینے کے لئے آگے آ جائیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ اپیل سنی جائے گی اور اس تیسرے سال میں یہ نئی تعلیم ایک قدم اور آگے بڑھائے گی۔

ایک غریب ملک میں روپیہ کا حاصل کرنا بہت مشکل ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ اپنے ذرائع کو اچھے مصرف میں لائیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسکیم اپنے ذرائع کے بہترین استعمال اور مصرف کی اچھی صورت ہے

آخر میں یہ بھی عرض ہے کہ یہ اسکیم محض ایک تعلیمی اسکیم ہے اسے فرقہ پرستی کی لعنت اور سیاسیات کے اکھاڑے سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمار گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۴۶۵،	مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹ سٹی	۱۴	۴۷۸،	حکیم سید محمد انور علی شاہ صاحب کالی ترپور	۲۷	۴۹۱،	محمد علی حسین صاحب مدراس
۲	۴۶۶،	حکیم عبدالواحد صاحب "	۱۵	۴۷۹،	عیش حی صاحب حالنہ (دکن)	۲۸	۴۹۲،	اخبار مسلمان شاہی پریس مدراس
۳	۴۶۷،	محمد حسین صاحب بی اے "	۱۶	۴۸۰،	خانصاحب محمد حمید خانصاحب گوہاٹی آسام	۲۹	۴۹۳،	حاجی حافظ محمد عبداللہ صاحب مدراس
۴	۴۶۸،	مولانا محمد علی صاحب کاندھلوی سیالکوٹ	۱۷	۴۸۱،	امور علی صاحب سیلانگ (آسام)	۳۰	۴۹۴،	مسٹر محی الدین میراں صاحب مدراس
۵	۴۶۹،	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی سیالکوٹ	۱۸	۴۸۲،	محمد شکور اللہ صاحب معرفت صاحب تیلانگ آسام	۳۱	۴۹۵،	مسز رحمت النسار بیگم صاحبہ مدراس
۶	۴۷۰،	حکیم بشیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۱۹	۴۸۳،	عبدالشکور صاحب ناراینر شلانگ آسام	۳۲	۴۹۶،	خان بہادر محمد موسیٰ سیٹھ صاحب مدراس
۷	۴۷۱،	شیخ عبدالوہاب صاحب قصبہ سیوہارہ ضلع بجنور	۲۰	۴۸۴،	عبدالحمید صاحب سیلانگ (آسام)	۳۳	۴۹۷،	محمد یونس صاحب مدراس
۸	۴۷۲،	ہری گوبند قرہ صاحب بھاولپور	۲۱	۴۸۵،	بیگم صاحبہ غلام عزت فرید صاحب دہلی	۳۴	۴۹۸،	سید عزیز اللہ صاحب مدراس
۹	۴۷۳،	نور محمد صاحب مخدومی "	۲۲	۴۸۶،	حکیم غلام غوث صاحب مدراس	۳۵	۴۹۹،	آئی ملک اینڈ برادرز مدراس
۱۰	۴۷۴،	تصدق حسین صاحب ریاست بھاولپور	۲۳	۴۸۷،	حلال اینڈ سنز مدراس	۳۶	۵۰۰،	محمد علی جعفری صاحب پٹنہ (بہار)
۱۱	۴۷۵،	عبدالحمیل صاحب بھاولپور اسٹیٹ	۲۴	۴۸۸،	ڈاکٹر ایس محمد حسین صاحب مدراس	۳۷	۵۰۱،	محمد الیاس صاحب کلکتہ
۱۲	۴۷۶،	ایم علی حسن صاحب کوآپریٹو (سنگھاپور)	۲۵	۴۸۹،	میر شتاق احمد صاحب مدراس	۳۸	۵۰۲،	فخرالدین صاحب کلکتہ
۱۳	۴۷۷،	ملک ایچ صدیق صاحب حیدر اسٹیٹ	۲۶	۴۹۰،	سید سلطان محی الدین سیٹھی صاحب مدراس	..		.. ..

مستقل امداد و عطیات ۔ ذیل کی رقوم جو جولائی سنہ ۱۹۴۰ء میں ہمیں اپنے مہتمین اور وفود کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہوچکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لیے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیے۔ (مرتب)

جولائی سنہ ۱۹۴۶ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	ڈی ۴۲۵۱	میاں حاجی معزالدین محمد کریم صاحبان دہلی	صہ/	۲۲	ڈی ۴۲۸۵	صالحہ خاتون صاحبہ دہلی	صہ/	۴۳	ڈی ۴۳۱۷	ممتازالدین صاحب سوداگر دہلی	عہ/
۲	۴۲۵۲	انوارالحق صاحب 〃	۸/	۲۳	۴۲۸۶	مولوی محمد احمد صاحب 〃	عہ/	۴۴	۴۳۱۸	حاجی شرف الدین جمیل احمد شعاع الدین صاحبان	۴/
۳	۴۲۵۳	اسلام الدین شجاع الدین صاحب 〃	عہ/	۲۴	۴۲۸۷	عبدالغنی صاحب ولد عبدالغنی صاحب	۸/	۴۵	۴۳۱۹	منشی حورتیہ عالم صاحب دہلی	عہ/
۴	۴۲۵۴	محمد عارف صاحب شیشہ والے 〃	صہ/	۲۵	۴۲۸۸	مقبول احمد صاحب سوداگر 〃	عا/	۴۶	۴۳۲	محمد عبدالخالق بابو شہاب الدین صاحبان	عہ/
۵	۴۲۵۵	منشی شمس الدین صاحب 〃	۴/	۲۶	۴۲۸۹	دفتر رسالہ عصمت 〃	صہ/	۴۷	۴۳۲۱	شیخ محمد یونس صاحب سوداگر 〃	سلے
۶	۴۲۵۶	پروفیسر مولانا عبدالرحمن صاحب 〃	۸/	۲۷	۴۲۹	سرفراز الحق صاحب 〃	۴/	۴۸	۴۳۲۲	بیگم صاحبہ غلام غوث صاحب 〃	۸/
۷	۴۲۵۷	حکیم طہیر علی صاحب سہسوانی 〃	عہ/	۲۸	۴۲۹۱	مولانا اصغر علی صاحب 〃	۴	۴۹	۴۳۲۳	غلام غوث صاحب 〃	۸/
۸	۴۲۵۸	ابو سعید الرحمن صاحب 〃	۴/	۲۹	۴۲۹۲	ایم اکرام الدین صاحب 〃	۴/	۵۰	۴۳۲۴	حکیم مسعود حسن صاحب عاقل 〃	۸
۹	۴۲۵۹	بابو رحمت اللہ صاحب 〃	۴/	۳۰	۴۲۹۳	حاجی عبدالغنی فضل الحق صاحبان 〃	عا/	۵۱	۴۳۲۵	مفتی محمد انس صاحب 〃	۸/
۱۰	۴۲۶۰	مرزا سلیمان صاحب جوہری 〃	عہ/	۳۱	۴۲۹۴	شیخ محمد سعید صاحب	عا/	۵۲	۴۳۲۶	سید عبداللطیف شاہ صاحب 〃	۸/
۱۱	۴۲۶۱	شیخ محمد ادریس صاحب 〃	۴	۳۲	۴۲۹۵	حکیم نذیرالدین صاحب	۸/	۵۳	۴۳۲۷	مفتی علی احمد خاں صاحب 〃	عہ/
۱۲	۴۲۶۲	احمد حسن خاں صاحب 〃	۴/	۳۳	۴۲۹۶	حکیم محمد کبیرالدین صاحب 〃	عہ/	۵۴	۴۳۲۸	میر نذیرالدین صاحب ڈپٹی کلکٹر 〃	عہ/
۱۳	۴۲۶۳	منشی حشمت اللہ صاحب 〃	۴/	۳۴	۴۲۹۷	مستری مرزا صاحب 〃	عہ/	۵۵	۴۳۲۹	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان 〃	سے/
۱۴	۴۲۶۴	حکیم حامد میاں صاحب 〃	۴/	۳۵	۴۲۹۸	محمد ادریس صاحب ماڈرن ایجنسی اینڈ کو 〃	عا/	۵۶	۴۳۳	سید شمس الدین صاحب 〃	۸/
۱۵	۴۲۶۵	حکیم عبدالرزاق صاحب نظامی 〃	۸	۳۶	۴۲۹۹	عبدالرحیم صاحب ولد حاجی محمد الٰہی صاحب	۴	۵۷	۴۳۳۱	سید حمیدالدین صاحب 〃	۸/
۱۶	۴۲۶۶	حکیم احمد حسن خاں صاحب 〃	۲/	۳۷	۴۳۰	تسلیم الحق صاحب دہلی	عہ/	۵۸	۴۳۳۲	شفیق احمد صاحب نئی دہلی	عہ/
۱۷	۴۲۶۷	سید محمد تسنیم صاحب 〃	۲/	۳۸	۴۳ ۱	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب 〃	۸/	۵۹	۴۳۳۳	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب دہلی	۸/
۱۸	۴۲۶۸	حکیم شریف الدین خاں صاحب 〃	۴/	۳۹	۴۳۰۲	شیخ محمد امیرالرحمن صاحب	۴/	۶۰	۴۳۳۴	ا۔ق۔ فضل الرحمن صاحب براد 〃	عہ/
۱۹	۴۲۶۹	مولانا محبوب الٰہی صاحب 〃	عہ/	۴۰	۴۳۰۳	حاجی محبوب بخش حاجی ربیع الدین صاحبان	ملے	۶۱	۴۳۳۵	محمد سمیع صاحب محمد خلیل صاحب سوداگر	عہ/
۲۰	۴۲۷۰	قمرالدین صاحب 〃	۴/	۴۱	۴۳۰۴	حکیم حاجی عبدالحمید خاں صاحب 〃	صہ/	۶۲	۴۳۳۶	میاں محمد زین صاحب اسٹرار 〃	صہ/
۲۱	۴۲۷۱	منشی ناظر حسین صاحب 〃	عہ/	۴۲	۴۳۰۵	محمد حسین خادم صاحب 〃	۸/	۶۳	۴۳۳۷	محمد احمد صاحب 〃	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۴	۴۲۷۳	حافظ عبدالحکیم وحبیب الرحمن صاحبان دہلی	۴ر
۶۵	۴۲۷۴	زرین خاں وعبدالحمید خاں صاحبان "	عار
۶۶	۴۲۷۵	میاں غلام علی خاں صاحب "	۴ر
۶۷	۴۲۷۶	حاجی عبدالرحمن وعبدالرحیم صاحبان "	عہ
۶۸	۴۲۷۷	احمد اسلام خاں صاحب "	لعہ
۶۹	۴۲۷۹	حکیم محمد فرید احمد صاحب عباسی "	عہ
۷۰	۴۲۸	شیخ محمد تقی صاحب "	۴ر
۷۱	۴۲۸۱	حافظ سراج احمد صاحب "	۴ر
۷۲	۴۲۸۲	عبدالکریم صاحب صدیقی "	۸ر
۷۳	۴۲۸۳	حاجی بشیر احمد صاحب "	۸ر
۷۴	۴۲۸۴	ماسٹر شفیع الدین صاحب نیر "	عار
۷۵	۱۱۹	سید شاہد علی صاحب برادر دہلی	صہ
۷۶	ڈی ۴۲۴۹	عبدالحق صاحب دہلی	صہ
۷۷	۴۲۵۰	محمد تقی صاحب ایڈ سنز "	۸ر
۷۸	۴۲۶۹	شیخ محمد حشمت علی صاحب نئی دہلی	عہ
۷۹	۴۲۴۴	خاں صاحب عبدالعلی صاحب "	عہ
۸۰	۴۲۷۱	عبدالرزاق صاحب "	۸ر
۸۱	۴۴۰۱	مرغوب احمد صاحب توفیقی دہلی	عار
۸۲	۴۴۰۲	مولانا عبداللطیف صاحب "	۴ر
۸۳	۴۴۰۳	حاجی حافظ حنیف الدین صاحب "	عہ
۸۴	۴۴۰۴	ضیاء الدین صاحب ورثہ دار سوداگر "	۸ر
۸۵	۴۴۰۵	حاجی عبدالحمید وعبدالمجید صاحب "	۴ر
۸۶	۴۴۰۶	حافظ شہاب الدین ومحمد دین صاحب "	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۸۷	۴۳۰۶	بابو محمد شفیع صاحب دہلی	۴ر
۸۸	۴۳۰۷	شجاعت علی صاحب صدیقی نئی دہلی	عار
۸۹	۴۳۰۸	طاہر علی صاحب "	۴ر
۹۰	۴۳۰۹	سید غلام حسین صاحب "	عہ
۹۱	۴۳۱۰	مرزا فضل محمد صاحب نئی دہلی	۸ر
۹۲	۴۳۱۱	قدیر الدین احمد صاحب وکیل دہلی	عار
۹۳	۴۳۱۲	قطب صاحب "	عار
۹۴	۴۳۱۳	بابو محمد حنیف صاحب "	عہ
۹۵	۴۳۱۴	حاجی عباد اللہ خاں صاحب "	عار
۹۶	۴۳۱۵	مفتی حفیظ احمد صاحب "	۴ر
۹۷	۴۳۱۶	رحمت اللہ خاں صاحب "	۴ر
۹۸	۱۲۰	خواجہ محمد عبدالمجید صاحب مٹیا محل دہلی	سے
۹۹	۴۴۰۷	مولوی حفیظ الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر دہلی	۴ر
۱۰۰	۴۴۰۸	مولانا محمد ابراہیم صاحب منیجر "	عہ
۱۰۱	۴۴۰۹	محمد احمد صاحب چاؤلہ "	۸ر
۱۰۲	۴۴۱۰	خان بہادر حاجی رشید احمد صاحب "	عار
۱۰۳	۴۴۱۱	حاجی اخلاق احمد واقبال احمد صاحبان "	عہ
۱۰۴	۴۴۱۲	ممتاز الدین صاحب سوداگر "	عہ
۱۰۵	۴۴۱۳	محمد حسین خادم صاحب "	۸ر
۱۰۶	۴۴۱۴	نور الحسن صاحب "	عہ
۱۰۷	۴۴۱۵	عوض خاں ومحمد اسمٰعیل صاحبان سوداگر "	صہ
۱۰۸	۴۴۱۶	غلام محمد صاحب "	عہ
۱۰۹	۴۴۱۷	محمد ایوب صاحب سوداگر "	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۱۰	۴۳۳۸	محمد انور خاں صاحب دہلی	عہ
۱۱۱	۴۳۳۹	شمس العارفین صاحب "	۴ر
۱۱۲	۴۳۴۰	رفیع اللہ خاں صاحب "	۴ر
۱۱۳	۴۳۴۱	محمود علی صاحب علوی "	عار
۱۱۴	۴۳۴۲	غازی عبدالمجید صاحب "	عہ
۱۱۵	۴۳۴۳	حافظ عبدالحق صاحب ومحمد سراج الحق صاحب "	عہ
۱۱۶	۴۳۴۴	کلو صاحب تالہ والے "	۴ر
۱۱۷	۴۳۴۵	لیڈی ڈاکٹر صاحبہ مسز ایف ڈی محمود صاحبہ "	عہ
۱۱۸	۴۳۴۶	بابو فیض احمد صاحب نائب تحصیلدار "	۸ر
۱۱۹	۴۳۴۷	محمد جمیل احمد صاحب "	۸ر
۱۲۰	۴۳۴۸	ریاض الحسن صاحب ہیڈ ماسٹر "	صہ
		میزان	[illegible]

یوپی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۰۳۹	ڈاکٹر اظہر قدوائی صاحب علیگڑھ	سے
۲	۱۰۴۰	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	لعہ
۳	۲۵۷۸	محمد اعظم خاں صاحب قائم گنج	صہ
۴	۲۵۷۹	حکیم سرور عالم خاں صاحب "	صہ
۵	۲۵۸۰	حکیم محمد خاں صاحب "	صہ
۶	۲۵۸۱	چراغ الدین خاں صاحب "	عار
۷	۲۵۸۲	اہلیہ صاحبہ حسن الدین صاحب "	صہ
۸	۲۵۸۳	محمد عمر خاں صاحب وبشیر الدین خاں صاحب	عہ
۹	۲۵۸۴	عظمت اللہ خاں صاحب	۸ر
۱۰	۲۵۸۵	رسالدار میجر محمد حنیف خاں صاحب "	[illegible]
۱۱	۲۵۸۶	مردان علی خاں صاحب "	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۲	[illegible]	ڈاکٹر محمد یوسف خاں صاحب قائم گنج	سے	۲۹	۱۰۲۷ ڈی	خان بہادر ڈپٹی حبیب اللہ صاحب میگزین	عاہ	۱۲	۲۷۹۵	میاں اللہ بخش قسمت محمد صاحبان کلکتہ	عاہ
۱۳	۲۵۸۸	احمد خاں صاحب "	عمہ			میزان للعہ		۱۳	۲۷۹۶	غلام حیدر صاحب پانچو فنبابا میاں "	صہ
۱۴	۲۵۸۹	عبدالحق خاں صاحب "	سے			**بنگال**		۱۴	۲۷۹۷	سیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ سید محمد ولی حیدر صاحب	عمہ
۱۵	۲۵۹۰	علی دراز خاں صاحب "	عاہ					۱۵	۲۷۹۸	حاجی محمد رفیع صاحب "	عمہ
۱۶	۲۵۹۱	والدہ صاحبہ سرفراز خاں صاحب "	صہ	۱	۰۲۷۰	مسز حسین بخش محمد جان کلکتہ	۲۰	۱۶	۲۷۹۹	محمد عثمان صاحب ناظم تکمیل آفیسر "	للعہ
۱۷	۲۵۹۳	عبدالحمید خاں صاحب "	عمہ	۲	۲۷۸۵	حاجی محمد شفیع صاحب کلکتہ	للعہ	۱۷	۲۸۰۰	عبدالرزاق صاحب "	۸عہ
۱۸	۲۵۹۵	کاظم علی خاں صاحب "	صہ	۳	۲۷۸۶	قاضی محمد بشیر صاحب "	عہ	۱۸	۲۸۰۲	شیخ محمد صدیق صاحب "	عمہ
۱۹	۲۵۹۶	محمد ایوب خاں صاحب معروف مچھن خاں صاحب	عاہ	۴	۲۷۸۷	فخرالدین صاحب "	۴	۱۹	۲۸۰۳	علامہ محمد فضل کریم صاحبان "	صہ
۲۰	۲۵۹۷	ابرار حسن خاں صاحب "	عاہ	۵	۲۷۸۸	محمد صابر حسن صاحب "	عاہ	۲۰	۲۸۰۴	صوفی محمد صبغت اللہ صاحب "	۸
۲۱	۲۵۹۸	صندل خاں صاحب "	عمہ	۶	۲۷۸۹	محمد احمد صاحب "	عہ	۲۱	۲۸۰۵	رحمن الٰہی صاحب "	عمہ
۲۲	۱۶۵۱	رسالدار بہادر شاہ خاں صاحب "	عمہ	۷	۲۷۹۰	عبدالمجید صاحب "	۸	۲۲	۲۸۰۶	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان "	عمہ
۲۳	۱۶۵۲	محمد مشرف خاں صاحب بریلی پور	للعہ	۸	۲۷۹۱	حاجی عبدالرزاق صاحب عبدالستار صاحب "	سے	۲۳	۲۸۰۷	حکیم محمد مرسل حسین صاحب حاجی "	لعہ
۲۴	۱۶۵۳	رفیع الدین شاہ صاحب "	عہ	۹	۲۷۹۲	شیخ محمد فاروق صاحب "	عمہ	۲۴	۲۸۰۸	محمد امین الدین صاحب نیلیا مشر "	عمہ
۲۵	۱۶۵۵	محمد عبدالحافظ خاں صاحب قائم گنج	لعہ	۱۰	۲۷۹۳	محمد تقی صاحب ایم ایس کو "	۸	۲۵	۲۸۰۹	حکیم محمد علی صاحب ذریعی "	عمہ
۲۶	۱۰۳۸	ڈاکٹر اختر حسین صاحب "	عمہ	۱۱	۲۷۹۴	عبدالستار صاحب نیلہ "	۸	۲۶	۲۸۱۰	عبدالمنان صاحب "	عمہ
۲۷	۴۹۶۲	بیگم صاحبہ مصباح الاسلام صاحب کانپور	لعہ							میزان معہ	
۲۸	۵۲۶	محمد وسیم صاحب بار ایٹ لا لکھنؤ	لعہ								

آسام

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
				۷	۲۲۶۶	مولوی علی احمد صاحب ایم ایل اے تیلانگ آسام	للعہ	۱۴	۲۲۶۷	ولی محمد علی جان صاحبان تیلانگ	صہ
۱	۲۲۶۸	محمد اسلم صاحب برادرز تیلانگ	صہ	۸	۲۲۶۹	شیخ ور محمد محمد ابراہیم صاحبان "	لعہ	۱۵	۲۲۷۰	عبدالشکور صاحب "	عمہ
۲	۲۲۷۱	شیخ بھائی میاں صاحب "	عاہ	۹	۲۲۷۲	مولوی محمد تسبیح و لکو میاں صاحبان "	صہ	۱۶	۲۲۷۳	میاں عبدالرحمن صاحب "	عاہ
۳	۲۲۷۴	خان صاحب محمد عبدالغنی صاحب گوہاٹی	للعہ	۱۰	۲۲۷۵	محمد سلطان صاحب تیلانگ	لعہ	۱۷	۲۲۷۶	خان صاحب مولوی عطاء الرحمن صاحب	صہ
۴	۲۲۷۷	محمد شکور اللہ صاحب "	عمہ	۱۱	۲۲۷۸	مولوی محمد یار میاں صاحب "	سے	۱۸	۲۲۷۹	سر سید محمد سعداللہ صاحب "	لعہ
۵	۲۲۸۰	عبدالمجید صاحب "	صہ	۱۲	۲۲۸۱	سید ابو طیب عبدالودود صاحب "	صہ	۱۹	۲۲۸۲	آنریبل خان صاحب مولوی منور علی صاحب	لعہ
۶	۲۲۸۳	مولوی عبدالاحد صاحب "	لعہ	۱۳	۲۲۸۴	مولوی مظفر حسین صاحب "	صہ	۲۰	۲۲۸۵	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب معرفت رفیق احمد صاحب	عاہ

نمبر شمار	حوالہ رجسٹر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رجسٹر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رجسٹر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۱	۳۲۰۶	علی جان خان صاحب شیلانگ	عا/	۲۱	۵۰۵	ایم علاء الدین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر	عہ/	۲۳	۲۵۵۱	[illegible]	سے/
۲۲	۳۲۰۷	سید محمد محب اللہ صاحب ندوی گوہاٹی	صہ/			میزان للعہ/ ۴ر		۲۳	۲۵۵۲	محمد یوسف اینڈ سنز "	سے/
		میزان لعہ/				مدراس		۲۴	۲۵۵۳	پوچا جمال اینڈ سنز "	عہ/
		بمبئی		۱	۲۵۰۳	مولوی نذیر حسین صاحب تاجر چرم مدراس	عہ/	۲۵	۲۵۵۴	میسرز کے ایس فوجی "	سے/
۱	۳۱۸۲	قاضی عبدالرحمن صاحب ٹیلائی تلاؤ بمبئی	۴ر	۲	۲۵۲۱	شافیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی نظیر	سے/	۲۶	۲۵۵۵	محمد علی حسین صاحب "	صہ/
۲	۳۱۸۳	محمد امین محمد بشیر صاحب بمبئی ۳	عہ/	۳	۲۵۲۲	پٹیل عبداللطیف صاحب "	عہ/	۲۷	۲۵۵۶	سید سلطان محی الدین صاحب "	صہ/
۳	۳۱۸۴	سید حاجی عبداللہ صاحب " ۱۲	۴ر	۴	۲۵۲۳	میسرز رحیم بیگ الیس بیگ صاحبان "	سے/	۲۸	۲۵۵۷	اخبار "مسلمان" رفداہ	صہ/
۴	۳۱۸۵	حبیب رحیم صاحب بمبئی	سے/	۵	۲۵۲۴	مولوی دوست محمد محمد صادق صاحبان "	عہ/	۲۹	۲۵۵۸	حاجی حافظ محمد عبداللہ صاحب "	سے/
۵	۳۱۸۶	شیخ احمد صاحب بمبئی ۱۲	۴ر	۶	۲۵۲۵	کاکا رشید احمد اینڈ کمپنی "	عہ/	۳۰	۲۵۵۹	مسز رحمت النساء بیگم صاحبہ "	سے/
۶	۳۱۸۷	ماسٹر قمر میر علی صاحب بمبئی نمبر ۳	۴ر	۷	۲۵۲۶	اے محمد اینڈ کمپنی "	عہ/	۳۱	۲۵۶۰	محی الدین میراں صاحب "	صہ/
۷	۳۱۸۸	سید فضل شاہ صاحب بمبئی	۸ر	۸	۲۵۲۷	شیخ اللہ دتا صاحب "	عہ/	۳۲	۲۵۶۱	بشیر احمد صاحب سعید "	عا/
۸	۳۱۸۹	دی زدرچ صاحب "	عہ/	۹	۲۵۲۸	حاجی دوست محمد اینڈ کمپنی "	عہ/	۳۳	۲۵۶۲	خان بہادر محمد موسیٰ سیٹھ صاحب "	عہ/
۹	۳۱۹۰	مسٹر کے سلے حمید صاحب بمبئی	عا/	۱۰	۲۵۲۹	میاں غلام مصطفےٰ صاحب "	عہ/	۳۴	۲۵۶۳	محمد یونس صاحب "	عہ/
۱۰	۳۱۹۱	ابوبکر صاحب "	عہ/	۱۱	۲۵۳۰	میاں خدا بخش صاحب "	عہ/	۳۵	۲۵۶۴	سید عزیز اللہ صاحب "	سے/
۱۱	۳۱۹۲	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب "	عا/	۱۲	۲۵۳۱	محمد عمر صاحب "	عہ/	۳۶	۲۵۶۵	ای اے ستار صاحب "	عہ/
۱۲	۳۱۹۳	عبدالکریم صاحب لالہ بمبئی نمبر ۸	عہ/	۱۳	۲۵۳۲	میاں محمد سعید صاحب دہرہ "	عہ/	۳۷	۲۵۶۶	محمد سیٹھ اینڈ سنز "	للعہ/
۱۳	۳۱۹۴	خواجہ احمد عباس صاحب بمبئی	عہ/	۱۴	۲۵۳۳	گلزار صاحب "	سے/	۳۸	۲۵۶۷	جی ملک اینڈ برادرز "	سے/
۱۴	۳۱۹۵	عابد علی ولد عاشق علی صاحب بمبئی نمبر ۳	عہ/	۱۵	۲۵۳۴	میاں کریم بخش صاحب "	عہ/	۳۹	۲۵۶۸	مولانا عبدالقادر صاحب پروفیسر "	صہ/
۱۵	۳۱۹۶	ابراہیم عمادی صاحب "	۴ر	۱۶	۲۵۳۵	میاں بخش الٰہی صاحب "	عہ/	۴۰	۲۵۶۹	میاں محمد عمر محمد اسلم صاحبان "	للعہ/
۱۶	۳۱۹۷	خواجہ غلام جیلانی صاحب " نمبر ۲	۴ر	۱۷	۲۵۳۶	مولوی محمد سعید صاحب "	سے/	۴۱	۲۵۷۰	میاں محمد وارث صاحب "	للعہ/
۱۷	۳۱۹۸	حسن میاں کالے سلطان صاحبان بمبئی	عہ/	۱۸	۲۵۳۷	حکیم نبی شاہ خان صاحب "	صہ/	۴۲	۲۵۷۱	جلال اینڈ سنز "	للعہ/
۱۸	۳۱۹۹	حافظ محمد زکریا صاحب بمبئی نمبر ۳	۱۲ر	۱۹	۲۵۳۸	میاں محمد شفیع صاحب "	عہ/	۴۳	۲۵۷۲	محمد عبدالکریم صاحبان سوداگران "	سے/
۱۹	۳۲۰۰	شیخ احمد صاحب تاگا فروش "	۴ر	۲۰	۲۵۳۹	میسرز فضل کریم صاحب "	للعہ/	۴۴	۲۵۷۳	محمد عمر صاحب "	سے/
۲۰	۳۲۰۱	خلیل فخرالدین صاحب "	۴ر	۲۱	۲۵۵۰	حکیم سید مخدوم اشرف صاحب "	صہ/	۴۵	۲۵۷۴	میاں جی محمد یعقوب صاحب "	للعہ/

نمبر شمار	حوالہ سید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۸	۲۵۱۵	ایس محمد سعید صاحب مدراس	[illegible]
۴۹	۵۲۰	نواب غلام محمد صاحب کوہی سگوبر	۹ر
		میزان	[illegible]

حیدرآباد دکن

نمبر شمار	حوالہ سید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۲۷۲	مولوی حیات اللہ صاحب اورنگ آباد دکن	۴ر
۲	۲۲۷۳	سید محی الدین صاحب "	۳ر
۳	۲۲۷۴	مسٹر ڈاٹر داؤد صاحب "	۳ر
۴	۲۲۷۵	بوشو ناللہ داؤکری صاحب "	۳ر
۵	۲۲۷۶	شمس الحسن صاحب زبیری "	عہ
۶	۲۲۷۷	سید صادق علی صاحب "	۴ر
۷	۲۲۷۸	سید محمود مغربی صاحب "	۴ر
۸	۲۲۷۹	مولوی محمد ساجد صاحب "	۴ر
۹	۲۲۸۰	علیم اللہ صاحب "	۴ر
		میزان	۵ر

پنجاب

نمبر شمار	حوالہ سید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۵۰۵	حاجی قمر الدین صاحب بہاول نگر	عار
۲	۲۵۰۷	سردار محمد رحیم خاں صاحب "	[illegible]
۳	۲۵۰۸	شیخ ذکاء اللہ خاں صاحب "	عار
۴	۲۵۱۵	کرنل سید نذیر علی شاہ صاحب بہاولپور	صر
۵	۲۵۱۶	مولوی محمد عبد المجید صاحب حالی "	[illegible]
۶	۲۷۴۳	قاضی مقبول احمد صاحب گجرات	عہ
۷	۲۷۴۴	مولوی ظہور احمد صاحب "	عہ
۸	۲۷۴۴	میر محمد الدین صاحب "	عہ
۹	۲۷۴۴	چوہدری خاں صاحب "	عہ

نمبر شمار	حوالہ سید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰	۲۷۴۹	میاں قمر محمد صاحب گجرات	صر
۱۱	۲۷۶۳	خواجہ غلام السیدین صاحب [illegible]	صر
		میزان	[illegible]

بھوپال

نمبر شمار	حوالہ سید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۵۹۷	عالی مرتبت قلعی علی حیدر صاحب بھوپال	عر
۲	۲۵۰۲	محمد یونس صاحب باشل کمپنی بھوپال	عار

بقیہ فہرست عطیات بسلسلہ صفحہ ۲۰

نمبر شمار	حوالہ سید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
	۲۵۰۵	فیروز الدین صاحب سیمو کوالیہ	۱۰ ڈالر
	۲۵۰۶	جمال الدین محمد فوت صاحب "	" ۱ "
	۲۵۰۷	کے او پیر محمد صاحب "	" ۱۰ "
	۲۵۰۸	مولوی عماد الدین صاحب "	" ۲ "
	۲۵۰۹	کے محمد قاسم صاحب "	" ۵ "
	۲۵۱۰	سی ایچ حضر محمد صاحب "	" ۳ "
	۲۵۱۱	اللہ بچے صاحب "	" ۳ "
	۲۵۱۲	ابوبکر بن نت صاحب "	[illegible] سینٹ
	۲۵۱۳	محمد حی صاحب "	۱۰ ڈالر
	۲۵۱۴	حاجی ایف کے ای ای [illegible]	" ۲ "
	۲۵۱۵	کے ایم ابوالقاسم کمپنی "	" ۲ "
	۲۵۲۰	المدرسۃ الاسلامیہ "	" ۲۵ "
	۲۵۲۱	حکیم سید انور علی شاہ صاحب "	" ۱ "
	۲۵۲۲	سید خاں صاحب "	" ۳ "
	۲۵۲۳	الطاف حسین چوہدری صاحب "	" ۵ "
	۲۵۲۴	بیت کمیٹی "	" ۱۰۰ "
	۲۵۲۵	سید خاں صاحب "	" ۳ "

نمبر شمار	حوالہ سید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
	۲۵۲۶	داؤد صاحب [illegible] کمپنی [illegible]	۲ ڈالر
	۲۵۲۷	سلطان علاء الدین صاحب میانگ	۵۰ ڈالر
	۲۵۲۸	کے ایس یلائے سولسٹر صاحب "	" ۲۵
	۲۵۲۹	دین رگھوان بار ایٹ لا "	[illegible]
		میزان کل ۵۲۴۴ ڈالر ۲۰ سینٹ	
	۲۴۷۹	چودھری چراغ دین صاحب کولالمپور	[illegible]
	۲۴۸۶	میسر ایم ایم علی صاحب "	[illegible]
		میزان	[illegible]
۱	۴۸۸۴	اے کیو صبا صاحب بالاحیار	صر
۲	۲۵۰۶	دفتر کمیٹی بہاول نگر	[illegible]
۳	۲۵۰۹	مشتاق اختر صاحبہ "	۵ر
۴	۲۵۱۰	شمیم اختر صاحبہ "	۸ر
۵	۲۵۱۱	نیاز یزدیں صاحبہ "	عہ
۶	۲۵۱۲	والدہ صاحبہ عبد الرحمن خاں صاحب "	عار
۷	۲۵۱۳	مولوی فصیح الٰہی بخش صاحب "	عہ
۸	۲۵۱۴	عبد الرحمن خاں صاحب "	۸ر
۹	۲۷۴۵	سید شبیر حسین صاحب گجرات	۸ر
۱۰	۲۷۴۶	مولوی عبد الرحمن صاحب "	صر
۱۱	۲۷۵۰	فضل کریم صاحب "	۱ر
		میزان کل [illegible]	
۱۲	۵۰۰	سید احمد صاحب ایم اے ایل ایل بی [illegible]	[illegible]
۱۳	۱۶۵۴	حسن عثمان خاں صاحب قائم گنج	عہ
۱۴	۱۶۵۵	محمد شفیع خاں صاحب "	صر
۱۵	۲۵۷۷	غلام احمد خاں صاحب "	عہ

۱۶ — ۲۵۸۴ — عبد الشاہ خاں صاحب قائم گنج ۸ر — ۱۷ — ۲۵۹۲ والدہ صاحبہ کبیر خاں صاحب قائم گنج ۸ر — ۱۸ — ۲۵۹۳ — والدہ صاحبہ معین الدین خاں صاحب عہ

۱۹ - ۲۵۹۹ منظور احمد خاں صاحب [illegible] ۲۰ - [illegible]

عطیات ماہ جولائی ۱۹۴۱ء

سنگاپور

نمبرشمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبرشمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبرشمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
	ڈی ۱۱۷۲	عبدالعزیز صاحب سنگاپور	۱۰ ڈالر		۱۱۹۳	ای۔ایس سید محمد صاحب سنگاپور	۵ ڈالر		۳۴۱۹	حسین شاہ صاحب سنگاپور	۵ ڈالر
	۱۱۷۳	سی۔ایچ۔ خضر محمد اینڈ کمپنی ″	″ ۲۵		۱۱۹۴	ایم محمد ابراہیم صاحب ″	″ ۱۰		۳۴۲۰	المعاد و شرکاء ″	″ ۲۵
	۱۱۷۴	میسرز فرمرودزا اینڈ کمپنی ″	″ ۵۰		۱۱۹۵	وی۔ایم۔ ایم ابوبکر اینڈ کمپنی ″	″ ۱۰		۳۴۲۱	میسرز این۔ اے نور محمد اینڈ کمپنی ″	″ ۱۰
	۱۱۷۵	عبدالعزیز صاحب ″	″ ۱		۱۱۹۶	ایس۔ اے مجید اینڈ کمپنی ″	″ ۱۰		۳۴۲۵	میسرز ایم۔ اے محمد دین برادرز ″	″ ۵۰
	۱۱۷۶	ایم نٹاراجن صاحب ″	″ ۵		۱۱۹۷	اے۔ دوسن شاہ اینڈ کمپنی ″	″ ۱۵		۳۴۲۶	شیخ سالم بن طہ مطر صاحب ″	″ ۱۰۰
	۱۱۷۷	میسرز نعمان بھائی عابد علی ″	″ ۲۷		۱۱۹۸	ایس آئی۔ او السگاف صاحب ″	″ ۲۵		۳۴۲۷	شیخ سعید بن طالب صاحب ″	″ ۲۵
	۱۱۷۸	دی انڈو اسٹریٹس ٹریڈنگ کمپنی ″	″ ۲۷		۱۱۹۹	شیخ محمد مدیح صاحب ″	″ ۱۰۰		۳۴۲۸	پی۔ایم سلطان صاحب ″	″ ۵
	۱۱۷۹	ویس محمد صاحب ″	″ ۵		۱۲۰۰	اے۔ اے ولی بھائی اینڈ کمپنی ″	″ ۱۰۱		۳۴۲۹	حاجی ایس عبدالعزیز صاحب ″	″ ۱۰
	۱۱۸۰	سی احمد خاں صاحب سورتی ″	″ ۲۵		۳۴۰۱	ایم۔ اے فضل الٰہی اینڈ کمپنی ″	″ ۲۰۰		۳۴۳۰	کے شیخ عبدالقادر صاحب ″	″ ۱۰
	۱۱۸۱	شمس الدین قریشی صاحب ″	″ ۵۰		۳۴۰۲	منشی جے محمد حیات صاحب ″	″ ۵۰		۳۴۳۱	میسرز اللہ دین صاحب ″	″ ۱۰
	۱۱۸۲	اے۔ جی تیج صاحب ″	″ ۲۵		۳۴۰۳	او۔ رحمان صاحب ″	″ ۲۵		۳۴۳۲	امیر علی صاحب ″	″ ۲
	۱۱۸۳	اے جی تیج اینڈ کمپنی ″	″ ۲۵		۳۴۰۴	ایس۔ اے۔ اسحٰق چھاپا اینڈ کمپنی ″	″ ۵۰		۳۴۳۵	محمد بھائی کتھاوالا صاحب ″	″ ۵
	۱۱۸۴	شیخ عمر سبحی صاحب (کنابہرو) ″	″ ۲۵		۳۴۰۶	میسرز ایف۔ ایچ۔ ایم ناصر صاحب ″	″ ۱۰		۳۴۳۷	میسرز اے۔ ایم کے علی محمد اینڈ کمپنی ″	″ ۲۵
	۱۱۸۵	شیخ ارادہ باجبید صاحب ″	″ ۱۰۰		۳۴۰۷	میسرز جی۔ ای بخمی صاحب ″	″ ۵۰		۳۴۳۸	میسرز محی الدین عبدالقادر صاحب	″ ۲۵
	۱۱۸۶	آر۔ ایم پچھیا پا چلیتیار صاحب ″	″ ۲		۳۴۰۸	میسرز انڈو کمرشل سوسائٹی ″	″ ۲۵		۳۴۳۹	میسرز السگاف اینڈ کمپنی ″	″ ۵۰
	۱۱۸۷	حکیم کریم بخش صاحب ″	″ ۵		۳۴۱۲	عظیم اللہ ولد کریم اللہ صاحب ″	″ ۵		۳۴۴۰	حاجی محمد صاحب ″	″ ۴
	۱۱۸۸	اسمٰعیل اینڈ احمد برادر ″	″ ۲۵		۳۴۱۳	عبداللہ بن یحییٰ الجنید صاحب ″	″ ۵۰		۳۴۴۱	غلام قادر صاحب ″	″ ۲
	۱۱۸۹	حاجی عبدالکریم عمر صاحب ″	″ ۲۰		۳۴۱۴	حضرت گل صاحب ″	″ ۵		۳۴۴۲	کریم بخش صاحب ″	″ ۲
	۱۱۹۰	ایم محمد دل فقیر اینڈ کمپنی ″	″ ۱۰		۳۴۱۵	بابا علاء الدین صاحب ″	″ ۴		۳۴۴۳	دین محمد صاحب ″	″ ۲
	۱۱۹۱	ایم۔ سیبو صاحب ″	″ ۵		۳۴۱۶	ایم۔ایس۔ ای تنگو یا صاحب ″	″ ۲۵		۳۴۴۴	رحمت علی صاحب ″	″ ۱
	۱۱۹۲	ای۔ ایس محمد حنیفہ صاحب ″	″ ۵		۳۴۱۸	امیر محمد خاں صاحب ″	″ ۵۰		۳۴۴۵	محمد عرفان صاحب ″	″ ۱

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
	۳۴۴۶	صدر دین صاحب سنگاپور	۱ ڈالر		۳۴۴۳	انچہ عبدالمجید صاحب جوہور بحرو	۵ ڈالر		۳۴۸۰	میسرز کے ۔ آئی ۔ جی داؤد بھائی کوالالمپور	۵ ڈالر
	۳۴۴۷	راجہ جلال صاحب "	۴ ڈالر		۳۴۴۴	انچہ ماریکا صاحب "	۱ "		۳۴۸۱	آر ۔ ایس ۔ محمد قاسم اینڈ کمپنی "	۲۵ "
	۳۴۴۸	ٹی ۔ ایچ بھنڈارا صاحب "	۱۰ "		۳۴۴۴	حاجی ابراہیم سردار صاحب "	۵۰/۔ "		۳۴۸۲	ایس ۔ ایم داؤد اینڈ کمپنی "	۳ "
	۳۴۴۹	ایم ۔ جی ۔ سائیو صاحب "	۲۵ "		۳۴۲۶	انچہ عبداللہ بن طیب صاحب "	۱۰ "		۳۴۸۳	میسرز مینا محمد اینڈ سنز "	۲ "
	۳۴۵۰	ڈاکٹر ایل سامی صاحب "	۲ "		۳۴۳۴	کمانڈنگ آفیسر صاحب جوہور ملٹری	۲۰ "		۳۴۸۴	میسرز یوسف برادرز "	۳ "
	۳۴۵۱	ڈاکٹر جے ۔ اے ۔ ایم سالدانہ صاحب "	۲۵ "		۳۵۱۶	دی ۔ اے ۔ یعقوب اینڈ کو لانگ صاحب	۱۰ "		۳۴۸۵	کے ۔ ایم محمد یوسف صاحب "	۳ "
	۳۴۵۲	عبدالملک صاحب وغیرہ "	۸ "		۳۵۱۷	اے ۔ جمال محمد اینڈ کمپنی "	۵ "		۳۴۸۷	پی ۔ ایم ۔ ایم عبدالقادر ماریکار اینڈ کمپنی "	
	۳۴۵۳	ایس ۔ سی گوجو بار ایٹ لا "	۲۵ "		۳۵۱۸	کے ۔ اے ۔ میر محمد صاحب "	۳ "		۳۴۸۸	عصمت اللہ صاحب کوالالمپور	۱ "
	۳۴۵۵	میسرز شمس الدین اینڈ سنز "	۲۵ "		۳۵۱۹	کے ۔ عبدالمجید صاحب "	۱ "		۳۴۸۹	ای ۔ ایم نور دین صاحب "	۱ "
	۳۴۵۶	بابو محمد علی صاحب "	۱۰ "		۳۴۱۱	علی حسن صاحب جاتی کلوانگ	۲۰ "		۳۴۹۰	اے ۔ ایم محمد عبداللہ صاحب "	۱ "
	۳۴۵۷	ڈاکٹر ڈی ۔ ایس فتی صاحب "	۱ "		۳۴۶۶	احمد حسن صاحب صدیقی "	۱۰ "		۳۴۹۱	اے ۔ پی ۔ ایم عبدالجبار اینڈ کمپنی "	۳ "
	۳۴۵۸	کے ۔ ایم حاجی اسمٰعیل صاحب "	۱ "		۳۴۵۴	مولوی مطیع احمد صاحب سیرمبان	۵۰ "		۳۴۹۲	محمد فضل شوکت صاحب "	۲ "
	۳۴۶۰	میسرز او ۔ ملہ آیچ محمد اسمٰعیل صاحب "	۲۵ "		۳۴۶۷	حاس بھائی داؤد بھائی صاحبان "	"		۳۴۹۳	میسرز لینڈرل سیکری "	۱۰ "
	۳۴۶۱	ایس محمد ابوبکر صاحب "	۲۵ "		۳۴۶۸	ایم ۔ ایم محمد ابراہیم صاحب "	۱۰ "		۳۴۹۴	مولوی سیف الرحمٰن صاحب "	۲ "
	۳۴۶۲	ایم دائی محمد سلطان صاحب "	۵ "		۳۴۶۹	میسرز یوسف علی بھائی صاحب "	۷ "		۳۴۹۵	ارامی جان صاحب "	۳ "
	۳۴۶۳	ایس محمد اسمٰعیل برادرس "	۲۰ "		۳۴۷۰	مولوی ضیاء اللہ صاحب "	۵ "		۳۴۹۶	کے ۔ این محمد یوسف اینڈ سنز "	۱۵ "
	۳۴۶۴	محمد دین صاحب ولد شیخ مختار الدین صاحب "	۵ "		۳۴۷۱	شیر محمد صاحب سوبیدار "	۴ "		۳۴۹۷	حکیم سید محمد انور علی شاہ صاحب "	۲۵ "
	۳۴۶۵	ہارون بن علی صاحب "	۱ "		۳۴۷۲	میسرز کے وی جمال صاحب کوالالمپور	۱۰ "		۳۴۹۸	شمس الدین صاحب "	۵ سینٹ
	۳۴۱۷	پیارک چیچ نیکری پیر کا اسٹیٹ "	۲۵ "		۳۴۷۳	میسرز ایف عبدالقادر صاحب "	۱۵ "		۳۴۹۹	چودھری محمد یوسف صاحب "	۵ ڈالر
	۳۴۵۹	مولوی محمد یٰسین خاں صاحب سرادک "	۱۰ "		۳۴۷۴	سردار خاں صاحب "	۱ "		۳۵۰۰	چودھری فضل دین صاحب "	۲۰ "
	۳۴۱۰	علی بہادر صاحب جوہور بحرو	۱ "		۳۴۷۵	بابو محمد اکرم صاحب "	۵ "		۳۵۰۱	نور دین صاحب توسط چکنا برادرس	۳۰ "
	۹۴۵۱	پرسی کتوآن "	۲۵ "		۳۴۷۶	منشی غلام قادر صاحب "	۳ "		۳۵۰۲	نور الدین صاحب "	۱۰۰ "
	۹۴۵۲	السید بن علوی بن طاہر بن عبداللہ صاحب "	۲۵ "		۳۴۷۷	منشی غلام نبی صاحب "	۲۰ "		۳۵۰۳	اے محمد صاحب کوالالمپور	۵ "
	۳۴۴۴	حاجی محمد ابراہیم صاحب "	۶ "		۳۴۷۸	مولوی عبداللہ صاحب "	۱۰ "		۳۵۰۴	میسرز ایم ۔ ایس علی اینڈ کمپنی "	۲۵ "

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۴۰۵

مطبوعہ جامعہ برقی پریس
دہلی

(طابع و ناشر شفیق الرحمن قدوائی - بی اے جامعہ)

۲۰/۸

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

ایڈیٹر

خواجہ عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردانِ جامعہ)

جلد ۵	ستمبر ۱۹۴۰ء مطابق شعبان ۱۳۵۹ھ	نمبر ۱۱

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ۵؍ قیمت فی پرچہ ۲؍

۲

حالات جامعہ

جامعہ کی برادری میں ایک جرمن خاتون مس فلیس بورن صاحبہ بھی چند سال سے شامل تھیں۔ ان کو بچوں کی تعلیم و تربیت سے خاص شغف تھا۔ وہ تمام بچوں کی آپا جان کہلاتی تھیں۔ جنگ کی احتیاطی تدابیر کے سلسلے میں ہندوستان میں رہنے والے بہت سے جرمن نظر بند کئے گئے مگر وہ اب تک آزاد تھیں اور جامعہ کی محدود سرگرمیوں میں لگی ہوئی تھیں مگر گذشتہ مہینے ان کو بھی نظر بندی کے کیمپ میں پونا کے قریب جانا پڑا۔ وہ کئی سال سے جامعہ میں ہیں قریب قریب جامعہ ہی ان کا گھر ہو گیا ہے جس وقت جامعہ کے طلبا اور اساتذہ انھیں وداع کرنے جمع ہوئے تو آبدیدہ ہو گئیں بچوں نے بھی ایسا محسوس کیا جیسے ان کی حقیقی آپا جان جدا ہو رہی ہوں خدا کرے جنگ جلد ختم ہو اور وہ پھر ہم میں آملیں

ہمدردان جامعہ کا سال ستمبر میں ختم ہوتا ہے۔ یہ سال کا آخری مہینہ ہے۔ جو تخمینہ سال بھر کی آمدنی کا کیا گیا تھا اس کی کمی پوری کرنے کے لئے دوڑ دھوپ جاری رہی۔ اسی سال ترکی کے زلزلے اور جنگ کی وجہ سے ملک میں کافی چندے ہوئے اور ہو رہے ہیں مگر خدا کے فضل سے جامعہ کی امداد میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ہمارے اہل ہمت کرم فرما برابر التفات فرما رہے ہیں امید ہے کہ ہم آئندہ مہینے میں اعلان کر سکیں کہ اس سال کس صوبے سے ہمیں کتنی رقم ملی۔ اس سال کی آخری جد و جہد میں مختلف مقامات پر ہمارے مہتمم صاحبان کام میں لگے ہوئے ہیں۔

بجنور اور مضافات کے لئے ڈاکٹر شاہ سید زین العابدین صاحب ندوی مہتمم حلقہ ہمدردان تشریف لے گئے ہیں امید ہے کہ وہاں کے مقامی حضرات کی توجہ اور عنایت سے اس حلقے کا تخمینہ پورا ہو جائے گا۔

دہلی کے کام میں مولوی منظور حسین صاحب مہتمم حلقہ ہمدرداں لگے ہوئے ہیں۔ دہلی کے بعض مقتدر حضرات نے اپنے لطف و کرم سے ہمارے کام میں ہاتھ بٹایا ہے اور مہتمم صاحب کو برابر مدد دے رہے ہیں جامعہ کا حق یوں تو سارے ہندوستان پر ہے مگر دہلی پر سب سے زیادہ حق پہنچتا ہے اس لئے امید ہے کہ اہل دہلی اس خالص تعلیمی کام میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں گے۔

گونڈہ اور بہرائچ کے دورے سے مولوی حافظ احمد اللہ صاحب قاسمی مہتمم حلقہ فارغ ہو کر کلکتہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہاں وہ کچھ عرصہ تک کام کریں گے کلکتے نے جامعہ کے کاموں میں ہمیشہ اپنی شان کے مطابق حصہ لیا ہے امید ہے کہ اس سال بھی سابق روایات کے مطابق کلکتے سے کافی وافی امداد ملے گی۔

سہارنپور و مراد آباد وغیرہ کے لئے عنقریب مولوی مقبول احمد صاحب سیوہاروی مہتمم حلقہ روانہ ہونے والے ہیں امید ہے کہ وہ بھی بامراد لوٹیں گے۔

کرنال میں خود ناظم حلقہ کا ارادہ ہے۔ کرنال کی چھوٹی بستی میں دل، دماغ، دولت سب جمع ہیں۔ گذشتہ دوروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرنال کے دل میں جامعہ کے لئے کافی جگہ ہے بس یہی چاہئے یہ ہے تو سب کچھ ہے۔

بچے کی تربیت

ایک صاحب نے شیخ الجامعہ صاحب سے اپنے بچے کی تعلیم و تربیت کے متعلق چند باتیں دریافت کی تھیں۔ شیخ الجامعہ صاحب نے تربیت سے متعلق جو جواب دیا ہے وہ تعلیم سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔
خط کا متعلقہ اقتباس حسب ذیل ہے۔

الیاس احمد مجیبی

"میرے لڑکے کی عمر ابھی پونے تین سال کی ہے اس وقت وہ ماں باپ اور دوسرے لوگوں کے ہر عمل کی نقل کرنا چاہتا ہے بعض موقعوں پر ضد بھی کرتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پانچ سال کی عمر پر اس کو آپ کے سپرد کر دوں۔ براہ کرم اس وقت پرورش کے لئے کچھ ہدایات روانہ فرمائیں اور اگر آپ کے نزدیک بچوں کی تربیت پر کوئی اردو انگریزی میں مفید کتاب ہو تو اس کا بھی پتہ تحریر فرما دیں۔"

شیخ الجامعہ صاحب کا جواب

اس زمانے میں بچے کی تربیت اور دیکھ بھال کے متعلق یہ عرض ہے کہ یا تو آدمی اس کام کو اچھی طرح جانے یا معمولی عقل سلیم سے کام لے۔ یہ اچھا نہیں کہ ایک دو کتابیں پڑھ کر اس دھوکے میں پڑ جائے کہ میں اس فن کو جانتا ہوں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس زمانے میں بچہ کی غذا کا خاص خیال رکھیں اسے دودھ کافی دیا جائے، کچھ سبزیاں جیسے ٹماٹر، گاجر کھلائی جائیں، پالک کا ساگ بھی اکثر کھانے میں دیا جائے، جاڑوں میں دودھ کے ساتھ کچھ مچھلی کا تیل پلا دیا جائے اور اگر خدانخواستہ بچہ کبھی بیمار ہو تو اس کے اچھا ہونے کے بعد بھی ذرا کسی اچھے ڈاکٹر یا طبیب کو دکھا دیا جائے تاکہ بیماری کا کوئی ناموافق اثر چھپا نہ رہ جائے تو بہت کچھ آپ نے کر لیا۔ ذہنی تربیت کے سلسلے میں اسے کھلونے تو ایسے دیں متحرک اور رنگین۔ اس عمر میں بچہ اکیلے کھیلنا پسند کرتا ہے اور معمولی سے کھلونوں سے خود اپنی ایک دنیا بسا لیتا ہے اسے اس کا موقع ملنا چاہیئے۔ اور ہزار اصول کا ایک اصول یہ کہ بچہ کے دل میں ڈرا دھمکا کر ڈر نہ پیدا کیا جائے۔ یہ پھر نکالے نہیں نکلتا اور آگے جا کر ذہنی زندگی میں نہ جانے کیا کیا رنگ لاتا ہے۔ بچہ پر نظر ضرور رکھنی چاہیئے لیکن ایسی نہیں کہ وہ سمجھے کہ میں قیدی یا غلام ہوں۔

(ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب)

حضرت مولانا احمد سعید صاحب نائب صدر جمیعت علمائے ہند دہلی کا مکتوب گرامی

حامداً و مصلیاً

جامعہ ملیہ مسلمانوں کا ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کے حسن انتظام اور تعلیمی خدمات سے ہر شخص واقف ہے۔ اس ادارے میں مسلمانوں کے بعض ایسے بچے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں جو اپنی تعلیم کا بار اٹھانے سے قاصر ہیں۔ جامعہ کے منتظمین اس قسم کے نادار طلبا کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد پہنچاتے ہیں اور یہ امداد صرف انھی طلبا کو دی جاتی ہے۔ جو حقیقتاً زکوٰۃ کے مستحق ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے اس بہترین مصرف سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا۔

میں مسلمانوں سے متوقع ہوں کہ وہ جامعہ ملیہ کی زیادہ سے زیادہ اعانت و امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ بالخصوص اہل خیر اور ذی ثروت حضرات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم سے مذہبی تعلیم کے ان طلبا کی امداد فرمائیں گے جو اپنی تعلیم جاری رکھنے سے مجبور ہیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

فقیر احمد سعید کان اللہ لہٗ

۴ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ

مطابق ۹ اگست ۱۹۴۰ء

بنیادی تعلیم کا نیا سال

جنتری چاہے کچھ ہی کہے مگر تعلیم کی دنیا میں نیا سال برسات ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اس جولائی سے جتنے ٹریننگ اسکول اور بنیادی اسکول اپنا نیا سال اور نیا کام شروع کر رہے ہیں انھیں ہم کامیابی کا سندیسہ بھیج رہے ہیں کہ وہ نئی تعلیم کی طرف "نئی تعلیم" کے ذریعے جو قدم اٹھا رہے ہیں وہ مبارک ثابت ہو۔

زیادہ ٹریننگ اسکولوں کے لئے تعلیم کا یہ تجربہ اب نیا نہیں رہا۔ بنیادی تعلیم کے استادوں کی دو ٹولیاں تو تیار ہو چکیں، اب تیسری کی تیاری شروع ہو رہی ہے۔ ان اسکولوں کے پاس دو سال کے تجربوں کا خزانہ جمع ہوگا اور تیسرے سال کا کام شروع ہونے والا ہے ہمیں یہ امید ہے کہ آنے والا سال بنیادی دستکاری کے فن کے علاوہ دستکاری کے ذریعے تعلیم دینے کے طریقے اور بنیادی تعلیم کا ادب تیار کرنے کے لئے ترقی کا ایک نیا دور ثابت ہوگا۔

اسی کے ساتھ بنیادی تعلیم کے جو اسکول وغیرہ پچھلے سال اپنا کام ختم کر چکے ہیں ہم ان کو اس نئے سال کی خوشی کے موقع پر بھول نہیں سکتے بلکہ تعلیمی تجربے میں انھوں نے جو حصہ لیا اس کی وجہ سے ہم اُن کا شکریہ ادا کرتے ہیں صوبۂ متوسط میں نارمل اور ہائی اسکولوں کے استادوں کو اس نئی تعلیم کے اصول اور عملی تجربے کی تعلیم دینے کے لئے پچھلے جولائی میں جو وردیا مندر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا گیا تھا وہ اسی اپریل ۱۹۴۰ء میں بند ہوگیا۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں کتائی، کھیتی کا کام اور لکڑی کا کام ان تینوں دستکاریوں کا تجربہ کیا گیا تھا اور یہاں سب سے خاص بات یہ تھی کہ یہاں کے پڑھنے اور پڑھانے والے دونوں تجربے کار استاد تھے۔ یہی نہیں بلکہ ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو استادوں کے تیار کرنے کا کام کر چکے تھے۔

کورس پورا کرنے کے بعد آج ان استادوں اور لڑکوں میں سے کچھ تو بنیادی تعلیم کے تجربے میں مدد دے رہے ہیں اور کچھ صوبۂ متوسط کے نارمل اور ہائی اسکولوں میں پھر سے موجودہ تعلیم کا کام کر رہے ہیں۔ مگر ہمیں امید ہے کہ چاہے وہ پرانی تعلیم کا کام کرتے ہوں یا نئی تعلیم کا اس نئی تعلیم کا سندیسہ پھیلانے میں ضرور ہاتھ بٹائیں گے۔

وردیا مندر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں جو استاد تیار کئے گئے تھے ان کی مدد سے صوبۂ متوسط کے ہندی بولنے والے جو استاد ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے سیونی میں اور مرہٹی بولنے والوں کے لئے واردھا میں دو نئے بنیادی ٹریننگ اسکول جون میں کام شروع کر رہے ہیں۔ بنیادی تعلیم کے میدان میں ہم ان دونوں نئے اسکولوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

پچھلے جولائی میں مدراس سرکار کی طرف سے کوئمبٹور میں جو ٹریننگ اسکول قائم کیا گیا تھا وہ سال بھر کے کام کے بعد بند کر دیا گیا اور بنیادی تعلیم کے کام کو ترقی دینے کی اور کوئی تجویز آج مدراس سرکار کے سامنے نہیں ہے۔ مگر ہمیں امید ہے کہ سرکاری مدد ملے یا نہ ملے تامل ناڈ میں بنیادی تعلیم کا کام ہرگز بند ہونے والا نہیں ہے میونسپلٹی [illegible]

[illegible] پر

تعزیت

ہمیں یہ سن کر بہت قلق ہوا کہ غمگسار قوم خان بہادر خواجہ عبدالمجید صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر پنجاب رحلت فرما گئے۔ مرحوم بڑے دیندار اور وضعدار بزرگ تھے۔ قدیم شرافت اور شائستگی کا نمونہ تھے۔ باوجود اپنی سرکاری خدمت کی مصروفیت کے کچھ نہ کچھ وقت ملی اور دینی کاموں کے لئے بھی نکال لیتے تھے۔ جامعہ سے انھیں خاص اُنس تھا۔ جامعہ اور اہل جامعہ کے ساتھ خاص التفات اور محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔ جامعہ کی مالی امداد میں بھی ان کا خاصہ حصہ تھا کچھ دن ہوئے انھوں نے ناظم ہمدرداں کو ایک خط لکھا تھا جس میں دہلی آنے اور اہل جامعہ اور شیخ الجامعہ صاحب سے ملنے کا اس خلوص سے اشتیاق ظاہر فرمایا تھا کہ ہم سب اُن کی تشریف آوری کے ہمہ تن منتظر تھے مگر یہاں سے جواب سپرد ڈاک بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مرحوم نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ سچ فرمایا ہے "عرفت ربی بفسخ العزائم"

مرحوم کو جامعہ اور اہل جامعہ سے جو اُنس تھا اس کا کچھ اندازہ ان کے اس آخری خط سے ہو سکتا ہے۔ لکھتے ہیں ۔

" جامعہ کی اہمیت اور اس کی تائید سے بے فکر نہیں ہوں۔ اگرچہ مادی طور پر مدد کرنے سے قاصر رہا ہوں (یہ انکسار تھا مرحوم ایک معقول رقم ہر سال دیتے تھے۔ ہمدرد جامعہ) لیکن زبانی اور عملی تائید سے غافل نہیں ہوا "

" میں فروری میں کچھ دنوں کے لئے دہلی گیا تھا جی چاہتا تھا کہ آپ کی اور ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن صحت کی خرابی اور اپنے رہنے کے لئے مکان کی تلاش میں سرگرداں رہا قریباً روزانہ ارادہ کرتا تھا اور ہر روز عزم کی کمزوری کا شکار

ہو جاتا تھا۔ وہاں سے آیا تو حسرت لے کر اور یہ امید رکھ کر کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔
محترمی جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب کی خدمت میں میرا سلام و نیاز عرض کیجئے گا
آئندہ موسم سرما میں انشا اللہ پہلی تقصیروں کی تلافی کرنے کی کوشش کروں گا۔ امید ہے
کہ ممدوح مع الخیر ہوں گے"۔
مرحوم کی جاذب شخصیت ایسی نہیں کہ اہل جامعہ انھیں بھول سکیں۔ اگرچہ اب وہ اس دنیا
میں نہیں ہیں مگر ان کی شفقت اور محبت ہمیں اکثر یاد آئے گی۔ خدا مرنے والے کو اپنی رحمت
کے سائے میں جگہ دے اور پسماندوں کو توفیق صبر عطا فرمائے۔ آمین

(صفحہ پانچ کا بقیہ مضمون)

وغیرہ مقامی ادارے اسے اپنائیں گے اور اپنے استادوں کو اس نئی تعلیم کی ٹریننگ دلوا کر اپنے آس پاس کے اسکولوں میں اس کا تجربہ شروع کریں گے۔

دیہات کے بنیادی اسکولوں میں جو لوگ نئے سال میں نئے کام کی ابتدا کر رہے ہیں ان سے ہماری ایک خاص اپیل ہے اس نئی تعلیم کا عملی تجربہ وہی کر رہے ہیں اور ان ہی کے کام، حوصلے، لگن اور بھروسے پر ہی اس کی کامیابی یا ناکامیابی منحصر ہے۔ اب جب کہ ہم اس نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں دنیا ایک بہت نازک دور سے گزر رہی ہے اور اسے بڑی نازک حالت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے یورپ پر ہی نہیں تمام دنیا پر ظلم اور بے رحمی کی گھٹا چھائی ہوئی ہے مگر ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ زمانہ انسانی تاریخ کا آخری زمانہ ہے ہم میں سے جو اس بات کو مانتے ہیں کہ ہماری سماج ظلم، بے انصافی اور جھوٹ پر نہیں بلکہ سچائی، انصاف اور رحم پر قائم ہے اور جو لوگ ان چیزوں کو بنیاد دیکھ کر ایک نیا سماج بنانے کی امید رکھتے ہیں ان کے لئے نئی تعلیم بس ایک نئی تعلیمی اسکیم ہی نہیں بلکہ ایک نئے سماج کی بنیاد ڈالنے کی پہلی کوشش ہے اس لئے جو لوگ دیہات کے بچوں کو ہاتھ کے کام کے ذریعے تعلیم دینے کا کام کر رہے ہیں وہ اس نئے سماج کے بنانے میں اپنا حصہ بٹا رہے ہیں جو دوستی اور مدد ہی کی بنیاد پر بنے گا۔ ان سے ہماری استدعا ہے کہ وہ اپنی اس بڑی ذمہ داری کو نہ بھولیں کیونکہ انھیں کی مدد سے ہم اپنی منزل کی طرف بڑھ کر اس تک پہنچ سکتے ہیں۔

نئی تعلیم

تعلیم و ترقی

ہمارا دیواری اخبار

دراصل خبروں اور تصویروں کو سلیقے کے ساتھ مرتب کر دینے کا نام اخبار ہے آپ کو شاید تعجب ہو کہ ہمارے ہاں یہ دونوں چیزیں مطبوعہ ہوتی ہیں یعنی تصویریں ہی نہیں خبریں بھی - دہلی کا مقامی اخبار روزانہ علی الصبح مرکز میں آجاتا ہے اور کارکن مرکز کا اخبار کے سلسلہ میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ قینچی لے کر خاص خاص خبروں کو تراش لے - اچھی خبریں چونکہ ورق کے دونوں جانب ہو سکتی ہیں اور بعض اوقات عین اُس خبر کی پشت پر جو پہلے صفحہ پر پسند کر لی گئی ہے اس لئے تراشے لینے کے لئے کم از کم دو اخبار ضروری ہیں یعنی ایک ہی اخبار کے دو نسخے اب بھی ہوتا ہے کہ ایک اخبار اپنی پالیسی کی بنا پر کسی خبر کو ضرورت سے زیادہ نمایاں اور کسی خبر کو زیادہ خفی کر دیتا ہے ایسے موقعوں پر مرتب کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اخبار کو غیر متواری نہ ہونے دے ایسے موقعوں پر وہ دوسری قسم کے اخبار سے بھی مدد لے سکتا ہے اور اگر اس کے لئے آسان ہو تو ایسی خبروں کو اپنے ہاتھ سے درج اخبار کر سکتا ہے۔ لیکن اپنے ہاتھ سے اسی وقت لکھنا چاہئے جب کہ خط اچھا ہو ورنہ سارا اخبار بدزیب ہو جائے گا۔

خبروں کی تراشش ایک سادہ سا کام ہے مگر بہت معمولی نہیں ہے تراشنے والے کے ہاتھ میں صفائی ہونا ضروری ہے اور اس سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا ہے کہ دیواری اخبار بنانے والا جمالیات کے ذوق سے اگر بالکل خالی ہے تو وہ اخبار نہیں بنا سکتا۔ ہمارے ہاں ایک دن دسویں جماعت کے ایک نہایت ہوشیار طالب علم نے دیواری اخبار بنایا۔

خبروں کے سلسلے میں یہ لحاظ رہے کہ ہمیں صرف سرخیاں کاٹنی ہوتی ہیں اصل متن سے واسطہ نہیں ہوتا ہاں وہ اس غرض سے علیحدہ کاٹ کر رکھا جا سکتا ہے کہ خبریں سمجھانے کے وقت کام آئے اور یہ دونوں تراشے ساتھ ساتھ ہوں تو وقت میں کفایت ہو جاتی ہے۔ خبروں کی تراشش میں سب سے ضروری یہ ہے کہ تراشہ چاروں طرف سے ہموار ہو۔ ہمواری کے ساتھ ساتھ چاروں ضلع بالکل متوازی ہوں۔ تراشے کی ذرا سی ناہمواری اور کناروں کا ہلکا سا کج تراشے کو بدنما کر دیتا ہے اور یہ بدنمائی اخبار کی سفید پشت پس منظر پر مزید نمایاں ہو کر نظر کے لئے کراہت کا باعث ہوتی ہے۔

دیواری اخبار میں خبروں کی تراش کے بعد خبروں کے ترتیب دینے کی منزل ہے یہ منزل بھی سادہ ہے مگر آسان

نہیں ہے ترتیب دینے میں پہلی بات جو پیش نظر رکھنی پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ تراشوں کے خطوط مستقیم میں فرق نہ آئے اور دو تراشوں کے درمیان کا فاصلہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک بالکل یکساں رہے۔ تراشوں میں کچھ بڑے ہوں گے بعض چھوٹے بعض جلی ہوں گے اور بعض خفی۔ خبروں کی ترتیب بالعموم ان کی اہمیت کی بنا پر ہوتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ترتیب ذوق جمال کو نہ پہنچائے بعض اوقات یہ دونوں خیال آپس میں متصادم ہو جاتے ہیں لیکن ایسے موقعوں کو نبانا اور درمیانی راہ کا تلاش کر لینا صاحب نظر اور اہل تجربہ دونوں کے لئے آسان ہے ورنہ بہت ممکن ہے کہ ان میں سے کسی ایک کا خون ہو جائے۔

خبروں کو سادہ کاغذ پر چپکانے سے پہلے اچھا یہ ہے کہ ایک مرتبہ تراشوں کو اخبار کے کاغذ پر رکھ کر دیکھ لیا جائے اور رد و بدل کے بعد اطمینان کر لیا جائے کہ ترتیب کون سی مناسب رہے گی۔ خبروں کو تراش لینے۔ تراشوں کو ہموار کر لینے اور مناسب فاصلوں اور صحیح خطوط کے ساتھ چپکا دینے کے بعد بھی جائے استاد خالی رہنے کا امکان ہے۔ خبروں کو جن موزوں فاصلوں کے ساتھ لگایا جائے گا ان میں مسلسل یکسانیت بھی ہو سکتی ہے یعنی ترتیب وار ایک خبر کے بعد دوسری خبر جماتے چلے جائیں لیکن یہ مسلسل یکسانیت بنانے والے کے جمود کا ثبوت ہے اسے تنوع کی خاطر اپنی ترتیب میں موزوں تبدیلی پیدا کرتے رہنا چاہیئے مثلاً اشعار لکھنے کی ایک سادہ صورت تو یہ ہے۔

اور اس صورت کو برا نہیں کہہ سکتے لیکن ہر موقع پر اسی سادگی پر قائم رہنا اخبار کو نظروں سے گرا دینا ہے اس کے ساتھ رباعی مخمس، مسدس وغیرہ کی شکلیں بھی ذہن میں رہنی چاہیئیں۔

رباعی

رباعی دوم

مخمس اول

مخمس دوم

مسدس دوم

مسدس اول

اخبار کی ان باریکیوں کو بارکی نہیں سمجھنا چاہئے اور نہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ اس کے لئے کسی بڑے مرد کی ضرورت ہے۔ ایک معمولی سمجھ کا انسان تھوڑے تجربے کے بعد اخبار بنانے میں ماہر ہو جاتا ہے۔

اخبار مکمل ہو گیا؟ نہیں ابھی تو صرف ایک جزو پورا ہوا ہے یعنی خبروں کا حصہ ابھی تصویروں کو تو ہاتھ بھی نہیں لگایا تصویروں کے لئے خبروں پر ایک نظر ڈال لیجئے۔ بعض خبریں ایسی ہوں گی جو تصویروں کی متقاضی ہوں گی یعنی اگر آپ نے ان کے ساتھ تصویر نہ لگائی تو خبروں پر ظلم ہوگا اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ تصویر کی خبر نہیں ہے لیکن آپ کے تصویری اسٹاک میں ایسی تصویریں موجود ہیں جو اس موقع پر زیب اخبار کی جا سکتی ہیں بہت ممکن ہے کہ آپ کا اس موقع پر تصویر نہ دینا تصویر کے حق میں ناانصافی ہو بہر حال خبروں کے لحاظ سے تصویریں تلاش کرنی چاہئیں، اکثر آپ کے اسٹاک میں موجود ہوں گی اگر اسٹاک میں نہ ہوں اور تقاضہ شدید نہیں صرف بجا ہے تب بھی آپ کو اس سلسلے میں تھوڑی بہت سعی کرنی چاہئے۔ ممکن ہے آس پاس کہیں مل جائے اور اگر آپ کو یہ یقین ہے کہ بازار میں موجود ہے آسانی سے آ سکتی ہے اور وقت کے اندر آ سکتی ہے تو پیسوں کے خرچ میں نقصان نہ سمجھئے لیکن ایسا نہ ہو کہ تصویر کی تگ و دو میں اخبار رہ جائے اور یہ اصول گرہ میں رکھئے کہ کبھی کبھی مطلب کی تصویریں مل جاتی ہیں اور کبھی کبھی تصویروں کو اپنے مطلب کا بنانا پڑتا ہے۔ لیجئے اب ہمارا اخبار شاید مکمل ہو گیا مگر نہیں ابھی تو وہ حود باقی ہے۔ اخبار کا نام۔ مقام، تاریخ دن سنہ، نمبر جلد وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں رسالے اور کتاب میں ٹائیٹل سرورق پر ہوتی ہیں اور اخبار میں اس کے بالائی حصے میں اور اخبار کا یہ بالائی حصہ یا پیشانی کہلاتا ہے اب اس کو لکھ لیا جائے۔ لیکن آپ کا خط کیسا ہے؟ اگر اچھا لکھ سکتے ہیں یعنی آپ چھوٹے موٹے خوشنویس ہیں تو لکھئے ورنہ معاف کیجئے۔ اخبار کو خراب کرنے سے کیا فائدہ اس سے اچھا ہے کہ ہم سو دو سو پیشانیاں چھپوا رکھیں۔ مطبوعہ لوح اخبار پر لگائی تاریخ وغیرہ کے خانوں کو بھرا اور اخبار مکمل ہو گیا۔ لیکن اضافے اور تزئین و آرائش کی دنیا میں کمی نہیں ہے اگر آپ اخبار سے اور بہتر بنانا چاہتے ہیں تو چاہئے کہ اخبار کا ایک حصہ خالص قلمی بھی ہو، قلم کا لکھا ہوا بشرطیکہ اچھا ہو دیکھنے والوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے اور بالغ مبتدیوں کے لئے تو محض بھلا ہی نہیں ضروری بھی ہے وہ اخبار کی تراشی ہوئی خبروں کو جو حرفوں کو حرفوں پر چڑھا کر اور لفظوں کو لفظوں سے جوڑ کر لکھی جاتی ہیں پسند کرنا کیا معنی آسانی سے پڑھ ہی نہیں سکتے۔ اور کشش کے اعتبار سے بھی ان تراشوں اور قلمی تحریروں میں وہی فرق ہے جو مطبوعہ اور ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط میں سمجھا جاتا ہے لیکن قلمی صورت اسی وقت ممکن ہے جب کہ اخبار بنانے والا خوش خط ہو اور وہ جلی خفی دونوں کو اچھا خاصا لکھ سکے۔ جہاں تک وقت کا تعلق ہے۔ مطبوعہ تراشوں میں کچھ بہت محنت نہیں ہوتی خبروں کو پوری احتیاط سے کاٹنا، ترتیب دینا لئی سے آہستہ آہستہ چپکانا ایسی دردسری ہے کہ اس کے مقابلہ میں ہاتھ سے لکھ لینا مشکل نہیں لیکن ہر شخص کاتب نہیں ہو سکتا اس لئے پہلی شکل آسان ہے

خوش خط ہونے کی صورت میں اخبار کی شان کو بڑھانے کا بہت میدان ہے قلمی حصے میں لطیفے، اشعار، چٹکلے

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

ادبیات کی تعلیم

(از جناب م حسین صاحب)

آرٹ کورس کی اعلیٰ تعلیم کو میں کاہل، عیش کوش اور تن آسان بنا دینے والی چیز سمجھتا ہوں۔ ادب اور زبان کا علم ایسا ہے جو روح کو نرمی کی طرف لے جاتا اور آخر کار تن آسان، عیش پرور اور نکما بنا کر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر مسلمانوں کی گذشتہ تعلیمی سرگرمی کو ملاحظہ فرمایئے تو یہی پتہ چلے گا کہ خلفاء عباسیہ کے زمانے سے ہندوستان کے آخری تاجدار ظفر شاہ تک۔ اور اسی طرح ایران، ترکی و مصر میں شاعری اور ادب سرائی طغرائے علمیت اور طرۂ فضیلت بن گیا تھا۔ سلاطین علماء و شعرا کو اپنے دربار میں جگہ دینا ان کی قدر و منزلت کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ مقصود دراصل اپنی شہرت بقا اور توصیف ہوتی تھی۔ کھانے پینے کی افراط میں سوائے بذلہ سنجیوں اور خوش گپیوں کے کیا سوجھتا ہے۔ شعرا بات کا بتنگڑ بناتے چنانچہ زندگی کے مفید علوم سمٹ کر شاعری میں غرق و فنا ہو گئے اور انھوں نے کچھ ایسا نشہ پلایا کہ اب تک اس کا سرور باوجود غلام ہو جانے کے ہم نہ بھولے۔ اور جس نے ہمارے نوجوانوں کو اتنا نکما، بزدل، کمزور اور نازک بنا دیا ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں ایسے مضامین لینے سے جی چراتے ہیں۔ جن میں ذرا محنت پڑتی ہے یا جس میں دماغ زیادہ لگانا پڑتا ہے ہندوستان کے کسی کالج، کسی یونیورسٹی میں چلے جایئے وہاں آپ کو مسلمان لڑکوں کی اکثریت آرٹ کورس لئے ہوئے ملے گی اور اس میں بھی موجودہ علوم مثلاً سیاسیات، معاشیات نہ لیں گے جو زندگی سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ یہ ذرا خشک اور محنت طلب ہیں۔ وہ ان کی بجائے فلسفہ، تاریخ، منطق اور اردو فارسی ادبیات وغیرہ لیں گے کیونکہ یہ مضامین نہایت آسان اور کم دقیق ہیں۔ ڈگریاں آسانی سے دلا دیں گے۔ فلسفہ آجکل محض بیکار سی چیز ہو کر رہ گیا سوائے کرسی نشینی اور گفتگو کو فن بنانے کے اور کوئی کام اس سے نہیں آتا۔ منطق بھی غیر ضروری ہے اس لئے کہ ہماری روزمرہ زندگی کے لئے منطق نہ جاننا کچھ غیر مفید نہیں ہوتا۔ تاریخ گڑے مردے اکھاڑتی ہے جس سے نہ ہم کوئی سبق حاصل کر چکے ہیں نہ کرنا چاہتے ہیں محض واقعات کا رٹ لینا تاریخ سے صحیح فائدہ اٹھانا نہیں ہے۔ ان تینوں علوم میں سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ یہ ہم کو زندگی اور اس کی واقعیت سے دور لیجاتے ہیں ہم کو ہماری چاروں طرف کی زندگی سے آنکھیں بند کر دینے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ زبانوں اور ادبیات کے فضول ہونے کا تو تذکرہ کرنا ہی بیکار ہے کیونکہ یہ چیز اظہر من الشمس ہے کہ یہ محض دماغی عیاشی اور کاہلی سکھاتی ہیں عیاشی کا حق اگر ہمیں پہنچتا بھی ہے تو اس وقت جب ہم کچھ مفید کام کر چکے ہوں۔ یہ ادبیات شروع ہی سے ہمارے نوجوانوں کو تعیش پسند، آرام کوش اور محض شاعر قسم کا بنا

بنا کر چھوڑ دیتی ہیں جو محض گفتار میں ہی جیتا مرتا اور محض الفاظ ہی کے گورکھ دھندوں سے خود کو اور دوسروں کو خوش کیا کرتا ہے۔

ہماری قوم میں بے عملی کی شکایت بہت مشہور ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس کی تہ میں بھی ادبیات اور شاعری نکلے گی جس نے ہمارے نوجوانوں اور تعلیم یافتہ طبقوں کو خراب کیا ہے اور جن کے اثر کی وجہ سے ہماری قوم میں بے عملی کی روائتی خصوصیات پیدا ہوگئی ہیں ادبیات ہماری قوم و سوسائٹی کے لئے ایک افیون ہیں جو ہماری روحوں کو اتنا سرمست کر دیتی ہیں کہ اس قابل بھی نہیں چھوڑتیں کہ اپنا گھر لٹ جانے پر اس کا ماتم بھی کرنے دیں مقصود چونکہ محض ڈگری لینا ہوتا ہے اور ڈگری آسانی سے ادبیات ہی میں حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے عموماً طلبا اسی آسان راستے کو اختیار کرتے ہیں۔ ان کو اس ڈگری کی وجہ سے نوکریاں تو مل جاتی ہیں لیکن اس کے ساتھ جو چیزیں اور حاصل ہو جاتی ہیں وہ ہیں تعیش، نازک مزاجی، شاعری لفاظی اور اخلاقی کمزوری جس کی بدولت خوشامدیں اور اسی طرح کی ذلیل خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں تن آسانی اور تعیش لامحالہ اخلاقی طور پر انسان کی روح کو کمزور کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم میں دوسروں سے مرعوب ہونے اور ان کی خوشامدیں کرنے کی عادتیں پڑ جاتی ہیں ہم زندگی کی تکالیف برداشت کرنے کے خیال سے کانپنے لگتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوشامد، چاپلوسی یا اسی قسم کی دیگر ترکیبوں سے ہم زندگی آسانی سے بسر کرتے رہیں۔

یہ روحانی گھن اسی وقت دور ہو سکتا ہے اور ہماری قوم میں اولوالعزم نڈر بے باک اور عملی آدمیوں کی اسی وقت فراوانی ہو سکتی ہے جب ہم اپنے نوجوان طالب علموں کو ادبیات کے بجائے ایسے علوم کی طرف متوجہ کریں جن سے ان میں محنت، مشقت اور سخت کوشی کی عادت پڑے۔ ان کے دماغ زیادہ مفید اور علمی نتائج سوچنے پر مجبور ہوں اور اس کے ساتھ ہی زندگی اور اس کے حقائق سے ان کی وابستگی اور دلچسپی بڑھے وہ اپنے کو ایک مفید ہستی ثابت کر سکیں اپنی سوسائٹی اور قوم کے لئے ایک بے مصرف اور ناکارہ فرد نہ ثابت ہوں۔ محض خیالی قیاس آرائیوں میں مبتلا نہ ہوں محض اونچی تنخواہ پا کر اپنی خود غرض زندگی نہ بسر کرتے ہوں اگر ایسے سخت کوش اور عامل نوجوان ہماری یونیورسٹیاں اور کالج پیدا کرنے لگیں تو مجھے قطعی امید ہے کہ بے عملی، کاہلی اور نکمے پن کا وہ مرض جو ہمارے افراد اور قوم کو تباہ کئے ڈال رہا ہے اور ہماری قومی زندگی کی عزت اور نیک نامی کو رسوا کر رہا ہے بہت جلد دور ہو جائے گا اور ہم اس مزمن تپ کو جو ہمیں بستر پر ڈالے ہوئے ہے دور کر کے بھلے چنگے ہو سکیں گے۔

ایسے مضامین بلاشبہ سائنس، کامرس، طب یا ڈاکٹری، انجینئرنگ، سیاسیات معاشیات ریاضی وغیرہ ہیں یہ ایسے علوم ہیں جو دماغ کو مجبور کرتے ہیں کہ زندگی سے اپنا رشتہ قائم رکھیں جو کچھ بھی کریں یا سوچیں وہ محض ہوائی اور بے بنیاد ہوائی نہ ہو۔ ادبیات کے مضامین صرف وہی طلبا لے سکیں جن میں اس کی غیر معمولی صلاحیت اور غیر معمولی فطری مناسبت ہو۔ ہر کس و ناکس کو محض ڈگری کی خاطر ادبیات کے مضامین ہرگز نہ دینا چاہئیں کیونکہ اس طرح سے ہماری

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ اگست سنہ ۱۹۴۰ء میں حلقہ ہمدرداں میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۷۵۰۱	محمد الیاس صاحب کلکتہ	۱۸	۷۵۶۷	مرزا مصطفیٰ شاہ صاحب دہلی	۳۵	۷۵۲۱	آخوند رسول بخش صاحب سکھر سندھ
۲	۷۵۰۲	فخر الدین صاحب ״	۱۹	۷۵۰۵	ڈاکٹر محمد عبدالسمیع صاحب لاہور	۳۶	۷۵۲۲	وڈیرہ حاجی رسول بخش خانصاحب [illegible] سندھ
۳	۷۵۰۳	شیخ محمد ادریس صاحب قریشی دہلی	۲۰	۷۵۰۶	مولانا غلام رسول صاحب مہر ״	۳۷	۷۵۲۳	مسٹر حاجی نبی داد خانصاحب ״
۴	۷۵۰۴	سید امجد حسین صاحب ״	۲۱	۷۵۰۷	مولوی محمود علی صاحب قصوری ״	۳۸	۷۵۲۴	آغا گل حسن خانصاحب ״
۵	۷۵۲۲	خانصاحب نواب فریدالدین صاحب رئیس	۲۲	۷۵۰۸	سر شیخ عبدالقادر صاحب ״	۳۹	۷۵۲۵	مسٹر اللہ بچایا خانصاحب ״
۶	۷۵۲۳	منظور احمد صاحب عثمانی ״	۲۳	۷۵۰۹	محمد عبداللہ صاحب صدیقی ״	۴۰	۷۵۶۸	قربان حسین غلام حسین علوی صاحب کراچی سندھ
۷	۷۵۲۴	حکیم مولوی محمد عبدالاول صاحب ״	۲۴	۷۵۱۰	فرماں علی صاحب ״	۴۱	۷۵۶۹	ڈاکٹر جی جی لال ولی صاحب ״
۸	۷۵۲۵	حامد سعید خاں صاحب لودھی ״	۲۵	۷۵۱۱	شیخ محمد بخش فضل دین صاحبان ״	۴۲	۷۵۷۰	حاجی یوسف حاجی نبی بخش صاحبان ״
۹	۷۵۲۶	شیخ محمد ظہیر محمد عزیز صاحبان ״	۲۶	۷۵۱۲	تاج الدین صاحب ״	۴۳	۷۵۷۲	حیدر بخش [illegible] صاحب جتوئی لاڑکانہ سندھ
۱۰	۷۵۲۷	شیخ فضل احمد صاحب ״	۲۷	۷۵۱۳	میاں حسن دین صاحب ״	۴۴	۷۵۷۳	محمد علی شاہ صاحب ایم ایل اے [illegible] سندھ
۱۱	۷۵۵۸	مسز ایچ اے مظفر صاحبہ نئی دہلی	۲۸	۷۵۱۴	شیخ عبدالمجید صاحب ״	۴۵	۷۵۲۶	عبدالسلام صاحب [illegible] بلوچستان
۱۲	۷۵۵۹	ایچ اے مظفر صاحب ״	۲۹	۷۵۱۵	محمد رفیق صاحب ״	۴۶	۷۵۲۸	عبدالودود صاحب ״
۱۳	۷۵۶۲	خان بہادر ایس ایم عبداللہ صاحب دہلی	۳۰	۷۵۱۶	ایم اے انصاری صاحب روہڑی سندھ	۴۷	۷۵۲۷	اے ایم مصطفیٰ صاحب [illegible] بلوچستان
۱۴	۷۵۶۳	سید امین الدین صاحب ״	۳۱	۷۵۱۷	عبدالستار عبدالرحمن صاحبان سکھر سندھ	۴۸	۷۵۲۹	حاجی فضل الٰہی صاحب ״
۱۵	۷۵۶۴	محمد علی صاحب ״	۳۲	۷۵۱۸	مولانا مولوی محمد حسین صاحب ״	۴۹	۷۵۳۰	محمد سلیم صاحب ״
۱۶	۷۵۶۵	حمید الدین صاحب ״	۳۳	۷۵۱۹	واحد بخش صاحب کوئٹہ ״	۵۰	۷۵۳۸	صاحبزادہ [illegible] ״
۱۷	۷۵۶۶	محمد مرتضیٰ حسن صاحب ״	۳۴	۷۵۲	قاضی عبدالغنی فیض محمد صاحب ״	۵۱	۷۵۳۹	فدا علی گل بھائی صاحب ״

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۵۲	،۵۴۰	غیاث الدین صاحب کوئٹہ بلوچستان	۵۹	،۵۴۹	محمد عالم سیٹھی صاحب کوئٹہ بلوچستان	۶۶	،۵۳۱	خان بہادر شیخ محمد شیلاالدین صاحب میرٹھ یو پی
۵۳	،۵۴۱	سیٹھ محمد عثمان صاحب "	۶۰	،۵۵	حکیم نور محمد صاحب "	۶۷	،۵۵۱	شیخ محمد حسین صاحب آگرہ یو پی
۵۴	،۵۴۲	حفیظ الرحمن صاحب قدوائی "	۶۱	،۵۵۲	قاضی غضنفر حسین صاحب "	۶۸	،۵۵۶	محمد صدر اعظم صاحب بہرائچ گورکھپور
۵۵	،۵۴۴	قاضی محمد قاہر خان صاحب "	۶۲	،۵۵۲	حاجی شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۶۹	،۵۵۷	سعید احمد صاحب وارثی "
۵۶	،۵۴۵	نذیر احمد مجوعہ صاحب "	۶۳	،۵۵۴	میر محمد کھوسہ صاحب شمشاد بٹ جروار بلوچستان	۷۰	،۵۶	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب جلال پور جٹاں گجرات
۵۷	،۵۴۶	محمد سرفراز خان صاحب "	۶۴	،۵۴۷	سیر سعد اللہ خان صاحب نوشیروانی وشکی بلوچستان	۷۱	،۵۷	محمد افضل صاحب جالندھر
۵۸	،۵۴۸	عبد الکریم صاحب قریشی "	۶۵	،۵۵۵	محمد سرور صاحب "	۷۲	،۵۶۱	محمد شفیع صاحب بیرونی کسا کالونی جنوبی افریقہ

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو اگست ۱۹۴۰ء میں ہمیں اپنے مہتمین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہو گا

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انہیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہئے۔ (مرتب)

عطیات ماہ اگست ۱۹۴۰ء

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۰۱	میاں فضل عباد بشیر الرحمان صاحب مالیگاؤں	عہ/	۴	ذی ۱۶۱۸	حاجی شیخ میر بخش ہیڈ سر لاہور	صہ/	۷	ذی ۱۶۴۶	میاں محمد شفیع غلام فرید صاحب قصور	صہ/
۲	۵۵۳	عزیز الرحمن صاحب میاں گیج اناؤ	صہ/	۵	۱۶۳۴	چودھری اسد دین صاحب "	عہ/	۸	۱۶۴۷	حاجی غلام محمد صاحب "	عہ/
۳	۵۶۵	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب حالی بورڈ ناگ	عہ/	۶	۱۶۲۵	شیخ عبد الحمید صاحب "	عہ/	۹	۱۶۴۹	نواب محمد شاہ نواز خاں صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰	ڈی ۴۷۰۱	خان محمد عمر خاں صاحب قصور	صر	۲۳	ڈی ۲۵۳۴	سید گل محمد شاہ صاحب کوئٹہ	عہ ر	۳۶	ڈی ۴۱۵۸	بابو محمد عبداللہ صاحب [illegible]	عمر
۱۱	۴۷۰۲	محمد صدیق محمد صادق صاحبان ״	عہ ر	۲۴	۲۵۳۵	حاجی فضل الٰہی صاحب ״	صر	۳۷	۴۱۵۹	مستری امام الدین صاحب ״	۸ ر
۱۲	۴۷۰۴	حاجی فضل کریم صاحب ״	عہ ر	۲۵	۴۱۷۸	علی محمد صاحب نوابشاہ سندھ	عہ ر	۳۸	۴۱۶۰	عبدالرحمٰن صاحب ״	۸ ر
۱۳	۴۷۰۸	زاہد حسین صاحب لائل پور	للعہ ر	۲۶	۴۱۸۶	محمد اسمٰعیل اینڈ کمپنی شہر کراچی	عـہ ر	۳۹	۴۱۶۱	چودھری محمد حسین صاحب ״	عـہ ر
۱۴	۴۷۱	حافظ محمد عبداللہ صاحب ایم اے ״	صر	۲۷	۴۲۰۵	ایک مسلم ہمدرد ״	عـہ ر	۴۰	۴۱۶۳	سیٹھ بھگوان داس صاحب ״	صر
۱۵	۴۷۱۴	اکبر صاحب میونسپل بورڈ ״	عـہ ر	۲۸	۴۲۰۶	عیسیٰ جی ابراہیم جی اینڈ کمپنی ״	سہ ر	۴۱	۴۱۶۲	ہز ہائنس بہادر قلات	۱۱ ر
۱۶	۲۵۱۷	رسول بخش خاں صاحب سکھر سندھ	عہ ر	۲۹	۲۵۴۱	ایک ہمدرد صاحب کوئٹہ	عـہ ر	۴۲	۴۱۶۷	سیٹھ عبدالعلی صاحب کوئٹہ	سہ ر
۱۷	۲۵۱۸	مسلم کلرک صاحبان دفتر کلکٹر صاحب ״	صر	۳۰	۲۵۴۴	مرزا عبدالواحد صاحب ״	عـہ ر	۴۳	۴۱۶۸	سیٹھ موسیٰ اینڈ سنز ״	عـہ ر
۱۸	۲۵۲۷	حکیم عدالت صاحب شکارپور سندھ	عمر	۳۱	۴۱۵۱	میر موسیٰ خان صاحب نوشکی بلوچستان	عمر	۴۴	۴۱۷۰	نثار احمد صاحب ״	صر
۱۹	۲۵۲۸	حکیم مولوی محمد فضل اللہ صاحب ״	صر	۳۲	۴۱۵۳	ڈاکٹر این اے قریشی کوئٹہ	عمر	۴۵	۴۱۷۳	خضر صاحب دفتر پولیس ״	صر
۲۰	۲۵۲۹	وڈیرہ محمد ابراہیم صاحب ״	عہ ر	۳۳	۴۱۵۵	ملک دین صاحب ״	صر	۴۶	۵۰۳۱	احمد اسلام خاں صاحب دہلی	عـہ
۲۱	۲۵۳	غلام رسول خاں صاحب ״	۸ ر	۳۴	۴۱۵۶	محمد عبدالغنی صاحب ״	عہ ر				
۲۲	۲۵۳۱	خان بہادر علی بخش خاں صاحب ״	صر	۳۵	۴۱۵۷	چودھری فیروز الدین صاحب ״	عمر			میزان	سا صعہ ۸/

(صفحہ ۱۰ کا بقیہ مضمون)

مرکز کی خبریں، اطلاعات، نظمیں، تازہ ترین خبریں وغیرہ وغیرہ بہت سی خبریں وقتاً فوقتاً لائی جا سکتی ہیں۔ لیکن خوشخطی نہ جاننے والا آدمی اگر سمجھدار ہو تو تصویروں کا حربہ ہاتھ میں لے کر خوش خط کو بھی شکست دے سکتا ہے۔ لیکن تصویر کے لئے بھی تھوڑے سے علم اور ذوق کی ضرورت ہے۔ اخبار کے لئے نقشے ایک ضروری چیز ہیں۔ اردو اخبارات کے نقشے کام کے نہیں ہوتے۔ انگریزی کے کام میں لائے نہیں جا سکتے مگر ہاں ان کے خاکے لے کر اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

بعض لوگوں کو کاغذ چپکانے کا سلیقہ مطلق نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں اخبار گندہ ہو جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ آدمی کچھ دن جلد سازی کی خدمت ہی میں رہے۔ اگر صرف تفریحاً کاغذوں کو جوڑنے اور چپکانے کی مشق کر لیا کرے تو اس طرح آہستہ آہستہ ہاتھ میں صفائی آ جائے گی۔ اسی بات پر ایمان لے آنا چاہئے کہ ہر چیز خواہ کتنی ہی چھوٹی ہو توجہ اور مہارت چاہتی ہے۔ کسی کام کو لاپروائی سے کرنا کام کی توہین ہے اور کام اپنی توہین کا بدلہ ایک نہ ایک دن ضرور لیتا ہے۔

دہلی و نئی دہلی

اگست سنہ ۱۹۴۰ء

مستقل امداد

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۴۲۵	سید شاہد علی مع برادران دہلی	صہ	۲۲	۴۴۳۴ نئی	شجاعت علی صاحب صدیقی دہلی	عہ	۴۳	۴۴۵۱ نئی	میاں محمد رفیق صاحب اینڈ برادرز دہلی	صر
۲	۴۰۰	تاج الدین صاحب نئی دہلی	عہ	۲۳	۴۴۳۵ "	میر عزیز الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	صر	۴۴	۴۴۵۲ "	منشی محمد احسن صاحب "	۸ر
۳	۴۳۹۱ "	محمد حبیور صاحب "	صر	۲۴	۴۴۶۵ "	شیخ محمد حشمت علی صاحب نئی دہلی	عہ	۴۵	۴۴۵۳ "	ایچ فضل الرحمٰن صاحب برادرز "	صر
۴	۴۳۹۲ "	سید ضمیر الحسن صاحب "	صہ	۲۵	۴۴۶۶ "	حافظ صاحب عبدالعلی صاحب "	۸	۴۶	۴۴۵۴ "	شیخ محمد یوسف صاحب اینڈ کو "	۸ر
۵	۴۳۹۳ "	آغا علی مصطفیٰ صاحب "	۸ر	۲۶	۴۴۶۷ "	عبدالرزاق صاحب "	۸ر	۴۷	۴۶ "	منشی محمد ادریس صاحب قریشی "	۴ر
۶	۴۴۱۸ "	مولوی سید عبدالغنی صاحب دہلی	ے	۲۷	۵۴۵	خواجہ عبدالمجید خاں صاحب بی اے دہلی	ے	۴۸	۴۶۲	مسطور احمد صاحب عثمانی "	۴ر
۷	۴۴۱۹ "	مرزا عباس بیگ صاحب دکاندار	۴ر	۲۸	۴۴۳۶ نئی	رئیس خاں صاحب ولد اسمٰعیل خاں "	عہ	۴۹	۴۶۰۳ "	حکیم عبدالاول صاحب راسخ	۲ر
۸	۴۴۲۰ "	بابو محمد علی صاحب "	۸ر	۲۹	۴۴۳۷ "	سید شمس الدین صاحب "	۸ر	۵۰	۴۴۶۴ "	امجد حسین صاحب "	۲ر
۹	۴۴۲۱ "	حکیم حاجی عبدالحمید خاں صاحب "	صر	۳۰	۴۴۳۸ "	سید حفیظ الدین صاحب "	۸ر	۵۱	۴۶۵	حافظ صاحب نواب قدیر الدین صاحب "	ے
۱۰	۴۴۲۲ "	بابو محمد شفیع صاحب "	۸ر	۳۱	۴۴۳۹ "	بابو محمد ابراہیم صاحب "	۲ر	۵۲	۴۴۵۵ "	احمد اسلام خاں صاحب "	عہ
۱۱	۴۴۲۳ "	حاجی نورالدین صاحب "	۸ر	۳۲	۴۴۴ "	منشی شمس الدین صاحب "	۴ر	۵۳	۴۴۵۷ "	میاں حاجی نورالدین صاحب "	صہ
۱۲	۴۴۲۴ "	عمرال الدین صاحب "	۸ر	۳۳	۴۴۴۱	مولانا پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب "	۸	۵۴	۴۴۵۸ "	محمد عارف صاحب نیتے والے "	عہ
۱۳	۴۴۲۵ "	ایم محمد دین صاحب "	عہ	۳۴	۴۴۴۲	اسٹاف ریڈیو معرفت قطب صاحب	عا	۵۵	۴۴۵۹ "	سید محمد احمد صاحب تحصیلدار "	عہ
۱۴	۴۴۲۶ "	حاجی عباداللہ خاں صاحب "	عہ	۳۵	۴۴۴۳ "	حکیم عبدالرزاق صاحب نظامی "	۴	۵۶	۴۴۶ "	محمد جمیل احمد صاحب "	۸ر
۱۵	۴۴۲۷ "	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴ر	۳۶	۴۴۴۴ "	حکیم محمد احسن خاں صاحب "	۲ر	۵۷	۴۴۶۱ "	مرزا سلیمان صاحب جوہری	عہ
۱۶	۴۴۲۸ "	رحمت اللہ خاں صاحب ولد صاد اللہ خاں صاحب	۴ر	۳۷	۴۴۴۵ "	سید محمد شفیع صاحب عالیہ مرحوم	۲ر	۵۸	۴۴۶۲ "	ربیع اللہ خاں صاحب شاہجہانپوری	۸ر
۱۷	۴۴۲۹ "	میاں غلام علیمان صاحب بی اے ایل ایل بی	۴ر	۳۸	۴۴۴۶ "	ابو سعید الرحمٰن صاحب "	۴ر	۵۹	۴۴۶۳ "	حاجی شرف الدین جمیل احمد صاحبان	۴ر
۱۸	۴۴۳۰ "	مرزا فضل محمد صاحب "	۸ر	۳۹	۴۴۴۷ "	سید سلیم الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ	۴ر	۶۰	۴۴۶۴ "	سید عبداللطیف شاہ صاحب "	۸ر
۱۹	۴۴۳۱ "	محمد بدرالدین احمد صاحب "	عہ	۴۰	۴۴۴۸ "	حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۴ر	۶۱	۴۴۶۵ "	حاجی عبدالرحمٰن صاحب و عبدالرحیم صاحب	عہ
۲۰	۴۴۳۲ "	سید غلام حسین صاحب "	عہ	۴۱	۴۴۴۹ "	محمد عبدالخالق صاحب ابو تہلت الیس	عہ	۶۲	۴۴۶۶ "	ہادی عبدالجبار صاحب ہیڈ ماسٹر	عہ
۲۱	۴۴۳۳ "	طاہر علی صاحب "	عہ	۴۲	۴۴۵۰ "	حاجی قادر بخش و مولا بخش صاحبان	ے	۶۳	۴۴۶۷ "	مقبول احمد صاحب سوداگران	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۴	۴۹۶۸ ڈی	خواجہ نسیم الدین صاحب الصابی دہلی	عہ/	۸۸	۴۹۹۲ ڈی	دفتر رسالہ عصمت دہلی	۸/	۱۱۲	۵۰۱۶ ڈی	منشی علی احمد خاں صاحب دہلی	عہ/
۶۵	۴۹۶۹ "	محمود علی صاحب علوی "	عا/	۸۹	۴۹۹۳ "	محمد ادریس صاحب "	عہ/	۱۱۳	۵۰۱۷ "	بابو عبد الحکیم خاں صاحب "	۸/
۶۶	۴۹۷۰ "	رفیق احمد صاحب "	عہ/	۹۰	۴۹۹۴ "	عبد الرحیم صاحب "	۸/	۱۱۴	۵۰۱۸ "	امتیاز الدین صاحب سوداگر "	عہ/
۶۷	۴۹۷۱ "	قمر الدین صاحب مدرس "	۴/	۹۱	۴۹۹۵ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۴/	۱۱۵	۵۰۱۹ "	حافظ عبد الجلیل صاحب "	۴/
۶۸	۴۹۷۲ "	مولانا حفیظ الرحمن صاحب "	۴/	۹۲	۴۹۹۶ "	حاجی عبد الغنی صاحب "	عا/	۱۱۶	۵۰۲۰ "	حاجی عبد الحمید صاحب "	۴/
۶۹	۴۹۷۳ "	قدیر الدین احمد صاحب وکیل "	عہ/	۹۳	۴۹۹۷ "	ماسٹر شفیع الدین صاحب میرٹھ	عا/	۱۱۷	۵۰۲۱ "	حاجی اخلاق احمد و اقبال احمد صاحب	صہ/
۷۰	۴۹۷۴ "	ابو عبد الحکیم صاحب "	۸/	۹۴	۴۹۹۸ "	صالحہ خاتون صاحبہ "	عہ/	۱۱۸	۵۰۲۲ "	حاجی چودھری محمد دین صاحب	۴/
۷۱	۴۹۷۵ "	ابو قیص محمد صاحب تحصیلدار "	۸	۹۵	۴۹۹۹ "	خاں بہادر حاجی رشید احمد صاحب	عا/	۱۱۹	۵۰۲۳ "	سرفراز الحق صاحب "	۴/
۷۲	۴۹۷۶ "	اسلام الدین تجاث الدین صاحب "	۸/	۹۶	۵۰۰۰ "	مرزا ریاض بیگ صاحب "	۴/	۱۲۰	۵۰۲۴ "	حافظ شہاب الدین صاحب "	۴/
۷۳	۴۹۷۷ "	حاجی بشیر احمد صاحب "	۸	۹۷	۵۰۰۱ "	ایم انعام الحق صاحب "	۸/	۱۲۱	۵۰۲۵ "	حکیم مسعود حسن صاحب فاضل	۸/
۷۴	۴۹۷۸ "	شیخ محمد رفیع الدین صاحب "	۸	۹۸	۵۰۰۲ "	عیوض خاں صاحب "	صہ/	۱۲۲	۵۰۲۶ "	محمد احمد صاحب "	عہ/
۷۵	۴۹۷۹ "	کلو صاحب تانگے والے "	۴	۹۹	۵۰۰۳ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۸/	۱۲۳	۵۰۲۷ "	محمد ایوب صاحب سوداگر "	۸/
۷۶	۴۹۸۰ "	شیخ محمد ادریس صاحب "	۲	۱۰۰	۵۰۰۴ "	شیخ فضل احمد صاحب "	صہ/				
۷۷	۴۹۸۱ "	محمد احمد صاحب "	۸	۱۰۱	۵۰۰۵ "	مولانا اصغر علی صاحب "	۴/			میزان ما للعہ	۸/
۷۸	۴۹۸۲ "	محمد نور خاں صاحب "	۲/	۱۰۲	۵۰۰۶ "	حکیم محمد کبیر الدین صاحب "	عہ/				
۷۹	۴۹۸۳ "	محمد شفیع صاحب و محمد جلیل صاحب "	عہ/	۱۰۳	۵۰۰۷ "	خواجہ غلام الثقلین صاحب "	عہ/			**یو۔پی**	
۸۰	۴۹۸۴ "	غوث احمد صاحب توفیق "	عا/	۱۰۴	۵۰۰۸ "	ایم اکرام الدین صاحب "	۴/	۱	۲۶۵۱ ڈی	ڈاکٹر اطہر قدوائی صاحب علی گڑھ	عہ/
۸۱	۴۹۸۵ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۴/	۱۰۵	۵۰۰۹ "	شمس العارفین صاحب "	عہ/	۲	۲۶۵۲ "	پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی "	عا/
۸۲	۴۹۸۶ "	لیڈی ڈاکٹر صاحبہ ایف ڈی محمود "	عہ/	۱۰۶	۵۰۱۰ "	شمس العارفین صاحب	۴	۳	۲۶۵۴ "	حکیم عبد اللہ صاحب نصر "	عا/
۸۳	۴۹۸۷ "	حاجی شیخ بتے عبد الرزاق صاحب "	عہ/	۱۰۷	۵۰۱۱ "	محمد یوسف صاحب اللہ والے "	۸/	۴	۲۶۵۵ "	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	عہ/
۸۴	۴۹۸۸ "	حافظ عبد الحق صاحب سراج الحق صاحب	عہ/	۱۰۸	۵۰۱۲ "	سراج الدین صاحب "	۴/	۵	۲۶۵۶ "	بیگم صاحبہ حکیم عبد اللطیف صاحب "	عا/
۸۵	۴۹۸۹ "	حاجی محمد حنیف الدین صاحب "	صہ/	۱۰۹	۵۰۱۳ "	عبد الغنی صاحب "	۸/	۶	۲۶۵۷ "	خان بہادر محمد حبیب اللہ خاں صاحب	صہ/
۸۶	۴۹۹۰ "	عبد الحق صاحب جنتولی حاجی علی جان	صہ/	۱۱۰	۵۰۱۴ "	محمد حسین خادم صاحب "	۸/	۷	۲۶۵۸ "	ڈاکٹر محمد رفیق احمد صاحب "	عہ/
۸۷	۴۹۹۱ "	ابو رحمت اللہ صاحب "	۴/	۱۱۱	۵۰۱۵ "	محمد عمر صاحب سوداگر لیس "	صہ/	۸	۲۶۵۹ "	آل احمد صاحب سرور "	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۹	ڈی ۴۲۶۰	خواجہ عبدالعلی صاحب علی گڑھ	عہ
۱۰	۴۲۶۱	ڈاکٹر بابر مرزا صاحب "	للعہ
۱۱	۴۲۶۲	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب "	ےر
۱۲	۴۲۶۳	بیگم خواجہ منظور حسن صاحب "	عہ
۱۳	۴۲۶۴	قمر جہاں صاحبہ "	عہ
۱۴	۴۲۶۵	بتول بیگم صاحبہ قائم گنج	للعہ
۱۵	۵۶۶	محمد وسیم صاحب بارایشا لکھنو	صہ
۱۶	۲۵۲۵	شیخ محمد حسین صاحب آگرہ	عہ
		میزان ۸ر	

بنگال و آسام

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۵۵	مسز جیون بخش محمد جان کلکتہ	ما ر
۲	۲۸۱۱	شیخ محمد ربیع صاحب "	ے ر
۳	۲۸۱۲	شیخ محمد نقی صاحب "	۸ر
۴	۲۸۱۳	مولوی عبدالعزیز صاحب انصاری	صہ
۵	۲۸۱۴	عبدالمنان صاحب "	عہ
۶	۲۸۱۶	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ
۷	۲۸۱۸	عبدالوہاب صاحب "	عہ
۸	۲۸۱۹	بشیر احمد دائن صاحب "	صہ
۹	۲۸۲۰	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان "	عہ
۱۰	۲۸۲۱	سعیدہ خاتون صاحبہ "	صہ
۱۱	۲۸۲۲	محمد صالحین صاحب "	عا
۱۲	۲۸۲۳	محمد احمد صاحب	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳	ڈی ۲۸۲۴	ماسٹر محمد نقی صاحب کلکتہ	۸ر
۱۴	۲۸۲۵	قاضی محمد بشیر صاحب "	عہ
۱۵	۲۸۲۶	عبدالرزاق صاحب "	۸ر
		میزان ما ۸ر	

بمبئی

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۳۲۰۲	معین الدین صاحب حاجی بمبئی	عہ
۲	۳۲۰۳	اہلیہ صاحبہ معین الدین صاحب "	عہ
۳	۳۲۰۴	ایم اے باسط صاحب "	عہ
۴	۳۲۰۵	عثمان حسین خاں صاحب "	صہ
۵	۳۲۰۶	میر اصغر علی صاحب حامی "	عہ
۶	۳۲۰۷	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	عا
۷	۳۲۰۸	ڈی رورخ صاحب "	عہ
۸	۳۲۰۹	مسٹر کے اے حمید صاحب "	عا
۹	۳۲۱۰	حبیب رحیم صاحب پارسیہ "	ے ر
۱۰	۳۲۱۱	محمد ابراہیم علی صاحب فرلاس "	عا
۱۱	۳۲۱۲	ابوبکر صاحب جھوٹانی "	عہ
۱۲	۳۲۱۳	حافظ محمد ذکریا برادرس "	۴ر
۱۳	۳۲۱۴	محمد امین محمد تبیر صاحب "	عہ
۱۴	۳۲۱۵	قاضی باپو صاحب "	۸ر
۱۵	۳۲۱۶	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۴ر
		میزان ۱۸/	

حیدرآباد دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	ڈی ۴۳۸۱	شمس الحسن صاحب زبیری لورنگ آباد دکن	۸عہ
۲	۴۳۸۲	سید صادق علی صاحب "	۴ر
۳	۴۳۸۳	محمود معزلی صاحب "	۴ر
۴	۴۳۸۴	محمد ساعد صاحب "	۴ر
۵	۴۳۸۵	علیم اللہ صاحب "	۴ر
۶	۴۳۸۶	حیات اللہ صاحب "	۴ر
۷	۴۳۸۷	سید محی الدین صاحب "	۳ر
۸	۴۳۸۸	دتاتر راؤ صاحب "	۳ر
۹	۴۳۸۹	رام لال صاحب "	۳ر
		میزان ہے دہ	

پنجاب و سرحد اور سندھ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	ڈی ۱۵۹۱	منشی عبدالرحیم صاحب لاہور	ے ر
۲	۱۵۹۲	مولوی محمد عبداللہ صاحب صدیقی	عا
۳	۱۵۹۳	شیخ اللہ دین صاحب "	ے ر
۴	۱۵۹۴	شیخ مولوی عبداللطیف صاحب "	ے ر
۵	۱۵۹۵	حاجی محمد صادق صاحب "	صہ
۶	۱۵۹۶	تاج الدین صاحب سوداگر پارس	عا
۷	۱۵۹۸	شیخ محمد بخش صاحب "	سہ
۸	۱۶۰۰	مسٹر شیخ عبدالقادر "	عہ
۹	۱۶۰۱	ملک محمد امین صاحب "	عا

نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰	ڈی ۱۶۰۲	مولوی محمود علی صاحب قصوری لاہور	صہ	۳۴	۱۶۳۰	محمد علی صاحب زیدی بجاجی لاہور	عہ	۱۲	ڈی ۲۵۳۷	عبدالسلام خان صاحب اچکزئی کوئٹہ	صر
۱۱	۱۶۰۳	خان بہادر ڈاکٹر یار محمد خاں صاحب "	عہ	۳۵	۱۶۳۱	ڈاکٹر جمال صاحب "	ہ	۱۳	۲۵۳۸	عبدالودود صاحب کمانڈر عنایت اللہ بچاہا	صر
۱۲	۱۶۰۴	رانا جنگ بہادر سنگھ "	صہ	۳۶	۱۶۳۲	شیخ عنایت اللہ صاحب "	صر	۱۴	۲۵۳۹	اے ایم مصطفیٰ صاحب کوئٹہ	صر
۱۳	۱۶۰۵	حکیم محمد حسن صاحب قرشی "	صر	۳۷	۱۶۳۳	سلامت اللہ صاحب "	صر	۱۵	۲۵۴۰	قاضی غضنفر حسین صاحب "	عار
۱۴	۱۶۰۶	ایم فرمان علی صاحب "	سے	۳۸	۱۶۳۵	ڈاکٹر شیخ عبدالحمید صاحب "	صر	۱۶	۲۵۴۱	غیاث الدین صاحب "	صہ
۱۵	۱۶۰۷	شیخ عبدالرحمٰن صاحب "	عار	۳۹	۱۶۳۶	ڈاکٹر محبوب ربانی صاحب "	صہ	۱۷	۲۵۴۲	سیٹھ فدا علی بجاجی "	صہ
۱۶	۱۶۰۸	شیخ محمد افضل صاحب تاجر "	عار	۴۰	۱۶۳۷	ڈاکٹر عبدالقوی صاحب لقمان "	صہ	۱۸	۲۵۴۶	شیخ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب "	عار
۱۷	۱۶۰۹	حکیم نیر واسطی صاحب "	صہ	۴۱	۱۶۳۸	پروفیسر منیر الدین صاحب "	ہ	۱۹	۲۵۴۷	عبدالکریم صاحب قریشی "	عار
۱۸	۱۶۱۱	ایک مسلمان، ریلوے پولیس گوجرانوالہ "	صہ	۴۲	۱۶۳۹	شیخ محمد اشرف صاحب "	صر	۲	۲۵۴۸	حفیظ الدین صاحب قدوائی "	للعہ
۱۹	۱۶۱۲	وحید اقبال صاحب "	صہ	۴۳	۱۶۴	مولوی عبدالحمید صاحب "	سے	۲۱	۲۵۴۹	سیٹھ محمد عثمان صاحب	ہ
۲۰	۱۶۱۳	مولانا عبدالمجید صاحب سالک "	صہ	۴۴	۱۶۴۱	محبوب حسن عالم صاحب "	عہ	۲۲	۲۵۵۰	میر اسد اللہ خان صاحب نوشیروانی "	صر
۲۱	۱۶۱۴	مولانا غلام رسول صاحب مہر "	صر	۴۵	۱۶۴۲	ڈاکٹر محمد سمیع صاحب "	ے	۲۳	۱۵۱ام	نواب زادہ شہباز خان صاحب نوشیروانی	ہ
۲۲	۱۶۱۵	مولانا مرتضیٰ احمد خاں صاحب "	سے	۴۶	۱۶۴۳	محمد رفیق صاحب رفیق جیک ہاؤس	سے	۲۴	۱۵۲ام	قاضی محمد قاسم خاں صاحب "	عہ
۲۳	۱۶۱۶	ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایم ڈی "	عہ	۱	۲۵۱۹	عبدالستار عبدالرحمٰن پیرزادہ ماکو سٹور	عہ	۲۵	۱۶۲ام	محمد سرفراز خاں صاحب سب جج "	صر
۲۴	۱۶۱۷	ماسٹر محمد احسان صاحب "	صر	۲	۲۵۲	مسٹر واحد بخش تو پیہ کلرک "	صر	۲۶	۱۶۵ام	حکیم نور محمد صاحب "	عار
۲۵	۱۶۱۸	مولوی عبدالمجید صاحب متقی "	عا	۳	۲۵۲۱	قاضی عبدالغنی فیض محمد صاحب "	عہ	۲۷	۱۶۶ام	محمد عالم سیٹھی صاحب "	عار
۲۶	۱۶۱۹	شیخ عبدالمجید صاحب "	سے	۴	۲۵۲۲	ایم اے انصاری صاحب دہڑی	صر	۲۸	۱۶۹ام	مولوی عبدالعزیز صاحب گرودوزیر تحصیلدار	صہ
۲۷	۱۶۲۱	محمد رفیق صاحب سائیکل ورکس "	سے	۵	۲۵۲۳	آخوند رسول بخش صاحب "	صر	۲۹	۱۷۱ام	خان صاحب عبدالصمد ملک عمرو بیرسٹر	صہ
۲۸	۱۶۲۳	میاں حسن دین صاحب "	سے	۶	۲۵۲۴	آغا گل حسین خان صاحب شکارپور "	سے	۳۰	۱۷۲ام	نذیر احمد صاحب جنجوعہ "	عہ
۲۹	۱۶۲۴	بابو محمد شریف صاحب "	صر	۷	۲۵۲۵	وڈیرہ حاجی رسول بخش خان صاحب "	صر	۳۱	۱۷۴ام	قاضی فضل اللہ صاحب ازغانستان	صہ
۳۰	۱۶۲۶	میر غلام رسول صاحب "	عہ	۸	۲۵۲۶	حاجی بی دادخان صاحب افغان "	صہ	۳۲	۱۷۵ام	ڈاکٹر حاجی جی ایچ قاسم صاحب "	ے
۳۱	۱۶۲۷	شیخ برکت علی صاحب	صر	۹	۲۵۳۲	مسٹر اللہ بچایا خاں صاحب "	صہ	۳۳	۱۷۶ام	حیدر بخش اللہ داد خان صاحب "	سے
۳۲	۱۶۲۸	ملک برکت علی صاحب ایڈووکیٹ "	عہ	۱۰	۲۵۳۳	محمد سلیم صاحب میجر بریگیڈیئر	عار	۳۴	۱۷۷ام	رضا محمد صاحب بھٹو "	عار
۳۳	۱۶۲۹	مولانا احمد علی صاحب	سے	۱۱	۲۵۳۶	حاجی فضل الٰہی صاحب "	سے	۳۵	۱۷۹ام	ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب حیدرآباد "	للعہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۶	۴۱۸۰	قاضی محمد اکبر صاحب حیدرآباد	ے	۵۲	۴۱۹۷	فداعلی دانی ایم لقمان جی صاحب "	ے	۶۸	۴۷۱۲	ڈاکٹر غلام رسول صاحب "	صہ
۳۷	۴۱۸۱	محمد صدیق میمن صاحب "	صہ	۵۳	۴۲۰۰	عبدالمجید ملکہ صاحب "	؎	۶۹	۴۷۱۲	محمد رمضان خاں صاحب "	عا
۳۸	۴۱۸۲	ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب "	ے	۵۴	۴۲۰۱	پی ایس نہتہ صاحب "	؎				
۳۹	۴۱۸۳	میر علی احمد خاں صاحب "	عہ	۵۵	۴۲۰۲	فرماں حسین غلام حسین صاحب موئی	ے			میزان للعہ ۴؍	
۴۰	۴۱۸۴	میر جان محمد خاں صاحب "	عہ	۵۶	۴۲۰۳	سعدالرحمن خاں صاحب اینڈ سنز "	عہ				
۴۱	۴۱۸۵	غلام علی صاحب جاگلا کراچی	للعہ	۵۷	۴۲۰۴	ایچ ایم حبیب اللہ صاحب	عہ			**مدراس**	
۴۲	۴۱۸۶	ایس جے اینڈ جی فضل الٰہی صاحب "	عہ	۵۸	۵۵۰	خاں بہادر حاجی عبدالحمید صاحب ایٹا	للعہ	۱	۴۵	مولانا محمد حسین محوی صاحب صدیقی مدرس	صہ
۴۳	۴۱۸۸	ڈاکٹر اے سعید صاحب "	ما	۵۹	۱۶۴۵	خاں ہدایت اللہ خاں صاحب قصور	صہ				
۴۴	۴۱۸۹	محمد فاضل صاحب "	صہ	۶۰	ذی ۱۶۴۸	ملک محمد ناظر صاحب بی اے قصور	ے			میزان صہ	
۴۵	۴۱۹۰	ڈاکٹر پی بی لال دانی صاحب "	صہ	۶۱	۱۶۵	مولوی محمد رفیق صاحب وکیل "	صہ			**دیگر**	
۴۶	۴۱۹۱	مولوی فصیح محمد حسن صاحب "	ے	۶۲	۴۷۰۳	محمد امین محمد سردار صاحبان "	صہ				
۴۷	۴۱۹۲	میر مقبول خاں صاحب "	عہ	۶۳	۴۷۰۵	چودھری محمد علاؤالدین صاحب لائل پور	ے	۱		محمد یوسف صاحب رینل کمپنی بھوپال	عا
۴۸	۴۱۹۳	حاجی یوسف صاحب نبی بخش صاحبان	عہ	۶۴	۴۷۰۶	ملک مسطور احمد صاحب "	ے	۲		مشیر الملک علامہ قاضی علی حیدر صاحب	عہ
۴۹	۴۱۹۴	اسحاق یعقوب سلیمان صاحب "	ے	۶۵	۴۷۰۷	چودھری الٰہی بخش صاحب رئیس	صہ				
۵۰	۴۱۹۵	سیٹھ احمد موسیٰ صاحب اینڈ برادرز "	صہ	۶۶	۴۷۰۹	میر عبدالقیوم صاحب حاجی "	صہ			میزان سے	
۵۱	۴۱۹۶	حاجی امام بخش چانڈو صاحب "	ما	۶۷	۴۷۱۱	میاں نعمت اللہ صاحب "	صہ				

(صفحہ ۱۲ کا بقیہ)

قوم میں کاہلوں کی تعداد بڑھتی ہے۔ کاہل والدین کاہل اور بے عمل بچے پیدا کرتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے آج ہندوستان کے طول و عرض میں باعمل مسلمانوں کی کتنی کمی ہے۔ دوسری قومیں محنت کرتی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں دیکھیے کب تک ہماری آنکھیں بند رہتی ہیں۔

جامعہ

R. L. No. 4407

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

طابع و ناشر شفیق الرحمن قدوائی نے دفتر ہمدردان جامعہ قرول باغ
نئی دہلی سے شائع کیا

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

ایڈیٹر

خواجہ عبدالحیٔ فاروقی

(ناظم حلقۂ ہمدردانِ جامعہ)

جلد ۶	اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۹ھ	نمبر ۱

فہرست مضامین

قیمت سالانہ صر قیمت فی پرچہ ۲ر

تعلیم و ترقی

جامعہ ملیہ اسلامیہ

قرآن مجید (عربی حروف) کی تعلیم کے لئے عام خیال یہ ہے کہ اردو میں رواں ہونے کے بعد عربی قاعدہ پڑھنا بہت آسان ہو جاتا ہے اور بعض کے لئے اتنا آسان کہ وہ استاد کی مدد کے بغیر ہی قرآن سیکھ سکتے ہیں۔ یہ خیال ہم لوگوں کا بھی رہا ہے اور اسی لئے اب تک عربی کے سبق کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا، الا ماشاءاللہ۔ لیکن اب تعلیمی تجربے سے دو باتوں کا اندازہ ہوا ایک یہ کہ ہر طالب علم اردو میں رواں ہو کر عربی میں آسانی نہیں پاتا، ایسے لوگوں کا تناسب بہت ہی کم ہے دوسرے یہ کہ طالب علم اردو پڑھ کر اپنے آپ کو فاضل سے کم نہیں سمجھتا پھر اسے ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ قرآن کے لئے مزید وقت لگائے اور چند مہینے اور طالب علموں کے زمرہ میں شامل رہے۔ مرکز کے کئی طالب علم جو اپنی مزدوری سے وقت نکال کر نہ صرف اردو سیکھ گئے بلکہ مسرت بخش امتیاز حاصل کر چکے ہیں لیکن قرآن نہیں جانتے اور نہ اب ہر سر ہو طالب علم بننا چاہتے ہیں بس رمضان اور رمضان کے مہینے اپنی خیر و برکت کے لئے معلوم و مشہور ہیں، عام طور پر مسلمان ان مہینوں کا لحاظ کرتے ہیں بالخصوص رمضان کا اور اس مہینے میں قرآن کا بھی کچھ حق سمجھتے ہیں رمضان کی اس برکت سے ہمیں بڑی تقویت حاصل ہوئی اور یہ سوچا کہ کیوں نہ ہم بھی ان مہینوں کو قرآن کے لئے خاص کر دیں۔ دس مہینے اردو رہی ان دو مہینوں میں عربی سہی۔ اور اس خیال سے عربی کے مبارک کام کا آغاز ہو گیا۔

قرآن کی تعلیم کے سلسلہ میں مرکز نے اپنی بستی اور متعلقین کی عربی خواندگی کا ایک جائزہ لینے کی بھی کوشش کی۔ یہ کوشش ایسی نہیں ہے جو آسانی سے کامیاب ہو جائے طرح طرح کی عام دشواریوں کے علاوہ جو اردو کا جائزہ لینے میں پیش آ چکی ہیں یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ نہیں چاہتے کہ ان کا قرآن نہ جاننے کا عیب کسی کو معلوم ہو اس لئے کہ بہت سے تعلیم یافتہ بزرگ ایسے ہیں جن کے متعلق قرآن نہ جاننے کا گمان تک نہیں ہو سکتا لیکن اتفاق کہ وہ اس دولت سے محروم ہیں۔

گوناگوں دشواریوں کے باوجود جو معلومات حاصل ہو سکی ہے اسے ہم پیش کر رہے ہیں۔ بڑی ناسپاسی ہو گی اگر ہم بستی کے کرم فرماؤں کا شکریہ ادا نہ کریں جنھوں نے اس کام میں مدد فرمائی۔

ہماری بستی کے کل تعلیم یافتہ جن سے اس سلسلہ میں نیاز حاصل ہوا اکتالیس ہیں، ان میں آٹھ ایسے ہیں جو قرآن مطلق نہیں جانتے اور ان آٹھ میں سب صاحب حیثیت لوگ ہیں، اور اپنی عام تعلیم میں معیاری درجہ رکھتے ہیں۔

خواتین کا جائزہ ہم نے نزار دو میں لیا تھا اور نہ اس عربی میں لیا اس لئے کہ اس میں سوا شکل ہے لیکن جو چیز آپ ہی آپ معلوم ہوگئی وہ یہ خوش خبری تھی کہ ان میں ۱۲ میں سے پانچ حضرات کے دولت کدے قرآنی تعلیم کے مکاتیب ہیں جہاں مائیں بہنیں اور بیٹیاں اس پاک کام میں لگی رہتی ہیں۔ سچ کہا ہے مومن خاں نے ؎

نیکی کی تم تصویر ہو عفت کی تم تدبیر ہو
ہو دین کی تم پاسباں ایماں سلامت تم سے ہے

ہم نے جہاں "گھر کی شہزادیوں" اور "شہر کی آبادیوں" کو دین کی پاسبانی کرتے ہوئے پایا وہاں ایسے بھائی بھی ملے جو اپنے چھوٹے بھائیوں کے شاکی ہیں کہ کسی طرح نہیں پڑھتے، ایسے والدین سے ملاقات ہوئی جو اپنی اولاد سے اس معاملہ میں مایوس ہو چکے ہیں ایسے بوڑھے بھی جن کی ساری عمر روتے اور جھینکتے گزر گئی لیکن لڑکے نے سپارہ نہیں پڑھا ایک خاص بزرگ جن کی مذہبیت کا یہ عالم ہے کہ صبح سے شام اور شام سے صبح تک اوراد و وظائف میں غرق رہتے ہیں ان کے بلند اقبال صاحبزادے اپنی اسکول اور کالج کی تعلیم میں نمایاں درجہ رکھتے ہیں لیکن قرآن کا ایک حرف نہیں جانتے موصوف نے بڑی منت سے فرمایا کہ کسی طرح انھیں پڑھا دو تو بڑا احسان ہو۔

ہم نے ایک مسلماں گلی کے بچوں کا جائزہ بھی لیا جو درج ذیل ہے۔

نام	عمر	تعلیم	قرآن	حفظ سورتیں	نماز	کلمہ	کیفیت
"ط"	۱۱ سال	چوتھی جماعت	پہلا پارہ	۶	×	✓	۰
"ر"	۱۳ "	"	×	×	×	✓	۴
"ع"	۱۹ "	خواندہ	×	۳	½	✓	
"د"	۱۴ "	"	بھول گیا	۱۰	✓	✓	۲
"غ"	۱۰ "	چوتھی جماعت	×	×	×	×	[illegible]
"ا"	۱۱	×	×	×	×	×	
"گ"	۱۵ "	آٹھویں جماعت	×	۳	×	×	[illegible]
"ی"	۱۸ "	نویں جماعت	✓	۱۵	✓	✓	
"ص"	۱۸ "	آٹھویں جماعت	×	دو ایک	×	✓	۵
"ب"	۱۶ "	نویں جماعت	×	دو چار	✓	✓	۵

۱ ان کے والد خوش حال ہیں، چاہیں تو نماز سکھانے کے لئے باقاعدہ انتظام کر سکتے ہیں

۲ یہ بھی کھاتے پیتے گھرانے کا بچہ ہے۔ دن بھر کھیلتا کودتا ہے۔ بڑوں کو اس کی نماز کی فکر ہے نہ قرآن کی۔

۳ معاش سے بے فکر حافظ صاحب کے بیٹے ہیں، قرآن مکمل پڑھا تھا اور اب بھول گئے۔

۴ ایک متمول باپ کے بیٹے اور متدین گھرانے کے چشم و چراغ ہیں نماز نہیں آتی۔ بڑے (۱۸ سال) کو کلمہ تک نہیں آتا۔

۵ خود پڑھا لکھا ہے۔ فرصت بھی کافی ہوتی ہے۔ عام مطالعہ کا اتنا شوقین ہے کہ مرکز کی دو سو ڈھائی سو کتابیں نظر سے گزر چکی ہیں مگر قرآن کی قسم ہے۔

۶ اپنے درجے کا بہت ہونہار طالب علم ہے، انگریزی، فارسی، اردو سب میں طاق، قرآن نہیں آتا۔

اب ایک ایسے اسلامی اسکول کا حال سنئے جو اپنی اسلامیات کے لئے غیر معمولی شہرت کا مالک ہے

چوتھی سے چھٹی جماعت تک ۱۰۵ طالب علم

قرآن بالکل نہیں آتا	پچاس
دو ایک پارے پڑھے ہیں	۲۵
پڑھا تھا مگر بھول گئے	۱۵
قرآن آتا ہے	۱۵
حافظ	۲
آخری منزل میں ہیں	۵

اسی قسم کے چند اور نقشے بھی تیار کئے ہیں اور چند تیار ہو رہے ہیں جن سے نہ صرف ہمارے کام میں مدد ملے گی بلکہ امید ہے کہ دوسروں کو بھی بہت فائدہ پہنچیگا۔

شعبان اب ختم ہو رہا ہے اور محض رمضان اس کے لئے کافی نہیں ہے کہ ہم اپنے موجودہ طالب علموں کو قرآن پڑھا لے جائیں یا قرآن پڑھنے کے قابل بنا دیں اس لئے اس سلسلے کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھنا ہوگا جس طرح اب قرآن کے ساتھ ساتھ اردو کا درس بھی جاری ہے اسی طرح رمضان کے بعد اردو کے ساتھ عربی کا سبق ہوتا رہے گا۔ اور اس سلسلے میں ہم عربی پڑھانے کے کسی مفید تر طریقے سے روشناس ہو جائیں گے وما توفیقی الا باللہ۔

تعلیمی نمائش

(جناب سید احمد علی صاحب نگران تعلیمی مرکز جامعہ)

ملک میں جہاں جگہ جگہ صنعتی نمائشیں ہوتی ہیں وہاں ساتھ ساتھ تعلیمی نمائش کا انتظام بھی ہوتا ہے تعلیمی نمائش میں بھی طرح طرح کی چیزیں یوں رکھ دی جاتی ہیں جیسے وہ بہت انوکھی ہیں اور دیکھنے والوں کو انھیں دیکھ کر تعجب ہوگا۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا دیکھنے والے انھیں دیکھ کر چلے جاتے ہیں اور اس سے جو فائدہ انھیں ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہوتا۔ اس کی پہلی وجہ تو انتظام کی خرابی ہوتی ہے۔ والنٹیر اور دکھانے والے دیکھنے والوں کو برابر چلتے رہنے اور آگے بڑھتے رہنے کا حکم دیتے رہتے ہیں گویا تعلیمی چیزیں بھی اسی طرح دیکھ لی جائیں گی جیسے کوئی نئی قسم کا چرخا یا بہت باریک کپڑا ہے جو اپنے ہی ملک میں ہاتھ کے سوت سے بنا گیا ہو۔

تعلیمی نمائش کا انتظام اگر صنعتی نمائش کے ساتھ بھی کیا جائے تو اس کے دکھانے کا طریقہ صنعتی نمائش سے الگ ہونا چاہئے صنعتی نمائشیں عام لوگوں کے لئے ہیں اور انھیں اس طرح سجایا جاتا ہے کہ لوگوں کو یہاں آکر سیر و تماشے کا مزہ آئے لیکن سیر تماشہ تعلیمی نمائش کے سکشن میں نہیں ہو سکتا جو لوگ وہاں صرف سیر تماشے کے لئے جاتے ہیں انھیں مایوس ہونا پڑتا ہے لکھنؤ اور لاہور کی نمائشوں میں اس کا تجربہ ہو چکا ہے اور اب تری پوری اور رام گڑھ کانگریس کی نمائشوں میں بھی اچھی طرح اس کا تجربہ ہوا ہے۔ عام لوگوں کو تعلیمی نمائش میں اس لئے مزہ نہیں آتا کہ سب کی سب چیزیں ان کی دلچسپی سے اونچی ہوتی ہیں ا وہ ان کو سمجھتے ہی نہیں اور اس لئے وہاں آکر نہ تو کچھ سیکھ ہی سکتے ہیں اور نہ کچھ مزا ہی آتا ہے۔ اور وہ لوگ جو وہاں کی لگی ہوئی چیزوں کو سمجھنا چاہتے ہیں لوگوں کے دھکے اور سب سے زیادہ والنٹیر اور دکھانے والوں کی پکار سے گھبرا جاتے ہیں۔ اور بغیر کسی چیز کو دیکھے بھالے یا سمجھے بوجھے پورا چکر لگا کر واپس ہو جاتے ہیں۔

سنہ میں ایک تعلیمی نمائش تعلیمی کانفرنس کے ساتھ بنارس میں ہوئی تھی وہ تعلیمی کانفرنس میں آنے والوں یا تعلیم سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ہی تھی اور دوسری ہر طرح کی نمائشوں سے الگ تھی۔ وہ صحیح معنوں میں تعلیمی نمائش تھی جن لوگوں نے وہاں آکر چیزوں کو دیکھا انھوں نے اس کے دیکھنے میں اپنا کافی وقت لگایا اور جس کی پسند اور دلچسپی کی جو چیزیں تھیں وہ اپنی پسند کے لحاظ سے چیزوں کو دیکھتا تھا۔ یو۔ پی کے بہت سے اسکولوں کے بچوں کا کام وہاں لگایا گیا تھا۔ انگریزی اردو، ہندی، جغرافیہ، تاریخ اور ڈرائنگ کی کاپیاں چھانٹ چھانٹ کر کے جمع کی گئی تھیں بچوں کے بنائے ہوئے تاریخ اور جغرافیے کے نقشے چن چن کر لگائے گئے تھے۔ صرف یو۔ پی ہی کے صوبے سے سامان نہیں آیا تھا بلکہ بہت سی ریاستوں

سے بھی چیزیں آئی تھیں۔ ہر مضمون کا کمرہ الگ الگ تھا اور ان میں بچوں کے کاموں کو قاعدے سے لگایا گیا تھا یہ نمائش بہت ہی کامیاب تھی۔

یہ سب کچھ میں نے اس لئے بتایا کہ تعلیمی نمائش کا ڈھنگ دوسری نمائشوں سے بالکل الگ ہے اور ہونا چاہیئے جو کچھ سنہ ۳۳ء میں ہوا اس میں بھی آج کل کی نئی نئی تبدیلیوں کو دیکھتے ہوئے بہت کچھ ردوبدل کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کے کام، پڑھانے کے طریقے، کام کے نتیجے کے ریکارڈ اور استادوں کی محنت سے جو پڑھانے لکھانے کا سامان جمع ہوتا ہے اسے نمائش میں خاص جگہ ملنی چاہیئے تعلیمی نمائشوں کو مضمونوں کے لحاظ سے سجانا کم سے کم ابتدائی مدرسوں کے کاموں کے لئے تو بالکل مناسب نہیں ہے۔ ابتدائی مدرسوں کے کاموں کو درجہ وار سجانا چاہیئے بچوں کے اچھے کام، پڑھانے کے طریقے اور ان کے نتیجوں کے ریکارڈ اور پڑھانے کے سامان کو خاص جگہ ملنی چاہیئے۔ بچوں کے اچھے کاموں میں ان کے مضمونوں کے ریکارڈ ان کی سوچی ہوئی تجویزیں ان کی بنائی ہوئی ڈرائنگ اور نقشے جو کسی بات کے سمجھانے کے سلسلے میں انھوں نے تیار کئے ہوں رکھے جاسکتے ہیں اوپر کے درجوں کا اس طرح کا کام رکھا جاسکتا ہے مثلاً بچوں کے لکھے ہوئے شعر اگر بچوں نے کسی قصہ کو ڈراموں کی شکل میں لکھا ہو یا کسی قصہ کو نثر سے نظم میں تبدیل کیا ہو یا نظم سے نثر میں ہو اور اسی قسم کے بہت سے کام ہوسکتے ہیں۔

بچوں کے کاموں کے نمونے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم نے ان میں کیا کیا تبدیلیاں کی ہیں ان میں خود سوچنے کی عادت کہاں تک پیدا کی ہے۔ بچہ اپنی طبیعت کی اُپج کو لکھنے، نظم کہنے یا ڈرائنگ بنا کے ظاہر کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ اس کی طبیعت کا جھکاؤ کس طرف ہے اُسے ڈرائنگ زیادہ پسند ہے یا اس میں شعر کہنے سے قدرتی لگاؤ ہے یا وہ مضمون اچھے لکھ سکتا ہے۔

بچوں کے اس قسم کے کاموں کے ریکارڈ رکھنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان کے پچھلے اور موجودہ کام میں مقابلہ کرکے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ آگے بڑھا یا پیچھے ہٹ گیا ہے۔ اگر کسی مدرسوں کے بچوں کا کام الگ الگ رکھا جائے تو ان کاموں سے ہر مدرسے کی جماعت کے کام کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

ہم اپنے مدرسے میں جہاں بچوں کے مختلف کاموں کا ریکارڈ رکھتے ہیں وہاں اس بات کا بھی انتظام کرتے ہیں کہ بچہ اپنے طور پر اپنی باتیں دوسروں کو سمجھا سکے۔ نمائش کے کمرے، دکان، بنک، تحفہ خانہ اور باغیچے کے بارے میں دیکھنے والوں کو سمجھا سکے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جہاں بچہ لکھ کر اپنی باتیں دوسروں کو بتاتا ہے وہاں بول کر بھی اپنا مطلب دوسروں کو بلا جھجک سمجھا سکے اگر نمائشوں میں بھی بچے اپنے مدرسے کے کئے ہوئے کام دیکھنے والوں کو خود ہی سمجھائیں تو دیکھنے والوں کے دلوں کا شک بھی دور ہوسکتا ہے اور وہ بچوں کے کاموں کا اندازہ بھی زیادہ اچھی طرح لگا سکتے ہیں۔ تعلیمی نمائشوں میں دوسرے لوگ سمجھانے کے کام پر رکھے جاتے ہیں وہ چونکہ خود سب چیزوں کو اچھی طرح نہیں جانتے اس لئے

دوسروں کو بھی نہیں سمجھا سکتے۔ اگر استاد اس کام کو کرتے ہیں تو وہ ساری باتیں بڑھا چڑھا کر بتاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دیکھنے والا ٹھیک بات نہیں معلوم کر سکتا ہے۔

بچوں کے اچھے کام کے نمونوں کے بعد طریقہ تعلیم کے دکھلانے کی ضرورت ہے یعنی کس مدرسے میں کس طریقہ سے تعلیم دی جاتی ہے حرفہ کے ذریعے یا اور کسی مشغلہ کے ذریعے۔ کسی ایک حرفہ کے ذریعے یا کئی ایک حرفوں کے ذریعے کتنی سیریں کرائی گئیں، کتنے مشاہدے کرائے گئے؟ کورس کا کتنا حصہ کس خاص حرفہ کے ذریعے پڑھایا گیا، کتنا دوسرے حرفوں کے ذریعے پورا ہوا۔ مشاہدے اور تعلیمی سیروں کے ذریعے کتنا کام ہوا؟ یہ ایک خاکہ ہوگا اور ایک ریکارڈ ہوگا جس سے دوسروں کو مدد ملے گی وہ اس طرح کے خاکوں سے اپنے کاموں کو اچھا بنا سکیں گے۔

طریقہ تعلیم کے متعلق رپورٹ بھی تیار کی جا سکتی ہے۔ لیکن ہر مدرسہ اپنے طریقہ کار کو ڈائگرام کی صورت میں پیش کرے تو بہت تھوڑی دیر میں سب باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جہاں بچوں کے کاتے ہوئے سوت، بنے ہوئے کپڑے، کارڈ بورڈ کے نمونے اور لکڑی کی چیزیں دکھائی جائیں وہاں یہ بات بھی صاف صاف لوگوں کے سامنے آنی چاہئے کہ ان کاموں کے کرانے میں تعلیمی کام کس کس طریقے سے ہوا۔ کوئی سبق، کوئی حساب کا سوال، کوئی ڈرائنگ، کوئی اقلیدس کا مسئلہ بتلانے کی ضرورت اس طرح کام کے دوران میں پیش آئی۔ ایک آدھ سبق بھی پیش کرنے کی ضرورت ہے جس سے اس بات کا اچھی طرح اندازہ ہو سکے کہ یہ سبق اس کام کے سلسلے میں بے میل اور بے جوڑ نہیں رہا۔

حرفہ اور تعلیم کے میل کو بہت پھیلا کر اور سمجھا کر نمائشوں میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے کام کرنے والے ابھی اس شبہ میں ہیں کہ یہ میل اچھی طرح ہو بھی سکتا ہے یا نہیں۔ وہ زیادہ تر اسی کے متعلق سوالات کرتے ہیں۔ مضمون پڑھ کر اور لکچر سن کر دل کو اطمینان نہیں ہوتا اگر مختلف حلقوں کے مدرسے اپنے اچھے اچھے اسباق نمائشوں میں پیش کریں اور ان کو چارٹوں کی صورت میں نمائش کے کمروں میں لگائیں تو ان شبہ کرنے والوں کا شبہ دور ہو سکتا ہے۔ اور تعلیم و حرفہ کا میل اور لگاؤ ان کی سمجھ میں آ سکتا ہے۔

(باقی)

تعزیت

گذشتہ سال مدرسۂ ابتدائی جامعہ نگر میں سندھ کے ایک متمول اور پرجوش خاندان کے چار بچے داخل ہوئے تھے۔ ان میں سے حاجی بی بخش صاحب کا ایک بچہ غلام حسین چوتھے درجے میں پڑھتا تھا۔ وہ اس سال بھی جامعہ میں آیا تھا۔ قضا کار موسمی بخار میں مبتلا ہوگیا اور ایک ہفتے کی مختصر علالت کے بعد اس کا انتقال ہوگیا

انا للہ وانا الیہ راجعون

جامعہ کی آبادی ماشا اللہ بڑھ رہی ہے۔ اساتذہ طلبا اور دیگر عملے کو ملا کر سات آٹھ سو کی آبادی میں اگر کبھی کبھار ایک آدھ موت کا حادثہ ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں مگر باوجود جامعہ پھیل جانے کے اہل جامعہ ایک دوسرے سے ایسے وابستہ ہیں کہ ایک معمولی سے واقعہ سے بھی ساری برادری میں بے چینی پھیل جاتی ہے۔ غلام حسین مرحوم کو موت کے پنجے سے بچانے کے لئے پورے خاندان نے دوڑ دھوپ کی۔ طبی امداد، دیکھ بھال، غذا، دوا، دعا جو کچھ ممکن تھا سب کچھ کیا گیا مگر موت کی دوا کس کے پاس ہے آخر وہ آکر رہی اور جامعہ کے پورے خاندان کو سوگوار کر گئی۔

اس بچے کا سندھ کے جس خاندان سے تعلق ہے وہ بہت دلیر اور خدا پرست ہے۔ جب جامعہ کے بچوں نے مرحوم کی دلفگار ماں کو یہ حسرتناک خبر پہنچائی اور تعزیت کا تار بھیجا تو اس کے جواب میں جو تار آیا ہے وہ اس زمانے میں ایک انوکھی بات ہے خدا کے فضل سے اسلام کے آغوش میں اب بھی ایسے قابل رشک والدین موجود ہیں جن کا وظیفۂ زندگی اب بھی اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہے۔

ہم اس حادثے میں مرحوم کی والدہ اور بھائی میر علی احمد خاں صاحب تالپور اور دیگر اعزا کے شریک غم ہیں اور صابر و شاکر ہیں کہ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ آخر میں بچے کے سرپرست جناب میر علی احمد خاں صاحب کا جوابی تار یہاں نقل کر کے دست بدعا ہیں کہ خدائے تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق بخشے اور اپنے کسی کام کے قابل بنائے۔

تار مدرسۂ ابتدائی جامعہ نگر کے بچوں کے نام

تمہارے تار کا شکریہ، تمہارا ہمدردی کا پیام (غلام حسین مرحوم کی) والدہ کو پہنچا دیا گیا ہے۔ غلام حسین کو جامعہ میں اس غرض کے لئے پڑھایا جا رہا تھا کہ وہ غلبۂ اسلام کے لئے سپاہی بنے مجھے امید ہے کہ تم اس مقصد کو پورا کرو گے

(جناب میر علی احمد خاں صاحب)

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے اُن کرم فرماؤں کے اسمارِ گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۵۷۴	ڈاکٹر حاجی عبدالرزاق صاحب دہلی	۱۸	۵۹۱	ملک حاجی محمد حسین صاحب گلے سی ہو ہدر زونکاب	۳۵	۶۰۸	محمد اسمٰعیل فخر پاروی صاحب بمبئی
۲	۵۷۵	محمد احمد صاحب ،،	۱۹	۵۹۲	فرخ مرزا صاحب دہلی	۳۶	۶۰۹	عبداللطیف خاں محمد شفیع خاں صاحب دہلی
۳	۵۷۶	عبدالغفور صاحب ،،	۲۰	۵۹۳	ایس ایم رفیق صاحب ،،	۳۷	۶۱۰	شیخ محمد یونس صاحب ،،
۴	۵۷۷	حکیم محمد الیاس صاحب ،،	۲۱	۵۹۴	حکیم علی رضا خاں صاحب ،،	۳۸	۶۱۱	محمد حسنین صاحب تحصیلدار مظفر ،،
۵	۵۷۸	مسٹر فصیح الدین صاحب ،،	۲۲	۵۹۵	مرزا محمد سعید صاحب ،،	۳۹	۶۱۲	سید مسعود احمد صاحب ،،
۶	۵۷۹	مولانا عبدالجبار صاحب ،،	۲۳	۵۹۶	محمد سعید صاحب ،،	۴۰	۶۱۳	چودھری مختار احمد خاں صاحب بی ،،
۷	۵۸۰	سید صغیر علی قادری صاحب ،،	۲۴	۵۹۷	کنور عباس علی خاں صاحب ،،	۴۱	۶۱۴	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب دہلی
۸	۵۸۱	محمد اسماعیل صاحب ،،	۲۵	۵۹۸	قاضی علاء الدین صاحب ،،	۴۲	۶۱۵	ایم حامد مرزا صاحب ،،
۹	۵۸۲	مصباح الدین صاحب ،،	۲۶	۵۹۹	عبدالرحیم صاحب ،،	۴۳	۶۱۶	نور الاسلام صاحب ،،
۱۰	۵۸۳	مسٹر محمد دین صاحب ،،	۲۷	۶۰۰	نصرت اللہ صاحب ،،	۴۴	۶۱۷	سید علی [illegible]
۱۱	۵۸۴	محمد یوسف علاء الدین صاحب ،،	۲۸	۶۰۱	محمد صمصام الحق صاحب ،،	۴۵	۶۱۸	سید محمد ہادی صاحب بنوی کیمپ
۱۲	۵۸۵	عبدالغنی صاحب ،،	۲۹	۶۰۲	فضل احمد خاں صاحب ،،	۴۶	۶۱۹	غلام حیدر خاں صاحب ،،
۱۳	۵۸۶	مسٹر علمدار حسین صاحب ،،	۳۰	۶۰۳	شاہ محمد بشرا صاحب ،،	۴۷	۶۲۰	سید توکل حسین صاحب ،،
۱۴	۵۸۷	محبوب عالم صاحب لاہور	۳۱	۶۰۴	مولوی حفیظ اللہ صاحب ،،	۴۸	۶۲۱	سید سعید عباس [illegible] صاحب ،،
۱۵	۵۸۸	محمد یوسف محمد سعید صاحبان ،،	۳۲	۶۰۵	حسن مرزا صاحب ،،	۴۹	۶۲۲	ملک محمد اسمٰعیل صاحب ،،
۱۶	۵۸۹	حاجی صاحب شیخ غلام محمد صاحب گجرات	۳۳	۶۰۶	محمد ہاشم خاں صاحب ،،	۵۰	۶۲۳	[illegible]
۱۷	۵۹۰	ملک عبدالکریم عبدالعزیز صاحبان ،،	۳۴	۶۰۷	سید ذاکر حسین صاحب ،،	۵۱	۶۲۴	سید محمد [illegible]

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۵۲	۶۶۲۵	شاہ محمد فخر الزماں صاحب وکیل [illegible]	۶۸	۶۶۴۱	محمد انیس صاحب نگینہ	۸۴	۶۶۵۷	مولانا شاغل فخری صاحب بجنور
۵۳	۶۶۲۶	محمد عیسیٰ خوردہ فروش گونڈہ	۶۹	۶۶۴۲	سید مقصود حسین صاحب نجیب آباد	۸۵	۶۶۵۸	عبد المجید خاں صاحب تحصیلدار 〃
۵۴	۶۶۲۷	ضمیر احمد صاحب ضلعدار اترولا گونڈہ	۷۰	۶۶۴۳	عبد الرشید صاحب سب رجسٹرار 〃	۸۶	۶۶۵۹	ماسٹر سلیم الدین صاحب 〃
۵۵	۶۶۲۸	فتح بہادر خاں بیگم فتح بہادر خاں بلرام پور	۷۱	۶۶۴۴	ابراہیم خاں صاحب 〃	۸۷	۶۶۶	شیخ اللہ دیا صاحب 〃
۵۶	۶۶۲۹	مفتی محمد اسحٰق حسین صاحب رئیس نگینہ	۷۲	۶۶۴۵	مولانا قمر الدین صاحب 〃	۸۸	۶۶۶۱	قاضی مقصود علی صاحب [illegible]
۵۷	۶۶۳۰	نزاکت حسین صاحب وکیل 〃	۷۳	۶۶۴۶	مولوی حسین الدین صاحب 〃	۸۵	۶۶۶۲	سید ضیاء الدین حیدر صاحب نہٹور
۵۸	۶۶۳۱	محمد ضیاء الدین صاحب قاضی سرائے 〃	۷۴	۶۶۴۷	سید حسین علی صاحب 〃	۹	۶۶۶۳	سید رضاء الدین حیدر صاحب 〃
۵۹	۶۶۳۲	نظیر الحسن صاحب انسپکٹر 〃	۷۵	۶۶۴۸	انیس الرحمٰن خاں صاحب 〃	۹۱	۶۶۶۴	محمد معین صاحب 〃
۶۰	۶۶۳۳	سید نذر عباس صاحب رئیس 〃	۷۶	۶۶۴۹	ضمیر حسین صاحب 〃	۹۲	۶۶۶۵	سید مبارک حسین صاحب 〃
۶۱	۶۶۳۴	محمد فضل باری صاحب سب رجسٹرار 〃	۷۷	۶۶۵۰	شیخ عبد اللطیف صاحب 〃	۹۳	۶۶۶۶	ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب 〃
۶۲	۶۶۳۵	حافظ سید توقیر علی صاحب 〃	۷۸	۶۶۵۱	مشتاق خاں صاحب 〃	۹۴	۶۶۶۷	سید مشتاق احمد صاحب 〃
۶۳	۶۶۳۶	مولوی مقصود علی صاحب 〃	۷۹	۶۶۵۲	عبد الحکیم صاحب 〃	۹۵	۶۶۶۸	سید مظہر حسین صاحب 〃
۶۴	۶۶۳۷	مصطفیٰ حسین صاحب 〃	۸۰	۶۶۵۳	شیخ عظیم اللہ صاحب 〃	۹۶	۶۶۶۹	سید انعام حیدر صاحب 〃
۶۵	۶۶۳۸	سید عبد الجلیل صاحب رضوی 〃	۸۱	۶۶۵۴	حاجی حکیم بشیر علی خاں صاحب 〃	۹۷	۶۶۷	سید سردار حسین صاحب 〃
۶۶	۶۶۳۹	سید ظل حسین صاحب رضوی 〃	۸۲	۶۶۵۵	مولوی احمد اللہ صاحب 〃	۹۸	۶۶۷۱	شیخ محمد نبی صاحب 〃
۶۷	۶۶۴۰	شیخ تجمل حسین صاحب رئیس 〃	۸۳	۶۶۵۶	عبد المجید صاحب نمبردار 〃	۹۹	۶۶۷۲	سید مشرف علی صاحب 〃

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو ستمبر ۱۹۴۳ء میں ہمیں اپنے منتظمین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشنے دفتر ممنون ہوگا

- اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیے۔ (مرتب)

مستقل امداد ستمبر ١٩٤٠ء دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
١	٥٧٤	سید شاہد علی مع برادران دہلی	صہ	٢٢	ڈی ٥٠٤٥	سید غلام حسنین صاحب دہلی	عہ	٤٣	ڈی ٥٠٦٦	میاں غلام علی صاحب دہلی	١ر
٢	٥٧٧	خواجہ عبدالمجید خاں صاحب "	ے	٢٣	٥٠٤٦	طاہر علی صاحب "	صہ	٤٤	٥٠٦٧	منشی عشمت اللہ صاحب "	۸ر
٣	٥٧٨	حکیم محمد الیاس صاحب "	۴ر	٢٤	٥٠٤٧	مرزا فضل محمد صاحب "	۸ر	٤٥	٥٠٦٨	حکیم حامد میاں صاحب "	۸ر
٤	٥٩٣	شمعون احمد صاحب "	صہ	٢٥	٥٠٤٨	فرساد صاحب "	صہ	٤٦	٥٠٦٩	حکیم احمد حسن خاں صاحب "	۴ر
٥	٥٠٢٨	حاجی شیخ سنے عبدالرزاق "	عہ	٢٦	٥٠٤٩	ضیاء الدین صاحب "	۶ر	٤٧	٥٠٧٠	حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۴ر
٦	٥٠٢٩	آفتاب الدین صاحب "	عہ	٢٧	٥٠٥٠	شیخ عبدالمجید صاحب "	عہ	٤٨	٥٠٧١	سید معین الدین صاحب "	صہ
٧	٥٠٣٠	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴ر	٢٨	٥٠٥١	حکیم عبدالرزاق صاحب "	۴ر	٤٩	٥٠٧٢	لیڈی ڈاکٹر مسز الطاف محمود "	عہ
٨	٥٠٣١	عبدالکریم صاحب صدیقی "	۴ر	٢٩	٥٠٥٢	ابوسعید الرحمن صاحب "	۴ر	٥٠	٥٠٧٣	شیخ محمد یوسف صاحب "	۴ر
٩	٥٠٣٢	حکیم حاجی عبدالحمید خاں صاحب "	صہ	٣٠	٥٠٥٣	سید سلیم الدین صاحب "	۴ر	٥١	٥٠٧٤	غلام غوث فرید صاحب "	۸ر
١٠	٥٠٣٣	حاجی نور الدین صاحب	۸ر	٣١	٥٠٥٤	عبدالغفور صاحب دھری	عہ	٥٢	٥٠٧٥	بیگم صاحبہ بذریعہ غلام فرشتہ صاحب	۸ر
١١	٥٠٣٤	عنبر الدین صاحب "	۸ر	٣٢	٥٠٥٥	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحب "	ے	٥٣	٥٠٧٦	حامد سعید خاں صاحب "	۸ر
١٢	٥٠٣٥	ایم محمد دین صاحب "	عہ	٣٣	٥٠٥٦	محمد عبدالخالق صاحب "	عہ	٥٤	٥٠٧٧	ابو محمد ابراہیم صاحب "	۴ر
١٣	٥٠٣٦	حاجی عباد اللہ خاں صاحب "	عاہ	٣٤	٥٠٥٧	منشی خورشید عالم صاحب "	عہ	٥٥	٥٠٧٨	منشی شمس الدین صاحب "	۴ر
١٤	٥٠٣٧	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴ر	٣٥	٥٠٥٨	میاں حاجی منور الدین صاحب "	صہ	٥٦	٥٠٧٩	پروفیسر مولانا عبدالرحمن صاحب	۸ر
١٥	٥٠٣٨	رحمت اللہ خاں صاحب "	۴ر	٣٦	٥٠٥٩	حاجی شرف الدین صاحب "	۴ر	٥٧	٥٠٨	احمد اسلام [illegible] صاحب "	[illegible]
١٦	٥٠٣٩	میر عزیز الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر "	صہ	٣٧	٥٠٦٠	ابو محمد شفیع صاحب "	۸ر	٥٨	٥٢٠٣	مولوی عبدالرب صاحب "	صہ
١٧	٥٠٤٠	سید حفیظ الدین صاحب "	۸ر	٣٨	٥٠٦١	محمد عارف صاحب "	صہ	٥٩	٥٢٠٤	خان بہادر عبدالحکیم صاحب "	[illegible]
١٨	٥٠٤١	سید شمس الدین صاحب "	۸ر	٣٩	٥٠٦٢	ابو فیض محمد صاحب "	۸ر	٦٠	٥٢٠٥	ایم طفیل احمد صاحب "	[illegible]
١٩	٥٠٤٢	محمد بدر الدین احمد صاحب "	صہ	٤٠	٥٠٦٣	سید عبداللطیف خاں صاحب "	۸ر	٦١	٥٢٠٦	خواجہ غلام السیدین صاحب "	صہ
٢٠	٥٠٤٣	محمد اختر الدین صاحب "	للعہ	٤١	٥٠٦٤	کلو صاحب سے والے "	۴ر	٦٢	٥٢٠٧	سید مرتضیٰ علی صاحب "	[illegible]
٢١	٥٠٤٤	شجاعت علی صاحب صدیقی "	عاہ	٤٢	٥٠٦٥	ابو محمد علی صاحب "	۸ر	٦٣	٥٢٠٨	[illegible] "	[illegible]

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
[illegible]	دہلی ۵۲۰۹	شیخ کریم بخش صاحب دہلی	عہ	۸۷	ذی ۵۰۰۴	ایک فضل الرحمٰن صاحب دہلی	صر	۳	ذی ۱۰۲۳	پروفیسر محمد حبیب صاحب علی گڑھ	؏ر
[illegible]	۲۲۰۰	محمد سعید صاحب ″	۸ر	۸۸	۵۰۰۵	منشی محمد احسن صاحب ″	۸ر	۴	۱۰۲۴	ڈاکٹر اصغر علی حیدر صاحب ″	؏
[illegible]	[illegible]	فرخ تمرزا صاحب ″	۴ر	۸۹	۵۰۰۶	غازی عبد الجبار صاحب ″	عہ	۵	۱۰۲۵	آل احمد صاحب سرور ″	؏ار
۶۷	۲۲۰۹	محمد حسین صاحب عسکر رسالدار ″	عہ	۹۰	۵۰۰۷	قطب صاحب آل انڈیا ریڈیو ″	؏ار	۶	۱۰۲۶	حکیم عبد اللہ نصر صاحب ″	؏ار
۶۸	۶۰۷	مولانا سجاد حسین صاحب ″	۸ر	۹۱	۵۰۰۸	منشی ناظر حسین صاحب ″	عر	۷	۱۰۲۷	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب ″	عر
۶۹	۶۰۸	رفیع اللہ خان صاحب ″	۸ر	۹۲	۵۰۸۹	رئیس خاں صاحب ″	؏ا	۸	۱۰۲۸	ڈاکٹر عطاء اللہ بٹ صاحب ″	؏
۷۰	۶۰۹	عبد الحمید صاحب ″	ے	۹۳	۵۰۹۰	محمد احمد صاحب ″	۸ر	۹	۱۰۲۹	حکیم صاحب حکیم عبد اللطیف صاحب ″	؏ار
۷۱	۶۱۰	محمد صدیق صاحب ″	۸ر	۹۴	۵۰۹۱	محمد نور خاں صاحب ″	۲ر	۱۰	۱۰۳۰	ڈاکٹر میل کے حیدر صاحب ″	؏
۷۲	۶۱۱	محمد حسین خادم صاحب ″	۸ر	۹۵	۵۰۹۲	محمود علی صاحب علوی	؏ا	۱۱	۶۶۶۸	قاضی محمد یونس صاحب ″	صر
۷۳	۶۱۲	مرزا سلیمان صاحب ″	عہ	۹۶	۵۰۹۳	حاجی عبد الرحمٰن صاحب ″	عہ	۱۲	۶۶۶۹	عظمت الٰہی صاحب سیری ″	ے
۷۴	۶۱۳	محمد حسن خان صاحب ″	صہ	۹۷	۵۰۹۴	مرغوب احمد صاحب توفیق ″	؏ار	۱۳	۶۶۷۰	پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی	؏ا
۷۵	۶۱۴	عبد الحق صاحب ″	صر	۹۸	۵۰۹۵	شیخ محمد انیس الرحمٰن صاحب ″	۱۲ر	۱۴	۶۶۷۱	پروفیسر محمد شریف صاحب ″	؏
۷۶	۶۱۶	رفیق احمد صاحب ″	عر	۹۹	۵۰۹۶	حاجی محمد ... ربیع الدین صاحب ″	؏	۱۵	۶۶۷۲	ڈاکٹر اختر حسین صاحب ″	عر
۷۷	۶۱۷	سید امین الدین صاحب ″	عر	۱۰۰	۵۰۹۷	حافظ عبد الحق سراج الحق صاحبان ″	؏	۱۶	۶۶۷۳	ڈاکٹر بابر مرزا صاحب ″	عر
۷۸	۶۱۸	مسٹر محمد علی صاحب ″	۸ر	۱۰۱	۵۰۹۸	شمس العارفین صاحب ″	عر	۱۷	۶۶۷۴	عبد الجلیل صاحب ″	صر
۷۹	۶۱۹	مقبول احمد صاحب سوداگر ″	عر	۱۰۲	۵۰۹۹	مولانا محبوب الٰہی صاحب ″	عر	۱۸	۶۵	محمد وسیم صاحب ... لکھنؤ	؏
۸۰	۶۲۰	خواجہ غلام السبطین صاحب ″	عر	۱۰۳	۵۱	سکریٹری صاحب ... لال ″	؏	۱۹	۶۶۷۵	مولوی محمد احسن خاں صاحب علی گڑھ	؏ار
۸۱	۶۲۱	عبد السلام ... صاحب ″	۸ر					۲۰	۶۶۷۶	ڈاکٹر محمد رفیق صاحب ″	صر
۸۲	۶۲۲	محمد ادریس صاحب ″	صر			میزان ماسبق		۲۱	۶۶۷۷	ڈاکٹر ربیع محمد صاحب چودھری ″	عر
۸۳	۶۲۳	عبد الرحیم صاحب ″	۸ر					۲۲	۶۶۷۸	شاہ محمد ادریس صاحب ″	عر
۸۴	۶۲۴	... صاحب ″	۸ر			یو۔ پی		۲۳	۵۱۰۱	حافظ توقیر علی صاحب نگینہ	؏ار
۸۵	۵۰۰۰	محمد مرتضیٰ ... صاحب ″	عہر	۱	ذی ۵۰۳۲	خان بہادر حبیب اللہ خاں صاحب علیگڑھ	عر	۲۴	۵۱۰۲	سید نور قمر احمد صاحب مختار ″	ے
۸۶	۵۰۰۳	... صاحب ″	صر	۲	۵۰۳۳	ڈاکٹر ... صاحب ″	صر	۲۵	۵۱۰۳	ظہیر عالم صاحب ″	صر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
	ڈی				ڈی				ڈی		
۲۶	۵۱۰۴	انوار احمد صاحب نگینہ	سے/	۴۹	۵۱۳۰	مولانا ابوالمیث صاحب بجنور	سے/	۷۲	۵۲۰۵	سید انعام حیدر صاحب	[illegible]
۲۷	۵۱۰۵	منشی شبیر حسن صاحب سنار "	لگا/	۵۰	۵۱۳۱	شاہ حسن صاحب فخری "	سے/	۷۳	۵۲۰۶	سید نظیر حسن صاحب "	صہ/
۲۸	۵۱۰۶	قاضی محمود علی صاحب رئیس "	سے/	۵۱	۵۱۳۳	سید تمشاد علی صاحب نگینہ	لگا/	۷۴	۵۲۰۷	قاضی سید حسن صاحب "	صہ/
۲۹	۵۱۰۷	محمد فضل باری صاحب "	لگا/	۵۲	۵۱۳۲	سید نذر عباس صاحب "	لگا/	۷۵	۵۲۰۸	شیخ محمد نبی صاحب "	عہ/
۳۰	۵۱۰۸	حکیم مولوی جلیل الرحمن صاحب "	عہ/	۵۳	۵۱۳۴	سید عبد الکلیل صاحب رضوی "	عمر/	۷۶	۵۲۰۹	سید شاکی احمد صاحب "	صہ/
۳۱	۵۱۰۹	منشی ضمیر احمد صاحب "	عـہ/	۵۴	۵۱۳۵	مولوی توسل حسین صاحب "	صہ/	۷۷	۵۲۱۰	ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب "	لگا/
۳۲	۵۱۱۰	سید مدبر علی صاحب "	لگا/	۵۵	۵۱۳۶	منشی محمد اسحاق حسین صاحب "	عـہ/	۷۸	۵۲۱۱	سید ضیاء الدین صاحب "	عہ/
۳۳	۵۱۱۱	حکیم محمد عبد اللہ صاحب انصاری "	لگا/	۵۶	۵۱۳۷	عبد المجید صاحب نمبردار نجیب آباد	عہ/	۷۹	۵۲۱۲	سید رئیس حیدر صاحب "	سے/
۳۴	۵۱۱۲	اعجاز حسین صاحب تقوی "	لگا/	۵۷	۵۱۳۸	حکیم جمیل الرحمن صاحب "	سے/	۸۰	۵۲۱۳	سید سارک حسین صاحب "	لگا/
۳۵	۵۱۱۳	عبد السلام صاحب "	لگا/	۵۸	۵۱۳۹	مقصود علی صاحب "	عہ/	۸۱	۵۲۱۴	عبد الرشید احمد صاحب "	عہ/
۳۶	۵۱۱۶	بابو عبد الصمد صاحب "	ـہ/	۵۹	۵۱۴۰	مولوی ہادی حسن صاحب "	ـہ/	۸۲	۵۲۱۵	قاضی محمد نبیل الدین صاحب "	لگا/
۳۷	۵۱۱۷	حامد علی خاں صاحب وکیل بجنور	سے/	۶۰	۵۱۴۱	حاجی عبد الغفور صاحب "	لگا/	۸۳	۵۲۱۷	نزاکت حسین صاحب "	سے/
۳۸	۵۱۱۸	شیخ کریم اللہ صاحب "	۱۲/	۶۱	۵۱۴۲	ابراہیم صاحب "	لگا/	۸۴	۵۲۱۸	شیخ تجمل حسین صاحب "	عہ/
۳۹	۵۱۱۹	مولانا مسیت اللہ صاحب "	لگا/	۶۲	۵۱۴۴	سلطان جہاں بیگم صاحبہ "	صہ/	۸۵	۵۲۱۹	شیخ محمد ظہور احمد صاحب "	عہ/
۴۰	۵۱۲۰	اللہ دیا صاحب "	عہ/	۶۳	۵۱۴۵	قاضی مقصود علی صاحب بجنور	لگا/	۸۶	۵۲۲	مولوی حسین الدین صاحب نجیب آباد	عہ/
۴۱	۵۱۲۱	مولوی عصمت علی صاحب وکیل "	سے/	۶۴	۵۱۴۶	مولوی محمد اشفاق علی صاحب آنریری	لگا/	۸۷	۵۲۲۱	حاجی حکیم نسیر علی خاں صاحب "	عہ/
۴۲	۵۱۲۲	ماسٹر سلیم الدین صاحب "	صہ/	۶۵	۵۱۴۷	نظیر الحسن صاحب نگینہ	لگا/	۸۸	۵۲۲۲	سید حسین علی صاحب "	عہ/
۴۳	۵۱۲۳	خواجہ مختار احمد صاحب "	لگا/	۶۶	۵۱۴۸	سید ظل حسین صاحب رضوی "	عہ/	۸۹	۵۲۲۳	مولوی احمد اللہ صاحب "	عہ/
۴۴	۵۱۲۵	خواجہ مختار احمد صاحب "	صہ/	۶۷	۵۱۴۹	شیخ علیم اللہ صاحب "	عہ/	۹۰	۵۲۲۴	ضمیر حسین صاحب "	عہ/
۴۵	۵۱۲۶	حاجی نور احمد صاحب "	صہ/	۶۸	۵۱۵۰	مشتاق خاں صاحب نجیب آباد	صہ/	۹۱	۵۲۲۵	شیخ عبد اللطیف صاحب "	عہ/
۴۶	۵۱۲۷	عبد المجید خاں صاحب تحصیلدار "	عـہ/	۶۹	۵۲۰۱	قاضی نور الحق صاحب نہٹور	سہ/	۹۲	۵۲۲۶	مولانا فخر الدین صاحب	[illegible]
۴۷	۵۱۲۸	مولانا مجید حسن صاحب "	ـہ/	۷۰	۵۲۰۲	محمد معین صاحب "	لگا/	۹۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۸	۵۱۲۹	مولانا حمید حسن صاحب "	سے/	۷۱	۵۲۰۴	سید ضیاء الدین صاحب "	عہ/	۹۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۹۵	ڈی [illegible]	آغا حیدر رضا خاں صاحب [illegible]	عا/
۹۶	[illegible]	سید عبیدالباقی صاحب "	۴/
۹۷	[illegible]	سید محمد کل حسین صاحب "	۴/
۹۸	[illegible]	شاہ [illegible] صاحب وکیل "	صہ/
۹۹	[illegible]	[illegible] اسماعیل صاحب رئیس "	صہ/
۱۰۰	[illegible]	پنڈت اکبر علی خاں ہیڈ ماسٹر	۴/
۱۰۱	۲۸۵۹	علاؤالدین صاحب امین "	چہ/
۱۰۲	۲۸۶۰	سید وحیدالدین حیدر صاحب سراج	عا/
۱۰۳	۲۸۹۱	قاضی مولوی محمد عدیل صاحب بستی	عا/
۱۰۴	۲۸۹۲	علی حسن خاں صاحب بستی	صہ/
۱۰۵	۳۳۸۸	امیر احمد صاحب ریاست رامپور	ے/
۱۰۶	۳۳۸۹	سید اسرار حسین صاحب "	ے/
۱۰۷	۳۳۹۰	مشہود حسن صاحب "	ے/
۱۰۸	۳۳۹۱	اسلم خانصاحب "	صہ/
۱۰۹	۳۳۹۲	محمد خلیل اللہ خانصاحب "	ے/
۱۱۰	۳۳۹۳	سید حیدر کرار صاحب ریاست رامپور	صہ/
۱۱۱	۳۳۹۴	سید علی جرار صاحب " "	للعہ/
۱۱۲	۳۳۹۵	عاشق حسین صاحب " "	ے/
۱۱۳	۳۳۹۶	شبیر احمد خاں صاحب " "	ے/
۱۱۴	۳۳۹۷	محمود الحق تھانہ صاحب گونڈہ	عا/
۱۱۵	۳۳۹۸	سید محمد ہادی صاحب اترولہ۔ گونڈہ	صہ/
۱۱۶	۳۳۹۹	سید محمد ناصر صاحب بھوی "	عسہ/
۱۱۷	۳۴۰۰	شیخ عبدالحکیم صاحب "	صہ/

میزان ۱۱ للعہ

بنگال و آسام

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	ڈی ۵۸۸	مسٹر جیون بخش محمد خاں کلکتہ	۱۱/
۲	۲۸۲۷	محمد لیاقت اللہ خانصاحب "	عا/
۳	۲۸۲۸	محمد حبیب اللہ صاحب "	۸/
۴	۲۸۲۹	موز برادرس صاحبان "	للعہ/
۵	۲۸۳۳	حکیم محمد مزمل حسین صاحب "	۴/
۶	۲۸۳۸	ڈاکٹر محمد علی صاحب قریشی "	صہ/
۷	۲۸۳۹	کے اسمٰعیل شریف صاحب "	۸/
۸	۲۸۲۶	مس آر ایس خاں "	۸
۹	۲۸۴۵	ایف اے خاں صاحب "	ـہ/
۱۰	۲۸۴۴	اے ایم خیرادی صاحب "	ـہ/
۱۱	۲۸۴۳	عبدالکریم صاحب میجر "	عا/
۱۲	۲۸۴۷	مس گنگی خاں صاحب "	۸/
۱۳	۲۸۴۸	محمد عثمان صاحب اجمیری "	۸/
۱۴	۲۸۴۹	علی محمد عثمان صاحب "	۳/
۱۵	۲۸۵۰	محمد عمر عثمان صاحب "	ـہ/
۱۶	۲۸۴۱	شیخ محمد رفیع صاحب "	ے/
۱۷	۲۸۴۲	محمد تقی صاحب "	۴/
۱۸	۳۸۳۴	ریاض اینڈ کمپنی "	ہے/۱۲
۱۹	۲۸۴۶	رحمٰن اینڈ کو "	عہ/
۲۰	۲۸۴۷	ہدایت اللہ صاحب "	۸/
۲۱	۲۸۴۰	یوا سٹینڈرڈ واچ کمپنی "	سسہ
۲۲	ڈی ۴۹۳	محمد ابراہیم صاحب کلکتہ	صہ/
۲۳	۴۹۱	عبدالعزیز انصاری صاحب "	صہ/
۲۴	۴۹۰۲	سید آغا آفندی صاحب "	عا/
۲۵	۲۸۳۲	حاجی عبدالکریم صاحب "	سے/
۲۶	۲۸۳۵	اللہ بخش صاحب "	۸/
۲۷	۲۸۳۱	جلال الدین اینڈ کو "	عہ/
۲۸	۴۷۳۵	ار اسٹور "	صہ/
۲۹	۴۷۳۶	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	ـہ
۳۰	۳۸۶۳	مولوی عبدالرزاق صاحب "	۸/
۳۱	۳۸۶۴	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان "	عہ/
۳۲	۳۸۶۵	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/
۳۳	۳۸۶۶	محمد صالحین صاحب "	عا/
۳۴	۳۸۶۷	محمد احمد صاحب " "	عہ/

میزان ۱۱ للعہ ۱۲/

پنجاب و سرحد اور سندھ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۷۶	فیض محمد صاحب براچہ کراچی	ہے
۲	۵۳۶	یار محمد شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر [illegible]	صہ
۳	۵۸۹	خواجہ علام الدین صاحب سری نگر	ـہ
۴	ڈی ۴۷۱۵	شیخ محمد یوسف صاحب لاہور	عہ
۵	۴۷۱۶	مولوی عبدالبخش صاحب "	سے
۶	۴۷۱۷	حافظ صاحب شیخ محمد محسن صاحب "	[illegible]

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
7	ڈی 4718	محمد اشرف حسین صاحب شملہ	لعہ/
8	4728	آنریبل میاں عبدالحی صاحب لاہور	لعہ/
9	4719	مولوی عبدالرب صاحب شملہ	عمر/
10	4702	حافظ عبدالحکیم صاحب "	عا/
11	4721	ایم طفیل حسن صاحب "	۸/
12	4722	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عمر/
13	2723	سید مرتضیٰ علی صاحب "	عمر/
14	4724	بیگم صاحبہ سید حامد علی صاحب "	عمر/
15	4725	شیخ کریم بخش صاحب "	عہ
16	3601	شیخ غلام محمد صاحب گجرات	صہ
17	3607	بابو محمد حسین صاحب "	عمر/
18	3609	ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب "	صمر/
19	3610	ملک عبدالعزیز صاحب "	صہ/
20	3611	ملک حاجی محمد حسین صاحب "	صہ/
2	3612	شیخ محمد تسبیع صاحب جہلم	صہ
22	3613	محمد تسبیع صاحب "	عا/
		میزان مالعہ/	
		بمبئی	
[illegible]	ڈی 3217	معین الدین صاحب تجارت بمبئی	صہ/
[illegible]	321[illegible]	اہلیہ صاحبہ " " "	عہ/
[illegible]	32[illegible]	ایم اے اسلام صاحب "	عمر/

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
4	ڈی 3220	عثمان حسین صاحب بمبئی	عمر/
5	3221	عابد علی صاحب "	عمر/
6	3222	سید حاجی عبداللہ صاحب "	۴/
7	3223	عبدالمجید اسمٰعیل صاحب "	عا/
8	3224	اے کے رفیق صاحب "	عمر/
9	3225	جے ایل پارس صاحب "	۸/
10	3226	سید حسن صاحب "	۸/
11	3227	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۴/
12	3228	نیچر اسلامی ریسٹورینٹ "	صہ/
13	3229	محمد ابراہیم علی صاحب "	عا/
4	3230	حبیب رحیم صاحب "	سے/
15	3231	آصف اے فیضی صاحب "	صہ/
16	3232	خواجہ احمد عباس صاحب "	صمر/
17	3233	ایس اے ریلوی صاحب "	سے/
18	3234	شیخ احمد صاحب "	۴/
19	3235	احمد سلام محی الدین صاحب "	صمر/
20	3236	سید فضل شاہ صاحب "	عمر/
21	3237	عبدالحمید مظفری صاحب "	عا/
22	3238	ابراہیم عمادی صاحب "	۴/
23	3239	ماسٹر قمر صاحب میرٹھی "	۸/
24	3240	ذاکر صاحب "	۲/
25	3241	خواجہ غلام جیلانی صاحب "	۴/
26	3242	ابوبکر صاحب چھوٹانی	عمر/

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
27	ڈی 3243	میر اصغر علی صاحب بمبئی	عمر/
28	3244	محمد امین صاحب "	عمر/
29	3245	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	عا/
30	3246	مسٹر اے کے حمید "	عا/
31	3247	ڈی رودلخ صاحب "	عمر/
32	3248	محمد قمرالدین صاحب مجھجرہ "	عہر/
33	3249	حسن میاں صاحب "	عمر/
34	3250	چودھری صاحب "	عمر/
35	3251	عبدالکریم صاحب "	۸/
		میزان للعہ/	
		حیدرآباد دکن	
1	ڈی 596	ڈاکٹر اے ایل سعید صاحب حیدرآباد دکن	عہ
2	3281	شمس الحسن صاحب اورنگ آباد دکن	عہر/
3	3282	سید صادق علی صاحب "	۴/
4	3283	سید محمود صاحب "	۴/
5	3284	محمد ساجد صاحب "	۴/
6	3285	علیم اللہ صاحب "	۶/
7	3286	حیات اللہ صاحب "	۴/
8	3287	سید محی الدین صاحب "	۴/
9	3288	ذاکر الدین صاحب "	۳/
10	3289	رام لال صاحب "	۴/

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۱	ڈی ۴۸۰۳م	محمد یونس صاحب حیدرآباد دکن	صہ	۲۰	ڈی ۴۸۱۱م	ڈاکٹر ہاشم امیر علی صاحب حیدرآباد دکن	عہ			مدراس	
۱۲	۴۸۰۴م	مولوی نظام الدین صاحب "	عہ	۲۱	۴۸۱۲م	مولوی حمید الدین صاحب "	عہ	۱	۵۸۷	شیریث راج گوپال اچاریہ مدراس	صہ
۱۳	۴۸۰۴م	حامد حسن صاحب "	صہ	۲۲	۴۸۱۳م	مولوی فخر الدین صاحب "	عہ				
۱۴	۴۸۰۵م	مولوی محمد حسین صاحب "	عہ	۲۳	۴۸۱۴م	مولوی سجاد مرزا صاحب "	۱۲			میزان	صہ
۱۵	۴۸۰۶م	ڈاکٹر یوسف حسن صاحب "	صہ	۲۴	۴۸۱۵م	میر اکبر علی خاں صاحب "	صہ			دیگر	
۱۶	۴۸۰۷م	مولوی سجاد مرزا صاحب "	ما					۱	۵۸۲	محمد یونس خاں صاحب بھوپال	عا
۱۷	۴۸۰۸م	مولوی احمد مرزا صاحب "	ما			میزان	لعہ صہ	۲	۵۸۵	عالی قدر مشیر الملک صاحب "	عہ
۱۸	۴۸۰۹م	مولوی محمود حسن صاحب "	ما								
۱۹	۴۸۱۰م	مولوی محمد حسین صاحب "	عہ							میزان	سے

کتب خانہ جامعہ دہلی

عطیات ماہ ستمبر ۱۹۴۰ء

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۷۵	کرنل ایچ ایم سلامت اللہ صاحب لکھنؤ	صہ	۱۱	ڈی ۴۰۳م	سید احمد حسین صاحب شملہ	عا	۲۱	ڈی ۳۶۰۶	چودھری محمد عبداللہ صاحب گجرات	۲
۲	۵۸۱	الحاج سراج احمد صاحب جبلپور	عہ	۱۲	۴۰۳۱م	عبدالرقیب صاحب "	صہ	۲۲	۳۶۰۸	مولوی علی محمد صاحب "	عہ
۳	۶۰	مولوی محمد یحییٰ صدیقی صاحب حیدرآباد دکن	عا	۱۳	۴۰۳۴م	حاجی شیخ مسطور علی صاحب "	صہ	۲۳	۳۶۱۲	خان یار محمد خاں صاحب جہلم	عہ
۴	۶۰۷	ملک محمد حامد بہاول پور	صہ	۱۴	۴۰۲۶م	راجہ حسین صاحب "	عہ	۲۴	۳۶۱۵	راجہ سیف علی صاحب کلادہ پور	عہ
۵	ڈی ۵۸۱	احمد اسلام خاں صاحب دہلی	عہ	۱۵	۴۰۲۹م	اکرام اللہ خاں صاحب "	صہ	۲۵	۳۶۱۶	ملک ... مہدی خاں صاحب بھرت	عہ
۶	۶۱۹	سعد اللہ خاں صاحب نکاربور	صہ	۱۶	۴۰۳۳م	مولوی عبدالرب صاحب "	عہ	۲۶	۳۶۱۷	قاضی عطاء اللہ صاحب سرگودھا	سے
۷	۶۰۰	مرزا احمد علی بیگ صاحب ملتان	صہ	۱۷	۳۶۰۳	عبدالرفیق صاحب ٹیچر گجرات	۴	۲۷	۳۶۱۸	میاں محمد ظہور الدین صاحب "	سہ
۸	۵۹۱۴م	محمد یٰسین صاحب نگینہ	صہ	۱۸	۳۶۰۳	میاں فضل کریم صاحب "	عہ	۲۸	۳۶۱۹	میاں عبدالرحمن صاحب وکیل "	صہ
۹	۵۱۴۴	خواجہ ... صاحب بجنور	صہ	۱۹	۳۶۰۴	مولوی عبدالقیوم صاحب "	عا	۲۹	۴۸۰۱م	مولوی نظام الدین صاحب حیدرآباد دکن	صا
۱۰	[illegible]	رانا حمید الحمید صاحب شملہ	صہ	۲۰	۳۶۰۵	حاجی فضل احمد صاحب "	عہ			میزان	معہ للعہ

R. L. No. 4405

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

طابع و ناشر شفیق الرحمن قدوائی نے دفتر ہمدردان جامعہ قرول باغ
نئی دہلی سے شائع کیا

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

ایڈیٹر

خواجہ عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردانِ جامعہ)

نمبر ۲	نومبر ۱۹۴۰ء مطابق شوال ۱۳۵۹ھ	جلد ۶

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عمر   قیمت فی پرچہ ۲ر

حالاتِ جامعہ

ٹرکا میلہ

عید کے دوسرے روز جامعہ نگر اوکھلے میں جامعہ کے بچوں نے ٹر کا میلہ لگایا۔ یہ دلچسپ میلہ ہندوستان میں اپنی آپ نظیر تھا۔ میلا اپنی ندرت اور خاص توں کی وجہ سے ایسا تھا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ جامعہ کے جو تعلیمی کام ہوتے ہیں وہ کسی فرضی جذبے یا فوری خیال کا نتیجہ نہیں ہوتے بلکہ ایسی سوچی سمجھی ہوئی اسکیم کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اس کے تعلیمی تاریخی طور پر خاطر خواہ چلتے ہیں۔ اس میلے پر تعلیمی نقطۂ نظر سے بعض اساتذہ مضمون لکھیں گے جو انشاءاللہ کسی آئندہ اشاعت میں شائع کئے جائیں گے۔ اس وقت ہم مختصراً میلے کی کیفیت قلمبند کرتے ہیں۔

میلے کے لئے بہت پہلے سے تیاری شروع ہوگئی تھی۔ پوسٹر، اشتہارات، پروگرام اور میلے کے مقاصد کی اشاعت پہلے سے کر دی گئی تھی۔ تمام شہر کے بچوں کو اور بچوں کے کاموں سے دلچسپی رکھنے والے بزرگوں کو دعوت عام تھی کہ اس صاف ستھرے میلے میں شریک ہوں۔

میلے کا کل انتظام بچوں کی میلہ کمیٹی کے سپرد تھا۔ ہر طرف بچوں ہی کی فرمانروائی تھی۔ استاد صرف مشوروں میں شریک تھے اور ان کے کاموں کے حسن و قبح کو غائر نظر سے دیکھتے تھے۔ تاکہ میلے کے بعد ایک تنقیدی سبق پڑھا سکیں۔ میلہ نہایت سلیقے کے ساتھ سجایا گیا تھا، دکانیں، تماشے، نمائش، نماز، ڈرل سب چیزیں پروگرام کے مطابق نہایت سلیقے کے ساتھ انجام پائیں۔ جن لوگوں نے یہ میلہ دیکھا ہے انھوں نے محسوس کیا ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی کتنی عظیم قوتیں خوابیدہ ہوتی ہیں جو وقت پر ذرا سے اشارے سے بیدار کی جا سکتی ہیں

اس میلے کی کچھ کیفیت ایک سیلانی صاحب کی زبانی سنئے۔

ایک ننھا سا بچہ بھاگا بھاگا چلا جا رہا ہے۔ یہ کون ہے؟ یہ صاحب اسکاوٹ ہیں۔ ننھے میاں اسکاوٹ کے کیا کیا کام ہیں؟ جناب میں اس وقت اپنی ڈیوٹی پر جا رہا ہوں، معاف کیجئے مجھے بالکل فرصت نہیں ہے۔ یہ باتیں آپ کو ہمارے دفتر معلومات سے معلوم ہو جائیں گی۔ دفتر معلومات وہ سامنے نظر آ رہا ہے۔ السلام علیکم۔ کیوں میاں تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ جناب میرا کام راستہ دکھانا ہے میں ٹریفک کا انتظام کر رہا ہوں معاف کیجئے گا موٹر آ رہی ہے مجھے اسے ہاتھ دکھانا ہے۔

منتظر صاحب دفتر معلومات! چائے کے لئے ہمیں کہاں جانا چاہئے؟ ذرا ٹھہر جائیے جناب آپ کے

ساتھ اسکاؤٹ جائیں گے۔ یوں آپ کو دوکان تلاش کرنے میں زحمت ہوگی۔ آپ ان کے ساتھ تشریف لے جائیے۔ یہ آپ کو وہاں پہنچا دیں گے۔

تشریف لائیے جناب! تشریف رکھیے، فرمائیے کیا چیز حاضر کی جائے۔ چائے گرم تیار ہے پھل بھی موجود ہیں، مٹھائی بھی تازہ تازہ دہلی سے منگوائی ہے۔ دام بالکل بازار کے ہیں۔ ہم اس گاؤں میں بھی شہر کے نرخ پر چیزیں دیتے ہیں آپ نے چائے نوش فرمالی۔ آپ یہاں اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے ساتھی آپ کو نمائش کی سیر کرا دیں گے وہ دیکھیے ہاتھ کے ہمارے کاموں کی نمائش ہے زحمت نہ ہو تو چند منٹ کے لئے تشریف لے چلیے۔ یہ ہمارے کام ہیں یہ ڈرائنگ ہم نے خود بنائی ہے۔ اس پر ہماری عمریں اور درجے بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں ڈرائنگ کا بہت شوق ہے یہ گتے کا کام ہے۔ یہ ٹرے، پیڈ، ٹوکری قلمدان وغیرہ سب ہم نے بنائے ہیں۔ یہ دری بھی ہماری بنی ہوئی ہے اور یہ موڑھا کاغذ ہمارے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے۔ صرف گتہ تو ہم بازار سے لاتے ہیں اور باقی تمام کام ہمارے ہاتھ کا ہے۔ یہ چارٹ گتوں کے کام سے متعلق ہیں۔ یہ روئی کا کام بھی ہمارا ہی ہے۔ اور یہ جو نقشہ ہر صوبے کی چیزیں ہیں یہ بھی ہم نے ہی جمع کی ہیں یہ مضامین یہ قلمی رسالے ہمارے ہی لکھے ہوئے ہیں۔

آپ نے ہمارا بینک دیکھا۔ بینک، دکان اور حوانچہ خود ہم چلاتے ہیں ایک دفعہ ایک بینک کے منیجر صاحب آئے تھے انھوں نے فرمایا کہ تم نے تو سچ مچ کا بینک بنا دیا ہے۔ بہت تعریف کی اور کچھ باتیں ہمیں بتائیں آپ بھی ہمیں کچھ باتیں بتائیے جو نئی بات ہمیں معلوم ہوگی ہم اپنے ماسٹر صاحب کو بتائیں گے۔

بھئی تم نے میلہ بہت اچھا کیا۔ آئندہ سال بھی کروگے نا۔ انشاءاللہ ضرور کریں گے اب ہمیں اجازت دیجیے اذان ہو رہی ہے نماز پڑھ آئیں خدا حافظ۔ السلام علیکم۔

برکتوں والا مہینہ

(از جناب ناظم دینیات جامعہ)

رمضان المبارک کا مہینہ جامعہ کے حلقوں میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس مہینے میں بچے کوئی نہ کوئی مذہبی نشان ضرور حاصل کرتے ہیں۔ تراویح اور روزوں کا خاص اہتمام ہوتا ہے قرآن شریف کے تراجم اور دیگر امور مذہبی پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال تعلیمی مرکز نمبر ۱ جامعہ میں یوم قرآن منایا گیا جس میں قرآن اور صاحب قرآن کے متعلق بہت سی باتیں جمع کی گئی تھیں۔

مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر میں اس سال بفضلہ تین قرآن ختم ہوئے۔ چند بچے بھی حافظ تھے۔ انھوں نے خود محراب سنائی ایک قرآن مدرسہ ثانوی میں ختم ہوا اور اوکھلے کی بستی کی چھوٹی مسجد میں بھی ایک قرآن ختم ہوا۔ ختم قرآن کی تقریب بھی منائی گئی جس میں شیرینی وغیرہ تقسیم ہوئی۔

اس مرتبہ عید کی نماز جامعہ نگر کے میدان میں ہوئی جامعہ کی برادری کے پانچ چھ سو افراد کے علاوہ گاؤں کے لوگ بھی نماز میں شریک تھے یہ پہلی عید کی نماز تھی جو اوکھلے کے میدان میں ادا کی گئی عید کے بعد عید ملن ہوا جس میں سب لوگ شریک تھے۔

دورۂ بجنور ڈاکٹر شاہ زین العابدین صاحب مددگار مہتمم شعبہ ہمدردان جامعہ نے گذشتہ مہینے بجنور کا دورہ کیا اس اطراف میں وبائی امراض پھیلے ہوئے تھے اس لیے لوگ پریشان تھے اس کے باوجود جس قدر رقم اس سال وہاں کے صرف چند مقامات سے ملی اتنی پہلے کبھی نہیں ملی تھی اگر وہاں پریشانیاں نہ ہوتیں تو اس سے بھی زیادہ کی امید تھی ہم اس نواح کے اُن تمام بزرگوں کے شکر گزار ہیں جنھوں نے خود چندہ دیا یا دلوایا۔ خدائے تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

دورۂ سہارنپور منشی محمود الحسن صاحب مہتمم شعبہ ہمدردان جامعہ نے مظفر نگر سہارنپور دیوبند علی گڑھ اور بنارس کا دورہ کیا۔ خدا کے فضل سے اس حصے میں بھی اچھی خاصی کامیابی ہوئی اور ہمارے اعوان و انصار نے دل کھول کر مدد کی جزاہم اللہ خیرا

دہلی دہلی میں مولوی منظور حسین صاحب مہتمم شعبہ ہمدردان جامعہ خاص طور پر کام کر رہے ہیں اس سال دہلی سے ہمارا تخمینہ دس ہزار کا ہے۔ اس کے لیے مہتمم صاحب موصوف اہل دہلی سے برابر مل رہے ہیں ابھی انھیں کام شروع کیے ہوئے ڈھائی مہینے بھی نہیں ہوئے، مگر اچھا خاصا کام ہو گیا ہے اگر یہی رفتار رہی تو ہمیں یقین ہے کہ دہلی سے دس ہزار بہ آسانی وصول ہو جائیں گے۔ دہلی میں حلقہ ہمدردان جامعہ کی توسیع کے سلسلے میں بہت سے بزرگوں سے مشورے اور مدد مل رہی ہے۔ ہم اُن تمام حضرات کے بے حد ممنون ہیں اور دست بدعا ہیں کہ خدا اس کار خیر کا انھیں نیک ثمرہ دے۔ آمین

بزم ادب

جامعہ کے طلبا کی ادبی سرگرمیوں کے لئے جامعہ میں دو تین انجمنیں ہیں۔ بچوں کی انجمن مدارس ابتدائی میں، انجمن اتحاد کالج میں اور بزم ادب مدرسہ ثانوی میں۔ ان انجمنوں کے انتخابات کے موقع پر اچھی خاصی چہل پہل ہو جاتی ہے۔ ووٹ لینے کے جتنے موثر اور اچھے ذریعے ہو سکتے ہیں وہ سب استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس زمانے کی اشتہار بازی خاص طور پر دیکھنے کے قابل ہوتی ہے اس سال بھی روایات کے مطابق بزم ادب کے انتخابات ہوگئے اور مندرجہ ذیل کابینہ منتخب ہوا۔ ہم جدید کابینے کو مبارکباد دیتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ یہ کابینہ ہر طرح کامیاب ہوگا۔

نیا کابینہ بزم ادب جامعہ

نائب صدر	محمد رئیس عبدالقیوم صاحب
ناظم	سید صلاح الدین صاحب
نائب ناظم	نفیس حسن صاحب
مہتمم کتب خانہ	ظفر علی صاحب
نائب مہتمم	انوار حسین صاحب
اراکین	شاد علی صاحب۔ جواں بخت صاحب۔ اظہار حسین صاحب

انتخابات کے کچھ دنوں بعد مسند نشینی کی رسم ادا ہوتی ہے۔ جس میں صدر بزم نئے کابینے کا تعارف کراتے ہیں۔ سابق نائب صدر اپنی کارگذاری کی رپورٹ پیش کرتا ہے اور نیا نائب صدر اپنے آئندہ لائحہ عمل کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ اس دن انتخابی شکر رنجیاں دور ہو جاتی ہیں اور سب طلبہ باہم شیر و شکر ہو جاتے ہیں یہ رسم بھی گزشتہ مہینے میں ادا ہوگئی اور اب نیا کابینہ مصروف عمل ہے۔

نئے نائب صدر محمد رئیس عبدالقیوم صاحب نے ایک مبسوط خطبہ صدارت پڑھا جو ان کی عمر اور درجے کو دیکھتے ہوئے بہت اچھا تھا۔ ان کے خطبہ کا ایک ٹکڑا خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اسے ہم نیچے درج کرتے ہیں۔

"جامعہ میں ہماری اجتماعی زندگی کا یہ پہلا سال ہے اس وقت ہماری پوری برادری ایک جگہ موجود ہے یہاں ہم اپنی ذاتی عمارت میں رہتے ہیں۔ تکالیف اور دشواریوں کا ہم خود مقابلہ کرتے ہیں اور جو آرام و آسائش میسر ہے اس سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں۔

حضرات! اس موقع پر میں آپ کے سامنے بزم ادب کے ایک سابق نائب صدر سعد انصاری صاحب

کے خطبے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا پیش کرنا چاہتا ہوں جو انھوں نے علی گڑھ میں اسی قسم کے ایک جلسے میں پڑھا تھا "ہم اس وقت بے سرو سامان ہیں۔ ظاہری شان و شوکت کا ایک نشان بھی ہمارے پاس موجود نہیں ہے یہ جلسہ بجائے کسی شاندار ہال میں ہونے کے زمین پر درختوں کے سایوں میں ہو رہا ہے۔ ظاہر بیں لوگ ہماری اس بے بضاعتی پر ضرور مایوس ہوں گے اور لوگ ہم کو ہر طرح حقیر جانیں گے۔ مگر دل کی آنکھ رکھنے والے ہمارے دلوں کو ٹٹولیں گے۔ اگر ہمارے دلوں میں وہ چیز موجود ہے۔ جو انسانی رفعت و کمال اور ترقی کا بیج ہے تو ہماری اس ظاہری حالت پر بجائے مایوس ہونے کے ان کا قلب خوش آیند امیدوں سے معمور ہوگا"

دوستو! ہمیں اس عبارت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور یہ بات کبھی نہ بھولنا چاہیے کہ جامعہ رفتہ رفتہ ترقی کر رہی ہے اور اسی طرح رفتہ رفتہ وہ اپنی مسرل مقصود کو پہنچے گی۔ لیکن راہ میں ہمیں یہ طے کر لینا ہوگا کہ ہمارے یہ آرام کے سامان جامعہ کے مقاصد کو کوئی صدمہ تو نہیں پہنچائیں گے۔ ہم اور ہمارے بعد آنے والے سب طالب علم اس عالی شان عمارت کے ہوادار اور آرام دہ کمروں میں رہ کر جامعہ کی اس زندگی کو کبھی نہ بھولیں جس میں ہم جیسے طالب علم اپنا تمام کام زمین پر کرتے تھے راتیں لیمپ کی روشنی کے گزارتے تھے۔ اور پورے جاڑے خیموں میں بسر کرتے تھے۔ جب تک ہم ان قربانیوں کی یاد اپنے سینے میں نہ رکھیں گے اُس وقت تک ہم اس عالی شان عمارت میں رہ کر اپنا فرض پورا نہ کر سکیں گے۔ اور اپنے ظاہری آرام و آسائش میں پڑ کر اپنے فرائض کو بھول جائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ جامعہ کے مقاصد کو ٹھیس لگائیں گے"

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو اکتوبر ۱۹۔۔ء میں ہمیں اپنے مہتمین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنوں ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

(مرتب) (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱)

تعلیمی نمائش (گزشتہ سے پیوستہ)

(جناب سید احمد علی صاحب نگراں تعلیمی مرکز جامعہ)

اسی طرح تعلیم دینے کے جو نتیجے نکلے ہیں ان کا ریکارڈ بھی نمائشوں میں دکھلانا چاہئے جہاں آپ یہ بتلاتے ہیں کہ سوت کاتنے میں بچوں نے اتنی ترقی کی یعنی پہلے اتنے نمبر کا سوت کاتتے تھے اب اتنے نمبر کا کاتتے ہیں وہاں آپ یہ بھی بتلائیں کہ بچے اس طریقہ سے تعلیم میں کتنی دلچسپی لیتے ہیں اپنے مدرسے اپنے استادوں اور اپنی پڑھائی کا حال وہ دوسروں سے کس طرح بیان کرتے ہیں مدرسے کے بعد مدرسے میں آکر کام کرتے ہیں یا نہیں، گھر پر خالی وقت میں بھی اسکول کا کام دل لگا کر کرتے ہیں یا نہیں، بہت سے مدرسوں میں دیکھا گیا ہے کہ بچے تعطیلات میں بھی مدرسے آتے ہیں اور مدرسے کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ بچے کے شوق کی کارفرمائی ہے۔

طریقۂ تعلیم کا اثر رکھ رکھاؤ پر بھی پڑتا ہے۔ اس سے بچوں کے اخلاق اور عادتیں بہت اچھی ہو جاتی ہیں۔ ان کے باہم میل جول اور دوسروں سے ملنے جلنے کا انداز بالکل اچھا ہوتا ہے۔ ان نتیجوں میں کچھ ایسے ہوں گے جنھیں گنتی کی شکل میں دکھانا پڑے گا۔ مثلاً بچوں نے اگر کسی مسئلہ میں دلچسپی لی ہے تو اس سلسلے میں انھوں نے کون کون سی کتابیں پڑھیں یا کون کونسی چیزیں جمع کیں۔ ان امور کو اعداد و شمار کی شکل میں دکھایا جا سکتا ہے۔

ان میں سے کچھ نتیجے کیفیاتی ہوں گے مثلاً بچہ اپنے کئے ہوئے کاموں کے متعلق یا اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے بارے میں اپنے والدین سے کچھ کہتا ہے یا نہیں بچہ اسکول کی پڑھائی کو اتنا اچھا سمجھتا ہے کہ اس کے بارے میں اپنے ماں باپ سے بات چیت کرنا بہت پسند کرتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہمارے والدین مدرسہ کی پڑھائی کے بارے میں سوال کرتے تھے کہ بیٹا آج کیا کیا پڑھا، تو میں آئیں بائیں شائیں جواب دے کر جان چھڑانا چاہتا تھا لیکن ہاتھ کے کام کے ذریعہ سے جو تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس کے نتیجے اس کے بالکل برعکس ہیں گھر والے پوچھیں یا نہ پوچھیں بچے آپ ہی اپنے کام کا حال بتانے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ جاڑوں میں جب ہمارا مدرسہ اکیس دن کے لئے بند ہوا تو باغیچہ کا کام کرنے کے لئے روز طالب علم آتے تھے میں نے ان کا نوٹ کھنچوا کر باغیچہ کے کمرے میں رکھوا دیا ہے ریکارڈ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ اب مدرسہ بند ہو رہا ہے تعطیل کی وجہ سے مدت لیکن بچوں کا شوق اتنا زیادہ ہے کہ روز دس بارہ بچے لائبریری سے کتابیں جاری کرانے اور باغیچہ میں کام کرنے آتے ہیں ان کا بھی ریکارڈ بنایا جا سکتا ہے

(Teaching Aids) کے نمائش میں رکھنے سے استاد کی محنت کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ سبق کو دلچسپ بنانے کے لئے اس نے کیا کیا ترکیبیں کیں درس کیسے کرائے مثلاً جاپان کا سبق پڑھایا تو ایشیا کا نقشہ بنایا ہندوستان سے جاپان کا بحری راستہ دکھایا

جاپانی مکان، جاپانی مندر، جاپانی رکشا وغیرہ بنائے۔ اس قسم کی تیاری کرنے سے سبق بہت دلچسپ ہو جاتا ہے اور سبق کی ساری باتیں اچھی طرح بچوں کی سمجھ میں آجاتی ہیں Teaching Aids بچوں کا تیار کیا ہوا بھی ہو سکتا ہے بڑے درجوں میں بچے سبقوں کو اچھی طرح سمجھنے سمجھانے کے لئے خود بہت سی چیزیں بنا سکتے ہیں مثلاً کسی شعر کے لئے تصویر بنانا یا کسی کہانی کے لئے تصویریں بنانا یا تصویروں سے کہانی بنانا یا کسی تصویر کے لئے شعر تلاش کرنا وغیرہ، سبقوں کو دلچسپ بنانے کے لئے ڈرامہ سے کافی مدد لینی چاہئے۔ ڈرائنگ کا کام بالکل الگ دکھانے سے سب چیزیں بے میل معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اگر آپ نے سبقوں کو دلچسپ بنانے کے لئے اس سے مدد لی ہے تو وہی ڈرائنگ بہت اچھی معلوم ہوگی۔ آرٹ کے خیال سے بچوں کی بنائی ہوئی تصویریں کھدی بے شک ہوں گی لیکن سبقوں کے سلسلے میں اپنا مطلب پورا کر رہی ہوں گی۔

یہاں تک تو میں نے نمائش کی چیزوں کا ذکر کیا ہے لیکن بہت سی باتیں صرف ایسی ہوتی ہیں جنھیں پڑھ کر سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح کی نمائشوں میں کوئی بھی بہت دیر تک ہال میں ٹھہر کر ہر ایک چیز کو پڑھ نہیں سکتا اور شاید اسی وجہ سے ہندوستانی تعلیمی سنگھ نے جامعہ نگر اوکھلا، دہلی میں ایک نمائش کے رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ تاکہ اس قسم کی چیزیں وہاں موجود رہیں اور دیکھنے والے وہاں آکر اس سے فائدہ اٹھا سکیں لیکن پھر بھی اس میں بہت سی باتیں لوگوں کے دیکھنے کی ہوں گی مثلاً بچوں کے کام کے ہوئے استاد اور بچوں کا تیار کیا ہوا Teaching Aids اور بچوں کے کئی کام کے ہوئے، آمدنی اور خرچ اور بچوں کی ترقی کا چارٹ وغیرہ۔ اگر ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر چیزیں تیار ہوں اور اس کی اطلاع مدرسے کو دے دی جائے تو کورس کے حساب سے چیزیں تیار ہو سکیں گی بے میل اور بھرتی کی چیزیں نمائش میں نہیں آئیں گی مربوط ہو جائیں، ایسا خرچ آپ برداشت کر پائیے اور خصوصی استادوں اور بچوں میں بھی زندگی اور اس طرح کی بہت سی کام کی چیزوں پر سال تیار ہو سکے گا پھر بھی ایک کی ان چیزوں کو لوگ اچھی طرح سمجھ سکیں گے مگر اسے یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے بڑا مسئلہ ان چیزوں کو نمائش میں ٹھیک جگہ پر لگانے کا ہے ہو سکتا ہے کہ ہر مدرسہ ان بتائی ہوئی باتوں کو سامنے رکھ کر چیزیں تیار کر کے لائے اور ان کے رکھنے میں ایسی غلطی ہو کہ کوئی بات سمجھ میں نہ آئے۔

اگر بچے اور اس کے ہاتھ کے کام پر سب سے زیادہ زور دیا جائے تو پھر کوئی دقت نہیں ہوتی بچوں کے کام کئے ہوئے جتنے وہ بھی ہوں چاہے تحریری ان کو بیچ میں رکھا جائے اور پیچھے اور داہنے بائیں طریقہ تعلیم و اس کے متعلق سبق وغیرہ Teaching Aids ہونا چاہئے اور نمبروں کے نشان بنا کر یہ تمام چیزیں صاف صاف سمجھائی جانی چاہیں جب چیزوں کی ٹھیک جگہ طے ہو جائے تو پھر ملنے والوں کو آسانی سے یہ ہدایت دی جا سکتی ہے کہ کون سی چیز بڑی بنائی جائے اور کون سی چھوٹی۔ جو چیزیں بڑی بڑی سی ہوئی ہوں یا موٹے موٹے حرفوں میں لکھی ہوئی ہوں وہ زیادہ اونچائی پر لگائی جا سکتی ہیں لوگ انھیں آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

اس جگہ ایک اور بات کا ذکر کر دینا ضروری ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جس صوبے میں نمائش ہوتی ہے وہاں اس صوبے کی چیزوں کی بھرتی ہوتی ہے یہ ایک حد تک ٹھیک ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ دور دور سے چیزیں لانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ وقت پر آتی ہیں نہ اچھی حالت میں پہنچتی ہیں پھر بہت تھوڑی تعداد میں ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر صوبے کے مدرسوں سے کافی سامان آجاتا ہے

تعلیم و ترقی

حلقہ تعلیم و ترقی نے اپنی بستی کی خدمت کے لئے صرف اسی چیز کو کافی نہیں سمجھا کہ خواندہ اور تعلیم یافتہ طبقہ تک اپنے قلمی اخبار اور قلمی کتابت کے ذریعہ بھیجا جائے یا مطبوعات میں محض اُن کتابت پر اکتفا کی جائے جو اداراے نے مدارس، مساجد اور دفاتر کے لئے خاص اہتمام کے ساتھ شائع کئے ہیں بلکہ ساتھ ہی ساتھ ایک ایک دو دو ورق کی تعلیمی چیزوں کی طبع و اشاعت کو بھی اپنے ذمہ لیا اس سلسلے میں سب سے پہلی چیز تو جاگو جگاؤ کی وہ نظم ہے کہ جس کے اندر شاعر نے ہمارے کام اور آرزوں کی بڑی حد تک ترجمانی کی ہے۔ چند بند ملاحظہ ہوں

جاگو جاگو پیارے   جاگے دنیا والے سارے
دیکھو سورج چاند ستارے   کرتے ہیں سب تم کو اشارے
تم بھی غفلت سے باز آؤ
جاگو جاگو سب کو جگاؤ

کوشش سے کچھ کرنا سیکھو   بَل پر اپنے اُبھرنا سیکھو
صرف خدا سے ڈرنا سیکھو   حق کی خاطر مرنا سیکھو
اچھی باتیں کر کے دکھاؤ
جاگو جاگو سب کو جگاؤ

اس نظم کو بستی میں حتی الامکان خوب مشتہر کیا گیا مرکز کے بچوں نے اسے یاد کیا اور مدتوں یہ امن کا ترانہ رہی۔ گزشتہ سال عید کے موقع پر جب ہمیں اپنی بستی کے لئے کسی تحفہ کی تلاش ہوئی تو یہی نظم عید مبارک کے عنوان سے علیحدہ رنگین کاغذ پر خوبصورتی کے ساتھ طبع کرائی گئی اور گھر گھر تقسیم ہوئی۔ ڈرائن بھی چونکہ دلکش تھا خواندہ ناخواندہ نے بھی اپنے مکان اور دکانوں کی زینت بنایا، عید سے قبل رمضان شریف کے زمانہ میں جب بستی کی مسجد میں ختم تراویح کی تقریب ہوئی تو مرکز نے اس میں حصہ لیا کر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا آخری خطبہ مبارک جو آپ نے جمعۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا سادہ اور سہل زبان میں چھپا یا گیا، ظاہری نفاست اور پاکیزگی بھی ہر دم نظر میں رہتی ہے اس لئے یہ تحفہ بھی بہت مقبول ہوا اور پھر خطبے کے بے تلے جملے، زبان رسالت کا اثر، دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ یہ دو ورقہ جس کا عنوان رسول کی وصیت تھا لوگوں کو اتنا پسند آیا کہ بار بار مانگ ہوئی سب لوگ بطور تحفہ اسے باہر بھی لے گئے۔

باقی

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	ای ۶۶۳	محمد بدرالدین صاحب دہلی	۱۹	ای ۶۹۱	عبدالجلیل صاحب خطیب علی گڑھ	۳۷	ای ۷۰۹	ساجد علی خانصاحب علی گڑھ
۲	،۶۶۴	محمود خاں صاحب "	۲۰	،۶۹۲	عبیدالرحمٰن صاحب مراد آباد	۳۸	،۷۱۰	سعید احمد صاحب "
۳	،۶۶۵	جعفر علی صاحب "	۲۱	،۶۹۳	محمد محی الدین صاحب علی گڑھ	۳۹	،۷۱۱	تنویر الدین خانصاحب "
۴	،۶۶۶	فضل حق صاحب "	۲۲	،۶۹۴	ملا محمد صاحب "	۴۰	،۷۱۲	سید مقصود علی صاحب "
۵	،۶۶۷	تاج اکبر صاحب ثناں زئی پشاور	۲۳	،۶۹۵	محمود علی صاحب "	۴۱	،۷۱۳	محمد خلیل صاحب "
۶	،۶۶۸	میجر ایم۔ اے شاہ صاحب دہلی	۲۴	،۶۹۶	سعیدالرحمٰن صاحب "	۴۲	،۷۱۴	شوکت علی صاحب "
۷	،۶۶۹	اکبر علی خانصاحب نئی دہلی	۲۵	،۶۹۷	غلام حسین صاحب طبیب "	۴۳	،۷۱۵	محمد رضا علی صاحب "
۸	،۶۸۰	غلام محمد صالح صاحب "	۲۶	،۶۹۸	شیخ عبداللطیف صاحب "	۴۴	،۷۱۶	محمد ہاشم شریف صاحب "
۹	،۶۸۱	غلام احمد خاں صاحب "	۲۷	،۶۹۹	غلام عباس صاحب جندو "	۴۵	،۷۱۷	عبدالرحیم علوی صاحب "
۱۰	،۶۸۲	طفیل احمد صاحب دہلی	۲۸	،۷۰۰	سید رفعت الحسن صاحب ہاشمی "	۴۶	،۷۱۸	محمد عبدالعزیز صاحب دہلی
۱۱	،۶۸۳	عبداللطیف صاحب بجنور	۲۹	،۷۰۱	محمد مصباح الدین خانصاحب "	۴۷	،۷۱۹	ڈاکٹر صغیر احمد صاحب ہاشمی "
۱۲	،۶۸۴	محمد شعیب صاحب علی گڑھ	۳۰	،۷۰۲	سید محمود علی خانصاحب "	۴۸	،۷۲۰	مقصود علی خانصاحب ہیڈماسٹر
۱۳	،۶۸۵	عارف علی صاحب "	۳۱	،۷۰۳	محمد ابراہیم صاحب "	۴۹	،۷۲۱	محمد فضل الرحمٰن صاحب "
۱۴	،۶۸۶	نصیر الحسن صاحب عباسی "	۳۲	،۷۰۴	سیٹھ شیخ مدیر حسین صاحب اینڈ سنز مظفر نگر	۵۰	،۷۲۲	علی احمد صاحب جعفری "
۱۵	،۶۸۷	محمد نجم الدین صاحب "	۳۳	،۷۰۵	واثق حسن صاحب علی گڑھ	۵۱	،۷۲۳	محمد عمر صاحب ہیڈماسٹر "
۱۶	،۶۸۸	اقبال اختر عابدی "	۳۴	،۷۰۶	احمد محمد صاحب پٹیل "	۵۲	،۷۲۴	سید وحی اشرف صاحب "
۱۷	،۶۸۹	یوسف سلیمان صاحب "	۳۵	،۷۰۷	محمد ہاشم صاحب آزاد "	۵۳	،۷۲۵	کنور مسعود علی خانصاحب "
۱۸	،۶۹۰	ایس۔ اے پٹیل صاحب "	۳۶	،۷۰۸	ہادی نقشبندی "	۵۴	،۷۲۶	شیخ عبدالرحمٰن صاحب "

دہلی و نئی دہلی — اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء — مستقل امداد

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۰۱	شاہد علی صاحب مع برادر دہلی	عہ	۲۲	ای ۲۰۲	سید حفیظ الدین صاحب دہلی	۸ر	۴۳	ای ۲۲۴	محمد عبد الخالق صاحب دہلی	عہ
۲	۷۰۲	خواجہ عبد المجید خاں صاحب 〃	سے	۲۳	۲۰۳	ابو محمد علی صاحب 〃	۸ر	۴۴	۲۲۵	حاجی منور الدین صاحب 〃	صہ
۳	۷۰۵	عبد اللطیف محمد بشیر صاحبان 〃	۹	۲۴	۲۰۴	حکیم حاجی عبد الحمید خاں صاحب 〃	صہ	۴۵	۲۲۶	چودھری عبد الغفور صاحب 〃	صہ
۴	۷۰۶	محمود خاں صاحب 〃	ہر	۲۵	۲۰۵	ابو الفضل حق صاحب 〃	ہر	۴۶	۲۲۷	حامد سعید خاں صاحب 〃	۸ر
۵	ای ۶۶۲	معصوم علی صاحب 〃	عہ	۲۶	۲۰۶	میر عزیز الدین صاحب 〃	صہ	۴۷	۲۲۸	غلام غوث فرید صاحب 〃	۸ر
۶	۶۶۳	میاں محمد صاحب 〃	سے	۲۷	۲۰۷	ابو الفیض محمد صاحب 〃	۸ر	۴۸	۲۲۹	بیگم صاحبہ قدوائی 〃	۸ر
۷	۶۶۴	لیاقت اللہ خاں صاحب 〃	عہ	۲۸	۲۰۸	سید عبد اللطیف شاہ صاحب 〃	۸ر	۴۹	۲۳۰	کنور عباس علی صاحب 〃	۸ر
۸	۶۶۵	محمد شریف قریشی صاحب 〃	عہ	۲۹	۲۰۹	حاجی شرف الدین صاحب 〃	ہر	۵۰	۲۳۱	قاضی علاء الدین صاحب 〃	ہر
۹	۶۶۶	مولوی عبد الرب صاحب 〃	صہ	۳۰	۲۱۰	منشی خورشید عالم صاحب 〃	صہ	۵۱	۲۳۲	نعمت اللہ صاحب 〃	۸ر
۱۰	۶۶۷	خاں بہادر حافظ عبد الحکیم صاحب 〃	للعہ	۳۱	۲۱۱	حاجی قادر بخش صاحب 〃	سے	۵۲	۲۳۳	محمد صمصام الحق صاحب 〃	ہر
۱۱	۶۶۸	ایم طفیل محمد صاحب 〃	۸ر	۳۲	۲۱۲	زریں خاں صاحب 〃	للعہ	۵۳	۲۳۴	نور الاسلام صاحب 〃	صہ
۱۲	۶۶۹	خواجہ غلام یسین صاحب 〃	عہ	۳۳	۲۱۳	حاجی نور الدین صاحب 〃	۸ر	۵۴	۲۳۵	خان بہادر ایس ایم عبد اللہ 〃	صہ
۱۳	۷۷۰	سید مرتضیٰ علی صاحب 〃	عہ	۳۴	۲۱۴	غفران الدین صاحب 〃	۸ر	۵۵	۲۳۶	کلو صاحب تالے والے 〃	ہر
۱۴	۷۷۱	بیگم صاحبہ سید حامد علی مرحوم 〃	عہ	۳۵	۲۱۵	حاجی عباد اللہ خاں صاحب 〃	للعہ	۵۶	۲۳۷	مرزا سلیمان صاحب 〃	صہ
۱۵	۷۷۲	شیخ کریم بخش صاحب 〃	عہ	۳۶	۲۱۶	منشی حفیظ الدین صاحب 〃	ہر	۵۷	۲۳۸	شیخ محمد رفیع صاحب 〃	ہر
۱۶	۷۷۳	شیخ حشمت اللہ صاحب 〃	عہ	۳۷	۲۱۷	رحمت اللہ خاں صاحب 〃	ہر	۵۸	۲۳۹	محمد یوسف اینڈ کو 〃	ہر
۱۷	۷۷۴	عبد الرزاق صاحب 〃	عہ	۳۸	۲۱۸	طاہر علی صاحب 〃	عہ	۵۹	۲۴۰	محمد عارف اینڈ کو 〃	صہ
۱۸	۷۷۵	غلام حسین صاحب 〃	عہ	۳۹	۲۲۰	سید غلام حسین صاحب 〃	صہ	۶۰	۲۴۱	پروفیسر عبد اللطیف صاحب 〃	للعہ
۱۹	۷۷۶	عبد الغفار خاں صاحب 〃	۸ر	۴۰	۲۲۱	محمد بدر الدین صاحب 〃	عہ	۶۱	۲۴۲	منشی حشمت اللہ صاحب 〃	ہر
۲۰	۷۷۷	چودھری محمد سرور صاحب 〃	۸	۴۱	۲۲۲	محمد اختر الدین صاحب 〃	ہر	۶۲	۲۴۳	حکیم عبد الرزاق صاحب 〃	ہر
۲۱	۲۰۱	سید شمس الدین صاحب 〃	۸	۴۲	۲۲۳	مرزا فضل محمد صاحب 〃	۸ر	۶۳	۲۴۴	فرخ مرزا صاحب 〃	ہر

نمبر شمار	نمبر حوالہ رجسٹر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رجسٹر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رجسٹر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۴	اے ۲۴۵	مسٹر آصف بیرسٹر دہلی	عہ	۸۷	اے ۱۵۳	میجر ایچ شاہ صاحب دہلی	عہ	۱۱۰	اے ۳۳۹	بابو محمد شفیع صاحب دہلی	۸ر
۶۵	۲۴۶	مرزا محمد سعید صاحب ″	عار	۸۸	۳۱۷	حاجی رشید احمد صاحب ″	للعہ	۱۱۱	۳۴۱	محمد احمد صاحب ″	۹
۶۶	۲۴۷	حکیم احمد حسن خاں صاحب ″	۴ر	۸۹	۳۱۸	قطب صاحب ریڈیو آفس ″	عار	۱۱۲	۳۴۲	محمد نور خاں صاحب ″	۴ر
۶۷	۲۴۸	حکیم علی رضا خاں صاحب ″	۸ر	۹۰	۳۱۹	عبد الحق صاحب ″	صہ	۱۱۳	۳۴۳	سید ذاکر حسین صاحب ″	۴ر
۶۸	۲۵۰	احمد اسلام خاں صاحب ″	عہ	۹۱	۳۲۰	ایچ فضل الرحمن صاحب ″	صہ	۱۱۴	۳۴۴	فضل احمد خاں صاحب ″	۴ر
۶۹	۳۰۱	عبد الحمید خاں صاحب ″	۴ر	۹۲	۳۲۱	شیخ محمد انیس الرحمن صاحب ″	۸ر	۱۱۵	۳۴۵	اسلام الدین صاحب	۸ر
۷۰	۳۰۲	سید محمد شفیع صاحب ″	۴ر	۹۳	۳۲۲	محمود علی صاحب علوی	عار	۱۱۶	۳۴۶	قاضی عبد الغنی صاحب ″	عار
۷۱	۳۰۳	حکیم شریف الدین صاحب ″	۴ر	۹۴	۳۲۳	حکیم محمد ظہیر علی صاحب ″	سہ	۱۱۷	۳۴۷	قاضی بشیر احمد صاحب ″	۸ر
۷۲	۳۰۴	محمد بدر الدین صاحب ″	عار	۹۵	۳۲۴	میاں غلام علی صاحب ″	۴ر	۱۱۸	۳۴۸	حافظ شہاب الدین صاحب	۴ر
۷۳	۳۰۵	مولوی سعید احمد صاحب ″	سہ	۹۶	۳۲۵	ایم اکرام الدین صاحب ″	۸ر	۱۱۹	۳۴۹	مولوی محبوب الٰہی صاحب ″	۹
۷۴	۳۰۶	بابو محمد ابراہیم صاحب ″	۴ر	۹۷	۳۲۶	سید عبد الحی صاحب ″	۱۲	۱۲۰	۳۵	رفیع اللہ خاں صاحب ″	۸
۷۵	۳۰۷	محمد شفیق صاحب ″	سہ	۹۸	۳۲۷	محمد احمد صاحب جالرلہ ″	۱	۱۲۱	۳۵۱	خواجہ سرور حسن صاحب ″	مے
۷۶	۳۰۸	منشی شمس الدین صاحب ″	۴ر	۹۹	۳۲۸	ابو سعید الرحمن صاحب ″	۴	۱۲۲	۳۵۲	سید محمد حسین صاحب ″	۴ر
۷۷	۳۰۹	مولانا عبد الرحمن صاحب ″	۸ر	۱۰۰	۳۲۹	نور رحمت اللہ صاحب ″	۸	۱۲۳	۳۵۳	قدیر الدین صاحب وکیل ″	عار
۷۸	۳۱۰	اشتیاق حسین صاحب قریشی ″	للعہ	۱۰۱	۳۳	سید سلیم الدین صاحب ″	۴	۱۲۴	۳۵۴	محمد صدیق صاحب ″	عہ
۷۹	۳۱۱	شیخ محمد ظہیر صاحب ″	۸ر	۱۰۲	۳۳۱	محمد صدیق صاحب ″	۸ر	۱۲۵	۳۵۵	سید امین الدین صاحب ″	عہ
۸۰	۳۱۲	عیوض خاں صاحب ″	صہ	۱۰۳	۳۳۲	شمس العارفین صاحب ″	سہ	۱۲۶	۳۵۶	مسٹر محمد علی صاحب ″	۸
۸۱	۳۱۳	میاں محمد رفیق صاحب ″	صہ	۱۰۴	۳۳۳	حافظ سراج الحق صاحب		۱۲۷	۳۵۷	مسٹر علمدار حسین صاحب ″	۸
۸۲	۳۱۴	منشی محمد احسن صاحب ″	۸ر	۱۰۵	۳۳۴	منار الدین صاحب	سہ	۱۲۸	۳۵۱	مرزا مصطفیٰ شاہ صاحب ″	۲
۸۳	۳۱۵	محمد احمد صاحب ″	۴ر	۱۰۶	۳۳۵	ڈاکٹر حسین بخش صاحب ″	۴	۱۲۹	۳۵۶	حکیم عزیز الدین صاحب	۱
۸۴	۳۱۶	محمد سعید صاحب ″	۸ر	۱۰۷	۳۳۶	رفیق احمد صاحب ″	سہ	۱۳۰	۳۶	شبیر مرزا صاحب	۴
۸۵	۱۵۱	فضل حق صاحب ″	عار	۱۰۸	۳۳۷	حکیم محمد کبیر الدین صاحب ″	عا	۱۳۱	۳۶۱	قاضی عبد الرحمن صاحب	۴
۸۶	۱۵۲	مولوی طفیل احمد صاحب ″	صہ	۱۰۹	۳۳۸	شیخ محمد اسماعیل صاحب ″	۸ر	۱۳۲	۳۶۲	سراج الدین صاحب	۴

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳۳	ای ۳۶۲	محمد شفیع صاحب دہلی	عہ
۱۳۴	۳۶۴	حافظ عبدالجلیل صاحب "	۲ر
۱۳۵	۳۶۵	حافظ نور محمد صاحب "	۸ر
۱۳۶	۳۶۶	حاجی نور محمد صاحب "	۸ر
۱۳۷	۳۶۷	ماسٹر قمرالدین صاحب "	۴ر
۱۳۸	۱۵۴	کبیر علی صاحب "	عہ
۱۳۹	۱۵۵	غلام محمد صاحب "	۸ر
۱۴۰	۱۵۶	محمد عبدالعزیز صاحب "	۴ر
۱۴۱	۱۵۷	فضل الرحمن صاحب "	۱ر
۱۴۲	۱۵۸	حافظ عبدالسلام اینڈ سنز "	صہ
۱۴۳	۱۵۹	مقصود علی خاں صاحب "	عہ
۱۴۴	۳۶۸	مرغوب احمد صاحب "	لعہ
۱۴۵	۳۶۹	شفیع الدین صاحب بتر "	عہ
۱۴۶	۳۷۰	صالحہ خاتون صاحبہ	۸ر
۱۴۷	۳۷۱	شان الحق صاحب "	۲ر
۱۴۸	۳۷۲	عبدالمغنی صاحب "	عہ
۱۴۹	۳۷۳	حاجی عبدالحمید صاحب جوتی والے	۴ر
۱۵۰	۳۷۴	شمس العارفین صاحب "	۲ر
۱۵۱	۳۷۵	ظہیرالدین صاحب "	عہ
۱۵۲	۳۷۶	عبدالکریم صاحب صدیقی	۴ر
۱۵۳	۳۷۷	شیخ محمد تقی صاحب "	۴ر
۱۵۴	۳۷۸	محمد ادریس صاحب "	عہ
۱۵۵	۳۷۹	عبدالرحیم صاحب "	۴ر

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۵۶	ای ۳۸۰	حاجی محبوب الٰہی صاحب دہلی	صہ
۱۵۷	۳۸۱	محمد تقی صاحب "	۴ر
۱۵۸	۳۸۲	شیخ محمد ادریس صاحب تار والے "	۲ر
۱۵۹	۳۸۳	منشی ناظر حسین صاحب "	عہ
۱۶۰	۳۸۴	حاجی اخلاق صاحب "	لعہ
۱۶۱	۳۸۵	محمد حسین خادم صاحب "	۸ر
۱۶۲	۳۸۶	ریاض الحسن صاحب "	عہ
۱۶۳	۳۸۷	مولوی قدیر اعظم صاحب "	عہ
۱۶۴	۳۸۸	حافظ سید الحکیم صاحب "	۴ر
۱۶۵	۳۸۹	مرزا ریاض بیگ صاحب "	۴ر
۱۶۶	۳۹۰	حاجی محبوب بخش صاحب "	صہ
۱۶۷	۳۹۱	سید مسعود احمد صاحب "	۴ر
۱۶۸	۳۹۲	مولانا اصغر علی صاحب "	۴ر
۱۶۹	۳۹۳	حافظ سراج احمد صاحب "	عہ
۱۷۰	۳۹۴	وحید الدین صاحب وکیل "	ے
۱۷۱	۳۹۵	ایس ایم رفیق صاحب "	عہ
۱۷۲	۳۹۶	حاجی محمد شفیع صاحب "	سعہ
۱۷۳	۳۹۷	حافظ مشتاق احمد صاحب "	ے
۱۷۴	۳۹۸	دریا مال صاحب "	سعہ
۱۷۵	۳۹۹	سید الخالق صاحب "	سعہ
۱۷۶	۴۰۰	حاجی محمد صدیق صاحب ملتانی	سعہ
۱۷۷	۶۰۱	آفتاب الدین صاحب "	عہ
۱۷۸	۶۰۲	چودھری رحیم بخش صاحب "	ے

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۷۹	ای ۶۰۳	آغا شیخ عبدالحمید صاحب دہلی	سعہ
۱۸۰	۶۰۴	محمد عثمان صاحب "	صہ
۱۸۱	۶۰۵	محمد تقی صاحب "	سے
۱۸۲	۶۰۶	حافظ محمد ولی صاحب "	سے
۱۸۳	۶۰۷	شیخ برکت اللہ صاحب "	۸ر
۱۸۴	۶۰۸	حاجی محمد جان صاحب "	صہ
۱۸۵	۶۰۹	پیر محمد حسین صاحب "	صہ
۱۸۶	۶۱۰	شیخ عبدالمجید صاحب "	۲ر
۱۸۷	۶۱۱	ایچ ایس محمد صدیق صاحب "	صہ
۱۸۸	۶۱۲	ایم ذکاء اللہ صاحب "	صہ
۱۸۹	۶۱۳	مولانا عبدالجبار صاحب "	۴ر
۱۹۰	۶۱۴	مصباح الدین صاحب	۲ر
۱۹۱	۶۱۵	عبدالغفور صاحب سادہ کار	۴ر
		میزان ۳۹۰ سالعہ ۱ر	
		یو - پی	
۱	ای ۱۰۱	ڈاکٹر [illegible] مرزا صاحب علی گڑھ	صہ
۲	۱۰۲	آل احمد صاحب سرور "	لعہ
۳	۱۰۳	مولوی اکرام اللہ خاں صاحب "	صہ
۴	۱۰۴	بیگم صاحبہ حکیم عبداللطیف صاحب "	لعہ
۵	۱۰۵	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	سعہ
۶	۱۰۶	لیڈی صاحبہ سید راس مسعود "	سعہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۷	ای ۱۰۷	ڈاکٹر رفیع محمد صاحب علی گڑھ	صہ	۳۰	ای ۱۳۱	عظیم الحق صاحب اعظم گڑھ	صہ			**بنگال و آسام**	
۸	۱۰۸	ہادی نقشبندی صاحب 〃	۸	۳۱	۱۳۲	عبدالغنی صاحب 〃	عا	۱	ای ۱	محمد صابر صاحب کلکتہ	عا
۹	۱۰۹	محمد ہاشم صاحب آزاد 〃	۸	۳۲	۱۳۳	وکیل احمد صاحب 〃	عہ	۲	۲	محمد احمد صاحب 〃	عہ
۱۰	۱۱۰	احمد محمد صاحب پٹیل 〃	عہ	۳۳	۱۳۴	محمد ظہور احمد صاحب 〃	عا	۳	۳	محمد صدیق صاحب 〃	صہ
۱۱	۱۱۱	ساجد علی خاں صاحب 〃	۴	۳۴	۱۳۵	نثار احمد صاحب صدیقی 〃	عہ	۴	۴	حاجی عبدالحلیم صاحب 〃	صہ
۱۲	۱۱۲	شوکت علی صاحب 〃	۴	۳۵	۱۳۶	محمد سجاد صاحب انصاری 〃	سہ	۵	۵	مولوی عبدالعزیز صاحب 〃	صہ
۱۳	۱۱۳	محمد رضا علی صاحب 〃	عہ	۳۶	۱۳۷	حاجی حامد صاحب 〃	ے	۶	۶	حاجی عبدالوہاب صاحب 〃	ے
۱۴	۱۱۵	محمد ہاشم شریف صاحب 〃	۸	۳۷	۱۳۸	حاجی عبدالغفور صاحب 〃	عا	۷	۷	مولوی مراد رسن مرد 〃	عہ
۱۵	۱۱۶	شیخ عبداللطیف صاحب 〃	۲	۳۸	۱۳۹	اہلکاران کلکٹری 〃	صہ	۸	۸	آر کے ریاض الدین صاحب 〃	سعہ
۱۶	۱۱۷	سید محمود علی صاحب 〃	۲	۳۹	۱۴۰	خواجہ محمود اللہ صاحب 〃	۸	۹	۹	میاں محمد صدیق صاحب 〃	ے
۱۷	۱۱۸	مسٹر محمد محی الدین صاحب 〃	عہ	۴۰	۱۴۱	محمد علی خاں صاحب تاجر 〃	عہ	۱۰	۱۰	حاجی میاں اللہ بخش صاحب 〃	عہ
۱۸	۱۱۹	ایس اے پٹیل صاحب 〃	صہ	۴۱	۱۴۲	مولوی محمد ادریس صاحب 〃	صہ	۱۱	۱۱	ایس محمد رفیق صاحب 〃	عہ
۱۹	۱۲۰	نصیر الحسن صاحب 〃	۴	۴۲	۱۴۳	مولوی مسعود علی صاحب 〃	عا	۱۲	۱۲	میاں نذیر حسین صاحب 〃	عہ
۲۰	۱۲۱	عارف عزیز صاحب 〃	۴	۴۳	۱۴۶	محمد یونس صاحب وکیل 〃	عہ	۱۳	۱۳	میاں حاجی عبدالرحیم صاحب 〃	عہ
۲۱	۱۲۲	محمد شعیب صاحب 〃	۴	۴۴	۱۴۷	مولوی عبدالسلام صاحب 〃	عا	۱۴	۱۴	میاں غلام مصطفیٰ صاحب 〃	عہ
۲۲	۱۲۳	خان بہادر حبیب اللہ خاں صاحب 〃	صہ	۴۵	۱۴۸	مولوی شبیر احمد صاحب 〃	عا	۱۵	۱۵	میاں عبدالرزاق صاحب 〃	ے
۲۳	۱۲۴	سید شبیر علی صاحب 〃	سعہ	۴۶	۱۴۹	حکیم محمد اسحق صاحب 〃	ے	۱۶	۱۶	محمد ابراہیم صاحب 〃	عا
۲۴	۱۲۵	ڈاکٹر اظہر قدوائی صاحب 〃	صہ	۴۷	۱۵۰	حاجی ارشاد علی صاحب آگرہ	سعہ	۱۷	۱۸	حاجی محمد یوسف صاحب 〃	عہ
۲۵	۱۲۶	بشیر الدین صاحب 〃	ے	۴۸	۱۵۳	مولوی محمد رفیع صاحب 〃	صہ	۱۸	۲۰	شیخ میاں اللہ دتا صاحب 〃	ے
۲۶	۱۲۷	پروفیسر عبدالمجید صاحب صدیقی 〃	عا	۴۹	۱۵۰	شفیق احمد صاحب 〃	صہ	۱۹	۲۱	میاں حاجی مولا بخش صاحب 〃	عہ
۲۷	۱۲۸	کنور اعظم صاحب اعظم گڑھ	عا					۲۰	۲۳	حاجی شیخ انوار الحق صاحب 〃	عہ
۲۸	۱۲۹	مولوی عبدالعلی صاحب وکیل 〃	صہ			میزان	ماہہ	۲۱	۲۵	میر وزیر الدین محمد شفیع صاحب 〃	مار
۲۹	۱۳۰	مرزا مرتضیٰ بیگ صاحب 〃	للعہ					۲۲	۲۶	محمد یعقوب محمد یٰسین صاحب 〃	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۳	ای ۲۷	عثمان اینڈ کمپنی کلکتہ	صر
۲۴	۲۹	بجم العارفین اینڈ کو ؍؍	عـہ
۲۵	۳۰	عبدالرزاق صاحب ؍؍	۸؍
۲۶	۳۱	حاجی فقیر محمد صاحب ؍؍	۱؍
۲۷	۷۵۷	مسز رحیول بخش محمد عال ؍؍	۱۱؍
		میزان سالعہ ۸؍	

پنجاب و سرحد اور سندھ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۱۱	سکرٹری صاحب امداد فنڈ لائل پور	سعہ
۲	۷۲۱	خواجہ غلام السدین صاحب سری نگر	صر
۳	۷۳۱	سید صادق علی صاحب پھلواری	صر
۴	ای ۲۷۴۳	قاضی مقبول احمد صاحب گجرات	عہ
۵	۲۷۴۴	مولوی ظہور احمد صاحب ؍؍	ـہ
۶	۲۷۴۵	سید شبیر حسین صاحب ؍؍	۸؍
۷	۲۷۴۶	مولوی عبدالرحمن صاحب ؍؍	صر
۸	۲۷۴۷	میر محی الدین صاحب ؍؍	عہ
۹	۲۷۴۸	جھنڈے خان صاحب ؍؍	عہ
۱۰	۲۷۴۹	فتح محمد صاحب ؍؍	عہ
۱۱	۲۷۵۰	فضل کریم صاحب ؍؍	۱۱؍
		میزان صہ ۹؍	

بمبئی

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	ای ۶۳	خواجہ احمد عباس صاحب بمبئی	صر
۲	۶۴	عبدالرزاق داؤد صاحب ؍؍	صر
۳	۶۵	خواجہ احمد جیلانی صاحب ؍؍	۳؍
۴	۶۶	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب ؍؍	عا؍
۵	۶۷	مسز کے اے حمید صاحب ؍؍	عا؍
۶	۶۸	زورح صاحب ؍؍	عہ
۷	۶۹	چودھری صاحب ؍؍	عہ
۸	۷	حافظ محمد زکریا صاحب ؍؍	۴؍
۹	۷۱	ابراہیم عمادی صاحب ؍؍	۳؍
۱۰	۷۲	محمد ابن محمد بشیر صاحب ؍؍	عہ
۱۱	۷۳	حاجی نصیر الدین صاحب ؍؍	صر
۱۲	۷۴	معین الدین صاحب حارث ؍؍	عہ
۱۳	۷۵	اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	عہ
۱۴	۷۶	ایم اے باسط صاحب ؍؍	عہ
۱۵	۷۷	عثمان حسین صاحب ؍؍	عہ
۱۶	۷۸	محمد ابراہیم علی صاحب ؍؍	عا؍
۱۷	۷۹	میر اصغر علی صاحب ؍؍	سہ
۱۸	۸	سید حسین صاحب ؍؍	۴؍
۱۹	۸۱	جے اے پارس صاحب ؍؍	۴؍
		میزان عـہ ۴؍	

حیدرآباد دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۱۸	مشتاق احمد صاحب حیدرآباد دکن	سعہ
۲	ای ۷۵۱	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	عمر
۳	۷۵۲	سید صادق علی صاحب ؍؍	۴؍
۴	۷۵۳	سید محمود مغربی صاحب ؍؍	۴؍
۵	۷۵۴	محمد ساجد صاحب ؍؍	۴؍
۶	۷۵۵	علیم اللہ صاحب ؍؍	۳؍
۷	۷۵۶	حیات اللہ صاحب ؍؍	۴؍
۸	۷۵۹	سید محی الدین صاحب ؍؍	۳؍
۹	۷۶۰	دتاتر راؤ صاحب ؍؍	۳؍
۱	۷۶۱	رام لال صاحب ؍؍	۳؍
		میزان سعہ ۵؍	

برما

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۲۶	ڈاکٹر یو اے برکت علی صاحب سمبان برما	سعہ
		میزان سعہ	

دیگر

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۱۲	عالی مرتبت علی حیدر عباس صاحب [illegible]	عمر
۲	۷۲۲	محمد یونس خان صاحب [illegible]	[illegible]
		میزان [illegible]	

عطیات و زکوٰۃ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ
۱	۶۰۳	عبدالقدیر صاحب رنگون	عہ	۲۲	۶۴۷	محمد افضل خاں صاحب بیعن آباد	۱۲	۴۳	۶۶۹	شیخ قطب الدین احمد صاحب علی گڑھ	صہ
۲	۶۰۷	بیگم عبدالغفور صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں	عہ	۲۳	۶۴۸	رحمت علی صاحب کوٹ ادو ٹال پتھال	۱۲	۴۴	۶۷۰	شیخ پیر بخش صاحب گورداسپور	صہ
۳	۶۰۸	حاجی حبیب اللہ خاں صاحب جیب آباد	عہ	۲۴	۶۴۹	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب شملہ	صہ	۴۵	۶۷۱	شہزاد علی صاحب ٹھیکیدار فرح آباد	صہ
۴	۶۱۳	حکیم الدین صاحب "	صہ	۲۵	۶۵	سید محمد علی اطہر صاحب دتیا	صہ	۴۶	۶۷۲	حکیم عبدالغنی صاحب لودھیانہ	عہ
۵	۶۱۷	محمد اسمٰعیل محمد اشرف صاحبان کراچی	عہ	۲۶	۶۵۱	حاجی رحیم بخش صاحب سہارنپور	عہ	۴۷	۶۷۳	محمد عبدالحمید صاحب میرٹھ	صہ
۶	۶۱۹	سید احمد حسن صاحب لکھنؤ	عسہ	۲۷	۶۵۲	مرزا غلام دستگیر صاحب محمد نگر دکن	صہ	۴۸	۶۷۴	نواب عبدالحمید خاں صاحب حسنپور	سے
۷	۶۲۰	محمد سعد اللہ صاحب الحبیر بمبئی	عہ	۲۸	ای ۱۰	ابوالبرکات صاحب کلکتہ	۱۲	۴۹	۶۷۵	محمد ظفر حسن صاحب بھوپال	۱۲
۸	۶۲۲	ڈاکٹر سید احمد علی صاحب سوناگپور	صہ	۲۹	۲۲	داؤد جی دادا بھائی کیمپی "	صہ	۵۰	۶۷۶	سید محمد حفیظ الدین صاحب سورت	عہ
۹	۶۲۳	احمد الدین صاحب آگرہ	صہ	۳۰	۲۴	حافظ محمد صدیق صاحب "	۱۲	۵۱	۶۷۷	غلام محمد جار اللہ صاحب "	صہ
۱۰	۶۲۶	ڈاکٹر رائے برکت علی خاں سہال راج	عسہ	۳۱	۲۸	عظمت رسول صاحب "	عہ	۵۲	۶۸۰	محمد محمود علی صاحب حیدرآباد دکن	عہ
۱۱	۶۲۷	میاں عبدالعزیز صاحب	عہ	۳۲	۲۵	خیر الدین صاحب محمد شفیع صاحب	مار	۵۳	۶۸۱	محمد اعظم خاں صاحب فرح آباد	سے
۱۲	۶۲۸	محمد مصطفیٰ خاں صاحب لکھنؤ	عسہ	۳۳	۱۹	آفتاب احمد اینڈ کو "	للعہ	۵۴	۶۸۲	مصطفےٰ خاں صاحب قنوج	صہ
۱۳	۶۳۰	حافظ محمد عثمان صاحب گورکھپور	صہ	۳۴	۶۵۶	سرور خاں صاحب ٹھیکیدار ہمکنڈہ دکن	مار	۵۵	۶۸۳	خالدہ ادیب خانم صاحبہ علی گڑھ	صہ
۱۴	۴۴۹	احمد اسلام خاں صاحب دہلی	عہ	۳۵	۶۵۸	شاہد حسن صاحب مراد آباد	عسہ	۵۶	۶۸۴	محمد عبدالشکور صاحب آگرہ	صہ
۱۵	۶۲۹	محمد اسمٰعیل عبدالعزیز صاحبان کلکتہ	عسہ	۳۶	۶۵۹	ڈاکٹر فرزند حسین صاحب نئی دہلی	عہ	۵۷	۶۸۵	حاجی محمد دین صاحب "	صہ
۱۶	۶۴	چراغ دین صاحب گوجرانوالہ	عہ	۳۷	۶۶	سید محمد سلیمان صاحب لنگسور دکن	عہ	۵۸	۶۸۶	محمد ذاکر صاحب دہلی	صہ
۱۷	۶۴۱	عبدالسبحان خاں لوہارا	صہ	۳۸	۶۶۱	شیخ مشتاق احمد صاحب دہرہ دون	عہ	۵۹	۶۸۷	احمد اسمٰعیل صاحب ٹیل علی گڑھ	۱۲
۱۸	۶۴۴	محمود عالم عطار اللہ صاحب رانچی	عہ	۳۹	۴۲	محمد احمد صاحب دہلی	صہ	۶۰	۱۲۲	اہلکاران کلکٹری اعظم گڑھ	۸
۱۹	۵۲۵	ایس ایم بشیر صاحب کانپور	عہ	۴۰	۶۶۶	اے یو لوٹا والا راندیر	عہ	۶۱	۵۰۲	مولوی عظمت اللہ صاحب آگرہ	عہ
۲۰	۶۴۶	سید رشید احمد صاحب کراچی	صہ	۴۱	۶۶۰	یوسف حاجی احمد صاحب رنگون	عہ	۶۲	۵۰۳	احسان الٰہی صاحب "	۱۲
۲۱	۶۴۳	عبدالعزیز صاحب راولپنڈی	عہ	۴۲	۶۶۸	قاضی محمد سعید صاحب منٹگمری	عہ	۶۳	۵۰۴	شیخ محمد فرید صاحب "	۸
								۶۴	۵۰۵	محمد مسلم صاحب "	سے

R. L. No. 4407

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس، دہلی)

طابع و ناشر شفیق الرحمن قدوائی نے دفتر ہمدردان جامعہ قرول باغ
نئی دہلی سے شائع کیا

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

ایڈیٹر

خواجہ عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردانِ جامعہ)

جلد ۶	دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ذیقعد سنہ ۱۳۵۹ھ	نمبر ۳

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عہ   قیمت فی پرچہ ۲

حالاتِ جامعہ

انجمن اتحاد کا جلسۂ مسند نشینی

۳؍ دسمبر ۳۸ء کو "اولڈ بوائز لاج" میں انجمن اتحاد کا جلسۂ مسند نشینی، ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ و صدر انجمن کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسے کا افتتاح قرآن حکیم کی تلاوت اور اس کے بعد ترانۂ ملی سے کیا گیا۔

عبداللطیف صاحب اعظمی نے گزشتہ سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی، اس کے بعد ڈاکٹر صاحب مدظلہ نے انجمن کے جدید منتخب کابینہ کا حاضرین جلسہ سے تعارف کرایا، اراکین کابینہ حسب ذیل ہیں۔

نائب صدر	محمد نسیم خاں صاحب
ناظم	حامد حسین صاحب
ناظم دار المطالعہ	محمد حسین صاحب

اراکین:- عبدالرحمٰن صاحب اصلاحی، محمود حسین صاحب، عبدالوحید صاحب، اصغر علی صاحب، محمد اسحاق صاحب۔

اس کے بعد جدید نائب صدر محمد نسیم خاں صاحب نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھ کر سنایا۔ اپنی مستقل بستی میں جامعہ کے منتقل ہو جانے سے انجمن کے مقاصد اور مشاغل میں جو وسعت اور تنوع پیدا ہو گیا ہے اس پر نائب صدر صاحب نے روشنی ڈالی اور اراکین انجمن کو ان فرائض کی طرف توجہ دلائی جو اس جدید زندگی میں ان پر عائد ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں اراکین انجمن کو خطاب کیا۔ آخر میں مولانا عبیداللہ صاحب سندھی کے ارشادات اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ کے بعد انجمن کی طرف سے جامعہ کی روایات اور خصوصیات کے مطابق کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

ہمارے وفود مولوی محمد ابو یحییٰ صاحب مہتمم شعبہ ہمدردانِ جامعہ آجکل لشکر گوالیار، اور آگرہ کا دورہ کر رہے ہیں اور خاطر خواہ کامیابی ہو رہی ہے۔ مولوی احمد اللہ صاحب قاسمی بھوپال اُجین اور اطراف بھوپال میں کام کر رہے ہیں۔ ناظمِ شعبہ۔ مالیر کوٹلہ، سنام، پٹیالہ، سرہند وغیرہ کا دورہ کر کے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ عنقریب ہمارا ایک وفد بہاول پور و دیگر مقاماتِ پنجاب جانے والا ہے۔ اُس وفد میں محمد منظور حسن صاحب فاروقی اور محمود الحسن صاحب شریک ہوں گے۔ محمود الحسن صاحب مہتمم شعبہ ہمدردانِ جامعہ علی گڑھ کا کام ختم کر کے دہلی واپس آ گئے ہیں۔

جامعہ نگر اوکھلا میں ٹر کا میلا

بچوں کے میلے کی تجویز ایک عرصے سے جامعہ کے کارکنوں کے ذہن میں تھی خصوصاً محترمہ آپا جان کو اس کی بہت خواہش تھی۔ ایک دفعہ تو انھوں نے اعلان بھی کر دیا تھا لیکن کچھ ایسی رکاوٹیں پیش آتی رہیں کہ ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

اس مرتبہ رمضان کے مہینے میں جامعہ کی نئی بستی جامعہ نگر اوکھلا کے بچوں اور ان کے استادوں نے طے کیا کہ بچوں کا میلا ضرور منایا جائے۔ دہلی میں عید کا دوسرا دن خاص طور سے منایا جاتا ہے۔ لوگ جگہ جگہ سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں۔ خصوصاً اوکھلے میں تو ایک میلا سا لگ جاتا ہے۔ یہ عام طور پر ٹر کا دن کہلاتا ہے اس لئے تجویز ہوئی کہ یہ میلا ٹر کے دن ہو تاکہ دہلی شہر کے لوگ بھی اس سے دلچسپی لے سکیں۔ وقت کم تھا۔ دوسرے یہ بھی خیال تھا کہ بچے عید اپنے گھر پر ہی منانا پسند کرتے ہیں پھر ٹر کے بعد چھٹیاں بھی نہیں ہیں کہ باہر کے بچے اس میلے میں شریک ہو سکیں۔ اس لئے مجبوراً بیامیوں کو دعوت نہ دی جا سکی۔

بچوں میں میلے کی خوشخبری سے جوش اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔ میلے کا سارا کام انھی نے کیا استادوں کا کام صرف نگرانی یا ہدایت تھا۔ پہلے تو پروگرام بنایا گیا کہ میلے میں کیا کیا ہونا چاہئے۔ پھر سارا انتظام بچوں کی کمیٹیوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ان کمیٹیوں کے نام یہ ہیں آرائش کمیٹی میلے کی تمام آراستگی کا کام اس کمیٹی کے سپرد تھا۔ کھیل کمیٹی کھیل کے سارے انتظام اس کمیٹی کے ذمے تھے پھر کھانے پینے کی نگرانی کرنے والی کمیٹی، کھلونوں اور دوکانوں کو چلانے والی کمیٹی، ڈراما کمیٹی، مداری اور بازی گر کے کھیلوں کا انتظام کرنے والی کمیٹی، روشنی، صفائی اور میلے کا انتظام کرنے والی کمیٹی، نمازوں کا انتظام کرنے والی کمیٹی، میلے کی نگرانی کرنے والی کمیٹی۔

ان تمام کمیٹیوں نے میلے کو کامیاب بنانے کے لئے پورے جوش اور سرگرمی سے کام کیا۔

عید کے دوسرے دن یعنی ٹر کے روز دس بجے میلے کا پروگرام شروع ہوا۔ پہلے جناب شیخ الجامعہ صاحب نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ بچوں نے موقع کے مناسب عید کا ترانہ پڑھا یہ نظم بچوں اور پھر پیام تعلیم کے خاص شاعر جناب مولوی محمد شفیع الدین صاحب نیر نے پیام تعلیم کے لئے لکھی تھی۔ نیر صاحب نے میلے کا پروگرام بھی نظم میں لکھ دیا تھا، یہ پروگرام بھی خاص طور سے مقبول ہوا اور میلا کمیٹی کی طرف سے بہت خوش خط چھپوا کر بچوں اور بڑوں میں تقسیم کیا گیا۔

بھئی تم نے تو میلا دیکھا نہیں مگر آؤ تمھیں ہم اپنی سیر کا حال سنا دیں۔ ہم ٹھیک دس بجے جامعہ نگر پہنچے گیٹ سے ذرا ہٹ کر کچھ والنٹیر بچے میلے کا چھپا ہوا پروگرام تقسیم کر رہے تھے۔ یہ پروگرام پڑھتے ہوئے ہم گیٹ یعنی صدر دروازے کی طرف چلے بھئی واہ یہ گیٹ پر اور میلے کے راستے میں دونوں طرف کیسے دلچسپ اور مزے مزے کے کارٹون لگائے ہیں، انھیں

دیکھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ یہ سب بچوں ہی نے بنائے ہیں۔ کیسی اچھی ڈرائنگ ہے ذرا آگے بڑھے تو ایک ننھے سے صاحبزادے نے گھیر لیا کہ جناب پہلے جامعہ کا جھنڈا تو لیتے جائیے۔ ایک ایک پیسے ایک ایک پیسے" ان سے چھٹکارا پاکر بائیں طرف کو مڑے تو کھلونوں، کتابوں، مٹھائیوں، بچوں وغیرہ کی دوکانیں نظر آئیں۔ ایک طرف پان بک رہے تھے دوسری طرف گنڈیریوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ عمارت کے اندر دروازے پر تفریح گاہ کا بورڈ لگا ہوا تھا جاکر دیکھا تو سلیقے سے میزیں چنی ہوئی تھی، چار اور کھانے پینے کا انتظام تھا۔ کھانا بہت عمدہ اور دام مناسب تھے۔ دو تین ساتھیوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور چائے پی یہاں سے فارغ ہو کر پھلوں کی دوکان پر کچھ پھل اور پھر چاٹ کھائی اور پان والے کی دوکان پر گئے پان کھا کر سیدھے ہاتھ کی طرف مڑے یہاں تعلیمی مرکز قرول باغ کی طرف سے کھانے پینے کی دوکان تھی۔ یہاں بھی کافی مجمع اور چہل پہل تھی مگر ہم اس طرف توجہ نہ کرسکے۔ ابھی تو کھا کر آئے تھے! اس دوکان سے لگا ہوا دارالمطالعہ یا ریڈنگ روم تھا۔ اخبار اور رسالے کافی تعداد میں قرینے سے میزوں پر رکھے تھے بہت سے اللہ کے بندے آج اور اس ہنگامے میں بھی بڑی توجہ سے اخبار پڑھ رہے تھے۔ ریڈنگ روم کے برابر ایک اور دوکان تھی بورڈ پر قہوہ خانہ لکھا تھا بڑی خوشی ہوئی کہ قہوہ پئیں گے اور جو کچھ کھایا پیا ہے سب ہضم ہو جائے گا۔ اندر جا کر معلوم ہوا کہ جناب قہوہ وغیرہ کچھ نہیں صرف چائے ہے پانی اور سوڈے کا پانی زیادہ جی للچائے تو پراٹھے اور کباب حاضر ہیں، ہم نے صرف چائے پر قناعت کی چائے بہت اچھی تھی۔ پھر سیدھے ہاتھ کی طرف مڑے تو جامعہ کیمیکل انڈسٹریز کی دوکان نظر آئی مچھر بچاؤ تیل، ویسلین، فاؤنٹین پین کی روشنائی، منجن اور دوسری چیزیں رکھی تھیں۔ اس کے پاس ہی شعبہ نجاری (بڑھئی) کی دوکان تھی سنگھار میز، الماریاں، کرسیاں وغیرہ رکھی تھیں۔ ہر چیز نئے نمونے کی تھی۔ عمارتوں کے دونوں طرف کے کمروں میں بچوں کی بنائی ہوئی تصویریں سجائی گئی تھیں ان سب چیزوں کو دیکھتے بھالتے ساڑھے بارہ بج گئے۔ خیال تھا کہ کہیں آرام کریں کہ ایک پرانے ساتھی مل گئے یہ اب اوکھلے میں رہتے ہیں کہنے لگے بریانی اور کباب تیار ہیں ہمارا تو پیٹ بھرا ہوا تھا۔ مگر ہمارے ساتھی کے منہ میں پانی بھر آیا اس لئے زیادہ تکلف مناسب نہیں معلوم ہوا ان کے گھر جا کر ہم نے تو کم مگر ساتھی صاحب نے خوب ڈٹ کر کھایا۔ یہاں ظہر کی نماز پڑھ کر کچھ دیر آرام کیا اور پھر چلے میلے کی طرف یہاں بھی پروگرام شروع ہو چکا تھا اور نٹ اپنے کرتب دکھا رہے تھے۔ نٹوں کے بعد سپیروں نے اپنے کمال دکھائے۔ پھر لاؤڈ اسپیکر نے اطلاع دی کہ آپ لوگ دوکانوں کے پیچھے کے میدان میں تشریف لے جائیے وہاں ماس ڈرل ہوگی سب لوگ اس طرف پہنچے یہاں پہلے جھنڈا لہرایا گیا پھر بچوں نے ترانہ پڑھا پھر ڈرل شروع ہوئی جامعہ کا بینڈ بھی بج رہا تھا بہت ہی پر لطف اور شاندار منظر تھا یوں سمجھو کہ سارے پروگرام کی جان یہی چیز تھی ڈرل کے بعد بچوں نے اپنے ہنر دکھائے پھر عصر کے بعد سید محمد اخضر صاحب استاد بنوٹ کی نگرانی میں بچوں نے بنوٹ کے ہاتھ دکھائے دوسری طرف ننھے ننھے پہلوانوں کا دنگل شروع ہوا اور اس کے بعد کبڈی۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی کبڈی بھی بہت ہی مزے دار رہی کبڈی کے بعد سب نے مغرب کی نماز پڑھی اور ڈراما دیکھنے کی فکر ہوئی۔ ڈرامے کا ٹکٹ پہلے ہی خرید لیا گیا تھا۔ ڈرامے دو تھے ایک بڑے لڑکوں کا دوسرا بچوں کا بڑے لڑکوں کے ڈرامے میں پشاوری ناچ بہت پسند کیا گیا: چھوٹے بچوں کا ڈراما سب سے زیادہ

پسند کیا گیا۔ غرض دن بھر مصروفیت میں گزرا میلے کی خوش انتظامی سے ہر شخص خوش تھا۔ دوپہر سے میلے میں لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہونے لگی تھی اور شام کو تو کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ پھر بھی دفتر معلومات، فوری امداد اور جامعہ پولس کا اس قدر باقاعدہ انتظام تھا کہ کسی کو ذرا بھی شکایت نہ پیدا ہوئی۔ شہر کے لوگ بھی بچوں کی دوکانداری اور اخلاق سے بہت خوش تھے۔ بڑوں کے علاوہ شہر کے مدرسوں کے بہت سے بچے بھی یہ میلا دیکھنے آئے تھے۔ جامعہ نگر اوکھلا شہر سے کوئی سات میل ہے آنے جانے کا انتظام معقول تھا، اس معاملے میں ہندوستان بس سروس والوں نے میلا کمیٹی کی بہت مدد کی۔ اس نے اپنی بسوں کے علاوہ تین بسوں کا اور انتظام کیا تھا۔

سنا ہے کہ بچوں کی مجلس ہر سال ڈرل کا میلا منایا کرے گی۔ ہمیں امید ہے کہ اگلے سال اس میلے کے تجربے کو سامنے رکھ کر اور بھی بہتر انتظام کیا جائے گا۔ ہمیں یہ بھی توقع ہے کہ آئندہ شہر کے بچے بھی میلے میں جامعہ کے بچوں کا ہاتھ بٹائیں گے۔ ہاں ایک بات بتانا ہم بھول گئے۔ اس میلے کے مہتمم جناب عبدالواحد صاحب سندھی یہ مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر کے استاد تھے۔ ان کے علاوہ اس ڈرل کی کامیابی کا سہرا ہمارے خاص مضمون نگار جناب الطاف علی صاحب نگراں ورزش جسمانی جامعہ نگر کے سر ہے۔

(پیام تعلیم)

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو نومبر ۱۹۴۰ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفرا کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا جاتا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشنے، دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیے۔

(مرتب)

(ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰)

بہار میں بنیادی تعلیم کی ترقی

(ستمبر ۱۹۴۰ء میں بہار کے بیسک ایجوکیشن بورڈ کا اجلاس ہوا تھا اس اجلاس میں بورڈ کے سکرٹری اور بنیادی تعلیم کے اسپشل افسر نے بنیادی تعلیم کی ترقی کی ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء تک کی رپورٹ پیش کی ہے۔ اس رپورٹ کی کچھ کام کی اور دلچسپ باتیں یہاں لکھی جاتی ہیں مدیر)

بہار میں بنیادی تعلیم کا تجربہ ستمبر ۱۹۳۹ء سے شروع کیا گیا جب کہ پٹنہ ٹریننگ اسکول میں استادوں کے لئے چھ مہینے کا ایک ٹریننگ کورس کھولا گیا اور ۶۰ استادوں کو تعلیم دی گئی تھی اپریل ۱۹۳۹ء میں ضلع چمپارن کے ورندابن کے گرد و نواح علاقے میں ان استادوں کو لگاکر ۲۰ بنیادی اسکول کھولے گئے اور اس تجربے میں ایک قدم اور آگے بڑھایا گیا۔

اپریل ۱۹۴۰ء میں اس تجربے کا ایک سال پورا ہوگیا تھا اور اس موقع پر ان اسکولوں کا معائنہ (Inspection) کرایا گیا معائنے کے بورڈ میں صوبے کی پرائمری تعلیم کے اسپشل افسر، جناب بھوناتھ مکرجی، ہندوستانی تعلیمی سنگھ کے سکرٹری اور ایک ممبر جناب آچاریہ بدری ناتھ ورما اور بہار چرخہ سنگھ کے سکرٹری جناب لکشمی نارائن شامل تھے معائنے کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال بھر میں بنیادی تعلیم کے تجربے میں کتنی ترقی ہوئی ہے اور اس میں کون کون سی مشکلیں پیش آئی ہیں۔

معائنے کی رپورٹ

معائنے کے لئے چند مدرسے چھانٹ لئے گئے تھے اور ان کے کام کی قسم کے لحاظ سے ان کے تین درجے قائم کئے گئے تھے سب سے اچھے مدرسے، اوسط درجے کے مدرسے اور بہت معمولی مدرسے۔ ہر درجے کے کچھ خاص خاص مدرسوں کا معائنہ کیا گیا اور ان کے کام کی نہایت تفصیل اور باریکی کے ساتھ جانچ کی گئی۔

انسپکٹروں نے بچوں کا داخلہ، حاضری اور دستکاری کے کام، استادوں کی ڈائریاں اور نوٹ بکیں نگرانوں کی رپورٹیں، بچوں کی نوٹ بکیں، بچوں کی تحریر اور ان کے ڈرائنگ کے نمونے وغیرہ چیزوں کی جانچ کی۔ انھوں نے مدرسے کی صفائی اور بچوں کی تربیت کو بھی نظر میں رکھا اور یہ بھی دیکھا کہ تعلیمی سامان ٹھیک طرح رکھے ہوئے ہیں اور آیا ان کا استعمال مناسب ہوتا ہے یا نہیں۔ جو ریکارڈ رکھے گئے تھے انھیں پرکھنے کے لئے بچوں سے روئی دھنوائی اور کتوائی گئی اور یہ بات سامنے رکھی گئی کہ کام کے سلسلے میں بچوں کی غلطیوں کو سدھارنے کے لئے استاد کتنی ہوشیاری سے کام لیتے ہیں۔ بچوں سے سوال کرکے یہ چیز دیکھی گئی کہ وہ اپنے کام کے سلسلے میں اپنے خیال کو صاف اور پورے طور پر زبانی یا لکھ کر ظاہر کرسکتے ہیں یا نہیں۔ یہ بھی معلوم کیا گیا کہ بچوں کی اپنی زندگی یعنی ان کے اٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے

اور مدرسے آنے جانے میں رواداری اور نظم ([illegible]) کہاں تک ہے۔

اس معائنے کے بعد انسپکٹروں نے ان مدرسوں کے کام کے بارے میں جو رائے ظاہر کی یا جو تجویزیں اور مشورے دئے، ان کا بھی مختصر سا حال لکھ دینا مفید ہوگا۔

اُستاد - اُستادوں نے بڑے حوصلے اور جوش کے ساتھ کام کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ نصاب تعلیم پورا پورا عمل کیا جائے پھر بھی انھیں جیسی کامیابی ہونی چاہئے تھی نہیں ہوئی۔ اس کی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ یہ تجربہ بالکل نیا تھا اور اس کے متعلق کسی اُستاد کو پوری پوری واقفیت نہیں تھی۔ اس سبب سے یہ اُستاد اسکیم کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکے اور نہ اس کی تہ تک پہنچ سکے۔ یہی حال اُن کے دستکاری کے علم کا بھی ہے۔ وہ اس میں کافی مہارت نہیں حاصل کر سکے تھے اور نہ یہ کافی طور سے جانتے تھے کہ اس کے ذریعے بچے کی تعلیم کیسے ہوتی ہے لہذا اب ضرورت یہ ہے کہ ان اُستادوں کو دستکاری کی پوری ٹریننگ دی جائے۔

نگرانی و مشورہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدرسے کو دستکاری کے کام کے لحاظ سے عمدہ اور مفید بنانے کے لئے نگرانوں کی طرف سے اتنی مدد نہیں مل سکی جتنی ملنی چاہئے تھی۔ اس کی وجہ کام کے جوش میں کمی نہیں ہے بلکہ اس نئی قسم کی نگرانی میں نگرانوں کی ناتجربہ کاری ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ ان نگرانوں کو دستکاری کی تعلیم بھی کم ملی ہے اور اتنے کم علم پر اپنے ماتحت اُستادوں کی رہنمائی نہیں کر سکتے۔ چاہئے یہ کہ نگرانوں کا دستکاری کا علم اُستادوں کے علم سے زیادہ ہو ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ اُن کی نگرانی بے اثر ہوگی اور کوئی اُن کی بات بھی نہیں سنے گا۔ اسی طرح ربط کے طریقے میں بھی نگرانوں کی واقفیت اور تجربہ اُستادوں کی بہ نسبت اعلیٰ ہونا چاہئے۔ نگراں کی خصوصیت یہ ہونی چاہئے کہ وہ بنیادی تعلیم کی تمام باتوں سے بخوبی واقف ہو اور اُسے عمل میں لانے کا سچا جذبہ اس کے دل میں ہو۔ اس کے اندر اتنی قابلیت ہونی چاہئے کہ وہ اُستادوں کے طریقوں میں غلطیاں بھانپ سکے اور ان کی اصلاح کر سکے۔ لیکن اس کی یہ بات بُرائی نکالنے کے خیال سے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس جذبے کے ساتھ ہونی چاہئے کہ اُستاد اُسے اپنا مصلح سمجھیں، اُس کے اوپر بھروسہ کریں اور اس کے ساتھ مل جُل کر کام کر سکیں ساتھ ہی ساتھ اگر نگرانوں میں یہ صلاحیت بھی ہو کہ وہ نئے نئے تجربے بھی اپنی سمجھ اور سوجھ بوجھ سے کر سکے تو بنیادی تعلیم کے ابتدائی زمانے میں یہ چیز بہت مفید ثابت ہوگی۔

دستکاری اور ربط کے طریقے دونوں میں رفتہ رفتہ ترقی ہونے کے لئے بنیادی اور ٹریننگ اسکولوں کے اُستادوں میں برابر میل جول کا سلسلہ قائم رہنا چاہئے۔ اگر ٹریننگ اسکولوں کے ماہر اُستاد بنیادی اسکولوں کی جانچ کے لئے بھیجے جایا کریں اور وہ وہاں جا کر اُستادوں کی آئے دن کی مشکلوں کا خود اندازہ کیا کریں تو بنیادی تعلیم کے اس تجربے کو آگے بڑھانے میں بہت مدد مل سکتی ہے اس سلئے کہ وہ سوال جو کبھی کبھی اُٹھتے رہتے ہیں، آسانی سے حل ہو جایا کریں گے۔ چاہئے یہ کہ ان سوالوں پر ٹریننگ اسکولوں میں غور کیا جایا کرے اور سوچ بچار سے جو نتیجے نکلیں وہ بنیادی اسکولوں کے اُستادوں کو بتا دئے جائیں۔ اس صورت سے دونوں ایک دوسرے کے کاموں اور تجربوں سے فائدہ اُٹھائیں گے اور آپس میں اچھے اور گہرے دوستی کے تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

طالب علم آئے دن کی بڑھتی ہوئی حاضری اس بات کا ثبوت ہے کہ بچوں کے اندر دلچسپی پیدا ہو رہی ہے طلبہ

کام میں زیادہ خوشی اور مسرت محسوس کرنے لگے ہیں۔ بچوں کے خوش خوش اور دمکتے ہوئے چہروں سے اس اسکیم کی اچھائی اور خوبی کا اندازہ ہوتا ہے۔ بچے صاف ستھرا رہنا سیکھ گئے ہیں، ان میں سے جھجک اور ہچکچاہٹ نکل گئی ہے اور ان میں اپنے دل کی بات کو صفائی اور صحت کے ساتھ ظاہر کرنے کی بھی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ سمجھ لینے سے کہ وہ بازار میں بکنے کے قابل چیزیں تیار کر سکتے ہیں، ان میں اپنی طاقت پر بھروسہ کرنے کا ایک نیا حوصلہ پیدا ہو گیا ہے۔ ان بچوں کی عام معلومات بھی دوسرے مدرسوں کے بچوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ پھر بھی بہت سے بچے دستکاری میں ابھی اس سطح پر نہیں پہنچ سکے ہیں جس سطح پر اُن کو نصابِ تعلیم لے جانا چاہتا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اُستاد خود ہی دستکاری میں کافی واقفیت و مہارت نہیں رکھتے۔ پھر بچوں کی حاضری میں نظم اور باقاعدگی نہیں ہے۔ دستکاری کی تعلیم پر وقت بھی دو گھنٹے سے کم دیا ہے۔ اگر نصاب کے مقرر کئے ہوئے وقت کے مطابق دستکاری پر روزانہ ۲ گھنٹے ۳۰ منٹ لگائے جائیں تو بچے ضرور اتنی مہارت حاصل کر سکیں گے جتنی کہ نصاب اُن سے امید رکھتا ہے۔ اس لئے کہ چند بچے ایسے بھی تھے جن کی رفتار ۸۰ سے ۹۰ تک تھی۔

سماج ۔ اس اسکیم سے سماج کو بھی کسی نہ کسی حد تک فائدہ پہنچا ہے۔ اپنے ارد گرد کی زندگی اور اپنے کاموں کی دیکھ بھال اور سماج کی سیوا دو پہلو ہیں جنھیں اس اسکیم میں بہت اہمیت حاصل ہے اور انھیں تعلیم کے طریقوں میں سے ایک طریقہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اس پہلو پر عمل تو ضرور ہو رہا ہے لیکن جتنا چاہئے اتنا نہیں۔ لیکن جو کچھ بھی ہوا ہے، اس کا اتنا اثر تو ضرور ہوا ہے کہ لوگ کم سے کم اپنے بدن اور اپنے رہنے کی جگہ کی صفائی کی ضرورت محسوس کرنے لگے ہیں۔ اس پہلو پر زیادہ سے زیادہ میل اور لگاؤ قائم ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں یہ بات ضروری ہے کہ اسکولوں میں گاؤں والوں کے فائدے کی ایسی باتیں موجود ہونی چاہئیں جن کی طرف وہ خود کھنچ کھنچ کر آنے لگیں ایسی ہی ایک چیز ٹیوب ویل ہے۔ اسی سلسلے میں "پہلی امداد" (First Aid) کا انتظام بھی بہت کم خرچ سے کیا جا سکتا ہے۔ حوصلہ مند اُستاد خود بخود ایسی چیزیں سوچ کر نکال سکتا ہے جن سے بچوں کا اور سماج کا فائدہ ہو۔

اسکیم کا مالی پہلو بنیادی تعلیم کی اسکیم کی ایک خاص خوبی اُس کا مالی پہلو ہے۔ اس تجربے کو اس لحاظ سے بھی جانچنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یادداشتوں کی جانچ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بچے کی اوسط سالانہ آمدنی ۱۳ آنے ۶ پائی ہوئی (کتائی سے ۱۲ آنے ۶ پائی اور کھیتی باڑی وغیرہ ضمنی دستکاری کی آمدنی ایک آنا۔)

نصابِ تعلیم کے مطابق پہلے درجے میں ایک بچے کی آمدنی [illegible] ہونی چاہئے۔ اس لحاظ سے ۱۲ آنے ۶ پائی کی آمدنی بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ نتیجہ اتنا خراب نہیں ہے۔ اس لئے کہ اول تو بچوں کی حاضری میں باقاعدگی نہیں رہی، نصاب کے ۲۱۶ دنوں میں سے کل ۱۲۹ دن کا اوسط حاضری رہا۔ دوسری ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نصاب کے مقررہ ۳ گھنٹے ۳۰ منٹ کے بجائے روزانہ دو گھنٹے سے بھی کم کام ہوتا رہا ہے۔ اگر ان سب باتوں کو نظر میں رکھ کر حساب لگایا جائے تو ہر بچے کی سالانہ آمدنی [illegible] آتی ہے جو نصاب کی مقررہ آمدنی کا ۳۲ر۸۰ فی صدی ہے۔ اگر یہ خیال بھی حساب لگاتے وقت رکھا جائے کہ اگر بچوں کی حاضری باقاعدہ ہوتی اور کام لگاتار ہوتا رہتا تو کام ستھرا اور مشق کی وجہ سے زیادہ ہوتا تو آمدنی کا اوسط سالانہ [illegible] سے بھی زیادہ آتا ہے۔ (باقی)

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے اُن کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ نومبر ۱۹۴۰ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۷۷۲۷	سید احمد صاحب مختار اٹاوہ	۱۹	۷۷۴۵	محمد تمجید الحسن صاحب دہلی	۳۷	۷۷۶۳	خان بہادر سید عبداللہ صاحب مالیرکوٹلہ
۲	۷۷۲۸	شیخ منظور حسین صاحب نئی دہلی	۲۰	۷۷۴۶	سید محمود الحسن صاحب نئی دہلی	۳۸	۷۷۶۴	عبدالغفور صاحب ”
۳	۷۷۲۹	حسین علی صاحب دہلی	۲۱	۷۷۴۷	مختار حسن خاں صاحب ”	۳۹	۷۷۶۵	قاضی عبدالعزیز صاحب سنام پٹیالہ
۴	۷۷۳۰	ڈاکٹر اعزاز نقائی صاحب ”	۲۲	۷۷۴۸	شیدا علی خاں صاحب ”	۴۰	۷۷۶۶	سید جمیل حسین صاحب ”
۵	۷۷۳۱	فضل الٰہی قریشی صاحب ”	۲۳	۷۷۴۹	محمد حسین صاحب دہلی	۴۱	۷۷۶۷	بی۔ کے کھوسلہ صاحب ”
۶	۷۷۳۲	جلال الدین صاحب ”	۲۴	۷۷۵۰	مرزا امجد بیگ صاحب نئی دہلی	۴۲	۷۷۶۸	الطاف حسین صاحب پٹیالہ
۷	۷۷۳۳	محمد یامین صاحب نئی دہلی ”	۲۵	۷۷۵۱	قاضی کلیم الدین صاحب ”	۴۳	۷۷۶۹	میر عنایت حسین صاحب ”
۸	۷۷۳۴	تاج الدین صاحب صدیقی ”	۲۶	۷۷۵۲	محمد نعیم صاحب ”	۴۴	۷۷۷۰	حاجی محمد یعقوب صاحب ”
۹	۷۷۳۵	یوسف مرزا صاحب ”	۲۷	۷۷۵۳	فرحت علی صاحب ”	۴۵	۷۷۷۱	عبدالواحد صاحب ”
۱۰	۷۷۳۶	ناظم علی صاحب ”	۲۸	۷۷۵۴	معراج الدین صاحب ”	۴۶	۷۷۷۲	مفتی عبدالغنی صاحب ”
۱۱	۷۷۳۷	محمد سلطان صاحب ”	۲۹	۷۷۵۵	نذیر احمد خاں صاحب ”	۴۷	۷۷۷۳	میاں عبدالرحمٰن صاحب ”
۱۲	۷۷۳۸	مولوی محمد احتشام الدین صاحب ”	۳۰	۷۷۵۶	عبدالمجید صاحب ”	۴۸	۷۷۷۴	سید دلبر حسن صاحب وائسکی سنام پٹیالہ
۱۳	۷۷۳۹	سید ممتاز حسین صاحب ”	۳۱	۷۷۵۷	وصل حسین صاحب ”	۴۹	۷۷۷۵	بابو میاں دعلی صاحب ”
۱۴	۷۷۴۰	سید اطہار الحسن صاحب ”	۳۲	۷۷۵۸	سید محمد ادیب صاحب ”	۵۰	۷۷۷۶	چودھری عبدالعلیم صاحب ”
۱۵	۷۷۴۱	اللہ دیا صاحب ”	۳۳	۷۷۵۹	ڈاکٹر محمد ابرار حسین صاحب نئی ”	۵۱	۷۷۷۷	میاں محمد اسمٰعیل حاجی مولا بخش صاحب سرہند
۱۶	۷۷۴۲	محمد فتح الدین صاحب ”	۳۴	۷۷۶۰	شیخ کالے شریف احمد سہارنپور	۵۲	۷۷۷۸	میاں حاجی ظہور الحسن صاحب ”
۱۷	۷۷۴۳	افتخار الدین خانصاحب ”	۳۵	۷۷۶۱	مولانا عبدالعزیز صاحب ”	۵۳	۷۷۷۹	محمد حفیظ صاحب ”
۱۸	۷۷۴۴	سید عبداللطیف صاحب ”	۳۶	۷۷۶۲	صاحبزادہ محمد جعفر علی خانصاحب مالیرکوٹلہ	۵۴	۷۷۸۰	سراج الدین صاحب ”

دہلی و نئی دہلی نومبر ۱۹۴۲ء مستقل امداد

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۹۱	محمد حسین صاحب گارڈ دہلی	ﮯ/	۲۲	ای ۶۲۹	محمد ادریس صاحب دہلی	ﮯ/	۴۳	ای ۶۶۱	حافظ صاحب حسین خاں صاحب دہلی	عہ/
۲	۷۹۲	ڈاکٹر صغیر احمد صاحب ہاشمی 〃	عـہ/	۲۳	۶۳۰	ایس محمد یوسف صاحب 〃	صہ/	۴۴	۱۶۲	محمد محی الحسن صاحب 〃	۸/
۳	۸۱۵	سید شاہد علی صاحب 〃	صہ/	۲۴	۶۳۱	بیگم صاحبہ محمد یعقوب صاحب 〃	عہ/	۴۵	۱۶۳	یوسف مرزا صاحب 〃	۴/
۴	ای ۷۸۷	عبدالرحمن صاحب نئی دہلی	۴/	۲۵	۶۳۲	غلام نبی صاحب 〃	للعہ/	۴۶	۱۶۴	ناظم علی صاحب 〃	۴/
۵	۷۷۹	معصوم علی صاحب 〃	۴/	۲۶	۶۳۳	مرزا فضل محمد صاحب 〃	۸/	۴۷	۱۶۵	محمد سلطان صاحب 〃	۴/
۶	۷۸۰	میاں محمد صاحب 〃	عہ/	۲۷	۶۳۴	طاہر علی صاحب 〃	عہ/	۴۸	۱۶۶	حسین علی صاحب 〃	۴/
۷	۷۶۴	لیاقت اللہ خاں صاحب 〃	۸/	۲۸	۶۳۵	محمد اختر الدین صاحب 〃	بر/	۴۹	۱۶۰	ڈاکٹر اعزاز رقانی صاحب 〃	۸/
۸	۷۹۵	محمد شریف قریشی صاحب 〃	۸/	۲۹	۶۳۶	سید غلام حسین صاحب 〃	عہ/	۵	۱۶۸	فضل الٰہی صاحب 〃	عـلہ/
۹	۶۱۶	بابو محمد علی صاحب دہلی	۸/	۳۰	۸۱۸	خواجہ محمد عبدالمجید خاں صاحب 〃	ﮯ/	۵۱	۱۶۹	حاجی عبدالرزاق اینڈ کو	صہ/
۱۰	۶۱۷	سید حفیظ الدین صاحب 〃	۸/	۳۱	۶۳۷	زاہد حسین صاحب 〃	صہ/	۵۲	۱۷	قاضی کلیم الدین صاحب 〃	عہ/
۱۱	۶۱۸	سید شمس الدین صاحب 〃	۸/	۳۲	۶۳۸	رفیق احمد صاحب 〃	صہ/	۵۳	۱۷۱	ایس عبدالمجید اینڈ کو 〃	۸/
۱۲	۶۱۹	آغا محمد امین صاحب 〃	صہ/	۳۳	۶۳۹	محمد احسن صاحب 〃	۸/	۵۴	۸۷۹	خواجہ محمد عبدالمجید صاحب 〃	ﮯ/
۱۳	۶۲۰	میاں غلام علی صاحب 〃	۴/	۳۴	۶۴۰	محمد عبدالخالق صاحب 〃	عہ/	۵۵	۶۵۱	ربیع اللہ خاں صاحب 〃	۸/
۱۴	۶۲۱	حکیم حاجی عبدالحمید خاں صاحب 〃	صہ/	۳۵	۶۴۱	منشی خورشید عالم صاحب 〃	صہ/	۵۶	۶۵۲	مسز ڈاکٹر ایف ڈی محمود 〃	عہ/
۱۵	۶۲۲	میر عزیز الدین صاحب 〃	صہ/	۳۶	۶۴۲	حاجی شرف الدین صاحب 〃	۴/	۵۰	۶۵۳	حاجی عبدالغنی صاحب 〃	عا/
۱۶	۶۲۳	حاجی عباد اللہ خاں صاحب 〃	عا/	۳۷	۶۴۳	محمد یوسف صاحب 〃	۴/	۵۸	۶۵۴	حاجی عبدالرحمن صاحب 〃	عہ/
۱۷	۶۲۴	منشی حفیظ احمد صاحب 〃	۴/	۳۸	۶۴۴	ضیاء الدین صاحب 〃	۸/	۵۹	۶۵۵	محمد سلام صاحب 〃	ﮯ/
۱۸	۶۲۵	رحمت اللہ خاں صاحب 〃	۴/	۳۹	۶۴۵	چودھری مختار احمد خاں صاحب 〃	صہ/	۶	۶۵۶	محمد جمیل احمد صاحب 〃	۸/
۱۹	۶۲۶	حاجی قادر بخش صاحب 〃	ﮯ/	۴۰	۶۴۶	حکیم عبدالرزاق صاحب نظامی 〃	۲/	۶۱	۶۵۷	ناصر حسین صاحب 〃	۱۲/
۲۰	۶۲۷	میاں حاجی منور الدین صاحب 〃	صہ/	۴۱	۶۴۷	شیخ عبدالحمید صاحب 〃	۲/	۶۲	۶۵۸	حاجی عبدالحمید صاحب 〃	۴/
۲۱	۶۲۸	محمد حسن صاحب و محمد صدیق صاحب	عـہ/	۴۲	۶۴۸	احمد سلام خاں صاحب 〃	عـہ/	۶۳	۶۵۹	بشیر مرزا صاحب 〃	۸/

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۴	ای ۶۶۰	سراج الدین صاحب دہلی	ہر	۸۷	ای ۶۸۳	مسٹر محمد علی صاحب دہلی	۸ر	۱۱۰	ای ۷۰۶	ایم حامد مرزا صاحب دہلی	ہر
۶۵	۶۶۱	مختار الدین صاحب 〃	عہ	۸۸	۶۸۴	مسٹر علمدار حسین 〃	ہر	۱۱۱	۷۰۷	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب 〃	صر
۶۶	۶۶۲	شیخ عبدالرحمٰن صاحب 〃	۲ر	۸۹	۶۸۵	مرزا مصطفٰے شاہ صاحب 〃	۲ر	۱۱۲	۷۰۸	سید محمد شفیع صاحب 〃	۲ر
۶۷	۶۶۳	محمد حسین خادم صاحب 〃	۸ر	۹	۶۸۶	محمد مرتضٰی حسن صاحب 〃	۸ر	۱۱۳	۷۰۹	سید سلیم الدین صاحب 〃	ہر
۶۸	۶۶۴	ابو عبدالحکیم خاں صاحب 〃	۸ر	۹۱	۶۸۷	عبداللطیف خاں صاحب 〃	۸ر	۱۱۴	۷۱۰	حکیم شریف الدین صاحب 〃	ہر
۶۹	۶۶۵	خان بہادر حاجی رشید احمد صاحب 〃	عگر	۹۲	۶۰۰	شیخ انیس الرحمٰن صاحب 〃	ہر	۱۱۵	۷۱۱	مقبول احمد صاحب 〃	عگر
۷۰	۶۶۶	ماہ محمد الیاس صاحب	صر	۹۳	۶۸۹	علی احمد صاحب 〃	عصر	۱۱۶	۷۱۲	محمد عبداللہ صاحب 〃	صر
۷۱	۶۶۷	محمد شفیع صاحب محمد خلیل صاحب 〃	عصر	۹۴	۶۹	محمد احمد صاحب جاولہ 〃	صر	۱۱۷	۷۱۳	ایچ فضل الرحمٰن صاحب 〃	صر
۷۲	۶۶۸	ماسٹر شفیع الدین صاحب نیر 〃	سہ	۹۵	۶۹۱	شمس العارفین صاحب 〃	ہر	۱۱۸	۷۱۴	ابو محمد شفیع صاحب 〃	۸ر
۷۳	۶۶۹	صالحہ خاتون صاحبہ 〃	۸ر	۹۶	۶۹۲	عبدالرحیم صاحب 〃	سہر	۱۱۹	۷۱۵	عیوض خاں صاحب 〃	صر
۷۴	۶۷	محمد بدر الدین صاحب 〃	عا	۹۷	۶۹۳	شیخ محمد ادریس صاحب 〃	۲ر	۱۲	۷۱۶	محمد عارف صاحب 〃	صر
۷۵	۶۷۱	قمر الدین صاحب نیچر 〃	ہر	۹۸	۶۹۴	شیخ محمد تقی صاحب 〃	سہر	۱۲۱	۷۱۷	ابو الفضل الحق صاحب 〃	ہر
۷۶	۶۷۲	حاجی نور محمد صاحب 〃	عہ	۹۹	۶۹۵	عبدالکریم صاحب صدیقی 〃	سہر	۱۲۲	۷۱۸	سید مسعود احمد صاحب 〃	ہر
۷۷	۶۷۳	حاجی محبوب بخش صاحب 〃	صر	۱۰۰	۶۹۶	غلام محمد طٰہٰ صاحب 〃	۸ر	۱۲۳	۷۱۹	ابو فیض محمد صاحب 〃	۸ر
۷۸	۶۷۴	محمد احمد صاحب الماس پریس	۸ر	۱۰۱	۶۹۷	ڈاکٹر حاجی عبدالرزاق صاحب 〃	۸ر	۱۲۴	۷۲۰	کنور مسعود علی صاحب 〃	۲ر
۷۹	۶۷۵	اسلام الدین صاحب 〃	۸ر	۱۰۲	۶۹۸	عبدالغفور صاحب سادہ کار 〃	ہر	۱۲۵	۷۲۱	سید عبداللطیف شاہ صاحب 〃	۸ر
۸	۶۷۶	محمد احمد صاحب سائکل والے 〃	ہر	۱۰۳	۶۹۹	مصباح الدین صاحب 〃	۲ر	۱۲۶	۷۲۲	ظہیر الدین صاحب چشتی 〃	ہر
۸۱	۶۷۷	مرزا سلیمان صاحب 〃	عہ	۱۰۴	۷۰	زرین خاں صاحب 〃	عگر	۱۲۷	۷۲۳	عبدالحق صاحب 〃	صر
۸۲	۶۷۸	محمد ادریس صاحب مارٹی	سہ	۱۰۵	۷۰۱	مرزا محمد سعید صاحب 〃	عگر	۱۲۸	۷۲۴	محمد فاروق صاحب 〃	۱۲ر
۸۳	۶۷۹	حاجی بشیر احمد صاحب 〃	۸ر	۱۰۶	۷۰۲	دفتر رسالہ عصمت 〃	عصر	۱۲۹	۷۲۵	خان صاحب شاہ محمد صاحب 〃	عہ
۸۴	۶۸۰	ایم اکرام الدین صاحب 〃	ہر	۱۰۷	۷۰۳	عبدالحمید خاں صاحب 〃	ہر	۱۳۰	۷۲۶	نور الاسلام صاحب 〃	صر
۸۵	۶۸۱	فضل الحق صاحب 〃	عا	۱۰۸	۷۰۴	تعظیم الحق صاحب 〃	عصر	۱۳۱	۷۲۷	محمد صمصام الحق صاحب 〃	ہر
۸۶	۶۸۲	سید امین الدین صاحب 〃	صر	۱۰۹	۷۰۵	فرخ مرزا صاحب 〃	ہر	۱۳۲	۷۲۸	حسن مرزا صاحب 〃	ہر

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ
۱۳۳	ای ۶۲۹	فضل احمد صاحب دہلی	۴ر	۱۵۶	ای ۸۰۶	محمد یوسف صاحب دہلی	عمر	۴	ای ۵۱۱	اختر عادل صاحب آگرہ	ے
۱۳۴	۶۳۰	غلام غوث فرید صاحب 〃	۸ر	۱۵۷	۸۰۷	عبد المغنی صاحب 〃	۸ر	۵	۵۱۲	حافظ محمد انوار الحق صاحب 〃	عمر
۱۳۵	۶۳۱	بیگم صاحبہ قدوائی صاحب 〃	۸ر	۱۵۸	۸۰۸	حکیم احمد حسن خاں صاحب 〃	۴ر	۶	۵۱۳	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب 〃	صہ
۱۳۶	۶۳۲	حاجی نور الدین صاحب 〃	۸ر	۱۵۹	۸۰۹	محمد ایوب صاحب 〃	۸ر	۷	۵۱۴	سید محمد محمود صاحب رضوی 〃	عمر
۱۳۷	۶۳۳	عمران الدین صاحب 〃	۸ر	۱۶۰	۶۸۹	مولوی محمد عبد الرب صاحب نئی دہلی	عمر	۸	۵۱۶	مولوی معین الدین صاحب 〃	۸ر
۱۳۸	۶۳۴	محمود علی صاحب 〃	لگ	۱۶۱	۶۹۰	ایم طفیل محمد صاحب 〃	۸ر	۹	۵۱۷	شیخ عبد الغنی صاحب 〃	للعہ
۱۳۹	۶۳۵	ڈاکٹر حسین بخش صاحب 〃	۴ر	۱۶۲	۶۹۱	خواجہ غلام یٰسین صاحب 〃	عمر	۱۰	۵۱۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب 〃	عار
۱۴۰	۶۳۶	عادی عبد الجبار صاحب 〃	عہ	۱۶۳	۶۹۲	سید مرتضیٰ علی صاحب 〃	عمر	۱۱	۵۱۹	سید نصرت علی صاحب 〃	لگ
۱۴۱	۶۳۷	بابو محمد ابراہیم صاحب 〃	۴	۱۶۴	۶۹۳	بیگم صاحبہ سید حامد علی صاحب مرحوم 〃	عمر	۱۲	۸۳۹	ملک عبد المجید صاحب فیض آباد	ے
۱۴۲	۶۳۸	پروفیسر مولانا عبد الرحمٰن صاحب 〃	۸	۱۶۵	۶۹۴	شیخ کریم بخش صاحب 〃	عمر	۱۳	۱۵۰	حاجی شمس الحق صاحب 〃	ے
۱۴۳	۶۳۹	مولانا عبد اللطیف صاحب 〃	۴	۱۶۶	۶۸۳	صوفی غلام قادر صاحب 〃	لگ	۱۴	۴۰۱	زین العابدین صاحب 〃	ے
۱۴۴	۶۴۰	خان بہادر ایس ایم عبد اللہ صاحب 〃	عہ	۱۶۷	۶۸۴	سید محمد ذاکر صاحب 〃	عمر	۱۵	۴۰۳	صفات احمد صاحب 〃	عمر
۱۴۵	۶۴۱	حافظ عبد الحی سراج الحق صاحبان 〃	۸ر	۱۶۸	۶۸۵	منشی حبیب الرحمٰن صاحب 〃	سر	۱۶	۴۰۴	حافظ عبد الحکیم اینڈ کو	ے
۱۴۶	۶۴۲	میاں محمد رفیق صاحب 〃	صہ	۱۶۹	۶۸۶	شیخ تاج الدین صاحب 〃	ے	۱۷	۴۰۵	حاجی عبد الرحیم صاحب 〃	صر
۱۴۷	۶۴۳	مرغوب احمد صاحب 〃	لگ	۱۷۰	۶۸۷	سید محمد نعیم الحسن صاحب سنڈ 〃	۸	۱۸	۴۱۴	حاجی تاج محمد کمپنی 〃	صر
۱۴۸	۶۴۴	محمد فضل الرحمٰن صاحب 〃	صر	۱۷۱	۶۸۸	آغا مصطفیٰ علی صاحب 〃	۱۲ر	۱۹	۴۱۵	مولوی محمد مجتبیٰ اشرف صاحب 〃	عار
۱۴۹	۶۴۵	قدیر الدین احمد صاحب وکیل 〃	سہ					۲۰	۴۱۶	حاجی عبد الرحمٰن اینڈ کمپنی 〃	للعہ
۱۵۰	۶۴۶	خواجہ غلام السیدین صاحب 〃	عمر			میزان ماشاء		۲۱	۴۱۷	شیخ محمد شفیع صاحب 〃	عار
۱۵۱	۶۴۷	حافظ عبد الحکیم صاحب 〃	۴ر					۲۲	۴۱۸	حاجی عبد الغنی حافظ عبد الغنی 〃	للعہ
۱۵۲	۶۴۸	مرزا فیاض بیگ صاحب 〃	۴ر			یو - پی		۲۳	۴۱۹	پنڈت جواہر لال نہرو صاحب الہ آباد	سہ
۱۵۳	۶۴۹	حاجی اخلاق احمد صاحب 〃	عمر	۱	ای ۸۳	جلیس احمد خاں صاحب وکیل میرٹھ	عمر	۲۴	۴۲	ڈاکٹر عبد الکبیر خاں صاحب 〃	ے
۱۵۴	۶۵۰	محمد یٰسین صاحب 〃	عمر	۲	۵۹	صدیق بھائی صاحب آگرہ	عار	۲۵	۴۲۱	شمس الدین صاحب اٹاوہ	ے
۱۵۵	۸۰۵	ایم انعام الحق صاحب 〃	۸ر	۳	۵۱	مشتاق خاں صاحب 〃	ے	۲۶	۴۲۲	شہاب الدین صاحب فیروز آباد	ے

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۷	۴۲۳	حاجی ابوسعید صاحب فیروزآباد	عگر	۵۰	ای ۵۲۷	معشوق حسین صاحب فیروزآباد	عمر	۴۳	ای ۵۵۱	میاں محمد فضل صاحب فیروزآباد	صمر
۲۸	۴۲۴	مولوی عبدالرحمن بیگ صاحب "	صر	۵۱	۵۲۸	شیخ کلو صاحب "	عصر				
۲۹	۴۲۵	خان بہادر محمد حبیب اللہ خاں صاحب علی گڑھ	عمر	۵۲	۵۲۹	شیخ عبدالقادر صاحب "	عصر			میزان [illegible]	
۳۰	۴۲۶	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	سعہ	۵۳	۵۳	حافظ علی شیر صاحب "	عصر			**بنگال و آسام**	
۳۱	۴۲۷	ڈاکٹر مارمرزا صاحب "	عمر	۵۴	۵۳۱	حافظ عبدالغفور صاحب "	عمر				
۳۲	۴۲۸	لیڈی صاحبہ سر راس مسعود صاحب "	للعہ	۵۵	۵۳۲	نشیر خاں صاحب "	عصر	۱	۳۲	حاجی شمس الحق صاحب کلکتہ	عہ
۳۳	۴۲۹	حکیم محمد طاہر الدین صاحب	عمر	۵۶	۵۳۳	شیخ حامد حسین صاحب "	عمر	۲	۳۳	مولوی رحیم الدین احمد صاحب "	عگر
۳۴	۴۳	ڈاکٹر ازہر قدوائی صاحب "	عمر	۵۷	۵۳۴	عبدالحلیب صاحب "	عمر	۳	۳۴	حاجی مقبول احمد صاحب "	سے
۳۵	۴۰۵-۹	قاضی محمد نبی صاحب ٹھاکر	سے	۵۸	۵۳۵	کرم الدین صاحب "	عمر	۴	۳۵	سعیدہ خاتون صاحبہ "	عگر
۳۶	۴۶۸۰	آفتاب احمد صاحب وکیل	سے	۵۹	۵۳۶	احمد حسین زاہد حسین صاحب "	سمر	۵	۳۶	مشتاق احمد صاحب "	عہ
۳۷	۴۶۸۱	سیٹھ مدیر حسین صاحب "	سے	۶	۵۳۷	قاضی چھٹن خاں صاحب "	سمر	۶	۳۸	سیٹھ عبدالرحیم صاحب عثمانی "	عہ
۳۸	۴۶۸۲	حاجی عبدالحمید خاں صاحب "	سے	۶۱	۵۳۸	شیخ الٰہی بخش صاحب "	سمر	۷	۳۹	ایم بی ایڈ سنز "	عہ
۳۹	۴۶۸۳	حکیم محمد فتح محمد خاں صاحب "	عہ	۶۲	۵۳۹	سہراب صاحب "	۸	۸	۴	مسرز امین برادرس "	عہ
۴۰	۴۶۸۴	قاضی محمد صدیق صاحب "	سے	۶۳	۵۴۰	اللہ دین صاحب "	عمر	۹	۴۱	بخش الٰہی صاحب "	عگر
۴۱	۴۶۸۵	شیخ محمد اکرام صاحب سہارنپور	سے	۶۴	۵۴۱	امیر خاں صاحب "	سمر	۱۰	۴۲	شیخ عبدالخالق صاحب "	صر
۴۲	۸۴۱	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	عہ	۶۵	۵۴۲	حفیظ خاں لشیر خاں صاحب "	عمر	۱۱	۴۳	عبدالکریم صاحب "	عہ
۴۳	۵۱۵	سید مہدی حسن صاحب آگرہ	عمر	۶۶	۸۶۵	مولانا عبدالعزیز صاحب سہارنپور	سعہ	۱۲	۴۴	محمد ہاشم محمد یٰسین صاحب "	عہ
۴۴	۵۲۰	کامرڈ تنو کمپنی "	عمر	۶۷	۸۶۶	شیخ کالے شریف احمد صاحب "	سعہ	۱۳	۴۵	اے جی صادق برادرس "	سعہ
۴۵	۵۲۱	حکیم محمد حیات خاں صاحب "	سمر	۶۸	۵۴۳	شیخ الٰہی بخش صاحب فیروزآباد	عگر	۱۴	۴۶	جاپان ہاؤس "	سے
۴۶	۵۲۳	فیروز قمر اینڈ کو فیروزآباد	عمر	۶۹	۵۴۴	مشتاق علی خاں صاحب "	عگر	۱۵	۴۸	فضل محمود صاحب "	سے
۴۷	۵۲۴	عاشق علی صاحب "	عمر	۷۰	۵۴۷	میاں معین الدین صاحب آگرہ	عمر	۱۶	۴۹	حاجی اللہ بخش صاحب "	صر
۴۸	۵۲۵	اشفاق علی صاحب "	عمر	۷۱	۵۴۹	مولوی سعید احمد صاحب "	سے	۱۷	۵۰	" " "	صمر
۴۹	۵۲۶	مرزا حنیف بیگ صاحب "	صمر	۷۲	۵۵۱	انعام علی صاحب "	سعہ	۱۸	۴۵۳	گلزار برادرس "	عگر

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۹	ای ۴۵۵	ایڈیٹر خواجہ عبدالغنی صاحب کلکتہ	عہ/	۴۲	ای ۴۸۱	ایس نیاز احمد صاحب کلکتہ	سے/	۸	ای ۸۱	سی جے اے پارس صاحب لیتی	ہر
۲۰	۴۵۶	عبدالرزاق صاحب "	۸/	۴۳	۴۸۲	مسٹر رحیم بخش محمد جمال "	ما/	۹	۸۲	شیخ احمد صاحب "	ہر
۲۱	۴۵۷	حاجی غلام نبی صاحب "	سے/	۴۴	۴۸۳	ڈاکٹر محمد علی صاحب قریشی "	ٹما/	۱۰	۸۳	سید فضل شاہ صاحب "	۸/
۲۲	۴۵۸	حاجی عبدالوہاب صاحب "	سہ/	۴۵	۴۸۴	نذیر حسین صاحب "	سے/	۱۱	۸۴	عبدالحمید مطھری صاحب "	عہ/
۲۳	۴۵۹	محمد صدیق صاحب "	عہ/	۴۶	۴۸۵	قاضی محمد بشیر صاحب "	سے/	۱۲	۸۵	عبدالحمید اسماعیل صاحب "	عہ/
۲۴	۴۶۱	حاجی محمد رفیق صاحب "	صہ/	۴۷	۴۸۶	یوسف صاحب "	صہ/	۱۳	۸۶	عابد علی صاحب "	عہ/
۲۵	۴۶۳	یونیورسل آئیکل کمپنی	سے/	۴۸	۴۸۷	میڈیسن چلائی ایجنسی "	للعہ	۱۴	۸۷	عبدالکریم صاحب "	۱
۲۶	۴۶۴	حاجی عبدالکریم صاحب "	للعہ/					۱۵	۸۸	حبیب الرحمٰن صاحب "	سے/
۲۷	۴۶۵	پروفیسر شبلی ابراہیمی "	عہ/			میزان	صما ۸	۱۶	۸۹	سید حاجی عبداللہ صاحب "	۸/
۲۸	۴۶۷	شیخ محمد فاروق صاحب "	عہ/			**پنجاب و سرحد اور سندھ**		۱۷	۹۰	خواجہ غلام جیلانی صاحب "	ہر
۲۹	۴۶۸	صالحین برادرس "	ٹما/					۱۸	۹۱	ابراہیم عمادی صاحب "	ہر
۳۰	۴۶۹	محمد احمد صاحب "	عہ/	۱	۹۵۰	نواب محمد ذوالفقار علی صاحب کرنال	۵۰	۱۹	۹۲	ماسٹر قمر میرٹھی صاحب "	۰
۳۱	۴۷۰	محمد دین صاحب "	ٹما/					۲۰	۹۳	ڈاکٹر صاحب سوہاردی "	ہر
۳۲	۴۷۱	محمد ابراہیم معراج الدین صاحب "	عہ/			میزان	۵۰	۲۱	۹۴	مسٹر کے اے حمید صاحب "	ٹما
۳۳	۴۷۲	حاجی محمد رفیع صاحب "	عہ/			**بمبئی**		۲۲	۹۵	ڈی روزرح صاحب "	عہ/
۳۴	۴۷۳	محمد تقی صاحب "	عہ/					۲۳	۹۶	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب "	ٹما
۳۵	۴۷۴	خواجہ عبدالعزیز صاحب "	صہ/	۱	۷۴	معین الدین صاحب حاجی بمبئی	عہ	۲۴	۹۷	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	عہ/
۳۶	۴۷۵	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب "	عا/	۲	۷۵	اہلیہ صاحبہ " " "	عہ	۲۵	۹۸	حسن میاں کالے صاحب "	سہ
۳۷	۴۷۶	شیخ محمد ربیع صاحب "	سے/	۳	۷۶	ایم اے اسط صاحب "	سہ/	۲۶	۹۹	قاضی بابو صاحب "	ہر
۳۸	۴۷۷	محمد تقی صاحب "	۸/	۴	۷۷	عثمان سیٹھ صاحب "	سہ/	۲۷	۱۰۰	محمد امین محمد بشیر صاحب "	سے
۳۹	۴۷۸	اہلیہ محمد نور الرحمٰن صاحب "	عہ/	۵	۷۸	محمد ابراہیم علی صاحب "	لٰہ	۲۸	۱۰۱	احمد حاجی اسماعیل صاحب "	للعہ
۴۰	۴۷۹	مولوی ولی محمد صاحب "	عہ/	۶	۷۹	میر اصغر علی صاحب حامی "	عہ/	۲۹	۱۰۲	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ/
۴۱	۴۸۰	خواجہ سراج الدین صاحب "	صہ/	۷	۸۰	سید حسین صاحب "	ہر/	۳۰	۱۰۳	چودھری صاحب "	سہ/

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲	۱۱۰۴	رحیم اللہ صاحب ملتی	عمہ
۲	۱۱۰۵	حافظ محمد ذکریا برادرس 〃	۴ر
۲	۱۱ ۶	قاضی عبدالرحمن صاحب 〃	۸ر
۲	۱۱۰۷	شیخ احمد عبداللطیف صاحب 〃	۴ر
۳	۱۱ ۸	خلیل شرف الدین صاحب 〃	۸ر
۲	۱۱۵۳	پیر بھائی مودی صاحب احمد آباد	لگار
		میزان للعہ ۴ر	
		حیدرآباد دکن	
	۸۰۴	شمس الحسن صاحب سیری ورنگ آباد	۸ر
	〃	سید صادق علی صاحب 〃	۴ر
	〃	سید محمود معربی صاحب 〃	۴ر
	〃	محمد ساجد صاحب 〃	۴ر

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵	۸۰۴	علیم اللہ صاحب اورنگ آباد	۴ر
۶	〃	حیات اللہ صاحب 〃	۴ر
۷	〃	سید محی الدین صاحب 〃	۳ر
۸	〃	دتاتر راؤ صاحب 〃	۳ر
۹	〃	رام لال صاحب 〃	۳ر
		میزان ۵ے	
		برما	
۱	۸۱۱	حاجی محمد یوسف ابوب رنگون	۱۵ مہ
		میزان ۱۵ مہ	
		دیگر	
۱	۸۲۲	عالی مرتبت مشیر الملک بہادر بھوپال	عمہ

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲	۸۲۹	محمد یونس خاں صاحب بھوپال	لگا
۳	۹۰۱	محمود علی خاں صاحب 〃	سعہ
۴	۹۰۲	محمد شعیب صاحب قریشی 〃	للعہ
۵	۹۰۳	خواجہ علاؤالدین صاحب 〃	صہ
۶	۹۰۴	قاضی عزیز الرحمن صاحب 〃	عہ
۷	۹۰۵	مولانا مختار علی بیگ صاحب 〃	عہ
۸	۹۰۶	اخلاق حسین صاحب صدیقی 〃	عہ
۹	۹۰۷	ایم اے گویا صاحب 〃	عہ
۱۰	۹۰۸	شمس الضحیٰ صاحب 〃	عہ
۱۱	۹۰۹	منشی نظام الدین صاحب 〃	صہ
۱۲	۹۱۰	ماسٹر نعمت علی صاحب 〃	عہ
		میزان معہ للعہ	

عطیات وزکوٰۃ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء

نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۷۹	عبدالعلیم صاحب دہلی	۲ر
۷۹۲	خان بہادر حبیب اللہ خاں صاحب علیگڑھ	صہ
۷۹۶	بیگم صاحبہ ڈاکٹر یار محمد صاحب لاہور	معہ
۷۹۷	ریاض الدین احمد صاحب 〃	۵ے

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵	۷۹۸	ابن فضل حق صاحب برار	عہ
۶	۷۹۹	محمود علی صاحب ایڈیٹر قنوج	صہ
۷	۸۰۰	مولوی فرزند علی صاحب چھپرہ	لگار
۸	۸۰۱	حاجی قطب الدین صاحب ریواڑی	۱۰ہ

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۹	۸۰۲	سید مقصود علی صاحب الہ آباد	عہ
۱۰	۸۰۳	حافظ احمد حسین صاحب نجیب آباد	سعہ
۱۱	۸۰۴	محمد رکن عالم صاحب میرٹھ	۵ے
۱۲	۸۰۵	حاجی محمد اسماعیل صاحب بلند شہر	صہ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳	[illegible]	حفیظ الرحمٰن صاحب قدوائی کوئٹہ	عہ
۱۴	۸۰۷	محمد ایوب محمد زکریا صاحبان جونپور	ے
۱۵	۸۰۸	عبدالمجید خاں صاحب دیوبند	للعہ
۱۶	۸۰۹	حاجی علی بخش صاحب سہارنپور	عا
۱۷	۸۱۰	بیگم مولانا محمد علی مرحوم بھوپال	سہ
۱۸	۸۱۷	قاضی حاجی ظہور الحق صاحب جلال آباد	صہ
۱۹	۵۰۸ ای	اشفاق حسین صاحب آگرہ	عا
۲۰	۸۱۹	سید محمد عبدالغنی صاحب تملہ	عا
۲۱	۸۲۰	اختر النساء بیگم صاحبہ علی گڑھ	ے
۲۲	۲۶	قیصر الدین صاحب کلکتہ	عہ
۲۳	۴۷	عبدالباسط محمد یٰسین صاحب "	۸
۲۴	۴۵۱	فضل الٰہی صاحب "	عہ
۲۵	۴۵۲	شیر خاں اینڈ کمپنی "	عا
۲۶	۴۵۴	خواجہ عبدالغنی صاحب "	صہ
۲۷	۴۵۵	ایم ایس سہگل صاحب "	سہ
۲۸	۸۲۷	محمد یامین صاحب سہرادول	صہ
۲۹	۸۲۸	شیخ حبیب اللہ صاحب "	صہ
۳۰	۸۲۹	شیخ عبدالصمد صاحب "	عا
۳۱	۸۳۰	چودھری عبدالشکور صاحب "	عا
۳۲	۸۳۱	عبدالرحیم صاحب ناگی "	عہ
۳۳	۸۳۲	شیخ ناظر حسن صاحب سہارنپور	صہ
۳۴	۸۳۳	مقبول احمد قریشی صاحب بجنور	سہ
۳۵	۸۳۴	محمد وحید صاحب شاہ آباد	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۶	۸۲۵	چودھری عالم علی خاں صاحب بہاولپور	صہ
۳۷	۸۳۶	محمد علی صاحب جھنگ	عا
۳۸	۸۳۷	مولوی شمس الحسن صاحب کاندھلہ	للعہ
۳۹	۸۳۸	حاجی دی محمد حسین صاحب رنگون	عہ
۴۰	۴۰۶ ای	محمد بشیر صاحب بنارس	عہ
۴۱	۴۰۷	عبدالواحد صاحب "	۸
۴۲	۴۰۸	عبداللطیف صاحب "	۴
۴۳	۴۰۹	محمد ظہور صاحب "	۴
۴۴	۴۱	محمد یعقوب صاحب "	۴
۴۵	۴۱۱	محمد یعقوب صاحب کمیا وڈر "	۴
۴۶	۴۱۲	عبدالحمید صاحب "	۲
۴۷	۴۱۳	ڈاکٹر نعمانی صاحب "	عا
۴۸	۴۴۷	رشیدہ زریں صاحبہ موریسہ	عہ
۴۹	۴۶۰	عرفان الٰہی صاحب کلکتہ	۸
۵۰	۴۶۲	حافظ محمد سلیم صاحب "	صہ
۵۱	۴۶۶	محمد ذکی صاحب "	۲
۵۲	۸۵۵	خواجہ عبدالمجید صاحب الٰہ آباد	صہ
۵۳	۸۵۶	محمد حامد مرزا صاحب گلبرگہ دکن	عہ
۵۴	۸۵۸	حاجی فضل الٰہی صاحب لاہور	لما
۵۵	۶۴۹	احمد اسلام خاں صاحب دہلی	عہ
۵۶	۶۵۰	" " " "	۴
۵۷	۱۶۰	حاجی رفیع الدین فضل الدین صاحب "	صہ
۵۸	۴۸۲	خان بہادر ایس فضل الٰہی صاحب کلکتہ	صہ

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵۹	۵۲۲	کنور عبدالجلیل صاحب اعتماد پور	صہ
۶۰	۸۶۷	سید عباس علی صاحب اجمیر شریف	عہ
۶۱	۸۶۸	رضا حسین صاحب "	صہ
۶۲	۸۶۹	سید نظام الدین صاحب "	عا
۶۳	۸۷۰	منشی اسد اللہ خاں صاحب "	عہ
۶۴	۸۷۱	سید حسین علی صاحب "	۸
۶۵	۵۴۶	محمد عمر محمد یونس صاحبان آگرہ	صہ
۶۶	۵۴۸	حاجی گل محمد صاحب "	عا
۶۷	۵۴۵	حاجی سعد اللہ صاحب "	عہ
۶۸	۵۵۲	سیٹھ الہ دین صاحب آگرہ	صہ
۶۹	۸۷۷	امداد علی خاں صاحب اوجین	ے
۷۰	۸۷۸	محمد مسلم خاں رنگون	صہ
۷۱	۸۸۱	سید تحمیل احمد خاں میرٹھ	۴
۷۲	۸۸۲	چودھری سند صاحب "	ا
۷۳	۴۰۲	ڈاکٹر انوار الحق صاحب بنارس	عا
۷۴	۱۳۰۱	مرزا حبیب الرحمٰن صاحب مالیر کوٹلہ	للعہ
۷۵	۱۳۰۲	حاجی سید رشید احمد صاحب "	۲
۷۶	۱۳۰۳	عبدالرشید صاحب قریشی "	۲
۷۷	۱۳۰۴	عبدالرشید خاں صاحب "	۲
۷۸	۱۳۰۵	محمد رشید صاحب قریشی "	۲
۷۹	۱۳۰۶	شیخ محمد رفیق صاحب "	۱
۸۰	۸۸۴	بدر الزماں صاحب آگرہ	۲
		میزان	للعہ